حضرت مولانا طارق جمیل صاحب کے

عبرت انگیز بیانات



جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے



- اللہ سے دوستی
- سکون کی تلاش
- قبر کی اندھیری رات
- ندامت کے آنسو
- قیامت کی نشانیاں
- آج اللہ ناراض ہے
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک
- قرآن اور نماز کی برکات
- دنیا سے محبت کا عبرتناک انجام
- فضائل دعوت و تبلیغ
- ایمان و یقین کے حیران کن اثرات
- جنت کی پری چہرہ حور

مؤلف
مولانا ارسلان بن اختر



عبرت انگیز بیانات

ضبط و ترتیب

مولانا ارسلان بن اختر میمن

جن احباب کو اس کتاب سے فائدہ ہو تو وہ احقر کے مرحوم بھائی حافظ محمد اکبر (عمر ۲۶ سال) کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں..

عبرت انگیز بیانات

مکتبہ ارسلان اردو بازار کراچی۔
فون: 0333-2103655

کتابت کا پتہ نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی۔ فون: 2722080

نام کتاب ---------- **عبرت انگیز بیانات**

ترتیب و تزئین ---------- مولانا محمد ارسلان بن اختر میمن

اشاعت اول ---------- 2008ء

اشاعت: نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی۔ فون: 2722080
0333-2103655

ملنے کا پتہ

کراچی: کتب خانہ مظہری گلشن اقبال نمبر 2۔ فون: 4992176 نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی۔
بیت القرآن اردو بازار کراچی۔ اقبال بک ڈپو (اقبال نعمانی صدر)۔ علمی کتاب گھر اردو بازار کراچی۔
بیت الکتب گلشن اقبال نمبر 2۔ فون: 4975024 مکتبہ القرآن بنوری ٹاؤن۔ فون: 4856701
مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی۔ فون: 4594144 مکتبہ رشیدیہ اردو بازار کراچی۔ فون: 2744994
ادارۃ الانور بنوری ٹاؤن کراچی۔ فون: 4914596 نور القرآن اردو بازار کراچی۔ فون: 2624809
دار الاشاعت اردو بازار کراچی۔ فون: 2213760

لاہور: مکتبہ رحمانیہ غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور۔ ادارہ اسلامیات انارکلی بازار لاہور۔
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور۔

راولپنڈی: مکتبہ رشیدیہ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی۔

"مولانا ارسلان بن اختر"

اکابر کی نظر میں

حضرت شہید مولانا یوسف لدھیانوی رحمتہ اللہ علیہ نظر میں

محمد یوسف لدھیانوی

حضرت لدھیانویؒ نے مولانا ارسلان کی کتاب "علامات محبت" کی تقریظ میں لکھا ہے کہ! زیر نظر مجموعہ میں حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب کے مسترشد "جناب محمد ارسلان بن اختر" نے نہایت محنت و عرق ریزی سے سلاست سے معمور اور مستند حوالوں سے مزین زیر نظر کتاب مرتب فرمائی ہے۔ جو کہ تحسین اور لائق اعتماد ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مجموعہ کو نافع بنائے۔ آمین!!!



العارض..... حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمتہ اللہ علیہ

حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی نظام الدین شہید کی نظر میں

ڈاکٹر صاحب کے قلم سے مختلف کتب پر لکھی گئی تقاریر کے چند اقتباسات!

DR. MUFTI NIZAMUDDIN SHAMZI

ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزئی

مولوی ارسلان بن اختر کی کتاب "نماز میں خشوع وخضوع" میں اقوال سلف کا اچھا ذخیرہ ہے۔ خصوصاً دوسرے حصے میں خشوع وخضوع کی صفت پیدا کرنے کے طریقے خوب بیان کئے گئے ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو امت کے لئے نافع بنائے۔ آمین!!!

بندہ نے عزیز مولوی ارسلان کی کتاب "حصول ولایت" دیکھی، ماشاء اللہ اس مقصد کے لئے انتہائی نافع اور مفید ہے اس کتاب کے مضامین بھی ماشاء اللہ بہت اونچے ہیں انشاء اللہ اس کے پڑھنے سے ہر شخص میں محبت الٰہی کا جذبہ پیدا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ مؤلف کی محنت کو اپنی مخلوق کے لئے باعث ہدایت بنائے آمین!!!

حضرت ڈاکٹر صاحبؒ نے مولانا ارسلان کی کتاب "اللہ کے عاشقوں کی عاشقی" کی تقریظ میں لکھا ہے کہ مولوی ارسلان صاحب کا تعلق بیعت چونکہ عارف باللہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب سے ہے، اس لئے ان کے مسترشدین کو بھی ماشاء اللہ ان چیزوں میں سے وافر حصہ ملا ہے۔ اس لئے محبت الٰہی کا موضوع مؤلف موصوف کے لئے شنید نہیں بلکہ دید ہے۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ مولوی ارسلان کو اپنی محبت ومعرفت کاملہ نصیب فرمادے۔ آمین!!!

حضرت ڈاکٹر صاحب نے "گناہوں کا سمندر" نامی کتاب میں دوران تقریظ لکھا ہے بندہ مولوی ارسلان کی محنت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنے دربار میں قبول فرمائے۔ آمین!!!

حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزئی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت مولانا حکیم اختر دامت برکاتہم العالیہ کی نظر میں

HAKIM MUHAMMAD AKHTAR

حکیم محمد اختر

کتاب ''اللہ تعالیٰ بندوں سے کتنی محبت کرتے ہیں'' ۳۰۰ کتابوں سے مستند ہے۔ جس میں صوفی مولوی ارسلان صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ نے اپنے فطری ذوق عاشقانہ عارفانہ سے محبت اور معرفت کے نہایت مفید مضامین جمع کئے ہیں۔ مجھے قوی امید ہے کہ یہ کتاب اور موصوف کی دیگر کتابوں کا مطالعہ امت مسلمہ کے لئے معرفت اور محبت خداوندی کے حصول میں نہایت مفید ثابت ہوگا۔ دل سے دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ موصوف کی تصنیف اور تالیف کردہ کتابوں کو امت مسلمہ کے لئے نہایت مفید بنا کر قارئین اور معاونین کے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین !!!

حضرت مولانا حکیم اختر دامت برکاتہم العالیہ

عرض مؤلف! چند درد بھری باتیں

الحمدللہ ثم الحمدللہ میرے کریم آقا کا مجھ سیاہ کار پر احسان ہے کہ اس نے حضرت مولانا طارق جمیل صاحب دامت برکاتہم کے بیانات پر سنہ 2000ء میں کتاب مرتب کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس وقت کسی نے بھی مولانا کے بیانات کو کتابی شکل میں ڈھالنے کا دلچسپ انداز و ترتیب و عنوانات کے ساتھ کام نہیں کیا تھا۔ اس وقت مولانا کے بیانات کو لوگوں نے ہاتھوں ہاتھ لیا اور میرے گمان سے زیادہ اسے لوگوں نے پسند کیا۔

یہ بات باعث حیرت بھی ہے اور لائق شکر بھی ہے۔ شکر اس بات پر ہے اس آقا نے اس عاجز کو چند صفحات سیاہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ مگر میرے اللہ نے ان سیاہیوں کو موتیوں سے زیادہ عزت عطا فرمائی۔ حتیٰ کہ خطوط اور فون پر درجنوں شخصیات نے احقر کے کام کو سراہا اور مزید بیانات پر کام کرنے پر آمادہ کیا۔ ان محبت بھرے خطوط پر احقر کو دوبارہ اس پر مزاید کام کرنے کی ہمت ہوئی۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا کتاب ہمیشہ آنکھوں کے سامنے رہی مطالعہ میرا سب سے محبوب مشغلہ بنا۔ مگر مولانا کے بیانات سے میں مولانا کا عاشق ہو کر رہ گیا۔

حضرت مولانا طارق جمیل صاحب دامت برکاتہم صرف نام کی حد تک جمیل (خوبصورت) نہیں ہیں بلکہ اعمال اور کردار بھی آپ کا بے مثال ہے۔ آپ جب بیان کرتے ہیں، فکر امت، غم محمدؐ، آپ کی زبان چہرہ سے مظاہر ہوتا ہے اسی لئے ایک ایک بول دل میں اترتا چلاتا ہے اور آپ اس شعر کا چلتا پھرتا نمونہ نظر آتے ہیں۔

خنجر لگے کسی کو تڑپتے ہیں ہم امیر
سارے جہاں کا درد ہمارے سینوں میں ہے

آپ کا ایک ایک جملہ فصاحت و بلاغت سے مزین ہوتا ہے۔

آپ کا بیان ایسا نشین ہوتا ہے کہ سامعین اپنے آنسوؤں میں ڈوب جاتے ہیں۔

سسکیاں فضاؤں میں بلند ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

یہی وہ دولت ہے، جس کی وجہ سے لاکھوں لوگ مولانا کے بیانات کو سن کر توبہ کر رہے ہیں۔

آپ لاکھوں لوگوں کو رلاتے ہیں۔ اور خود بھی روتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے گویا کہ جہنم آپ کے سامنے ہے۔ مولانا کے بیانات کا ایک ایک لفظ نایاب موتی سے زیادہ اہم ہے ان کی حقیقت صرف اہل قدر اور اہل محبت ہی جانتے ہیں۔

کسی اہل دل نے کیا خوب کہا! میرے نزدیک یہ لفظی مولانا پر صادق آتے ہیں۔

پیکر جمال بھی ہیں..... فکر کی ابتداء بھی ہیں.....
فہم کی انتہاء بھی ہے..... آفتاب کی چمک بھی.....
کلیوں کی مہک بھی..... سبزے کی لہک بھی.....
بلبل کی چہک بھی..... ہیرے کی ڈلک بھی.....

درحقیقت مولانا کو میرے مولا نے بڑا ہی نرالا بنایا ہے.....

آپ کی ادا بھی بے مثال ہے..... آپ کی مسکراہٹ بھی عجیب ہے.....

آپ کا بولنا کبھی تو آنسوؤں سے رلاتا ہے..... کبھی چہرے پر خوشیاں بکھیرتا ہے۔

آپ کی مجلس میں انسان بیٹھ کر دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر ایک عجیب نورانی فضا میں پہنچ جاتا ہے.... آپ کی مجلس میں لوگوں کی خوف آخرت میں چیخیں نکل جاتے ہیں.... اور ساتھ ساتھ اللہ سے لو لگانے کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے.... اور ہر شخص کی کیفیت اس شعر کا مصداق بن جاتی ہے۔

یاد میں تیری سب کو بھلا دوں کوئی نہ مجھ کو یاد رہے
سب خاشیوں کو آگ لگا دوں خانہ دل آباد رہے

سنوں میں نام تیرا دھڑکنوں میں ۔ مزا آجائے سولا دل بدل دے
سہل فرما مسلسل یاد اپنی ۔ خدایا رحم فرما دل بدل دے
تیرا ہو جائے بس اتنی آرزو ہے ۔ بس اتنی ہے تمنا دل بدل دے
میرا غفلت میں ڈوبا دل بدل دے

اللہ نے آپ کو قرآن پر بے مثال عبور دیا ہے.... آپ ایک ہی موضوع پر قرآن میں غوطہ زن ہو کر ایک ہی عنوان پر موتی چن چن کر ڈھیر لگا دیتے ہیں کہ سامعین مبہوت ہو کر رہ جاتا ہے.... ایک ہی جیسے الفاظ کا ربط یہ مولانا ہی کی شان ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ الفاظ وقافیہ آپ کے سامنے دست بہ دست کھڑے ہیں... کہ ہم آپ ہی کے لئے ہیں... اور یہی الفاظ کا ذخیرہ آپ کی تقریر کے حسن میں نکھار پیدا کرتا ہے۔

کسی نے کیا خوب کہا!

مولانا کی تقریر ہوگی.. اللہ کا قرآن ہوگا... کملی والے کا فرمان ہوگا... جو
نہ مانے وہ نادان ہوگا... جو مان لے وہ پکا مسلمان ہوگا...

مولانا درحقیقت اس دور کے حکیم الامت ہیں۔ آپ کے بیانات مردہ دلوں میں نئی روح پھونک دیتے ہیں۔ آپ کی تقریر میں دریا کی سی روانگی ہوتی ہے موجوں کا شور ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مولانا سے خواب میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ

اے مولوی طارق! تیرا دین سلامت رہے۔

۳ مرتبہ فرمایا۔ حضرت مولانا ابوالحسن علی ندویؒ نے آپ کے بیان سن کر فرمایا:

مجھے اشتیاق تھا کہ مولانا کا بیان سنوں پھر جب میں نے بیان سنا تو مجھے طارق کے حافظے و فصاحت و بلاغت ترتیب الفاظ کو دیکھ کر قدیم بزرگوں کی شخصیات یاد آگئی اور پھر اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس دور میں بھی ایسی شخصیت موجود ہے جن کو دیکھ کر صحابہ کا دور یاد آ جاتا ہے۔

آپ خطابت کے بادشاہ ہیں...فصاحت وبلاغت تو آپ کے گھر کی چیز ہے... مولانا کے بیانات میں کثرت سے واقعات ہوتے ہیں...گویا کہ آپ سبق آموز عبرت انگیز واقعات کو خوبصورت لڑی میں پرو کر سامعین کو سناتے ہیں کہ سننے والا انداز بیان سے آخرت کی وادیوں میں گم ہوجاتا ہے۔ آپ کی مجلسوں میں بیٹھنے والے کا جی چاہتا ہے کہ یہ مجلس کبھی ختم ہی نہ ہو...

میرے بھائیو! آج ہم مولانا کے بیانات کی قدر کریں، یہ نہ ہو کہ کل کوئی کہنے والا کہنے پر مجبور ہوجائے۔

بعد تیرے حسن وعشق سمجھائے گا کون؟
وہ بزم اب کہاں! وہ محبت بھری باتیں کہاں؟
تم کیا گئے روٹھ گئے دن بہار کے

مجھے امید ہے کہ یہ کتاب آپ کا مخلص دوست ثابت ہوگی۔ جن حضرات کو اس کتاب سے نفع ہو، وہ حضرات مولانا جمیل صاحب اور بندہ عاجز کو، احقر کے پیرومرشد واساتذہ اور جن حضرات نے کتاب کی تیاری میں معاونت کی، ان کو اور خاص طور پر مرحوم بھائی حافظ میاں اکبر (عمر ۲۶) کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

آخیر میں، میں اپنے مولا کا جتنا شکر ادا کروں وہ کم ہے۔ میں تو گناہوں سے آلودہ بندہ ہوں، لیکن درحقیقت میں نے بڑی چاہت سے بکھرے ہوئے موتیوں کو جمع کیا۔ میری دعا ہے اور آپ بھی دعا کریں۔

اے بے کسوں کے مولا! تو ان موتیوں کو شرف قبولیت بخش دے اور
اس سیاہ کار کو دردِ دل عطا فرمادے۔

اللھم کن لی محبا

اے اللہ! تو میرا بن جا اور مجھے اپنا بنالے

بندہ سیاہ کار ...... ارسلان بن اختر ...... یکم رمضان ۱۴۲۵

فہرست بیانات

﴿ اللہ کا تعارف ﴾

آپ ﷺ کی شان مبارکہ

اللہ سے دوستی

قرآن اور نماز کی برکات

سکون کی تلاش

﴿فضائل دعوت وتبلیغ﴾

﴿ قبر کی اندھیری رات ﴾

﴿ اللہ کے نافرمانوں کا عبرتناک انجام ﴾

ندامت کے آنسو

دنیا سے محبت کا عبرتناک انجام

جنت کی پری چہرہ حور

تقویٰ کیا ہے؟

عید اس کی ہے جس نے اللہ کو راضی کیا!!!

اللہ کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ .. وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا .. مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ . وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ....

اَمَّا بَعْدُ.... فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ... بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ... قُلْ ھٰذِہٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ ... عَلٰی بَصِیْرَۃٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ... وَسُبْحٰنَ اللّٰہِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ... وَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم... یَا اَبَا سُفْیَانَ جِئْتُکُمْ بِکَرَامَۃِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

اول بھی تو آخر بھی تو!

میرے بھائیو اور دوستو! اللہ تعالیٰ ازل و ابد سے ہے، باقی تمام مخلوق ابتداء و انتہا کی پابندیوں میں بندھی اور جکڑی ہوئی ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا تعارف یہ ہے۔

﴿ھو الاول والآخر والظاھر والباطن وھو بکل شیء علیم﴾

”وہ اول ہے آخر ہے، وہ ظاہر ہے باطن ہے اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔“

اول وہ ہے..... جس کی ابتداء کوئی نہیں ..... اور اللہ وہ آخر ہے..... جس کی انتہا کوئی نہیں......

وہ قدیم ہے...... مگر بدایت سے پاک ہے اسکی بدایت کوئی نہیں۔

﴿قدیم بلابدایة و دائم بلا نہایة﴾ ......
''کوئی اسکی جہت نہیں''

﴿وهو الذی فی السماء اله وفی الارض اله﴾
''وہ اللہ آسمان پر بھی ہے اور زمین پر بھی ہے۔''

﴿اینما تولوا فثم وجه الله﴾ ......
''جدھر دیکھو گے ادھر اللہ ہی اللہ ہے''

﴿لله المشرق والمغرب﴾ ......
''مشرق بھی اللہ کا ہے، مغرب بھی اللہ کا ہے''

﴿فاینما تولوا فثم وجه الله﴾ ......
''اِدھر دیکھو اللہ، اُدھر دیکھو اللہ''

اِدھر دیکھو..... اللہ، اُدھر دیکھو..... اللہ۔ اوپر دیکھو..... اللہ۔ نیچے دیکھو..... اللہ۔

﴿سنریهم ایتنا فی الافاق﴾ ......
''تمہیں میں اپنی نشانیاں کائنات میں بھی دکھاؤں گا۔''

﴿وفی انفسهم﴾ ......
''تمہاری اپنی ذات میں بھی دکھاؤں گا۔''

وہ اللہ جس کے سامنے زمین و آسمان جھکے ہوئے ہوں،

زمین آسمان کا شہنشاہ

جو زمین آسمان کا تن تنہا بادشاہ ہو۔

لا وزیر...... نہ اسکا وزیر ہے، ولا مشیر...... نہ اسکا کوئی مشیر ہے،

ولا مدبر...... نہ اسکا کوئی مددگار ہے، ولا شریك له...... نہ اسکا کوئی شریک ہے
ولا مثل له...... نہ اسکا کوئی مثل ہے، لا ند له...... مقابل اس کا کوئی نہیں ہے،
لا مثال له...... مشابہ اسکا کوئی نہیں ہے، لا شبیه له...... اس جیسا کائنات میں کوئی نہیں ہے،
من قبل...... نہ اس سے پہلے کچھ ہے، من بعد...... نہ اس کے بعد میں کچھ ہے،
نہ اس کے اوپر کچھ ہے...... نہ اس کے نیچے کچھ ہے،
...... بلی بدایة...... ابتداء سے پاک، ...... بلا نهایة...... انتہاء سے پاک،
...... بلا مکان...... مکان سے پاک، ...... بلا زمان...... زمانے سے پاک،
...... اینما تولوا فثم وجهه الله...... جہت سے پاک،

نرالہ بادشاہ

شکل سے پاک...... رنگ سے پاک...... عیب سے پاک...... نیند سے پاک،
...... لا تاخذه سنة...... اونگھ سے پاک...... ولا نوم...... نیند سے پاک
...... یطعم و لا یطعم...... کھانے سے پاک...... کھاتا ہے...... دیتا ہے...... خود لینے سے پاک ہے۔
...... لا تراه العیون...... جس کو کوئی آنکھ دیکھ نہ سکے،
...... لا تخالطه الظنون...... جہاں خیال نہ پہنچ سکے،
...... لا یصفه الواصفون...... جس کی کوئی تعریف نہ کر سکے،
...... لا تغیره الحوادث...... جس پر کوئی اثر انداز نہ ہو سکے،
...... ولا یخشی الدوائر...... جو نہ کسی سے ڈرے نہ جھجکے،
...... لا یسئل عما یفعل...... اس کو کوئی پوچھ نہ سکے،

وھم یسئلون ......اور ہمارے کئے ہوئے اعمال کو وہ سامنے کر کے دکھادے،

احق من ذکر......جس سے زیادہ بندگی کے قابل کوئی نہ ہو،
......انصر من ابتغی......جس سے بڑا مددگار کوئی نہ ہو،
الرؤف من ملك......جس سے زیادہ مہربان کوئی نہ ہو،
اجود من سئل......جس سے بڑا سخی کوئی نہ ہو،
......الفرد لا ندله......اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہیں،
......العلی لا سمیع له......اتنا اونچا کہ کوئی اس کے برابر نہیں،
......الغنی لا ظهیر له......ایسا غنی کہ کوئی اسکا مددگار نہیں،
......کل شیء هالك......ہر چیز فنا ہو جائے گی...... الا وجهه...وہ باقی رہے گا
......کل ملك زائل......ہر ملک کو زوال ہے......الا ظله......اس کا سایہ کبھی نہیں ڈھلتا،

......لن تطاع الا باذنه......اللہ کی طاقت کے بغیر کوئی اس کی اطاعت نہیں کر سکتا،

......ولن تعصیٰ الا باذنه......اور اللہ سے چھپ کر کوئی گناہ نہیں کر سکتا،
......تطاع فتشکر......یا اللہ تیری مانتے ہیں تو تو خوش ہوتا ہے......قدردانی کرتا ہے،
......تعصیٰ فتغفر......یا اللہ تیری نافرمانی کرتے ہیں تو معاف کرتا ہے،
......اقرب شهید......تو سب سے زیادہ قریب ہے،
......ادنیٰ حفیظ......تو سب سے بڑا نگہبان ہے،
﴿حفاظت کرنے والوں میں سب سے زیادہ قریب اللہ ہے﴾
......اقرب الیه من حبل الورید......شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے،
......حلت دون النفور......ہمارے اور ہمارے ارادوں کے درمیان حائل

ہو جاتا ہے،
......اگر ہم نے چاہا......اور اس نے نہ چاہا......نہیں ہو سکتا،
......اگر ہم نے نہ چاہا......اس نے چاہ لیا......تو ہو جائے گا،
......ہم نے روکنا چاہا......اس نے کرنا چاہا......کر دیا،
......ہم نے کرنا چاہا......اس نے روکنا چاہا......روک دیا۔

ہر عیب سے پاک کون؟

☆ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ☆ نہ سوتا ہے نہ اونگھتا ہے،
☆ مَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ☆ نہ بھولتا ہے،
☆ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ ☆ نہ بھٹکتا ہے،
☆ وَلَا يَنْسٰى ☆ نہ چوکتا ہے،
☆ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ ☆ بے شک تمہارا رب اللہ ہے،
☆ اَلَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ☆ جس نے زمین و آسمان بنائے
☆ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ☆ چھ دن میں،
☆ ففروا الی الله...... دوڑو اللہ کی طرف جو کل جہان کا بادشاہ ہے،
اللہ وہ بادشاہ ہے......جس کے ملک پر کوئی آتا نہیں،
اللہ وہ بادشاہ ہے......جس سے کوئی ٹکراتا نہیں،
......الملك لا شریك له..بادشاہ......شریک کوئی نہیں،
......الفرد لا ندله......اکیلا......مثل کوئی نہیں،
......العلی لا سمیع له......اونچا......ہمسر کوئی نہیں،
......الغنی لا ظهیر له......غنی......مددگار کوئی نہیں،
......المدبر لا مشیر له......مدبر......کوئی اسکا مشیر نہیں،

......القاهر لا معین له......وہ قہار......اور اسکا کوئی فوج ولشکر نہیں،
جس کے ذریعے سے چڑھائی کر کے چھا گیا، بلکہ......
......له ملك السموات والارض......سارے جہانوں کا بادشاہ ہے،
......یحی و یمیت......زندگی موت کا مالک ہے،
......وهو علی کل شیء قدیر......ہر چیز پر قادر ہے،
......هو الاول......وہ اول ہے، ......والآخر......وہ آخر ہے،
......والظاهر......وہ ظاہر ہے، ......والباطن......وہ باطن ہے،
......وهو بکل شیء علیم......وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

ہر محتاجی سے پاک ہے

اور یہ ایسا نرالا بادشاہ ہے......جسے نہ پہرے کی ضرورت ہے
......جسے نہ حفاظت کی ضرورت ہے......جسے نہ کھانے کی ضرورت ہے
......جسے نہ پینے کی ضرورت ہے......جسے نہ بیوی کی ضرورت نہ ساتھی کی ضرورت ہے
......جسے نہ کام کرنے کیلئے کسی مددگار کی ضرورت ہے......وہ اللہ ہے۔
......لا یستعین بالشئی......کسی سے مدد نہیں لیتا،
......لا یحتاج الی شئی......کسی چیز کا محتاج نہیں،
......لا یضرہ شئی......کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی،
......لا ینفعه شئی......کوئی چیز اس سے چھپ نہیں سکتی،
کوئی چیز اس سے بھاگ نہیں سکتی، کوئی چیز اس سے لڑ نہیں سکتی، کسی چیز کا وہ محتاج نہیں ہے،
...... ہر چیز اس کے ہاتھ سے بنی ہے،......خلق کل شیء فقدرہ تقدیرا،

...... پھر ہر چیز کا مالک ہے......مالك كل شئ،
...... خالق ہے......خالق کل شئ،......جانتا ہے......خبیر بکل شئ،
......اور اندر باہر ساری کائنات اس کے قبضے میں ہے......یتنزل الامر بینهن،
آسمان پر بھی اللہ کا حکم چلتا ہے......پھر وہ اللہ ایسا ہے......نہ تو اسے گھر کی ضرورت ہے......نہ اسے مکان کی ضرورت ہے۔
......لا یحویه مکان......کسی مکان میں نہیں آتا،
......لا یشتمل علیه الزمان......کسی زمانے کی قید میں نہیں،
ماضی......حال......مستقبل......اس سے وہ اوپر ہے......ہمیں ماضی، حال، مستقبل میں باندھا......وہ اپنی ذات میں نہ حال کا محتاج......نہ ماضی کا محتاج......نہ مستقبل کا محتاج......
نہ وہ مکان کا......نہ چھت کا......نہ دیواروں کا......نہ فرش کا محتاج اور سارے اس نظام کو چلانے میں
......لا تاخذہ سنة......وہ اونگھتا نہیں،
......ولا نوم......وہ سوتا نہیں،
......ولا یؤدہ حفظهما......وہ تھکتا نہیں،
......ما مسنا من اللغوب......جہاں کو بنا کے نہیں تھکا......نظام کو چلا کے نہیں تھکا......پھر
......اس سارے نظام کو چلاتے ہوئے وہ غافل نہیں......لا تحسبن اللہ غافلا،
......وہ بھولا نہیں......ما کان ربک نسیا،......وہ غلط فیصلے نہیں کرتا......لا یضل ربی،
......اور وہ بھول کے فیصلے نہیں کرتا......لا ینسی،

اللہ کے علم کی بلندی

پھر اس ساری کائنات میں کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔

بعلم ما فی البر والبحر ......

زمین کے اندر کو بھی جانتا ہے، ...... پانیوں کے اندر کو بھی جانتا ہے،

...... سواء منکم من اسر القول ......

کوئی زور سے بولے تو وہ بھی سنتا ہے، ...... آہستہ ... وہ بھی سنتا ہے،

...... ومن جهر به ...... کوئی زور سے بولے تو وہ بھی سنتا ہے،

...... مستخف ... کوئی رات کو چھپ کے چلے تو وہ بھی دیکھتا ہے،

...... سارب بالنهار ... دن کے اجالے میں چلے تو وہ بھی دیکھتا ہے،

اللہ اپنی بادشاہی میں بے مثل ہے ...... بے مثال ہے۔

وہ وہ اللہ ہے ...... جو سب کو کھلاتا ہے ...... خود کھانے سے پاک ہے،

وہ وہ اللہ ہے ...... جو سب کو پلاتا ہے ...... خود پینے سے پاک ہے،

وہ وہ اللہ ہے ...... جو سب کو دیتا ہے ...... خود لینے سے پاک ہے،

وہ وہ اللہ ہے ...... جو سب کو پہناتا ہے ...... خود پہناوے سے پاک ہے،

وہ وہ اللہ ہے ...... جو سب کو سلاتا ہے ...... خود سونے سے پاک ہے،

وہ وہ اللہ ہے ...... جو سب کو تھکاتا ہے ...... خود تھکن سے پاک ہے،

وہ وہ اللہ ہے ...... جو سب کو مارتا ہے ...... خود موت سے پاک ہے،

وہ وہ اللہ ہے ...... جو سب کو امتحان میں ڈالتا ہے ...... خود آزمائش سے پاک ہے،

وہ وہ اللہ ہے ...... جو سب کی ضرورتیں پوری کرتا ہے ...... خود ہر ضرورت سے پاک ہے،

وہ وہ اللہ ہے ...... جو سب کو جوڑا جوڑا بناتا ہے ...... خود جوڑے سے پاک ہے،

نہ اس کا کوئی شبیہ ہے، ...... نہ اس کا کوئی مثل ہے! ...... نہ اس کی کوئی مثال،

نہ اس کا کوئی شریک ہے، ...... نہ اس کا کوئی مشیر ہے، ...... نہ اس کا کوئی محافظ ہے،

نہ اس کا کوئی مددگار ہے، ...... نہ وہ کسی سے دبتا ہے، ...... نہ کسی سے گھبراتا ہے،

نہ کسی سے ڈرتا ہے، ...... نہ کبھی کر کے پچھتایا، ...... نہ کبھی کر کے خطا کھائی،

﴿لا يضل ربى ولا ينسى﴾ کرے تو بھولتا نہیں، ... کرے تو غلط نہیں کرتا،

وہ اپنے آپ کو معبود کہلوانے کے لئے ہماری بندگی کا محتاج نہیں۔

اپنے آپ کو اکبر اور کبیر کہلوانے کے لئے ہماری تکبیروں کا اور ہماری اذانوں کا محتاج نہیں،

اپنی تعریف کروانے کے لئے ہماری تسبیح کا محتاج نہیں،

خیالات اونچی ذات صرف!!!

کوئی اس کو مانے یا نہ مانے وہ ہر حال میں پاک ذات ہے،

ہر حال میں بلند ذات ہے، ...... ہر حال میں برتر ذات ہے،

ہر حال میں عظیم ذات ہے، ...... ہر حال میں وراء الوراء ذات ہے

...... لا تدركه الابصار ...... اسے نہ آنکھ دیکھ سکے،

...... لا تخالطه الظنون ...... اسے نہ خیال پہنچ سکے،

...... لا تغيره الحوادث ...... اسے نہ حادثات بدل سکیں،

...... لا يخشى الدوائر ...... وہ انقلابوں سے ڈرتا نہیں،

لا يصفه الواصفون: تعریف کرنے والے اس کی تعریف کر کے تھک جائیں اور اس کی تعریف ختم نہ ہو۔

...... ہماری زبانیں کٹ جائیں ...... ختم ہو جائیں،

...... ہمارے ہاتھ لکھتے لکھتے ٹوٹ جائیں،

...... ہمارے قلم گھس جائیں مگر اللہ کی تعریف ختم نہیں ہو سکتی۔

...... ما كان معه من اله ...... اس کے مقابلے میں الہ کوئی نہیں،

...... لم يتخذ صاحبة ...... بیوی کوئی نہیں، ...... ولا ولدا ...... بیٹا کوئی نہیں،

...... ولم یکن له شریك فی الملك...... اسکا شریک کوئی نہیں،

...... ولم یکن له ولی من الذل...... اس کا کوئی مددگار اور معین اور ساتھی کوئی نہیں،

اس لئے اللہ نے کہا:

...... فکبره تکبیرا...... اسی کو کہہ اللہ تو بڑا ہے،

...... فکبره تکبیرا...... اسی کی تسبیح پڑھ...... اسی کی کبریائی کا بول بول...... کہ یہ سارے بادشاہ بونے ہیں...... مٹی کے مادھو ہیں...... اور یہ پتھر کے بت ہیں...... جیسے لات ومنات سے کچھ نہیں ہوتا تھا...... آج کے ایٹم بم سے اللہ کے حکم کے بغیر کچھ نہیں ہوگا...... جیسے لات وعزی سے کچھ نہیں ہوتا تھا...... اسی طرح آج کی سائنس سے اللہ کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا...... مخلوق میں اللہ نے طاقت رکھی...... اللہ سلب کرلے تو کون دے سکتا ہے؟

ابراہیم کی دہکتی آگ سے حفاظت

آگ بھڑکنے والی...... جلنے والی...... جلانے والی...... ابراہیم علیہ السلام...... ہوا میں اڑتے ہوئے چلے آرہے ہیں...... اور سب ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہے...... کہ اب جلا...... وہ گرا...... اور وہ جلا...... اور نیچے جانے تک ہڈیاں بھی نہ ملیں گی...... اور اسی آگ میں...... غرض کہ اوپر سے حکم آیا......

...... کونی بردا...... ہوجا ٹھنڈی...... بجھایا نہیں...... بادشاہی کیسے پتہ چلتی؟

...... طاقت کا کیسے پتہ چلتا؟...... بجھایا نہیں...... آگ آگ ہے مگر کہا ابراہیم کیلئے:

...... بردا...... ٹھنڈی ہوجا...... تو شعلوں نے یوں لپک کے اپنے دامن میں لے لیا...... ابراہیم یوں نہیں گرے...... غڑپ...... بلکہ شعلوں نے اٹھالیا...... اور یوں ایسے نیچے لائے...... جیسے ماں اپنے بچے کو گود سے بستر پر لٹاتی ہے...... کسی مخلوق کی طاقت ذاتی ہے؟...... کوئی ایٹم...... اپنی طاقت سے طاقتور بن چکا ہے؟...... وہ لوہے کو موم

بنادے...... موم کو لوہا بنادے...... تنکے کو ایٹم بم بنادے...... ایٹم بم کو تنکا بنادے...... اسکی طاقت ہے...... اور ایسی سردی کی لہر اٹھی...... کہ پھر دوسرا حکم آیا:

...... وسلاما...... اے کیا کردیا تو نے؟ ٹھنڈک میں تکلیف پہنچادی......

سلامتی والی بن...... نہ گرمی لگے نہ سردی لگے...... تو وہ آگ...... آگ ہے اوروں کیلئے اور وہی آگ گلزار ہے خلیل کیلئے...... اس لئے کہ اللہ کی طاقت ہے...... ﴿ان القوة لله جمیعا﴾......

اللہ کی بڑائی اللہ کے حبیب ﷺ کی زبانی

اللہ کا نبی اپنے اللہ کی تعریف کررہا ہے:

وہ اپنی ذات وصفات میں لامحدود ہے

...... احق من ذکر...... یاد کرنا ہے تو وہ اکیلا ہی اس قابل ہے،

...... احق من عبد...... بندگی کرنی ہے تو وہ اکیلا ہی اس قابل ہے

...... انصر من ابتغی...... مدد چاہئی ہے تو وہ اکیلا ہے

...... اجود من سئل...... سخاوت دیکھنی ہے تو وہ اکیلا ہے

...... اوسع من اعطی...... بے انتہا دینے میں وہ اکیلا ہے

...... الملك لا شریك له...... اپنی بادشاہی میں وہ اکیلا ہے

...... الفرد لا ندله...... اپنے وجود میں وہ اکیلا ہے۔

☆ لا یحتاج الی شی ☆ نہ کسی کا محتاج بنتا ہے،

☆ لا یغلبه شیٔ ☆ کوئی چیز اس پر غالب نہیں آتی،

☆ لا یودهٔ شیٔ ☆ کوئی چیز اسے تھکاتی نہیں،

☆ لا یعزب عنه الشیٔ ☆ کوئی چیز اس سے چھپ نہیں سکتی،

☆ لا یخفی علی الله من شیٔ ☆ اس کے لئے اندھیرا بھی برابر،

☆ فی الارض و لا فی السماء ☆ اجالا بھی برابر

انسان! اللہ کی قدرت کا نمونہ!

ماں کے پیٹ کے اندر تین اندھیروں میں ایک نطفے پر تجلی کو ڈالتا ہے۔
تین اندھیروں میں آنکھیں بناتا ہے۔
منہ کو بناتا ہے...... اور اس کی کھال بناتا ہے...... اس کی پلک بناتا ہے
بھنویں بناتا ہے...... ناخن بناتا ہے...... انگلیاں بناتا ہے
دل بناتا ہے...... پھیپھڑے بناتا ہے...... دماغ بناتا ہے۔

اور ایک وقت میں ایک بچہ نہیں بن رہا۔ ایک وقت میں کروڑوں ماؤں کے پیٹ میں بچے اور بچیاں بن رہے ہیں۔

ہمیں غافل سے واسطہ نہیں...... عاجز سے واسطہ نہیں...... کہ وہ ہمارا کچھ کر نہیں سکتا،
...... وماھم بمعجزین ...... تم میں طاقت ہے تو مجھے عاجز کر کے دکھاؤ...... چلو مجھے دھوکہ دے کے دکھاؤ...... کہ کسی کی فائل بدل دو...... کہ میں نے تو کیا ہی نہیں ......
...... لا یضل ربی و لا ینسی...... تیرا رب بھولتا نہیں ...... تیرا رب غلط فیصلے نہیں کرتا،
...... لا تاخذہ سنۃ...... اونگھتا نہیں،...... ولا نوم...... سوتا نہیں،
...... وما کان ربک نسیا...... بھولتا نہیں،...... لا یودہ حفظھما...... تھکتا نہیں،
کھاتا نہیں کھلاتا ہے،...... سوتا نہیں سلاتا ہے،...... پیتا نہیں پلاتا ہے،...... مرتا نہیں مارتا ہے،

...... حی قبل کل حی...... ہر زندہ سے پہلے زندہ ہے،
...... وحی بعد کل حی...... ہر زندہ کے بعد زندہ ہے،
...... وحی لیس کمثلہ حی...... ایسا زندہ کہ کوئی اس جیسا زندہ نہیں ہے،
...... وحی لا یشبھہ حی...... ایسا زندہ کہ کوئی زندہ اس کا مثل نہیں ہے،

...... لا شریک لہ...... شریک سے پاک ہے،...... لم یتخذ صاحبۃ...... بیوی سے پاک ہے،
...... ولا ولدا...... بیٹے سے پاک ہے۔

اللہ تعالیٰ کا سلسلہ نسب

اہل عرب کو دس دس بیس بیس پشتوں کے نام ازبر ہوتے تھے...... میرا باپ دادا اور فلاں فلاں...... ساری نسلوں کے نام جانتے تھے...... گھوڑوں کی نسلوں کے نام جانتے تھے...... ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے...... ماذا انسب لنا ربک...... ہمیں تو اپنے باپ دادا کا حسب نسب معلوم ہے...... تو اپنے رب کا نسب بتا...... تیرے رب کا نسب کیا ہے؟...... قبل اس کے کہ حضور بولتے...... اللہ خود بولا...... جبرائیل پلک جھپکنے میں عرش سے چلے اور فرش پر آئے...... یا رسول اللہ! اللہ نے اپنا نسب نامہ بھیجا ہے...... آؤ بھئی قریش میرے رب کا نسب سنو!

﴿قل ھو اللہ احد ☆ اللہ الصمد ☆ لم یلد ☆ ولم یولد ☆ ولم یکن لہ کفوا احد ☆﴾

میرا رب اکیلا ہے...... صمد کا ترجمہ بے نیاز صحیح نہیں ہے بلکہ غنی ہے......
صمد اسے کہتے ہیں کہ جس کے بغیر کسی کا کام نہ بنے...... اور جس کا کام سب کے بغیر بن جائے...... اللہ بے نیاز ہوتا تو زمین و آسمان برباد ہو جاتے...... وہ تو سب سے زیادہ ہمارے ناز اٹھاتا ہے۔

زمین تڑپنے لگتی ہے کہ یا اللہ میرے اوپر اتنے گناہ ہو رہے ہیں کہ میرا سینہ جل گیا ہے...... مجھے اجازت دے دے کہ میں پھٹ جاؤں۔ میں ان کو گھروں سمیت نگل جاؤں...... سمندر اجازت مانگتے ہیں...... یا اللہ اجازت دے دے...... لگام ڈھیلی چھوڑ دے...... میں انہیں غرق کردوں...... فرشتے تڑپ جاتے ہیں...... اور بعض گناہ تو ا

لیے ہیں کہ جب انسان کرتا ہے تو فرشتے ڈر کے زمین سے اوپر چلے جاتے ہیں ...... کہ اب اللہ کے عذاب کو کوئی چیز نہیں روک سکتی ...... اللہ پھر بھی ناز اٹھاتا ہے ...... اور وہ گناہ ہر ہر جگہ ہو رہے ہیں ...... پھر بھی اللہ تعالیٰ زمین کو لے کر چل رہا ہے ...... بے نیاز نہیں ہے بلکہ صمد ہے ...... صمد اسے کہتے ہیں جس کے بغیر کسی کا کام نہ بن سکے اور جو اپنا کام سب کے بغیر بنا لے۔

بادشاہوں کا بادشاہ کون؟

...... وھو الذی فی السماء الہ ...... زمینوں کا بھی بادشاہ اللہ ہے،
...... و فی الارض الہ ...... آسمانوں کا بھی بادشاہ اللہ ہے،
...... یرسل الریاح مبشرات ...... ہواؤں کا بادشاہ اللہ ہے،
...... ھو الذی سخر البحر ...... سمندروں کا بادشاہ اللہ ہے،
...... و سخر لکم الانھار ...... دریاؤں کا بادشاہ اللہ ہے،
...... ما کان لکم ان تنبتو شجرھا ...... درختوں کا خالق اور مالک اللہ ہے،
...... وما تخرج من ثمرات من اکمامھا ...... پھل پھول اور غلوں کا مالک اللہ ہے
...... و جعلنا السماء سقفا محفوظا ...... آسمان کی چھت کا مالک اللہ ہے،
...... خلق سبع سموات طباقا ...... ساتوں آسمان اوپر نیچے بنانے والا اللہ ہے،
...... یتنزل الامر بینھن ...... پھر ان کے اندر اپنی حکومت کو قائم کرنے والا اللہ ہے،
...... للہ الامر ...... اسی کی حکومت ہے، ...... من قبل ...... جس کی کوئی ابتداء نہیں ہے،
...... من بعد ...... جس کی کوئی انتہا نہیں ہے،

نہ اس کی ذات کی کوئی ابتداء اور انتہاء ہے، نہ اس کے ملک کی کوئی ابتداء اور انتہاء ہے۔
...... سبح للہ ما فی السموات والارض و ھو العزیز الحکیم ...... ساری کائنات اس کی۔

کوئی ہے میرے علاوہ؟

اللہ کا رسول کہہ رہا ہے:

...... انت الاول ...... فلیس قبلک الشیٔ ...... تو ہی تو ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں،
...... انت الآخر ...... فلیس بعدک الشیٔ ...... تو ہی تو ہے تیرے بعد کچھ نہیں،
...... انت الظاھر ...... تو سب سے بلند ہے،
...... لیس فوقک الشیٔ ...... تجھ سے اوپر کچھ نہیں،
...... انت الباطن ...... تو اندر میں اتر کے ایسا چھپا ہوا ہے،
...... لیس دونک الشیٔ ...... تجھ سے چھپا ہوا کوئی نہیں،
...... الملک ...... تو وہ بادشاہ ہے،
...... لا شریک لک ...... جس کا کوئی شریک نہیں، ...... الفرد ...... تو وہ اکیلا ہے،
...... لا ندلک ...... جس کا کوئی مثل نہیں ...... جس کا کوئی ہمسر نہیں، اور خود اللہ کہتا ہے: ......

...... ھل تعلم لہ سمیا ...... میرے بندے تمہارا رب تو نہیں جانتا کہ اس کا کوئی ہمسر ہے،

تم بتا دو اگر تمہیں کوئی پتہ ہو کہ یہ تیری ٹکر کا ہے ...... تمہارے علم میں ہے تو تم بتا دو ...... نہ کوئی زمین میں اس کا مقابل ...... نہ آسمان میں اس کا کوئی مقابل ...... نہ خلا میں اس کا کوئی مقابل ...... نہ شرق و غرب میں اسکا کوئی مقابل ہے۔

کوئی ہے جو اللہ کی صناعیت میں عیب نکال سکے؟

دیکھو میرا رب کون ہے؟

...... الم ترو کیف خلق اللہ سبع سموات طباقا ...... دیکھو تو سہی رب کون

ہے، جس نے سات آسمان اوپر نیچے بنادیئے ...... اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

...... ھل تری من فطور ...... تجھے میرے آسمان میں کوئی کمی نظر آتی ہے؟

...... فارجع البصر ...... ایک دفعہ نہیں، بار بار دیکھو،

...... ثم ارجع البصر ...... پھر بار بار دیکھو،

...... کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا وھو حسیر ...... تو جتنی دفعہ میرے آسمان کو دیکھے گا...... میرا آسمان عیب سے پاک ہے...... تیری نگاہ میرے آسمان میں کوئی عیب نہیں دکھا سکتی...... اور میں نے ہی آسمان کو تھاما ہوا ہے...... اور کوئی آسمان کو ٹوٹنے سے روک نہیں سکتا......

اللہ کی قدرت کیسی ہے؟......

...... یمسک السموات والارض ان تزولا ...... زمین وآسمان کو تھاما،

...... الشمس تجری لمستقرلھا ...... سورج کو تھاما،

الشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ ...... سورج چاند ستارے اس کے تابع ہوکے چلے،

...... عرش تھاما...... رب العرش العظیم،

...... ملائکہ کو تھاما...... لا یعصون اللہ ما امرھم و یفعلون ما یؤمرون،

...... سمندروں کو مضبوطی سے اپنے حکم میں باندھا...... ھو الذی سخر البحر،

...... دریاؤں پر قبضہ جمایا...... وسخر لکم الانھر،

...... پہاڑوں پر اپنے امر کو ثابت کیا...... والجبال ارسھا،

...... کڑوے میٹھے پانی کے چشمے چلائے ...... مرج البحرین یلتقین،

...... دونوں کو آپس میں ملنے نہ دیا...... بینھما برزخ لا یبغیان

...... ھذا عذب فرات سائغ شرابہ و ھذا ملح اجاج ...... ایک میٹھا پانی ہے ایک کڑوا ہے...... درمیان میں کوئی آڑ نہیں...... رکاوٹ نہیں...... دیوار نہیں...... لیکن

میٹھا کڑوے میں نہیں آتا...... کڑوا میٹھے میں نہیں آتا...... یہ اس کی قدرت ہے۔

اللہ کے علم کی وسعت

مالک کیسا ہے؟

...... للہ ملک السموات والارض وما فیھن ...... زمین وآسمان اللہ کا،

...... رب المشرق ...... مشرق اللہ کا،

...... والمغرب ...... مغرب اللہ کا،

...... رب المشرقین و رب المغربین ...... شمال مشرق...... جنوب مشرق...... شمال مغرب...... اور جنوب مغرب...... سب کا سب اللہ تعالیٰ کا ہے۔

...... کل قد علم صلاتہ و تسبیحہ ...... بحروبر...... عرش وفرش...... ذرہ اور پہاڑ...... تنکا اور جنگلات...... ہوائی اور فضائی...... خلائی اور خاکی...... نوری اور ناری...... ساری کی ساری مخلوق...... اللہ کی نماز اور تسبیح بیان کر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے کسی حال میں...... کسی پل میں...... کسی لمحے میں بھی غافل نہیں ہے...... صرف بندے ہی نہیں بلکہ کائنات کا ذرہ ذرہ...... چپہ چپہ اس کے سامنے ہے اور وہ اس کی حرکات وسکنات سے باخبر بھی ہے ...... انھا ان تک مثقال حبۃ من خردل ...... رائی کے دانے کا ہزارواں حصہ ہو...... مثقال حبۃ من خردل ...... ایک تو رائی ایسی چھوٹی ہوتی ہے پھر اسکا بھی کوئی حصہ، اتنی چھوٹی بھی کوئی چیز ہے؟

...... فتکن فی صخرۃ ...... پہاڑوں کی غاروں میں چھپا ہوا ہو...... او فی السموات ...... یا اس لمبی اور لامحدود فضا میں کہیں تیر رہا ہو ...... او فی الارض ...... یا زمین کی ظلمتوں میں کہیں پڑا ہوا ہو...... یات بھا اللہ ...... اللہ اس کو کھینچ کے باہر لانے پر طاقت رکھتا ہے اور ...... احاط بصرہ بجمیع المرئیات ...... اس کی نظر کائنات پر پوری طرح حاوی ہے۔

ہے، جس نے سات آسمان اوپر نیچے بنا دیے...... اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

...... ھل تری من فطور ...... تجھے میرے آسمان میں کوئی کمی نظر آتی ہے؟

...... فارجع البصر ...... ایک دفعہ نہیں، بار بار دیکھو،

...... ثم ارجع البصر ...... پھر بار بار دیکھو،

...... کرتین ینقلب الیك البصر خاسئا و ھو حسیر ...... تو جتنی دفعہ میرے آسمان کو دیکھے گا...... میرا آسمان عیب سے پاک ہے...... تیری نگاہ میرے آسمان میں کوئی عیب نہیں دکھا سکتی...... اور میں نے ہی آسمان کو تھاما ہوا ہے...... اور کوئی آسمان کو ٹوٹنے سے روک نہیں سکتا......

اللہ کی قدرت کیسی ہے؟......

...... یمسك السموات والارض ان تزولا...... زمین وآسمان کو تھاما،

...... الشمس تجری لمستقرلھا ...... سورج کو تھاما،

الشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ ...... سورج چاند ستارے اس کے تابع ہو کے چلے،

...... عرش تھاما...... رب العرش العظیم،

...... ملائکہ کو تھاما...... لا یعصون اللہ ما امرھم و یفعلون ما یؤمرون،

...... سمندروں کو مضبوطی سے اپنے حکم میں باندھا...... ھو الذی سخر البحر،

...... دریاؤں پر قبضہ جمایا...... وسخر لکم الانھر،

...... پہاڑوں پر اپنے امر کو ثابت کیا...... والجبال ارسھا،

...... کڑوے میٹھے پانی کے چشمے چلائے ...... مرج البحرین یلتقین،

...... دونوں کو آپس میں ملنے نہ دیا...... بینھما برزخ لا یبغیان

...... ھذا عذب فرات سائغ شرابہ و ھذا ملح اجاج ...... ایک میٹھا پانی ہے ایک کڑوا ہے...... درمیان میں کوئی آڑ نہیں...... رکاوٹ نہیں...... دیوار نہیں...... لیکن

میٹھا کڑوے میں نہیں آتا...... کڑوا میٹھے میں نہیں آتا...... یہ اس کی قدرت ہے۔

اللہ کے علم کی وسعت

مالک کیسا ہے؟

...... للہ ملك السموات والارض وما فیھن ...... زمین وآسمان اللہ کا،

...... رب المشرق ...... مشرق اللہ کا،

...... والمغرب ...... مغرب اللہ کا،

...... رب المشرقین و رب المغربین ...... شمال مشرق...... جنوب مشرق...... شمال مغرب...... اور جنوب مغرب...... سب کا سب اللہ تعالیٰ کا ہے۔

...... کل قد علم صلاتہ و تسبیحہ ...... بحر و بر...... عرش وفرش...... ذرہ اور پہاڑ...... تنکا اور جنگلات...... ہوائی اور فضائی...... خلائی اور خاکی...... نوری اور ناری...... ساری کی ساری مخلوق...... اللہ کی نماز اور تسبیح بیان کر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے کسی حال میں...... کسی پل میں...... کسی لمحے میں بھی غافل نہیں ہے...... صرف بندے ہی نہیں بلکہ کائنات کا ذرہ ذرہ...... چپہ چپہ اس کے سامنے ہے اور وہ اس کی حرکات وسکنات سے باخبر بھی ہے...... انھا ان تك مثقال حبة من خردل ...... رائی کے دانے کا ہزارواں حصہ ہو...... مثقال حبة من خردل ...... ایک تو رائی ایسی چھوٹی ہوتی ہے پھر اسکا بھی کوئی حصہ، اتنی چھوٹی بھی کوئی چیز ہے؟ ...... فتکن فی صخرة ...... پہاڑوں کی غاروں میں چھپا ہوا ہو...... او فی السموات ...... یا اس لمبی اور لامحدود فضا میں کہیں تیر رہا ہو ...... او فی الارض ...... یا زمین کی ظلمتوں میں کہیں پڑا ہوا ہو...... یات بھا اللہ ...... اللہ اس کو کھینچ کے باہر لانے پر طاقت رکھتا ہے اور ...... احاط بصرہ بجمیع المرئیات ...... اس کی نظر کائنات پر پوری طرح حاوی ہے۔

☆......ریت کا ایک ایک ذرہ

☆......زمین کا ایک ایک ذرہ

☆......درخت کا ایک ایک پتہ

﴿یَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ﴾ ......زمین کے اندر جو کچھ ہے اللہ کے علم میں ہے۔
لمبے سے لمبا برما تقریباً پانچ کلومیٹر ہے۔ جس نے زمین کو کھودا ہے۔ اس سے آگے زمین اس سے نہیں کھودی جاسکتی اور یہ پچاس کلومیٹر تک ہے...... زمین...... مٹی اور آگے آگ ہے اور یہ صرف پانچ کلومیٹر تک پہنچے ہیں۔ آگے صرف اندازے ہیں ان کے۔

ایسے ہی سمندر میں ان کے اندازے ہیں تہہ تک تو جانہیں سکتے اور نیچے جائیں تو پانی ہی دبا کے...... پچکا کے رکھدے۔ ان کے نیچے تو آبدوزیں بھی نہیں جاسکتیں۔
پانی ان کو ایسے دبا کے رکھدے اور اوپر نکلنے ہی نہ دے۔

......تسقط من ورقة الا یعلمها...... پتہ بھی گرے تو تیرا اللہ جانے،

......عدد ورق الاشجار ...... ساری کائنات کے درخت...... درختوں کے پتے...... انکی مجموعی تعداد اللہ کے علم میں ہے۔

عدد قطر الامطار ......بارش...... بارش کے قطرے...... ان قطروں کی مجموعی تعداد اللہ کے علم میں ہے۔

......یعلم ماء البحار...... سارے سمندروں میں کتنا پانی...... اللہ کے علم میں۔

......مثاقیل الجبال ...... سارے پہاڑوں کا کتنا وزن اللہ کے علم میں ہے۔

...... لاتواری منه السماء سماء ...... آسمان کوئی چیز اس سے چھپا نہیں سکتا۔

...... ولا ارض ارضا...... زمین اس سے کوئی چیز چھپا نہیں سکتی۔

...... ولا جبل مافی وعره ...... پہاڑ اپنے غار میں چھپی ہوئی چیزیں اس سے چھپا نہیں سکتے۔

......ولا بحر مافی قعره......اور سمندر اپنے اندھیروں میں اور اس کی تہہ میں پڑی

ہوئی چیزوں کو اللہ سے چھپا نہیں سکتے۔ یہ علم اللہ کا ہے۔

دنیا بھر کے قلم اللہ کی تعریف لکھنے سے عاجز

میرے بھائیو! کون اللہ کی تعریف کرسکتا ہے...... اللہ تعالیٰ خود اپنی صفات بیان کرتا ہے:

﴿لو کان البحر مدادا﴾ ...... اللہ کہتا ہے کہ سمندر کو سیاہی بنادو۔

﴿والبحر یمده من بعده سبعة ابحر﴾ ...... سات سمندر بھی سیاہی بن جائے۔

﴿ولو ان ما فی الارض من شجرة اقلام﴾ ...... ساری دنیا کے درخت لیکر قلم بنادیے جائیں ایک صندل کے درخت سے کتنے قلم بنیں گے...... سمندر و سیاہی...... درخت قلم انسان اور جنات لکھنے بیٹھ جائیں...... فرشتے بھی آکے لکھنا شروع کریں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی، ولو جئنا بمثله مددا﴾......
سمندر خشک ہوجائیں گے قلم ٹوٹ جائیں گے میری تعریف ختم نہیں ہوگی...... اتنے قلم اور سیاہی اور لے آئیں تو وہ بھی ختم ہوجائیں گے۔

اللہ وہ ذات ہے، جسے سارا جہان پکارے:

......اولکم ......پہلے پکاریں، ......اٰخرکم ......پچھلے پکاریں،
......انسکم ......انسان پکاریں، ......جنکم ......جنات پکاریں،
......حیکم ......زندہ پکاریں، ......میتکم ......مردہ پکاریں،
......رطبکم ......تر پکاریں، ......یابسکم ......خشک پکاریں،
......صغیرکم ......چھوٹے پکاریں، ......کبیرکم ......بڑے پکاریں،
......ذکرکم ......مرد پکاریں، ......وانثکم ......عورتیں پکاریں،
......فی صعید واحد ......ایک میدان میں کھڑے ہوکر پکاریں،

اور اللہ سب سے یہ نہیں کہے گا باری باری بولو...... یہ نہیں کہے گا کہ صرف عربی بولو کہ میری زبان عربی ہے...... اللہ تعالیٰ فرمائے گا...... بولو بولو پشتو بھی بولو...... اردو بھی بولو...... ہندکو بھی بولو...... پنجابی بھی بولو...... سندھی بھی بولو...... بلوچی بھی بولو...... بروہی بھی بولو...... انگریزی بولو...... فرانسیسی بولو...... لاطینی بولو...... کائنات کی ساری زبانوں میں اپنے رب کو پکارو...... میں تمہارا وہ سننے والا رب ہوں کہ مجھے تمہاری باریاں لگانے کی ضرورت نہیں، میں تم سب کی چیخ وپکار کو الگ الگ سنوں گا...... سمجھوں گا......

...... لا تغلطه كثرة المسائل ...... تم سب کا اکٹھا بولنا مجھے غلطی میں نہیں ڈالے گا کہ عمر کیا بولا اور خالد کیا بولا...... اکرم کیا بولا اور سعید کیا بولا...... میں تم سب کو الگ الگ سنوں گا، اور یہ سن کر

...... لا يشغله سمع عن سمع ...... ایک کا سننا مجھے دوسرے سے غافل نہیں کرتا،

...... ولا يلهيه قول عن قول ...... ایک کو سنتے ہوئے دوسرے کو بھولتا نہیں ہے،

...... لا يمنعه فضل عن فضل ...... ایک کو دیتے ہوئے دوسرے کو یہ نہیں کہتا کہ ذرا

انتظار کرو...... خزانہ خالی ہے...... اب تم کل آنا، تمہیں کل دیا جائے گا۔

ایسی زبردست شان والے اللہ کی نہ ماننا...... اس کی نافرمانی کرنا اس میں ہماری ہی ہلاکت ہے...... ہمارا ہی نقصان ہے۔

اور اللہ کا نبی بھی کہہ رہا ہے کہ...... غدا الحساب ولا عمل...... کل حساب ہونے والا ہے...... اور عمل کوئی نہیں کر سکتا اس وقت......

اندھیری کوٹھری میں بلب سے لے جاؤ

تو جو سب سے بڑی آفت اور مصیبت ہے...... کہ انسان یہ دنیا چھوڑ کر جاتا ہے...... کتنے ارمانوں سے آپ لوگوں نے گھر بنائے ہوئے ہیں...... اور ہر شخص نے

بنائے ہیں...... حتی کہ چڑیا بھی گھونسلہ شوق سے بناتی ہے...... ایسے ہی [illegible] پرندہ گھونسلہ...... وہ بھی بڑے ذوق وشوق سے تنکے اکٹھے کرتا ہے...... اور اپنے [illegible] بناتا ہے...... کہ یہ ہر جاندار کی فطرت ہے...... کہ وہ رہنے کیلئے کوئی نہ کوئی [illegible] کتنے ارمانوں سے انسان گھر بناتا ہے...... اور پھر خاموشی سے چھوڑ [illegible] کے کندھوں پر سوار ہو کر...... اندھیر کوٹھڑی میں جا کر سو جاتا ہے۔

خوبصورت چہرہ! کیڑوں کی غذا

اسپین سے کمبل منگوائے، سونے کیلئے...... دس برس بھی سونے نہ پائے تھے کہ ہمیشہ کیلئے مٹی کی چادر اوڑھ کر سو گئے بڑے سارے ڈیزائن دیکھ کر پلنگ بنوائے...... بیڈ بنوائے...... اور جب اٹھے تو ایک پل میں اٹھ کر چلے گئے...... اور جا کر مٹی کے بستر پر ہمیشہ کیلئے جا کر سو گئے...... اپنی خواب گاہ میں بڑے ڈیزائن کی لائٹیں بنوائیں...... بڑے خوبصورت قمقموں میں بلب لگائے...... اور چند دن بھی نہیں رہنے پائے تھے کہ اٹھ کر اندھیر کوٹھڑی میں جا کر سو گئے...... ہر وقت اپنے گھر کو چمکانے والے جا کر وحشت اور تنہائی کے گھر میں اور کیڑوں کے ساتھ جا کر سو جاتے ہیں...... یہاں پر کوئی چیونٹی آ جائے تو آدمی اس کو جھاڑ دیتا ہے...... مار دیتا ہے...... آج اس کے بدن پر ہزاروں کیڑے پھر رہے ہیں...... جس چہرے کو گرمی سے بچاتا ہے...... سردی سے بچاتا ہے...... بھوک سے بچاتا ہے...... تھکن سے بچاتا ہے...... اسی چہرے پر آج کیڑوں کا سلسلہ ہے...... کوئی اس کی آنکھ کھا رہا ہے...... کوئی اس کی کھال کھا رہا ہے...... کوئی اس کی زبان نوچ رہا ہے...... کوئی اس کی ٹانگوں کو لگا ہوا ہے۔ اور وہ پیٹ کہ جس کو بھرنے کیلئے ساری زندگی دھکے کھاتا رہا...... وہی پیٹ سب سے پہلے قبر میں پھٹ جاتا ہے...... اور اللہ نے فرمایا...... اے میرے بندے! دنیا کو لالچ کی نظر سے مت دیکھا کر...... قبر میں سب سے پہلے تیرے وجود کو جو کیڑا کھاتا ہے...... وہ تیری آنکھیں ہی ہوتی ہیں...... سب سے

پہلے ہی شمع بجھتی ہے اور سب سے پہلے اسی کو اللہ نکالتا ہے اور کیڑوں کو کھلا دیتا ہے۔

......تو جس انسان کا یہ حیرت ناک انجام ہو کہ موت اس کی شکاری ہو!

......آفات کے پھندے اس کے چاروں اطراف قائم کیے جا چکے ہوں!

......مصیبتوں کی کھائیاں قدم قدم پر اس کے لئے کھود دی گئی ہوں!

......غموں کے بادل کبھی اس کے افق سے اٹھتے ہی نہ ہوں!

......خوشیوں کی کرن بجلی کی چمک کی طرح آ کر گزر جاتی ہو!

......پریشانیوں اور تفکرات کے سمندروں میں ڈوبا ہوا ہو!

......اور بیماریاں اس کے ساتھ اپنا کردار ادا کر رہی ہوں!

......دوستوں کی بے وفائیاں اولاد کی نافرمانیاں اس کے دل پر نشتر چلا رہی ہوں!

قبر اس کو روزانہ پکار رہی ہو...... انا بیت الوحشة...... انا بیت الدود ......انا بیت الظلمة...... میں تنہائی کا گھر، میں اندھیروں کا گھر، میں کیڑے مکوڑوں کا گھر، میرے پاس آنا ہے تو کوئی زاد راہ لے کر آنا...... آپ ذرا اس زندگی کی گہرائی میں دیکھیں کہ یہ کتنی بے پائیدار...... بے ثبات...... بے وفا...... بے قرار زندگی ہے......کہ جہاں ایک پل انسان کو قرار نہیں......کہیں ایک پل انسان کو ٹھہراؤ نہیں تھوڑی سی خوشیاں دیکھتا ہے......اور پھر چاروں طرف غموں کے بادل ایک خوشی کو لینے کیلئے لاکھوں کے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں......اور وہ خوشی آتی ہے اور چلی جاتی ہے، بھلا یہ بھی کوئی زندگی ہے۔

سب سے زیادہ ڈرانے والی قرآنی آیت

میں نے ایک آیت آپ کے سامنے پڑھی ہے...... خطبے میں...... جس کے بارے میں علماء فرماتے ہیں یہ قرآن کی سب سے خوفناک آیت ہے:

☆......اَخْوَفُ اٰیَۃٍ فِی الْقُرْاٰن   قرآن کی سب سے خوفناک آیت،

☆......اَخْوَفُ اٰیَۃٍ فِی الْقُرْاٰن   قرآن کی سب سے زیادہ ڈرانے والی آیت،

☆......اَخْوَفُ اٰیَۃٍ فِی الْقُرْاٰن   قرآن کی سب سے زیادہ لرزا دینے والی آیت،

☆......اَخْوَفُ اٰیَۃٍ فِی الْقُرْاٰن   قرآن کی سب سے زیادہ ہیبت طاری کر دینے والی آیت،

☆......اَخْوَفُ اٰیَۃٍ فِی الْقُرْاٰن   قرآن کی سب سے زیادہ پچھڑ پچھڑا دینے والی آیت،

اور لرزا دینے والی آیت اور ڈرا دینے والی آیت اور ہیبت طاری کر دینے والی آیت اور پیروں تلے زمین نکال دینے والی آیت ہے۔ کونسی؟

﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ﴾

غافل سنبھل کے چل، دیکھنے والا تجھ سے غافل نہیں۔ بتانے والا تجھ سے غافل نہیں،

اس نے پکار پکار کے اعلان کیا ہے۔ ایک رائی کے دانے کے برابر بھی تو نے گناہ کیا تو یاد رکھ اس کی سزا کے لئے تیار ہو جا اور ایک رائی کے دانے کے برابر بھی تو نے نیکی کی تو اس کی جزاء کے لئے تیار ہو جا۔ تیرا رب ظالم نہیں ہے۔

﴿وَاِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ﴾

ایک رائی کے دانے کے برابر نیکی کر لی...... برائی کر لی۔ کہاں؟

......فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ...... کسی پہاڑ کی غار میں،

......اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ...... کہاں؟ آسمان کی وسعتوں میں گم ہو کے،

......اَوْ فِی الْاَرْضِ......کہاں؟ زمین کے غاروں میں......اندھیروں میں چھپ کے کیا ہوگا؟

......یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ......ایک دن آئے گا اللہ تجھے سامنے کر کے دکھا دے گا۔

حبیبؒ کا خوبصورت لڑکی کی طرف نہ دیکھنا!

حبیبؒ ابن عمیر تابعی ہیں۔ صحابہ کرامؓ کے شاگرد بڑے خوبصورت...... قید ہو گئے کل دس آدمی تھے...... تو انہوں نے قتل کر دیئے ان کو پکڑ لیا۔ رومن سردار نے کہا میں غلام بناؤں گا۔ قید میں لے کر کہنے لگا اگر تو عیسائی ہو جائے تو میں تجھے اپنی بیٹی دے دوں گا...... تجھے اپنی ریاست میں حصہ بھی دوں گا۔ انہوں نے فرمایا تو اگر سارا جہان بھی دیدے یہ نہیں ہو سکتا۔

کفر تو بے حیا ہوتا ہی ہے...... حیا تو سراسر اسلام میں ہے۔ اس نے اپنی بیٹی سے کہا کہ اس سے بدکاری کرو۔ جب یہ اس رخ پر آئے گا تو اسلام بھی چھوڑ جائے گا۔ روم کی لڑکی تھی۔ ادھر روم کا حسن ادھر عرب کی جوانی آگ بھی تیز ہے اور قوت بھی جوان ہے اور دو ہیں تیسرا ہے کوئی نہیں۔

اب یہاں ساری رکاوٹیں ختم ہیں اور وہ عورت دعوت دے رہی ہے اور یہ نوجوان اپنی نظر جھکانے کی لذت چکھے ہوئے ہے۔ اسے پاکدامنی کی لذت کا پتہ ہے۔ لہٰذا اس کی نظر اٹھنے کا نام ہی نہیں لیتی۔ اس نے سارے جتن کر مارے۔ اپنے حسن کا ہر تیر آزمایا اپنے مکر کا ہر جال پھینکا لیکن پاکدامنی کی تلوار نے ہر ہر جال کی ہر ہر تار کو تار تار کر دیا اور ہر تیر کو بے کار کر دیا۔

آخر تین دن کے بعد اس نے ہتھیار ڈال دیئے کہنے لگی۔

"ما اذا یمنعك منی" اللہ کے بندے یہ تو بتا تجھے روکتا کون ہے۔

آج تیسرا دن ہے تو نے مجھے نظر اٹھا کر نہیں دیکھا۔ روکنے والا کون ہے...... اس نے کہا مجھے روکنے والا وہ ہے۔

﴿لا تاخذہ سنة و لا نوم﴾
"جو نہ سوتا ہے نہ اونگھتا ہے"

وہ مجھ سے غافل نہیں...... میں اس سے غافل ہوں...... وہ میرا رب ہے...... جو ... دیکھ رہا ہے...... کہ میری محبت غالب آتی ہے...... یا شہوت غالب آتی ... مجھے آگے کرتا ہے...... یا شیطان کو آگے کرتا ہے۔ اے لڑکی مجھے میرے رب ... آتی ہے...... اس لئے میں نے اپنی طاقت کو روک رکھا ہے...... وہ باہر نکل کر ... باپ سے کہنے لگی۔

﴿إلى أين أرسلتني إلى حديد أو حجر لا يأكل لا يشرب﴾
"آپ نے مجھے کس پتھر کے پاس بھیجا ہے کس لوہے کے پاس بھیجا ہے جو نہ دیکھتا ہے نہ کھاتا ہے میں کہاں سے گمراہ کروں"

حضرت جریرؓ کی امانت داری

(جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے گھوڑا خریدا)

... نوکر سے کہا: خرید کے لاؤ۔ وہ لے کے آیا۔ تین سو روپے میں سودا ہوا۔ جب گھوڑے کو دیکھا تو گھوڑا مہنگا تھا۔ مالک کو خود کو پتہ نہیں تھا اپنی چیز کی قیمت کا، تو وہ مالک سے کہنے لگے تیرے گھوڑے کے چار سو روپے تجھے دے دوں۔ چار سو درہم...... کہنے ...... جی بڑی اچھی بات ہے۔

کہا: اگر پانچ سو کر دوں؟

کہا: یہ اس سے بھی اچھی بات ہے۔

کہا: چھ سو کر دوں؟

کہا: یہ اس سے بھی اچھی بات ہے۔

کہا: سات سو کر دوں۔

اب جو بیچنے والا تھا۔ وہ چکر میں پڑ گیا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ کبھی خریدار نے بھی قیمت بڑھائی۔

یہ جو دوکاندار بیٹھے ہیں یہ کیا کرتے ہیں؟ قیمت بڑھاتے ہیں اور جو لینے والا ہوتا ہے وہ کیا کرتا ہے؟ وہ قیمت گھٹاتا ہے۔ گھٹاؤ۔ وہ کہتا ہے: نہیں۔

وہ کہتا ہے گھٹاؤ، وہ کہتا ہے نہیں۔

یہاں الٹا ہو رہا ہے...... خریدنے والا رقم بڑھا رہا ہے...... بیچنے والا حیران ہو کے سن رہا ہے۔

پھر کہنے لگا: آٹھ سو دے دوں؟

وہ کہنے لگا: میں تو تین سو پہ بھی راضی تھا۔

کہنے لگے: آٹھ سو دے دو، گھوڑا رکھو۔

جب وہ چلا گیا تو ان کے نوکر...... غلام نے کہا: یہ کیا کیا؟ میں تو تین سو میں پکا سودا کر کے لایا تھا۔ یہ پانچ سو کس خوشی میں دے دیئے ہیں؟

ارشاد فرمایا: "یہ گھوڑا آٹھ سو کا تھا۔ میں تین سو میں رکھ کے اللہ کو کیا جواب دیتا؟" جب کہ میں نے اللہ کے نبی (ﷺ) کے ساتھ وعدہ کیا تھا جب تک زندہ رہوں گا مسلمان کی خیر خواہی چاہوں گا۔

حضرت سلمان فارسیؓ اور خوف خدا

حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ اگر تمہارا دشمن اللہ کا نافرمان ہے تو تجھے بدلہ لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ خود اپنے نافرمان کا بدلہ چکائے گا جو مجرم بن کے مر گیا تو کس عبرتناک طریقے سے قبر اس کا حشر کرے گی...... ساری دنیا کے انسانوں کو اس آنے والے دن سے بچانا ہے اور اپنے آپکو بھی بچانا ہے...... گرمی سردی سے بھی بچانا ہے یہ حقوق کا معاملہ ہے لیکن اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچانے کے لئے اللہ نے فرمایا ہے۔

﴿قوا انفسکم واھلیکم نارا وقودھا الناس... الخ﴾

جس آگ کا ایندھن ہم اور آپ ہیں۔

اس آیت کو سننے کے بعد...... حضرت سلمان فارسیؓ روتے ہوئے باہر نکل گئے...... کئی دن غائب رہے...... اور کسی کو نہیں ملے...... آپ (ﷺ) نے فرمایا...... ان کو تلاش کرو...... جب تلاشی ہوئی تو پہاڑوں میں بیٹھے ہوئے تھے...... سر پر مٹی ڈالی ہوئی تھی اور رو رہے تھے...... کہ ہائے...... اس آگ کی حالت کیا ہوگی...... جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں...... ان کو پکڑ کر آپ (ﷺ) کی خدمت میں لایا گیا...... تو فرمایا کہ...... اس آیت نے مجھے بے قرار کر دیا ہے...... آپ (ﷺ) نے فرمایا...... آپ ان میں سے نہیں ہیں...... سلمانؓ تو وہ ہے...... جس کو جنت خود چاہتی ہے...... جس کو جنت کا پتہ ہے وہ جنگلوں اور پہاڑوں میں نکل جائے...... اور جس کو کچھ پتہ ہی نہیں جنت اور جہنم کا...... وہ مزے کی نیند سو جائے۔

ایک صحابی تہجد کی نماز میں رو رہے ہیں کہ اے اللہ جہنم کی آگ سے بچا آپ (ﷺ) نے آکر دیکھا اور فرمایا ارے بھائی تو نے کیا کر دیا تیرے رونے کی وجہ سے آسمان میں صف ماتم بچھی ہوئی ہے...... تیرے رونے نے فرشتوں کو بھی رلا دیا ہے ایسا درد و غم ان کے اندر اتر گیا تھا۔

تیرے رونے نے فرشتوں کو بھی رلا دیا

میرے بھائیو! کیا کریں کبھی تو بیٹھ کے اتنا رونا آتا ہے کہ ہم کہاں سے کہاں چلے گئے...... ایک لڑکے کی دعا پر آسمان کے فرشتے اترتے تھے...... ایک نوجوان صحابی اپنے گھر میں نماز پڑھ رہے تھے...... دوزخ کی آیت پڑھ کر چیخ نکلی...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم گلی میں سے گزر رہے تھے...... آپ نے رونے کی آواز کو سنا...... مسجد میں وہ صحابی جب نماز پڑھنے کے لئے آئے تو آپ نے فرمایا...... ارے اللہ کے بندے...... آج تیرے رونے نے...... آسمان کے بے شمار فرشتوں کو رلا دیا...... ایسے جوان تھے...... جن

کے رونے پر فرشتے رویا کرتے تھے۔

دیکھو میرا بندہ ایسا ہوتا ہے

ایک نوجوان نے دوزخ کا ذکر سنا اور کپڑے اتارے اور جا کر ریت پر لیٹ گیا ۔۔۔ اور تڑپنے لگا اور کہنے لگا ۔۔۔ اے نفس! دیکھ دوزخ کی آگ ۔۔۔۔ یہ ریت کی آگ برداشت نہیں دوزخ کی آگ کیسے برداشت کرے گا؟ ۔۔۔۔ رات کو مردار بن کر ساری رات سوتا ہے ۔۔۔۔ اور دن کو بے کار پھرتا ہے ۔۔۔۔ تیرا کیا بنے گا؟ ۔۔۔۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ سارا منظر دیکھ رہے تھے ۔۔۔۔ فرمایا ادھر آ تجھے خوشخبری سناؤں ۔۔۔ تیرے لئے آسمان کے سارے دروازے کھول دیئے گئے ۔۔۔۔ اور اللہ خوش ہو رہا ہے ۔۔۔۔ اور فرشتوں سے کہتا ہے ۔۔۔۔ کہ دیکھو میرا بندہ ایسا ہوتا ہے۔

قیامت کے بارے میں قرآن کا لہجہ

جب قرآن کا رخ آخرت کی طرف پھرتا ہے ۔۔۔۔ تو ایک دم اسکا لہجہ بدل جاتا ہے ۔۔۔۔ جب دنیا کی طرف آتا ہے تو ایک دم لہجہ بدل جاتا ہے ۔۔۔۔ جب آخرت کی طرف ہوتا ہے تو ایک دم لہجہ میں ہیبت آجاتی ہے ۔۔۔۔ ایک رعب آجاتا ہے۔ جیسے کہ ہم کہتے!!!

﴿ھل اتٰک﴾ ﴿وما ادراک﴾

یہ الفاظ ایسے ہیں جیسے کہ کوئی بم مار رہا ہو۔

یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم نے نہ قرآن سمجھا نہ قرآن کی زبان سمجھی۔ اس قوم کی سب سے بڑی بدقسمتی کیا ہوگی جو اپنی کتاب جوان کو کنارے لگانے والی تھی نہ اس کو سمجھا نہ جانا۔ ہائے افسوس!

﴿فاصدع بما تومر ۔۔۔۔ واعرض عن المشرکین. انا کفینٰک المستھزئین﴾

اس آیت کے الفاظ میں جو حرارت ہے اس کو ایک بدو نے سنا وہ عرب تھا عربی جانتا تھا جب یہ آیت سنی تو اونٹ پر جا رہا تھا زمین پر جا گرا تھر تھرا گیا ۔۔۔۔ اس نے کہا میں

گواہی دیتا ہوں کہ مخلوق ایسا کلام نہیں کر سکتی ہمیں تو پتہ نہیں کہ قرآن ہم سے کیا کہتا ہے ۔۔۔۔ کتنی ہماری بدقسمتی ہے کہ جس چیز کو سمجھنا تھا اس کو سمجھا نہیں۔

تعلیم کے نام پر جہالت عام ہو گئی ۔۔۔۔ روٹی کیسے کمانی ہے اس کو علم بنا دیا ۔۔۔۔ لوہے کو کیسے ڈھالنا ہے یہ علم بن گیا ۔۔۔۔ ارے بھائی انسان بت ہیں کیسے ڈھلنا ہے سب سے بڑا اہم ہے۔

جہنم کی پکار

۔۔۔۔ ھل اتٰک حدیث الغاشیۃ ۔۔۔۔ وہ دن جو تم پر چھا جائے گا اسکی کوئی تمہیں خبر ہے؟

۔۔۔۔ وجوہ یومئذ خاشعۃ ۔۔۔۔ عاملۃ ناصبۃ ۔۔۔۔ کچھ چہرے کالے ہوں گے

ویران ہوں گے ۔۔۔۔

پریشان ہوں گے ۔۔۔۔

حیران ہوں گے ۔۔۔۔

۔۔۔۔ تصلی ناراً حامیۃ ۔۔۔۔ جو دہکتی ہوئی آگ کا شکار ہو جائیں گے ۔۔۔۔

۔۔۔۔ تسقی من عین انیۃ ۔۔۔۔ جنہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا ۔۔۔۔

۔۔۔۔ لیس لھم طعام الا من ضریع ۔۔۔۔ جہاں کانٹے دار جھاڑیوں کے علاوہ کھانا نہیں ہوگا ۔۔۔۔

۔۔۔۔ لایسمن ولا یغنی من جوع ۔۔۔۔ جو نہ بھوک کو دور کریگا نہ وہ جسم کے کام آئے گا ۔۔۔۔

اس دن کی تمہیں کوئی خبر ہے؟

کبھی تم نے اس کے بارے میں سوچا ہے؟ کبھی سنا ہے؟

۔۔۔۔ فانذرتکم ناراً تلظی ۔۔۔۔ تمہیں نہیں ڈرتو میں تمہیں ڈراتا ہوں ۔۔۔۔

میرے بندو! اس آگ سے ڈر جاؤ ..... ﴿وقودها الناس والحجارة﴾ ..... جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں ..... جو چیختی ہے ..... چنگھاڑتی ہے اور اللہ کی بارگاہ میں پکارتی ہے۔

﴿اللهم اشتد حری ..... و بعد قعری ..... و عزم جهری
..... فعجل الی باهلی﴾

اے اللہ میرے انگارے بڑے دہک گئے ..... میری گہرائیاں بڑی گہری ہوگئیں اور میری چٹانیں بڑی سرخ ہوگئیں ..... یا اللہ اپنے مجرموں کو میرے اندر ڈال دے کہ میں انہیں جلاؤں ..... روزانہ یہ جہنم کی پکار ہے۔

چنگیز وہلاکو خان کا ذکر

چنگیز خان نے چالیس شہر ایسے تباہ کردیے جن کی آبادی تیس لاکھ سے تجاوز تھی ..... اور ایسے تلوار چلائی جیسے بکریوں پر تلوار چلائی جاتی ہے ..... لیکن وہ اپنی موت آپ مرگیا ..... اس کو دنیا کی کوئی عدالت سزا نہیں دے سکی ..... اسکا پوتا منگو خان اپنی موت آپ مرگیا ..... ہلاکو خان اپنی موت آپ مرگیا ..... ان پر اللہ کی تلوار نہ برسی اور نہ ہی اللہ کے عذاب کا کوڑا برسا۔

آج کے فرعون ہوں یا موسیٰ علیہ السلام کا فرعون ہو ..... اللہ ان کی گردنوں کو ایک دن مروڑ دے گا ..... ﴿ان یوم الفصل کان میقاتا﴾ ..... اللہ نے بتایا ہے کہ میرے قانون کی خلاف ورزی پر یا میرے قانون کی پابندی پر جزا سزا کا ایک پورا نظام مقرر ہے ..... اس میں بھی کوئی سقم نہیں ہے لیکن انتظار کرو۔

قیامت کی ہولناکیاں

..... ان یوم الفصل کان میقاتا ..... وہ متعین دن آگیا .....

..... یوم ینفخ فی الصور ..... ایک آواز پڑے گی .....

..... فتاتون افواجا ..... تم فوج در فوج آؤ گے .....

..... وفتحت السماء ..... آسمان کے دروازے کھلیں گے .....

..... فکانت ابوابا ..... وہ دروازے بن جائیں گے .....

..... وسیرت الجبال فکانت سرابا ..... پہاڑ پھٹ کر ریت بن جائیں گے .....

..... یوما یجعل الولدان شیبا ..... جس دن بچہ بوڑھا ہو جائے گا

..... وجیئ یومئذ بجهنم ..... جب جہنم لائی جائے گی .....

..... وبرزت الجحیم للغوین ..... دوزخ کو بھی نافرمانوں کیلئے سامنے کیا جائے گا .....

..... وازلفت الجنة للمتقین ..... جنت بھی لائی جائے گی .....

..... ونضع الموازین القسط ..... ایک ترازو بھی لایا جائے گا

..... وان منکم الا واردها ..... پل صراط کو بھی بچھایا جائے گا .....

..... وجاء ربك والملك صفا صفا ..... اللہ خود بھی تشریف لائیں گے

..... وجاء ربك والملك ..... ساتھ فرشتے بھی آئیں گے .....

..... یوم یقوم الروح والملئکه ..... آج سب فرشتے دم بخود کھڑے ہوں گے ..... آج اللہ کے سامنے کوئی بولنے والا نہیں ہوگا ..... ویحمل عرش ربك فوقهم یومئذ ثمانیة ..... عرش کا سایہ سروں پر آجائے گا ..... اسے آٹھ فرشتوں نے اٹھایا ہوگا۔

اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندو .....

......الی النصف لکم متذان خلقتکم الی یوم احییتکم ......

میں نے تمہیں جس دن پیدا کیا...... اور جس دن تمہیں موت دے کر اٹھایا......
اس دوران میں نے تمہیں کچھ نہ کہا...... بس تمہیں دیکھتا رہا اور تمہاری سنتا رہا......
میں تمہیں دیکھتا رہا کہ میرا بندہ قرآن سن رہا ہے کہ گانا سن رہا ہے......
حلال کھا رہا ہے کہ حرام کھا رہا ہے...... نماز پڑھ رہا ہے کہ چھوڑ رہا ہے......

اللہ کی نافرمانی کا انجام

اب اللہ تعالیٰ کہے گا تیار ہو جاؤ اپنے کیے کی بھگتنے کیلئے......

یہ وہ وقت ہے جب بچہ بھی بوڑھا ہو جائے گا...... مر کے مر جاتے تو چھٹی ہو جاتی...... مر کے مرنا نہیں ہے

یہ سب کچھ ہونے والا ہے اور جب کوئی آدمی ناکام ہو جائے گا اور اس کی نیکیوں کا پلڑا ہلکا ہو جائے گا......

گناہوں کا پلڑا وزنی ہو جائے گا اور فرشتہ اعلان کرے گا......
ناکام ہو گیا تو پھر اللہ کہے گا...... خذوہ...... پکڑو......
تو فرشتے بھاگیں گے اور اس کو کہاں سے پکڑیں گے؟ اس کے منہ میں ہاتھ ڈالیں گے......
اس کا نیچے والا جبڑا کھول کر اور اس کے منہ میں ہاتھ ڈال کر ٹھوڑی کے ساتھ جھٹکا دیں گے......

نیچے والا سارا جبڑا نکل کے باہر آ جائے گا......
اور اس کو ننگے بدن گھسیٹیں گے...... وہ کہے گا رحم کرو......
وہ کہیں گے تم پر رحمٰن نے رحم نہیں کیا ہم کہاں سے رحم کریں......
اور کسی عورت کی ناکامی کا فیصلہ ہو گیا کہ ہار گئی بازی......
اس کی ساری متاع لٹ گئی...... پکڑو اسے......

تو فرشتے بھاگیں گے اور اسے سر کی چوٹی سے پکڑیں گے اور ایک جھٹکا دیں گے......
وہ کہے گی رحم کرو...... وہ کہیں گے رحمٰن نے رحم نہیں کیا...... ہم کہاں سے رحم کریں۔
یہ تو ابھی پکڑ ہو رہی ہے۔ ابھی آگے گھر آ رہا ہے...... کس چیز کا؟...... آگ کے پردے کا...... ناراً احاط بھم سرادقھا...... ابھی بستر بچھائے جائیں گے...... لھم من جھنم مھاد...... انگارے جوڑ کے مسہری بن جائے گی...... اوپر بستر بچھایا جائے گا...... و من فوقھم غواش...... آگ کی چادروں کو گھرا کر کے ان کے بستر بنا کے اسے اندر ڈال دیا جائے گا۔

کیا آپ نے جہنم سے حفاظت کی تیاری کر لی؟

میرے بھائیو! اللہ کی قسم نبیوں کی راتوں کی نیند اڑتی ہے...... دن کا قرار اٹھتا ہے اس لئے نہیں کہ وہ روٹی سے پریشان ہوتے ہیں...... اس لئے کہ وہ جنت اور دوزخ کو دیکھتے ہیں...... پھر انسانیت کی نافرمانی کو دیکھتے ہیں پھر وہ بے قرار ہو جاتے ہیں کہ ان کو کیسے عذاب سے بچاؤں......

ان عذابھا کان غراما......

عذاب کوئی چھوٹا موٹا عذاب نہیں ہے وہ بھڑکتی آگ ہے...... کھال کو اتار دینے والی آگ ہے۔

......فانذرتکم ناراً تلظی......

اللہ کہتا ہے میں تمہیں اس آگ سے ڈراتا ہوں جو بھڑکنے والی آگ ہے میں تم کو اس آگ سے ڈراتا ہوں

...... سیصلی ناراً ذات لھب...... وہ انگاروں والی وہ بھڑکنے والی آگ ہے
...... فی عمد ممددۃ...... وہ بڑے بڑے ستونوں میں بھری ہوئی آگ ہے
...... لھم من جھنم مھاد...... ان کے بستر انگاروں کے ہیں...... ان کی

چادریں انگاروں کی ہیں

...... فی عمد ممددة ...... ان کے ستون بھی آگ کے ہیں ......

یسقی من ماء صدید ...... ان کا پانی پیپ ہے ...... پینے دیا جائے گا جو زخموں سے پیپ نکلے گی اس کو جمع کر کے گرم کیا جائے گا پھر وہ پینے کو دیا جائے گا فرشتے کہیں گے پیو......

جہنم کا کھولتا پانی

یتجرعه ولا یکاد یسیغه ...... پینا چاہے گا پی نہیں سکے گا ...... و یاتیه الموت من کل مکان ...... چاروں طرف سے موت آتی دکھائی دے گی ...... وما هو بمیت ...... لیکن وہ مرے گا نہیں موت پکارے گی ...... موت آئے گی نہیں ...... پینے کو پانی ہے تو ایسا زبردست کہ جن پیالوں میں وہ پانی ہے منہ کے قریب لائے گا تو پیالے کی تپش اور پانی کی تپش سے ہونٹ سوج کر نیچے والا ہونٹ لٹک کے پاؤں تک چلا جائے گا اور اوپر والا ہونٹ سوج کے سر کے اوپر چلا جائے گا نہ پی سکے گا ...... نہ اگل سکے گا ...... نہ نگل سکے گا اور پھر فرشتے ماریں گے ...... پیو پیو ...... پیئے گا تو آنتیں کٹ جائیں گی ...... پاخانہ کے راستے سے باہر نکلیں گی ...... فرشتے اٹھا کر ساری آنتوں کو پھر اس کے منہ میں ٹھونس کر اس کے پیچھے بھر کے فٹ کردیں گے اس کی کھال ...... بیالیس ہاتھ موٹی کھال ہوگی اور اس کے سر کے اوپر جب پانی ڈالیں گے ...... ذق انک انت العزیز الکریم ...... کی تفسیر میں لکھا ہوا ہے ...... فرشتے پکڑیں گے کافر کو ...... اور اس کے سر کے اوپر رکھیں گے کیل اور پھر ماریں گے ہتھوڑا اس کی کھوپڑی پر اور کھوپڑی پھٹ جائے گی اور اس کے اوپر ڈالیں گے پانی ...... اندر جائے گا تو آنتوں کو کاٹ کے باہر پھینک دے گا اور اسکے اوپر گرے گا تو بیالیس ہاتھ موٹی کھال ادھڑ کے زمین پر گر جائے گی۔ اللہ کہے گا ...... ذق انک انت العزیز الکریم ...... چکھو اس کو تو دنیا میں بڑا متکبر تھا۔

اب کسی آدمی کو سارا جہاں مل گیا اور مر کے دوزخ میں چلا گیا تو کیا دیکھا اس نے ..

چکھو دوزخ کا عذاب! بڑے مزے کئے تھے دنیا میں

حضرت صدیق اکبر کا ارشاد ہے ...... لا خیر فی خیر تاتهم النار ...... وہ بھلائی کوئی بھلائی نہیں جس کو دوزخ مل جائے جب دیکھیں گے عذاب نے گھیرا ڈال دیا ہے تو پھر کہیں گے مالک (فرشتہ داروغہ) سے یا مالک اپنے رب سے کہہ دو ہمیں موت دے دیں وہ کہیں گے ...... انکم ماکثون ...... موت نہیں آسکتی ...... اب تو یہیں رہنا پڑے گا ...... کہیں گے اچھا ......

یخفف عنا یوماً من العذاب ...... اے فرشتو! اپنے رب سے کہو کہ تھوڑا عذاب تو کم کر دے تو جواب آئے گا

اولم تاتیکم رسلکم بالبینٰت ...... تمہیں کسی بتانے والے نے بتایا نہیں تھا کہ کیا ہونے والا ہے؟ کہے گا بتایا تو تھا پھر تم نے کیا کیا تھا ...... ما نزل اللّٰه من شیء ان انتم الا فی ضلال کبیر ......

ہم نے کہا سب جھوٹ ہے کوئی نہیں ...... جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ انہوں نے کہا ...... اب چکھو ...... فلن نزیدکم الا عذابا ...... کہ عذاب بڑھتا جائے ......

ان جهنم کانت مرصادا ...... جہنم جہنمی کا انتظار کر رہی ہے ...... **للطغین** ...... سرکشوں کے لئے ...... **مابا** ...... وہ ٹھکانہ ہے ...... **لبثین فیها احقابا** ...... اس میں رہنا ہمیشہ ہے ......

لا یذوقون فیها بردا ولا شرابا ...... نہ پانی نہ ٹھنڈک ...... **الا حمیماً و غساقا** ...... کھولتا پانی ...... کانٹے دار جھاڑیاں ...... **جزاء وفاقا** ...... پورا پورا بدلہ ...... **انهم کانوا لا یرجون حسابا** ...... یہ حساب کا یقین نہیں رکھتے تھے ...... **و کذبوا بایتنا کذابا** ...... انہوں نے میری نشانیوں کو جھٹلایا ...... **و کل شیء احصینٰه کتبا** ...... میں نے ایک ایک چیز کو لکھا ...... **فذوقوا** ...... آج چکھو ...... **فلن**

لنزیدکم الا عذابا ...... تمہارا عذاب بڑھتا جائے گا بڑھتا جائے گا...... جہنم ان مسلمانوں کے لئے ہے...... جو توبہ کئے بغیر مر گئے...... کبیرہ گناہ کرتے ہوئے...... توبہ کئے بغیر مر گئے...... جہنم ان کے لئے ہے...... نصاریٰ کے لئے ہے...... یہودیوں کے لئے ہے...... **سعیر**...... مجوسیوں کے لئے ہے...... **سقر**...... ستاروں کے پجاریوں کے لئے ہے...... **جحیم**...... مشرکین کے لئے ہے...... **هاویه**...... منافقین کے لئے ہے ...... اور ہر نیچے والا درجہ اوپر والے درجے سے زیادہ شدید ہے...... زیادہ سخت ہے...... زیادہ خوفناک ہے...... زیادہ ہیبت ناک ہے...... جہنم میں سے کسی آدمی کو نکال کر ایک لاکھ انسانوں کے درمیان بٹھایا جائے اور وہ سانس لے تو اسکی سانس کی حرارت سے ایک لاکھ آدمی جل کر ختم ہو جائیں گے۔

دوزخ کی آگ کا بستر

...... **فینبیٰ بہٖ الی النار** ...... جہنم کے دہکتے ہوئے انگارے اس کی سیٹ بن جائیں گے۔

...... **لهم من جهنم مهاد** ...... دوزخ کا بستر دوزخ کی چارپائی۔

...... **ومن فوقهم غواش** ...... دوزخ کا بستر آگ کے کمرے آگ کے بستر.

...... **سموم و حمیم** ...... کھولتے ہوئے پانی......

...... **لایسمن ولا یغنی من جوع** ...... کانٹے دار کھانے جو نہ چین ہو نہ آرام ہو......

جہنم کا کھولتا پہاڑ

سارهقه صعودا ...... فرشتے گردن میں طوق ڈال کر ایک پہاڑ ہے اس پر چڑھنے کو کہیں گے

وہ پہاڑ اتنا گرم ہے کہ اس پر پاؤں رکھے گا تو پاؤں پگھل جائے گا...... پھر پاؤں واپس لے گا پھر ہاتھ رکھے گا تو ہاتھ سارا پگھل جائے گا...... پھر ہاتھ کھینچ لے گا...... پھر کہیں گے کہ چڑھو...... کہے گا چڑھا نہیں جاتا پھر اس کی گردن میں طوق ڈالیں گے اور گھسیٹیں گے وہ اوپر گھسٹتا ہوا جا رہا ہو گا اور اس کا پورا جسم پگھل جائے گا...... پھر بنے گا...... پھر پگھلے گا...... پھر بنے گا...... پھر پگھلے گا...... جیسے لوہا پگھلتا ہے آگ کی حرارت سے پھر اس کو سانچے میں ڈھالیں گے تو وہ پھر پگھلے گا پھر بنے گا...... ستر سال میں اس کو گھسیٹتے ہوئے اوپر لے جائیں گے...... ستر برس پہاڑ کی چڑھائی ہے اس کے اوپر لے جا کر یوں چھوڑ دیں گے...... مرد ہے یا عورت...... یہ اسی طرح پگھلتا ہوا...... بنتا ہوا...... دوبارہ نیچے آ کر گرے گا۔

جہنم کے سانپ اور بچھو!

اور آگے جہنم کے سانپ ہیں جو ایک دم اس پر ٹوٹ پڑیں گے...... ایک ایک بچھو کا ایک ایک ڈنگ...... ایک سانپ کا ایک دفعہ ڈسنا...... چالیس چالیس برس تک اس کو تڑپاتا رہے گا...... اور کوئی اس کو چھڑانے والا نہیں۔

﴿یوم یتذکر الانسان ما سعی و برزت الجحیم لمن یری﴾

اور آج جہنم کھنچی آ رہی ہے...... چیختی آ رہی ہے...... چنگھاڑتی آ رہی ہے...... شور مچاتی آ رہی ہے۔

☆...... تفور...... پھٹ رہی ہے ☆...... تفور...... جوش مار رہی ہے۔

☆...... **تکاد تمیز من الغیظ** ...... غصے سے پھٹ رہی ہے۔

دوزخ کا کڑوا پانی

ایک قطرہ دوزخ کے پانی کا زمین میں ڈال دیں...... سارا جہان کڑوا ہوجائے گا۔

ایک لوٹا پانی سمندر میں ڈال دیں سارے سمندروں کا پانی ابلنے لگ جائے گا۔

ایک دوزخ کا پتھر دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیں سارے پہاڑ پگھل کے سیاہ پانی میں تبدیل ہوجائیں گے۔

ایک زنجیر کا کڑا (جو زنجیر ان کی گردن میں لپیٹی جائے گی...... ان کے جسم پہ لپیٹی جائے گی) اس کا ایک کڑا نکال کے ہمالیہ پہاڑ پر رکھیں تو اس کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہوا ساتوں زمینوں کو چیرتا ہوا نیچے چلا جائے گا۔ اتنا وزنی ایک کڑا ہوگا۔ سارا زنجیر کتنا وزنی ہوگا اور وہ کیسے تپ رہا ہوگا۔

جہنم کی وہ آگ...... جس میں سے اگر جہنمیوں کو نکال کر دنیا کی آگ میں لٹا دیا جائے تو وہ ایسا سوئے گا کہ کئی سو سال کروٹ بھی نہیں بدلے گا۔ ایسی گہری نیند دنیا کی آگ میں سوئے گا۔

☆...... **انها ...... لظی** ...... بھڑکتی ☆...... **نزاعة للشوا** ...... کھال کو کھینچتی......

☆...... تدعوا من ادبر و تولی...... نافرمانوں کو پکارتی...... پکڑتی...... جکڑتی...... عذاب میں بڑھتی ہوئی یہ مجرمین کی طرف بڑھتی چلی جائے گی۔ اور ادھر سے جنت لائی جائے گی۔

آنسوؤں کی برکت!

تو میرے بھائیو! یہ بات نبیوں کو رلاتی ہے یہ بات ہمیں بھی رلائے کہ یا اللہ! ہم نے تیرے بندوں کو دوزخ سے بچانا ہے ہمارا رونا ہے کاروبار کا...... بیوی بچوں کا

[illegible]ت کا...... بیماری کا...... مقدمے کا...... ہم ایک رونا اور سیکھ لیں...... ہمارا رونا کیا رونا ہو...... ختم نبوت والا رونا...... نبیوں والا رونا...... کیا ہو...... یا اللہ! تیرے بندے دوزخ میں جارہے ہیں...... میں ان کو کیسے دوزخ سے بچاؤں...... اللہ کی قسم یہ آنسو آپ کے کتنے بڑے لمبے...... مجاہدوں پر یہ آنسو کا قطرہ بھاری ہوجائے گا۔

اللہ سے توبہ کرلیں

تو بھائی! ہم اللہ کی مانیں...... آج تک جو ہوا اس سے توبہ کرلیں...... اللہ کی ذات جیسا رحیم اور کریم اور اس جیسا مہربان اور معاف کرنے والا بحر و بر میں کوئی نہیں...... ساری زندگی گناہوں میں گزر جائے صرف ایک دفعہ کہہ دے یا اللہ معاف کردے۔ اللہ سارے ہی گناہ معاف کردیتے ہیں...... طعنے بھی نہیں دیتا...... آپ کی اور ہماری ماں خدانخواستہ ناراض ہوجائے...... اسے راضی کرنا پڑے گا نا...... پہلے طعنے بولیاں دے گی پھر معاف کرے گی اور اللہ تعالیٰ...... سبحان اللہ...... یا اللہ مجھے معاف کردے غلطی ہوگئی چل میرا بندہ سارے ہی گناہ معاف...... تو بھئی ہم معافی مانگ لیں...... اللہ سے صلح ہوجائے گی وہیں سارا مسئلہ حل ہوجائے گا۔

زمین و آسمان تو جوش کھاتے ہیں کہ اے اللہ اجازت ہو تو تیرے نافرمانوں کو نگل جائیں...... اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... مجھ سے بڑا کوئی سخی ہوسکتا ہے؟...... میں تو اپنے بندے کی توبہ کا انتظار کرتا ہوں۔

آج سچے دل سے توبہ کرلیں آج کے بعد ہم اللہ کو منائیں گے اللہ کی مانیں گے۔

......﴿وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین﴾......

آپ ﷺ کی شان مبارکہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ .. وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا .. مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ .. وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ....

اَمَّا بَعْدُ.... فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ... بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ... قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْۤ اَدْعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ ... عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ... وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ... وَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم... يَا اَبَا سُفْيَان جِئْتُكُمْ بِكَرَامَةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۔

میرے بھائیو اور دوستو! اللہ جل جلالہ نے حضور پاک ﷺ کو تمام کائنات کی کامیابیاں اور عزتیں دے کر بھیجا اور یہ طے کر دیا۔

"وجعل الذلة والصغار و علی من خالف امری"

جو میرے نبی کے طریقے کے خلاف زندگی گزارے گا...... اس کیلئے ذلت...... اور پستی مقدر کر دی گئی...... تمام دنیا کی اور آخرت کی کامیابیاں لے کر حضور پاک ﷺ دنیا میں تشریف لائے...... اب سارے انسانوں کے لئے کامیابی کا ایک راستہ ہے...... باقی تمام راستے بند۔

﴿یا محمد لو استفتحونی کل باب وجاء ولی من کل طریق﴾

"اے ہمارے نبی! ہم نے تمام راستے اور دروازے بند کر دیے ایک راستہ کھلا رکھا ہے۔"

ایک دروازہ کھلا رکھا ہے...... جو لوگ میرے تک آنا چاہتے ہیں۔ میرے تک آنے کا کوئی راستہ نہیں...... سوائے آپ کی اتباع کے...... جو آپ کے طریقے پر چل کر آئے گا میرے تک پہنچے گا اور جو آپ کے طریقے سے ہٹ جائے گا...... وہ ذلیل وخوار ہوگا۔

﴿"لو کان موسی حیا لما وسعہ الا اتباعی"﴾

اگر آج موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوں...... تو میرے طریقے کا اتباع کئے بغیر ان کو چارہ کار نہیں۔

کامیابی آپ ؐ کے طریقوں میں ہے

میرے بھائیو! ایک ہی راستہ باقی ہے...... دنیا اور آخرت کے خزانوں کا...... کفار سے ڈرائے کہ...... اسکی نہیں مانیں گے...... تو ہماری حکومتیں چلی جائیں گی...... اس کے پیچھے چلیں گے تو ہماری عزت چلی جائے گی...... اور ہمارا مال چلا جائے گا...... ہمارا ملک چلا جائے گا...... آپ نے فرمایا:

﴿یا معشر قریش... کلمة واحدة لو تعطونها دانت لکم العرب فتوادی لکم الجزیة﴾

اے قریش کی جماعت میں تمہاری حکومتیں لینے نہیں آیا...... میری مانو گے تو تمہاری حکومتیں بھی بڑھ جائیں گی اور تمہارا مال بھی بڑھ جائے گا۔

کسریٰ کا باغ وبہار...... قالین ایک ایکڑ چوڑا...... (2201 فٹ لمبا 190 گز (1) آج کا ایکڑ...... اس وقت کا پتہ نہیں ایکڑ کتنا تھا...... لیکن آج کا ایکڑ 220 فٹ لمبا اور 120 گز چوڑا...... اتنا لمبا قالین...... 30 کھرب دینار...... سونے کے سکے

اور 100 خزانے الگ چھپے ہوئے اور اس کا تخت 270 ہاتھ لمبا...... 210 ہاتھ چوڑا...... جس پر 53 من اور 30 سیر سونا لگا ہوا تھا...... 1232 من اس پر چاندی لگی ہوئی تھی...... یہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کے زمانے میں مدینے پہنچا دیا۔

﴿نصر من اللّٰہ و فتح قریب و بشر المومنین﴾

ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار درہم کا جوڑا...... ایک ایک بدر جہ صحابی کو...... وہ صحابہ جنہوں نے جنگ بدر میں شرکت کی تھی۔

محبت کا انوکھا انداز

اللہ نے اپنے کسی نبی کو اپنے صفاتی نام نہیں عطا فرمائے...... اللہ کے اپنے نام ہیں کوئی اس کے ناموں میں شریک نہیں...... اس کی صفات میں شریک نہیں......

......اپنی ذات کے بارے میں فرمایا...... ان ربکم لرؤوف الرحیم......

......اور اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کے بارے میں فرمایا...... بالمومنین رؤف الرحیم

میرا نبی بھی رؤف اور رحیم ہے...... حضور ﷺ کا رؤف رحیم ہونا اپنی ذات کے اعتبار سے ہے اور اللہ تعالیٰ کا رؤف رحیم ہونا اللہ کی اپنی ذات کے اعتبار سے ہے اللہ تعالیٰ نے نام میں مشابہت پیدا فرمائی ہے کہ میرا نبی کس پر رؤف رحیم ہے اپنی امت پر رؤف و رحیم ہے۔

اللہ نے قرآن میں ہر نبی کو نام لیکر پکارا ہے لیکن اللہ نے حضور ﷺ کو جب بھی پکارا ہے تو نام نہیں لیا،

☆...... یاایھا الرسول ☆...... یا ایھا النبی

☆...... یا ایھا المزمل ☆...... یا ایھا المدثر

ایک جگہ بھی نام نہیں لیا اور چار جگہ نام لیا ہے اور یہ خطاب نہیں کیا صرف نام بتایا

کہ یہ میرے حبیب کے نام ہیں...... اور یہ نام نہ عبدالمطلب نے رکھا نہ آمنہ نے رکھا یہ نام میں نے رکھا ہے...... ہزاروں سال قبل پیدائش آدم سے بھی پہلے اللہ نے قرآن پڑھا...... اس وقت بھی نام محمد قرآن میں موجود تھا۔

اللہ نے قرآن میں کسی نبی کی قسم نہیں اٹھائی سوائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لعمرك...... اے میرے نبی تیری جان کی قسم...... انھم لفی سکرتھم یعمھون یہ اللہ نے اپنے حبیب کی قسم کھائی...... پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کی قسم کھائی...... کسی نبی کے شہر کی قسم نہیں کھائی...... وھذا البلد الامین...... لا اقسم بھذا البلد...... پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی قسم کھائی...... کسی نبی کی رسالت پر قسم نہیں کھائی...... یٰس والقرآن الحکیم انك لمن المرسلین...... قسم ہے قرآن حکیم کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے رسول ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیتے ہوئے...... قسم اٹھائی قریش مکہ کی وحی نہیں آئی...... چھ مہینے تو قریش کہنے لگے اس کے رب نے اسے چھوڑ دیا ہے...... اس کا رب اس سے ناراض ہے تو اللہ تعالیٰ نے فوراً قرآن اتارا۔

آپ کی تعریف بزبان قرآن

والضحی...... والیل اذا سجی...... ماودعك ربك وما قلی...... وللآخرۃ خیر لك من الاولی...... ولسوف یعطیك ربك فترضی......

پہلا ترجمہ...... اس روشن دن کی قسم...... اس اندھیری رات کی قسم...... نہ میں تجھ پہ ناراض ہوں...... نہ میں نے تجھے چھوڑا...... آخرت تیرے لئے دنیا سے بہتر ہے...... میں تمہیں اتنا دوں گا کہ تو راضی ہوجائے...... اس کا دوسرا ترجمہ جو امام رازی بیان فرمار ہے ہیں

...... والضحی...... تیرے روشن چہرے کی قسم

...... والیل اذا سجی ...... تیری بکھری سیاہ زلفوں کی قسم
...... ماودعک ربک وما قلی ...... بھلا میں تمہیں چھوڑ سکتا ہوں بھلا میں تم سے
ناراض ہوسکتا ہوں...... تجھے تو حبیب بنایا...... حبیب پہ بھی بھلا کوئی ناراض ہوتا
ہے...... دنیا بھی تیری اور آخرت بھی تیری...... اور آخرت تیرے لئے دنیا سے بہتر
ہے...... تمہیں وہ دوں گا کہ تو راضی ہوجائے گا۔

دیکھو بھائیو! سارے جہاں کو کہا کہ مجھے راضی کرو اور اپنے نبی سے کہا تو راضی
ہوجا...... اللہ کے نبی کی زندگی کو لے لو...... اس طرح جیسے اللہ کہتا ہے...... ایسے نہیں جیسے
مراثی کرتے ہیں...... ایمانی حمیت وغیرت ہو۔

آپ کی بزرگی پر اللہ کا قسم کھانا

﴿والنجم اذا ھوی﴾ ...... قسم ہے مجھے ستارے کی...... جب وہ اپنے مدار پر چلتا
ہے...... جب وہ ٹوٹتا ہے...... کہ میرا نبی گمراہ نہیں ہے...... میرا نبی اپنے راستے سے ہٹا
نہیں ہے...... بلکہ صحیح راستے پر ہے...... صراط مستقیم پر ہے...... اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کے
اخلاق پر قسم نہیں کھائی...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عادات واخلاق کی قسم کھائی...... کیا
فرمایا:

...... ن والقلم وما یسطرون ...... قسم ہے قلم کی...... اور قلم کے لکھے ہوئے کی۔
...... ما انت بنعمت ربک بمجنون و ان لک لاجرا غیر ممنون و انک
لعلیٰ خلق عظیم...... آپ بڑے اونچے اخلاق والے ہیں...... یہ تو قرآن اللہ کے نبی
کی سیرت بیان کر رہا ہے۔

موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے تورات لینے کے لئے گئے...... جلدی جلدی آئے تو
اللہ تعالیٰ نے فرمایا...... جلدی کیوں آئے ہو...... تو موسیٰ نے عرض کی...... عجلت الیک
رب لترضیٰ...... یا اللہ میں جلدی آیا ہوں تا کہ آپ راضی ہوجائیں...... لترضی ......

آپ راضی ہوجائیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو ارشاد فرمایا:
ولسوف یعطیک ربک فترضی اے میرے حبیب میں آپ کو اتنا دوں گا کہ آپ
راضی ہوجائیں۔

اللہ تعالیٰ نے داؤد کو حکومت دی تو ارشاد فرمایا:
...... لا تتبع الھویٰ ...... اے داؤد خواہش کا غلام نہ بننا...... داؤد کو نصیحت فرمائی......
خواہش کی غلامی نہ کرنا

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی صفائی پیش کی:
...... وما ینطق عن الھویٰ ...... میرا حبیب خواہش کی غلامی میں بولتا ہی نہیں۔
...... ابراہیم نے دعا کی...... وجعلنی من ورثۃ جنۃ النعیم...... یا اللہ جنت
اے دے...

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو فرمایا:
...... انا اعطینک الکوثر...... ہم نے آپ کو کوثر عطا کردی۔
لیطھرک تطھیرا ...... اے میرے حبیب میں آپ کو اور آپ کے گھر کو کلیر کر کے
پاک کرنا چاہتا ہوں۔

ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی...... حسبی اللہ و نعم الوکیل ...... اللہ مجھے کافی
ہوجا......

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو بن مانگے فرمایا:
...... یا ایھا النبی حسبک اللہ ...... اے میرے نبی تیرا اللہ تمہیں کافی ہے۔
اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ نے عرض کیا یا اللہ!
اتخذت ابراھیم خلیلا و موسیٰ کریما و علمت لداؤد
الحدید و سخرت لسلیمان ریاحا و احییت لعیسی

الموت فماذا جعلت لی

یا اللہ! ابراہیم آپ کے خلیل ..... موسیٰ آپ کے کریم ..... داؤد کے لئے لوہا تابع ..... سلیمان کے لئے ہوا تابع ..... عیسیٰ کے لئے مردہ زندہ کرنے کی طاقت ..... میرے لئے کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ..... قد اتیت افضل من کل ذلک .....

اے میرے حبیب میں نے آپ کو سب سے اعلیٰ چیز عطا فرمائی۔

وہ کیا ہے؟ قیامت تک آپ کا اور میرا نام اکٹھا چلے گا۔ جدا نہیں ہوسکتا! اکٹھا رہے گا۔..... لاالہ الا اللہ ..... اب یہ نہیں بدل سکتا اکٹھا رہے گا۔

ابراہیم نے دعا مانگی ..... و جعل لی لسان صدق فی الاخرین ..... یا اللہ میرا مقام اونچا کردے .....

اللہ نے قبول کرلی ..... ہر نماز میں درود ابراہیمی پڑھوادیا .....

مگر ہمارے نبی کو مانگنے سے پہلے اللہ نے کہہ دیا .....

..... و رفعنا لک ذکرک ..... میں نے تیرے ذکر کو بلند کیا۔

..... موسیٰ نے دعا مانگی ..... رب شرح لی صدری ..... اے اللہ میرا سینہ کھول دے .....

اللہ نے کھول دیا لیکن اپنے حبیب کو ہاتھ اٹھانے سے پہلے کہا .....

..... الم نشرح لک صدرک ..... میرے حبیب میں نے تیرا سینہ کھول دیا۔

میں صرف قرآن میں سے اللہ کے نبی کی بات بتارہا ہوں ..... باتوں سے بات نکل آتی ہے ..... یہ آج کل کے نعت خواں بھی نعتیں پڑھتے ہیں مگر گانوں کی طرز پر ..... حالانکہ نعت پڑھنا تو مبارک عمل ہے ..... پر یہ ظلم وستم کیسا ہے کہ گانوں کی طرز پر نعتیں پڑھی جائیں۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو ساری دنیا کے بت زمین پر جاگرے۔

بادشاہوں کے تخت الٹے ہوگئے۔ جو بادشاہ اس وقت دربار سجائے بیٹھے تھے اور ان کے سروں پر تاج تھے وہ اچھل کے زمین پر جاگرے۔

پرستش آگ کی ابتداء

کسریٰ کے محل میں ایک ہزار سال سے آگ جل رہی تھی ..... جس کی پرستش کی جاتی تھی ..... ضحاک کے زمانے سے پرستش شروع ہوئی آگ کی۔

ضحاک ایک مرتبہ شکار کو نکلا ہوا تھا ..... ایک سانپ حملہ آور ہوا ..... اس نے اسے پتھر مارا ..... پتھر آگے پتھر پہ پڑا ..... اس سے نکلا شعلہ ..... اس شعلے نے سانپ کو لپیٹ میں لے لیا .....

اس نے کہا ..... یہی میرے لئے نجات دہندہ ہے یہاں سے آگ کی پرستش ایران میں داخل ہوئی .....

اس کو ہزار برس ہوچکے تھے ..... اور ایک پل کے لئے یہ آگ بجھنے نہیں پائی تھی ..... اس کو جلاتے رہتے تھے ..... جلاتے رہتے تھے ..... جلاتے رہتے تھے ..... ساگوان ..... عود کی لکڑیوں سے ..... دارچینی کی لکڑیوں سے ..... عجز کی لکڑیوں سے ..... یہ آگ جلائی جاتی تھی .....

جونہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ..... آگ ایک دم بجھ گئی ..... سارا زور لگایا ..... جلتی نہیں تھی۔

آپ ؐ کی پیدائش پر اللہ کی خوشی

اللہ تعالیٰ نے ربیع الاول سے اگلے ربیع الاول تک پوری دنیا میں ہر عورت کو بیٹا دیا ..... بیٹی کسی کو نہیں دی ..... اپنے نبی کے اعزاز میں۔ ایک سمندر کی مچھلیوں نے دوسرے سمندر کی مچھلیوں کو جاکر مبارکباد دی ..... دیکھنے میں یتیم پیدا ہورہا ہے ..... عالم

میں تبدیلی اس طرح آ رہی ہے۔

......بت گر رہے ہیں......

......آگ بجھ رہی ہے......

......آسمانوں پر چراغاں......

......سمندروں میں خوشیاں......

......فضاؤں میں خوشیاں......ظاہری اسباب یہ ہیں۔

جب حضرت آمنہ نے گود میں لیا تو حیران ہو کے دیکھ رہی ہیں...... یہ بچہ کیسا ہے؟ یہ بچہ کیسا ہے؟ ادھر ان کے گھر کی چھت پھٹ گئی اور ایک بادل اندر آ گیا۔

فغشيتة و غيبته ......ایک دم بادل پھیلا......اور ایک لمحے کے لئے حضرت آمنہ کو محسوس ہوا کہ بچہ گود میں نہیں ہے......گود خالی ہے......اور اس بادل کے اندر سے آواز آئی:

﴿طوفوا به مشارق الارض و مغاربها﴾

اس بچے کو مشرق......مغرب پھرادو......شمال......جنوب پھرادو۔ ليعرفوا باسمه و نعتبه و صورته ......تاکہ سارا جہان اس کے نام کو......صفات کو......ذات کو......پہچان لے۔

علامہ سیوطیؒ نے ایک روایت میں نقل کیا ہے کہ جس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اس دن سے لے کر اگلے پورے ایک سال تک اللہ نے کسی عورت کو بیٹی نہیں دی......سب کو بیٹے عطا فرمائے......اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ختنے کے ساتھ پیدا ہوئے......

آپ ﷺ کا ختنہ نہیں کیا گیا...... وُلِدَ مختونا......آپ ﷺ ختنے کے ساتھ پیدا ہوئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پاک پیدا ہوئے......آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غلاظت نہیں لگی

ہوئی تھی۔

جوں ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے......سارا کمرہ روشن ہو گیا......حضرت آمنہ فرماتی ہیں:

کہ مشرق سے مغرب میرے سامنے کھل گئے......شام کے محل دیکھے......مدائن کے محل دیکھے......ہیرا اور یمن کے محلات کو اللہ پاک نے دکھایا......ساری کائنات کو روشن کر دیا۔

ابھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے......ساری دنیا کے بت زمین پر جا گرے......

بادشاہوں کے تخت الٹ گئے......اور بت زمین پر جا گرے......خود بخود زمین پر گر گئے......

کیا ہوا......؟ بتوں کا توڑنے والا آ گیا......بت شکن آ گیا......توحید کی دعوت دینے والا آ گیا! اللہ سے ملانے والا آ گیا......! ظلمت کا مٹانے والا آ گیا......! اندھیروں کو دور کرنے والا آ گیا......!

ساری کائنات کو نجات کا راستہ دکھانے والا آ گیا......! تو بھئی زندگی گزارنی ہے تو اللہ کے نبی کے طرز پر گزارو جو اللہ کے محبوب ہیں۔

حضرت عباسؓ فرماتے ہیں......یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن میں پتہ چل گیا تھا......آپ کی بڑی شان ہے......آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا......وہ کیسے؟

کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم چارپائی پہ لیٹے ہوئے تھے جیسے بچہ یوں ہاتھ مارتا ہے......

پاؤں مارتا ہے......ٹانگیں چلاتا ہے......ہاتھ چلاتا ہے......

اور اوپر چودھویں کا چاند تھا......کبھی ہاتھ مارتے مارتے آپ کا ہاتھ اوپر جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کے ساتھ ہی چاند بھی یوں ہو جاتا تھا......پھر آپ صلی اللہ

علیہ وسلم یوں کرتے تھے...... چاند یوں ہو جاتا تھا...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حرکت سے چاند حرکت کر رہا تھا۔

تو آپ نے فرمایا: کان القمر يناز يني و يحاكيني و يمنعني من البكاء......
چاند مجھ سے باتیں کرتا تھا...... میرا دل لگاتا تھا......
مجھے کہانیاں سناتا تھا...... يحاكيني ...... چاند مجھے کہانیاں سناتا تھا...... جس کو آسمان کا چاند اس کے پنگھوڑے میں لوریاں دے...... اور کہانیاں سنائے...... وہ کتنی اونچی شان والا نبی ہوگا؟

تو ہم کہتے ہیں...... ہر مسلمان اس عظیم الشان نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر آ جائے...... جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ساری دنیا کی سرداری عطا فرمائی۔

بت پرستی کا زوال! واقعہ

یمن میں ایک کاہن کبھی باہر نہیں نکلتا تھا...... جس دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے گھبرا کے باہر نکلا...... کہنے لگا...... اے اہل یمن! آج سے بتوں کا زمانہ ختم ہو گیا ہے...... آج سے بتوں کا زمانہ ختم ہو گیا...... جس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے...... بڑے بڑے بت خانوں کے بتوں سے آواز آئی کہ ہمارا زمانہ ختم...... ہمارا زمانہ ختم...... اب نبی آخر صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ شروع ہو گیا...... بتوں کے توڑنے والے کا زمانہ آ گیا ہے۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں بت ٹوٹے...... آپ ﷺ طواف فرما رہے ہیں...... تین سو ساٹھ بت کھڑے ہوئے ہیں...... آپ ﷺ اپنی اونٹنی پر طواف فرما رہے ہیں...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں کمان ہے...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے جا رہے ہیں اور بت کو یوں اشارہ کرتے ہیں...... ﴿جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا﴾......

اور یوں اشارہ فرماتے ہی بت ٹوٹ کے گرتا ہے......
پھر یوں اشارہ کرتے ہیں اور بت ٹوٹ کے گرتا ہے......
پھر یوں اشارہ کرتے ہیں اور بت ٹوٹ کے گرتا ہے...... تین سو ساٹھ بت جو بیت اللہ میں رکھے تھے...... ہاتھ کے اشارے سے...... حالانکہ اس وقت کمان ہاتھ میں تھی...... کمان کو لگایا نہیں کسی بت کو...... کمان کو لگایا نہیں...... یوں کیا...... اشارہ کرتے چلے جا رہے تھے...... اور بت ٹوٹتے چلے جا رہے تھے...... کہ بتوں کے توڑنے والے کا زمانہ آ گیا۔ جب آپ کی نبوت وجود میں آئی...... تو سارے عالم میں زلزلہ آ گیا...... سارے عالم کے بت گرے...... سارے عالم کے بادشاہ گونگے ہو گئے۔

آپ ﷺ کی پیدائش پر یہودی کا شور وغل

ایک یہودی مکے کی گلیوں میں شور مچاتا پھرتا ہے...... آج کوئی بچہ پیدا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا فلاں کا لڑکا پیدا ہوا ہے...... کہا اس کا باپ زندہ ہے؟ کہنے لگے ہاں...... کہا نہیں نہیں...... کوئی ایسا بچہ بتاؤ جس کا باپ مرا ہوا ہو...... انہوں نے کہا عبد المطلب کا پوتا پیدا ہوا ہے...... اس نے کہا...... مجھے دکھاؤ...... جب دیکھا تو چیخ نکلی...... اور کہنے لگا...... ويل لبني اسرائيل...... اے بنی اسرائیل تیری ہلاکت...... قد خرجت النبوة منها...... آج بنو اسرائیل سے نبوت نکل گئی...... ورحتم بها يا معشر قريش ...... اور اے قریش کی جماعت...... تم نبوت کو آج ہم سے لے گئے...... ایک وقت آئے گا...... وليسطون بكم سطوة يخرج صوتها في المشرق و المغرب ...... یہ ایک دن ٹکر لے گا...... جس کی ٹکر کی آواز مشرق اور مغرب میں سنائی دے گی...... ابھی تو آپ پیدا ہو رہے ہیں...... ابھی کام شروع نہیں کیا۔

آپ کے حسن کی کہانی اماں عائشہ کی زبانی

اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ یوسف کو دیکھ کر عورتوں نے ہاتھ پر چھریاں چلائی تھیں...... میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتیں تو سینے پر چھریاں چلا بیٹھتیں......

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں...... چودھویں کا چاند چمک رہا تھا...... اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سرخ دھاری دار چادر پہنے ہوئے مسجد نبوی کے صحن میں بیٹھے تھے...... ہم کبھی چاند کو دیکھتے...... کبھی آپ کے چہرے کو دیکھتے...... آپ کے چہرے کا جمال...... چودھویں رات کے چاند سے زیادہ روشن ہے......

الفاظ ہی کوئی نہیں...... لیکن چونکہ تعبیر الفاظ سے ہوتی ہے...... لہٰذا الفاظ ہی بیان کئے جائیں...... اللہ کی عظمت آئے گی تو تب اللہ کی مان کر چلے گا...... اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت آئے گی...... تو تب اسکی سنت پر چلے گا...... اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کوئی نہیں...... کہ اللہ نے آپ کو کتنا عالی مقام بنایا......

راہب کی بشارت

ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر دس برس ہے...... اور ابو طالب آپ کو لیکر جا رہے ہیں...... تجارتی قافلے میں بحیرہ راہب راستے میں پڑتا ہے...... اسکی نظر پڑی قافلے پر...... کہنے لگا...... قافلے کا سردار کون ہے؟...... انہوں نے کہا کہ میں ہوں...... کہا کہ کل آپ سب کی دعوت ہے...... وہ کہنے لگے کہ آپ نے پہلے تو کبھی ایسا کام نہیں کیا...... کہا یہ کام ایک عرصے سے کر رہا ہوں......

اگلے دن سارے قافلے والے آگئے...... درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے...... دیکھا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہیں...... بحیرہ نے کہا سارے ہیں...... کوئی باقی ہے؟...... کہنے لگے ایک بچہ ہے...... وہ اونٹ چرانے گیا ہے...... وہ کہنے لگا...... اسی کی برکت سے تو تمہیں بلایا ہے...... وہ نہ ہوتا تو میں تمہیں کیا پوچھتا تھا؟؟...... اس کو بلاؤ......

اب ایک آدمی بھاگا بھاگا گیا...... تو ان کو بلا کر لائے اب بحیرہ کی نظر پڑ رہی ہے...... اور دیکھ رہا ہے...... اور جب آپ تشریف لائے تو کوئی جگہ سایہ کی نہیں سایہ ختم ہو گیا ہے...... سارے لوگ سائے کے نیچے بیٹھ چکے ہیں...... تو آپ دھوپ میں بیٹھ گئے...... ایک شاخ تیزی سے آگے بڑھی اور آپ پر سایہ کر دیا...... یہ دس سال کی عمر میں ہو رہا ہے...... اس درخت کو پتا ہے کہ یہ بچہ آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے...... یہ درخت جانتا ہے کہ آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے......

آپ کا معجزہ! خشک درخت کھجور دینے لگ گیا

آپ سردی میں باہر نکلے...... دیکھا کہ حضرت علیؓ پریشان حال باہر پھر رہے ہیں...... آپ نے فرمایا علیؓ کیا ہوا؟ کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھوک لگی ہے...... بیٹھا نہیں جا رہا...... آپ نے فرمایا مجھے بھی بھوک لگی ہے...... میں بھی اس لئے باہر نکل آیا ہوں بیٹھا نہیں جا رہا...... آگے گئے تو کچھ صحابہ بیٹھے تھے...... آپ نے فرمایا کیا ہوا؟...... کیوں بیٹھے ہو؟...... کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھوک لگی ہے بیٹھا نہیں جا رہا...... ہم نے کہا کہ چلو باہر آ کر گپیں مارتے ہیں...... کوئی رات تو کٹے...... تو آپ نے اس وقت فرمایا...... یہ زمانہ سردیوں کا ہے...... علی جاؤ جا کر اس کھجور کے درخت سے کہو کہ اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہے ہمیں کھجوریں دو...... کھجور تو گرمی میں آتی ہے...... اور یہ زمانہ سردی کا ہے...... حضرت علیؓ دوڑ کر گئے...... آگے انہوں نے یہ بھی نہیں کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیسے ہوگا؟...... جیسے ہم کسی دکان سے کہیں کہ سچ بولو...... اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے...... کہتا ہے کہ پھر دکان کیسے چلے گی...... پھر کاروبار کیسے چلے گا......

وہ کہتے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہاں سے پھل آئے گا...... یہ تو سردی کا

زمانہ ہے ...... وہ دوڑتے ہوئے گئے ...... کہا ...... ایھا النخلہ ...... اے کھجور اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہے ...... تازہ کھجور دو ...... ٹپ ٹپ ٹپ ...... پتوں سے کھجوریں گرنے لگیں۔ تازہ ......

آپ کی نبوت کی گواہی جانور کی زبانی

مدینے کی بات ہے ...... ایک بدو گزرا ...... آپ مجلس میں تشریف فرما تھے ...... کہنے لگا کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ وہی ہے جو آسمان کی خبریں بتاتا ہے ...... اچھا یہ وہ ہے ...... آیا ...... انت الذی تقول ما تقول ...... تو ہی نبوت کے دعوے کرنے والا ہے ...... آپ نے کہا ...... ہاں میں ہی ہوں ...... اس نے کہا ...... اگر میری قوم نے تیرے ساتھ عہد نہ کیا ہوتا ...... لقتلتك كر قتلة ...... میں تمہیں برے طریقے سے قتل کر دیتا ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا ...... دعنی اضرب عنقه ...... یارسول اللہ اجازت ہو تو گردن اڑا دوں ...... آپ نے کہا عمر! صبر کرو ...... تمہیں پتہ ہے ...... درگزر کرنا نبوت کی شان ہے ...... ہم تو درگزر چھوڑ دو ...... ایک کی دس نہ سنا لیں تو صبر ہی نہیں آتا

آپ نے کہا ...... بھائی بدو میری مجلس میں آ کے تو میری بے اکرامی کرے ...... یہ بات مناسب تو نہیں ہے!

وہ آگے سے کہتا ہے اچھا ...... آگے سے باتیں بھی بناتے ہو!

وہ ایک گوہ شکار کر کے لایا ہوا تھا اور اسے اپنے اونٹ کے پالان کے ساتھ باندھا ہوا تھا ...... غصے میں آیا ...... اس کو کھولا اور آپ کے سامنے یوں پھینکا کہنے لگا ...... لا یومن او یومن ھذا الضب ...... میں تیری نبوت کو نہیں مان سکتا ...... جب تک یہ گوہ تیری نبوت کی گواہی نہ دے ...... اب گوہ مری پڑی ہے۔

آپ نے فرمایا ...... یا ضب ...... اے گوہ ...... فاجاب بلسان عربی فصیح مبین۔
گوہ فصیح عربی زبان میں بولی ...... لبیک و سعدیک یا زین من وافی یوم

...... کیا بولی؟

میں حاضر ...... لبیک ...... اور میری سعادت ہے ...... تو کون ہے ......؟

یا زین من وافی یوم القیمة ...... اے وہ ذات جو قیامت کے دن کے انسانوں کو زینت کر دے گی ...... میں حاضر ہوں ...... حکم کیجئے ......!

آپ نے فرمایا ...... من تعبد ...... (الوہیت کا پہلا سوال کیا) ...... من تعبد ...... تو کس کی بندگی کرتی ہے ......؟ گوہ کہتی ہے ......

من فی السماء عرشه ...... وفی الارض سلطانه ...... و فی البحر سبیله و فی الجنة رحمة ...... و فی النار عقابه ...... (بدو سن رہا ہے اور صحابہ سن رہے ہیں کہ مردہ گوہ بول رہی ہے) کیا کہتی ہے؟

...... من فی السماء عرشه ...... میں اس کی بندگی کرتی ہوں جس کا عرش آسمانوں پر ہے۔

...... وفی الارض سلطانه ...... میں اس کی تابعدار ہوں جس کی سلطنت زمینوں پر ہے۔

...... وفی البحر سبیله ...... میں اسکی غلام ہوں جس کے مسخر کردہ راستے سمندر میں ہیں۔

...... وفی الجنة رحمة ...... میں اسکی غلام ہوں جس نے جنت کو اپنی رحمت کی جگہ بنایا ہے۔

...... اور میں اسکے سامنے اپنا ماتھا ٹیکتی ہوں جس نے دوزخ کو انسانوں کی بربادی کیلئے بنایا ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

...... من انا ...... دوسرا سوال کیا کہ میں کون ہوں؟ ...... (سب سن رہے ہیں بدو بھی دیکھ رہا ہے) آپ سوال فرما رہے ہیں ...... من انا ...... میں کون ہوں ......؟

گوہ کہتی ہے۔

انت رسول رب العالمین ...... و خاتم النبیین ...... قد افلح من صدقک ...... و قد خاب من کذبک ...... یارسول اللہ آپ رب العالمین کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں......

جو آپ کی مانے گا وہ کامیاب ہو جائے گا...... جو آپ کی ٹھکرائے گا...... وہ ہلاک و برباد ہو جائے گا...... اس گوہ کی گواہی آج ہم پر صادق آ رہی ہے۔

سرکش اونٹوں کی فرمانبرداری کا واقعہ

آقا کی خدمت میں ایک انصاری صحابی آئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میرے دو اونٹ سرکش ہو گئے ہیں...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے لے چلو...... آپ گئے ...... تو دروازہ بند تھا ...... ایک اونٹ سامنے کھڑا تھا...... بلبلا رہا تھا ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری سے فرمایا دروازہ کھولو! اس نے کہا یارسول اللہ! مجھے ڈر لگتا ہے کہ آپ کو نقصان پہنچائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مجھے کچھ نہیں کہیں گے۔ تم دروازہ کھولو۔

جب اونٹ کی نگاہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑی ...... دوڑ کر آپ کے قدموں میں گر گیا......

...... القی بجرانه ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رسی سے باندھ دیا۔ دوسرے کی طرف دیکھا تو وہ بھی اسی طرح آیا اور آپ کے قدموں پر سر ڈال دیا۔

آپ نے اس کو بھی رسی سے باندھ دیا اور فرمایا اس کو بھی لے لو اب یہ بھی نافرمانی نہیں کرے گا۔ جانوروں کو بھی پتہ ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب درختوں کے پاس سے گزرتے تو درخت کہتے...... السلام علیک یا رسول اللہ ...... یہی حال پتھروں کا تھا۔

جھاڑیوں نے دیوار بنا دی!

آپ پیشاب کرنے نکلے...... دیکھا تو جھاڑیاں چھوٹی چھوٹی سی تھیں...... ان کے پردہ نہیں ہو سکتا تھا...... جابرؓ سے فرمایا کہ ان جھاڑیوں سے کہو کہ آپس میں اکٹھی ہو جاؤ...... جابرؓ نے ان سے کہا تو جھاڑیاں دوڑتی ہوئی آئیں اور آپس میں اکٹھی ہو گئیں...... جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب سے فارغ ہو گئے تو آپ نے جابر سے فرمایا ان کو کہو کہ واپس اپنی جگہ چلی جائیں...... حضرت جابر کے کہنے پر فوراً واپس اپنی جگہ چلی گئیں۔

آپ کی نبوت کی گواہی بزبان درخت

ایک بدو آیا آپ نے پوچھا مجھے نبی (ﷺ) مانتے ہو...... کہنے لگا نہیں...... آپ نے فرمایا کہ یہ جو کھجور کا درخت ہے...... وہ ٹہنی...... اگر میں اسے کہوں کہ آ کر میری گواہی دے تو پھر مجھے نبی (ﷺ) مانے گا...... کہنے لگا ہاں مانوں گا...... تو آپ نے درخت نہیں بلایا...... اس ٹہنی کو اشارہ کیا...... آ جا...... وہ ٹہنی اپنی جگہ سے ٹوٹی...... اور کھجور کے تنے کے ساتھ لگ کر ایسے اتری کہ جیسے انسان کرتا ہے اور پھر اپنے سرے پر چلتی ہوئی آئی...... اور آ کر آپ کے سامنے ایسے ٹیڑھی ہو گئی...... ایک ٹہنی...... آپ نے فرمایا...... من انا...... کہا...... اشهد انک رسول اللہ...... میں گواہی دیتی ہوں کہ تو اللہ کا رسول (ﷺ) ہے...... آپ نے تین دفعہ پوچھا اس نے تین دفعہ کہا تو اللہ کا رسول (ﷺ)...... تو اللہ کا رسول (ﷺ)...... تو اللہ کا رسول (ﷺ)

آپ کا حسن و جمال شاعر کی نظر میں

...... حضرت حسان بن ثابتؓ کا جو شعر ہے......

...... ساری دنیا کی عزتیں اکٹھی کی جائیں......

......ساری دنیا کے اشعار اکٹھے کیے جائیں......

......حسان کے دو بول آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حاوی ہیں......

......جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو کر کہے تھے......

واحسن منك لم ترقط عينی
واجمل منك لم تلد النساء
خلقت مبرأ من كل عيب
كانك قد خلقت كما تشاء

اور میری آنکھ نے آج تک آپ جیسا حسین نہیں دیکھا...... اور آپ جیسا جمال والا کسی ماں نے نہیں جنا...... ہر عیب سے آپ پاک پیدا کیے گئے...... گویا کہ آپ کو آپ کے رب نے آپ کی مرضی کے مطابق پیدا کیا...... کمال کر دیا۔

لم يخلق الرحمن مثل محمد ابدا و علم انه لا يخلق

اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کوئی پیدا نہیں کیا...... اور میرا علم ہے...... یقین ہے...... کہ آئندہ ایسا کوئی پیدا نہیں کرے گا...... پھر جس کو اللہ نے عزت دی ہو...... حبیب کا خطاب دیا ہو...... اپنے نام کے ساتھ اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو جوڑ دیا ہو...... سبحان اللہ...... جہاں میرا نام ہوگا۔ اور وہاں تیرا نام بھی ہوگا۔

پہلے نبی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں...... اور آخری نبی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں...... اب آپ بتاؤ جو آپ کا سفیر بنے گا...... قیامت کے دن اس کا کیا مقام ہوگا؟...... معراج کی رات میں آپ نے اللہ سے درخواست کی...... یا اللہ...... ابراہیم خلیلا...... ما فعل لی ؟ ...... تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملا کر کیا۔

سلمان فارسیؓ کے اسلام لانے کا واقعہ

سلمان فارسی کا ایک لمبا قصہ ہے...... لیکن میں اس کا آخری ٹکڑا سناتا ہوں...... وہ عیسائی راہب کے پاس رہتے تھے...... کہا اب آپ تو مر رہے ہیں...... تو میں اب کس کے پاس جاؤں...... انہوں نے کہا بیٹا...... اب دنیا سے سچ مٹ گیا ہے...... اب تو آخری نبی کا انتظار کر...... وہ آنے والا ہے...... جب وہ آجائے گا...... تو اس کا ساتھ دینا...... کہا اس کی نشانیاں کونسی ہیں......؟

راہب نے کہا...... کہ وہ زکوٰۃ نہیں کھائے گا...... صدقہ نہیں کھائے گا...... ہدیہ کا مال قبول کرے گا اور اس کی کمر کے درمیان سیدھے کندھے کے قریب مہر ہوگی نبوت کی۔ یہ تین نشانیاں یاد رکھو...... بس وہ نبی ہے۔

پھر ایک لمبی کہانی چلی...... بہر حال وہ مدینے پہنچے...... ادھر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی مدینے پہنچ گئے...... اب سلمان فارسی کو پتہ چلا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں...... اب پہلے دن سلمان فارسی آئے اور کہا کہ یہ میں آپ کے لئے صدقہ لایا ہوں...... تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اٹھا کر صحابہ کو دے دیا...... کہا آؤ بھائی کھاؤ تو انہوں نے دل میں کہا۔

...... هذا اولیٰ ...... یہ پہلی نشانی ہے...... پھر کھجوریں لے کر آئے اور کہا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہدیہ لایا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی کھائی اور صحابہ کو کہا تم بھی کھاؤ تو انہوں نے کہا

...... هذه ثانية ...... یہ دوسری نشانی ہوگئی...... اب سوچ میں پڑ گئے کہ تیسری نشانی کیسے دیکھوں؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... تیسری دکھادوں...... تیسری بھی دکھادوں...... آؤ دیکھ لو کرتا اٹھایا...... کہا یہ دیکھ لو۔ آپ نے ارشاد فرمایا...... انا نبی

الانبیاء...... میں نبیوں کا نبی ہوں......

قائدهم اذا وفدوا...... سارے جہاں کی قیادت کرنے والا ہوں......

خطیبهم اذا انصتوا...... سارا جہان حشر کے میدان میں خاموش ہوگا...... میں بولنے والا ہوں۔

شافعهم اذا حصروا...... سارا میدان حشر جب رک جائے گا......تو میں سفارش کرنے والا ہوں

مبشرهم اذا ايسوا...... جب سارے ناامید ہو جائیں گے......میں خوشخبری سنانے والا ہوں

لواء الحمد بيدی يوم القيمة...... اللہ کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہے......

ان آدم و جميع الانبياء من ولا آدم تحت لوائی ......آدم اور ان کی ساری اولاد میرے جھنڈے کے نیچے ہے

ان الجنة حرمت علی الانبياء حتی ادخلها ......سارے نبیوں پر جنت حرام ہے......جب تک میں نہ چلا جاؤں

والنهار لمحرمة علی الامم حتی تدخلها امتی ......اور ساری امتوں پر جنت حرام ہے......جب تک کہ میری امت جنت میں نہ چلی جائے......

میرے بھائیو! زندگی گزارنی تو ہے اور آدمی کی طبیعت ہے کہ اثر لیتا ہے...... ہم اثر لیں گے...... کسی سے اثر لیں گے......اور ویسا وجود بنائیں گے......ویسا لباس پہنیں گے......ویسا کاروبار کریں گے......ویسا گھر بنائیں گے......اللہ کہتا ہے کہ کسی سے اثر نہ لو......صبغۃ اللہ......اللہ کے رنگ میں رنگو......اللہ کا رنگ کیا ہے......محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم......یہ میرا حبیب ہے......اس کے طریقے پر آؤ......

محمد عربیؐ کے بے مثال جسم مبارک کا دلنشین تذکرہ

آپ دیکھتے کیسے تھے؟...... جل نظره الملاحظه ...... آپ آنکھوں کے کونوں سے دیکھتے تھے......آنکھیں پھاڑ کے نہیں دیکھتے تھے......حیا کی وجہ سے نظر نہیں اٹھاتے تھے......سبق دیا......میں تمہارا نبی ہوں...... میں تو مردوں کے سامنے بھی نظریں نہیں اٹھاتا......اوروں کی بیٹیوں کو اپنی نظروں سے بچانا......بے حیا نہ ہو جانا......بے حیاؤں کو کبھی عزت نہیں ملتی۔

قد مبارک:...... آپ کا قد کیسا تھا......

...... اطول من المربوع ...... واقصر من المشذب ......

نہ زیادہ لمبا نہ زیادہ چھوٹا......

لیکن ایک معجزہ تھا......آپ لمبے سے لمبے آدمی کے ساتھ چلتے تو آپ کا قد اونچا ہوتا اسکا نیچے ہوتا......حضرت عباس کا قد قریباً دس فٹ تھا...... جب وہ گھوڑے پر بیٹھتے تھے تو ان کے پاؤں زمین پر لگتے تھے......مگر جب حضور (ﷺ) کے ساتھ چلتے تھے تو حضرت عباس کا قد نیچے ہوتا حضور (ﷺ) کا اونچا۔

جبین مبارک:......آپ کا ماتھا کیسا تھا؟...... واسع الجبين ......کشادہ پیشانی تھی۔

ناک مبارک:......آپ کی ناک کیسی تھی؟...... اقنی العرنين ...... اونچا اٹھا ہوا اور باریک

...... له نور يعلوه...... ساتھ نور کا ایک ہالہ تھا جس نے دائرہ بنایا ہوا تھا۔

ابرو مبارک:......آپ کے ابرو کیسے تھے؟...... ازج الحوا جب سوابغ من غير قرن ...... کمان کی طرح تھے......قوس کی شکل میں تھے......درمیان میں بال نہیں تھے......درمیان میں ایک رگ تھی......تو جب آپ غصے میں آتے...... بينهما عرق يدره

الغضب ...... تو یہ رگ ابھر آتی تھی۔

آنکھ مبارک:...... آپ کی آنکھیں کیسی تھیں؟ ادعج ...... اشکل ...... احور ...... اکحل

سرمئی آنکھ...... سیاہ آنکھ...... موٹی آنکھ...... لمبی آنکھ

اندر کی سفیدی پوری طرح سفید ...... سیاہی پوری طرح سیاہ تھی ...... اور آپ جب نظریں اٹھاتے تھے تو کوئی آپ کی آنکھوں میں نظریں نہیں ڈال سکتا تھا۔

ہونٹ مبارک:...... آپ کے ہونٹ کیسے تھے؟...... ضلیع الفم ...... خوبصورت تراشیدہ

...... ہونٹ تھے ...... دہن مبارک کشادہ تھا......

گال مبارک:...... آپ کے گال کیسے تھے؟...... سهل الخدين...... آپ کے گال اس طرح

چمکتے تھے...... مشرب الون ...... کہ اس میں سے نور کی شعاعیں نکلتی تھیں۔

دانت مبارک:...... آپ کے دانت کیسے تھے؟...... مفلج الاسنان ...... چمکتے ہوئے دانت...... سامنے کے دانت قدرے کشادہ ...... موتیوں کی طرح چمکتے ہوئے ...... اور جب ہنستے تو بعض اوقات دانتوں کی چمک سامنے دیوار پر بھی پڑتی تھی۔

داڑھی مبارک:...... آپ کی داڑھی کیسی تھی؟ ...... كثرة للحية...... گھنی داڑھی...... قدرتی ایک مٹھ تھی ...... نہ منڈوائی...... نہ کٹائی۔

گردن مبارک:...... آپ کی گردن کیسی تھی؟...... كان عنقه جيد دمية ...... گویا حسین وجمیل تراشیدہ مورتی کی گردن ہو...... فی صفاء الفضة ...... چاندی کی طرح صاف اور چمکتی ہوئی تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کفار نے مشہور کیا ہوا تھا کہ اس کی بات نہ سننا

...... جو سنتا ہے...... وہ...... پھنس جاتا ہے...... تو اب بھی لوگ کہتے ہیں کہ...... ان کے قریب نہ جانا...... جو جاتا ہے...... وہ پھنس جاتا ہے...... وہ بستر اٹھا ہی لیتا ہے...... ان کے قریب نہ جانا......

آپ ﷺ کی دلنشین آواز کا جادو

ایک تھے طفیل ابن عمرو دوسی ...... ان کو اتنا ڈرایا کہ انہوں نے کان میں روئی دے لی ...... انہوں نے کہا کہ میں اس کی سنوں گا ہی نہیں ...... کہیں میرے اوپر اثر نہ ہو جائے ...... تو کہنے لگے اب اللہ...... الا لیسمعنی ...... لیکن اللہ نے ارادہ کیا کہ مجھے سنا کر ہی چھوڑے گا...... تو کہنے لگے:

کہ میں بیت اللہ میں گیا تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھ رہے ہیں نماز میں! تو میرے جی میں آیا کہ میں عاقل، بالغ آدمی ہوں...... میں سمجھدار آدمی ہوں...... کیا مجھے نہیں پتہ چلتا کہ غلط کیا ہے...... صحیح کیا ہے؟ میں سنوں تو سہی ...... یہ کہتا کیا ہے؟...... یہ دل میں آیا تو میں نے کان سے روئی نکال لی...... اور آ کر آپ کے پاس بیٹھ گیا...... تو یہ عامل بھی بڑے تھے جادو بڑا جانتے تھے۔

کہنے لگے بھتیجے میں نے بڑوں بڑوں کا جادو نکالا ہے...... اور جن بھی بھگائے ہیں...... اگر تیرے اوپر بھی کوئی جن آ گیا ہے...... اگر جادو ہو گیا ہے...... تو میں تیرا علاج کر سکتا ہوں...... تو آپ نے جواب میں کہا......

ان الحمد لله احمد واستعينه و اومن به من يهده الله فلا مضل له من يضلله فلا هادی له......

ان کلمات میں جو تاثیر ہے جو عرب ہیں وہ وہی سمجھ سکتے ہیں...... تو وہ ایسے پھڑک گئے...... کہنے لگے...... امت ء آنت فبقت بلغنا قاموس البحير ...... کہا یہ دوبارہ کہو ...... دوبارہ کہو...... تیرا کلام تو سمندر کی گہرائیوں میں پہنچ گیا...... تو آپ نے دوبارہ دہرایا۔

ان الحمد لله احمد واستعینه و اومن به من یهده الله فلا مضل له ومن یضلله فلا هادی له ......

کہنے لگا...... کیا مانگتے ہو...... کہا کہ مانگتا ہوں کہ اللہ کو ایک مانو اور مجھے اس کا رسول مانو...... کہا مان لیا۔

سنت نبوی ﷺ کی اہمیت بذریعہ مثال

جس کی نبوت کو درخت بھی جانتے ہوں ...... اور جس کی نبوت کو پرند اور چرند جانتے ہوں ...... جس کی نبوت کو جنات جانتے ہوں...... جس کی نبوت کو بے زبان جانور جانتے ہوں...... جس کی نبوت کو سانپ اور بچھو جانتے ہوں...... اس کے طریقوں کو انسان چھوڑ دیں...... تو عزت کہاں سے پائیں گے......؟

جبکہ ساری عزتیں اللہ کے ہاتھ میں ...... لینے کا راستہ محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں...... جنت کی چابی ہے ہی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں...... مفاتیح الجنة بیده ...... جنت کی چابی میرے ہاتھ میں ہے...... جہنم سے بچنے کا...... جنت پر پہنچنے کا...... ذلت سے بچنے کا...... اور عزت تک پہنچنے کا...... فقر سے بچنے کا...... غنی تک پہنچنے کا...... شرمندگی سے بچنے کا...... عزت تک پہنچنے کا...... ایک ہی راستہ ہے...... وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی ہے....

میرے بھائیو! منزل پہ پہنچنا ہے تو اللہ اور اس کے رسول کے ہاتھوں میں ہاتھ دینا پڑے گا...... نہیں تو ہم بھٹک جائیں گے...... ہلاک ہو جائیں گے...... راستہ نہیں ملے گا...... منزل نہیں ملے گی...... منزل تک پہنچنے کیلئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم چلنا پڑے گا۔

یہ گاڑیاں کھڑی ہوئی ہیں...... پچاس لاکھ سے لیکر...... پانچ لاکھ کی گاڑیاں کھڑی ہیں...... پچاس لاکھ کی گاڑی کے ایک ٹائر میں سے ہوا نکال دو کیا نکلا......

ایک روپے کی ہوا نکل گئی...... یہ گاڑی اب نہیں چل سکتی ...... کون دیوانہ ہے...... جو اسکو چلائے گا؟...... کہیں گے الٹ جائے گی...... کوئی کہے میری پچاس لاکھ کی گاڑی ہے...... اگر ہوا نکل گئی تو کیا ہو گیا؟...... ایک روپے کی ہوا نکلی ہے...... اس سے کیا ہوتا ہے؟ گاڑی چلاؤ...... تو چلائے گا تو ضرور الٹ کے گرے گی اسی کے اوپر......

میرے بھائیو! گاڑی کے پہیے میں سے ہوا نکلی گاڑی الٹ گئی...... محبوب خدا کی سنت نکلی تو کیا ایمان کی گاڑی سلامت چلے گی؟

کیا اللہ کے رسول کی سنت ٹائر کی ہوا سے بھی سستی ہے؟

کیا اللہ کے رسول کا طریقہ ٹائر کی ہوا سے بھی زیادہ سستا ہے؟

کیا اس کی اہمیت اتنی بھی نہیں...... جتنی ٹائر میں ہوا کی ہے؟

کیا اس کی قیمت اتنی بھی نہیں...... جتنی اس ہوا کی ہے؟

میرے بھائیو! ایک تار کٹ جائے...... تو سارا سسٹم فیل ہو جاتا ہے...... ایک سنت جب ٹوٹتی ہے تو بندے اور رب کا سسٹم ضرور ٹوٹتا ہے...... چونکہ ہم اللہ کے رسول کی عظمت کو نہیں جانتے...... اس لئے مسئلہ یہاں اٹکا ہوا ہے...... اللہ کو ویسا نہیں جانا جیسے وہ ہے...... اس کے رسول کو ویسا نہیں جانا...... جیسے وہ ہے...... اس کی محبتوں کو ہم نے نہیں پہچانا...... جیسے وہ کر کے گیا...... اس کے درد اور دکھ ہم نے نہیں پڑھے...... جیسے وہ کر کے گیا...

میرے بھائیو! اللہ کے رسول کی ایک ایک ادا اللہ کو محبوب ہے...... اس پہ آنا پڑے گا...... وہ کیسے اونچے اڑ گئے۔ جب تیری آنکھوں سے دنیا کا پردہ ہٹے گا...... اور موت آئے گی...... اور پردہ کھلے گا...... فکشفنا عنك غطاءك ...... جب میں تیری آنکھ سے پردہ ہٹاؤں گا...... پھر تجھے پتہ چلے گا...... کہ میرے نبی کی ایک ایک سنت کی...... کیا قیمت تھی......

سنت پر عمل کرنے سے فتح ہوگئی

صحابہ کے دور میں قلعہ فتح نہیں ہو رہا...... سارے حیران ہیں...... کیا وجہ ہے کہ قلعہ فتح نہیں ہو رہا...... تو اب توجہ کی...... کس وجہ سے قلعہ فتح نہیں ہو رہا......؟

میرے بھائیو! مسلمان کی سوچ دیکھو...... انہوں نے کس بنیاد پر قیصر و کسریٰ کو توڑا؟ آج اس کو سوچو...... سوچ میں پڑ گئے کہ قلعہ کیوں فتح نہیں ہو رہا...... کہنے لگے ہم سے مسواک کی سنت چھوٹی ہوئی ہے...... نتیجہ یہ نکلا...... قلعہ اس لئے فتح نہیں ہو رہا ہے کہ مسواک کی سنت چھوٹی ہوئی ہے...... سارے لشکر کو حکم دیا سب مسواک کرو......!

اور ہم مذاق اڑا رہے ہیں کہ یہ لکڑیاں منہ میں لے کر پھرتے ہیں...... اب تو نیا زمانہ ہے...... اب تو برش کرنا چاہئے...... یہ تم کیا منہ میں لکڑیاں لیتے رہتے ہو...... تو ایسوں کے ساتھ اللہ کی مدد آئے گی؟...... مسواک کی سنت چھوٹنے پر اللہ کی مدد ہٹ گئی کہ تم نے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت کو ہلکا سمجھا ہے...... لہٰذا میری مدد تم سے دور ہوگئی۔

صحابہؓ کی آپؐ سے محبت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دل کی گہرائیوں میں اتر جائے کہ بس یہ میرے نبی (ﷺ) کا طریقہ ہے...... میں اس کے خلاف نہ کروں گا...... اس سطح پر آنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور اتنا احسان وہ کر گئے ہیں۔ یا تو ان جیسا کوئی محسن لاؤ...... پھر ان کا طریقہ چھوڑو...... یا ان جیسا کوئی قربانی کرنے والا لاؤ...... پھر ان کا طریقہ چھوڑو...... جا کے پوچھو تو سہی احد کی وادی میں کہ یہاں آپ کے نبی (ﷺ) کو کیسے پتھر پڑے تھے......

کس طرح کافروں نے گھیرے میں لے لیا تھا اور چاروں طرف سے تلواروں کا مینہ برس رہا تھا اور بڑے بڑے جانثاروں کے قدم اکھڑ چکے تھے اور آپ (ﷺ) صبر کی چٹان

اور کھڑے ہوئے تھے۔ ایک پتھر پڑا...... منہ پر اور دانت ٹوٹ گئے...... اور کڑیاں اور گھس گئیں...... گالوں کے اندر...... ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) آگے بڑھے تو ابوعبیدہ کہنے لگے: ابوبکر! تجھے اللہ کا واسطہ پیچھے ہٹ جا...... یہ عزت مجھے لینے دے۔

اب ہاتھ سے نکالنا مشکل ہو رہا تھا تو اپنے دانتوں سے ایک کڑی کو نکالا تو لگا...... ایک دانت ٹوٹ گیا۔ ساتھ کڑی بھی نکل آئی۔ پھر دوبارہ اپنے منہ میں لیا اور دوسری کو کھینچا...... دوسرا دانت ٹوٹ گیا...... کڑی باہر نکل آئی۔

پھر تیسری کڑی کو دانت ڈالے پھر تیسرا دانت بھی ٹوٹ گیا...... کڑی باہر نکل آئی...... پھر چوتھا دانت ٹوٹ گیا...... اگلے دونوں اوپر نیچے کے دانت ٹوٹ گئے......

اس کے باوجود صحابہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں دانتوں کے ٹوٹنے سے تو حسن آدھا رہ جاتا ہے...... لیکن ہم دیکھتے تھے کہ ابوعبیدہؓ کا حسن دوبالا ہوگیا تھا۔ ﴿ما راینا احتم احسن من ابی عبیدہ احتم﴾ جس کے اگلے دو دانت...... اوپر نیچے کے ٹوٹیں اس کو احتم کہتے ہیں...... تو آدمی یوں ہو جاتا ہے...... ابوعبیدہ کا حسن پہلے سے زیادہ ہوگیا۔ یہ پھر ادھر آگئے...... عبداللہ بن قمیہ نے سر پر آ کے تلوار ماری...... ایک تلوار یہاں پڑی...... ایک مہینے تک زخم رہا...... ایک تلوار سر پر پڑی اس سے چکرا کے گر گئے...... گڑھے میں بے ہوش ہوگئے...... یہاں یہ خبر مشہور ہوگئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوگئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوگئے...... ہوش میں آتے ہی پہلا جملہ یا اللہ! انہیں کچھ نہ کہنا...... انہیں میرا پتہ کوئی نہیں۔

...... یا اللہ! انہیں عذاب نہ دینا......

...... یا اللہ! انہیں عذاب نہ دینا......

...... تلواروں کا مینہ برس رہا ہے...... یا اللہ! انہیں عذاب نہ دینا......

مولانا الیاس اور فکر امت

مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ نے جب میواتیوں میں درس شروع کیا...... اور وہ مارتے تھے...... گالیاں دیتے تھے...... علماءؒ نے کہا کہ مولوی الیاس نے علم کو ذلیل کردیا...... چونکہ کام وجود میں نہیں تھا...... کسی کو پتہ نہیں تھا...... علماءؒ کہتے کہ یہ علم کی ذلت ہے...... مولانا الیاسؒ نے کہا:

"ہائے میرا حبیب (ﷺ) تو ابوجہل سے مار کھاتا تھا...... میں مسلمان کی منت کرکے ذلیل کیسے ہوسکتا ہوں...... میں تو اس اللہ کے کلمہ کے لئے...... ذلیل ہوکر عزت حاصل کرنا چاہتا ہوں...... کہ اللہ کے کلمہ کے لئے...... ذلت بھی عزت ہے۔"

یہ ذلیل ہونا نہیں ہے یہ عزت (والا) ہونا ہے۔

امت کی محبت میں کائنات کے سردار کو پتھر مارے جارہے ہیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک خیمے میں گئے...... اور ان سے بات کی...... انہوں نے کہا...... ہمارا سردار آجائے...... پھر تیرے سے بات کریں گے...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے انتظار میں بجلۃ بن قیس القرشی قریشی نہیں...... بلکہ وہ قبیلہ قشیر سے تھا بجلۃ بن قیس آیا...... اس نے کہا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا...... یہ وہی قریشی نوجوان ہے...... جو کہتا ہے میں اللہ کا نبی ہوں...... اور کہتا ہے مجھے پناہ دو...... میں اللہ کا کلمہ پہنچانا چاہتا ہوں۔ اس خبیث نے پیچھے سے جو نیزہ مارا اور اونٹنی اچھلی آپ صلی اللہ علیہ وسلم الٹ کر زمین پر گرے پھر بھی زبان سے بددعا نہیں نکلی۔ لوگ کہیں کہ کیوں ذلیل ہوتے پھرتے ہو؟ ارے وہ تو ایسوں کے سامنے گرے لیکن زبان سے بددعا نہیں نکلی۔

ابوجہل نے مارا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے بددعا کے الفاظ نہیں نکلے۔

ایک صحابیؓ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ ایک نوجوان ہے بڑا خوبصورت اور لوگوں کو

دعوت دیتا پھر رہا ہے صبح سے چل رہا ہے اور ایک کلمے کی طرف بلا رہا ہے۔

میں نے کہا یہ کون ہے؟...... انہوں نے کہا یہ قریش کا نوجوان ہے جو بے دین ہوگیا ہے۔

حتی انتصف النھار...... صبح سے وہ آدمی بات کرتا کرتا یہاں تک کہ جب دوپہر سر پہ آیا تو ایک آدمی نے آپ کے منہ پہ تھوکا۔

...... دوسرے نے گریبان پھاڑا

...... ایک نے آپ کے سر میں مٹی ڈالی

...... ایک نے آپ کے تھپڑ مارا

لیکن نبی (ﷺ) کے ظرف کو دیکھا کہ زبان سے ایک بول بددعا کا نہیں نکلا اتنے میں حضرت زینبؓ کو پتہ چلا تو وہ زار وقطار روتی ہوئی آرہی ہیں پیالے میں پانی لے کر جب بیٹی کو روتے دیکھا تو ذرا آنکھیں نم ہوگئیں ہائے! کہا بیٹی...... لا تخشی علی ابیك العیل...... کہا بیٹی! اپنے باپ کا غم نہ کر تیرے باپ کی اللہ حفاظت کر رہا ہے میرا اللہ زندہ ہوگا...... وہ صحابی کہتے ہیں جو ابھی کافر تھے بعد میں مسلمان ہوگئے میں نے کہا لڑکی کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ اس کی بیٹی ہے۔

انبیاء نے اس دین کی خاطر بے پناہ تکالیف برداشت کیں حتی کہ

...... حملوا علی الاخشاء...... وہ سولیوں پر لٹک گئے

...... ونشروا بالمناشیر...... وہ آریوں سے چیر دیئے گئے

اور ایک اور حدیث میں آتا ہے

﴿یمشط بامشاط الحدید ما دون لحمیہ و عظامہ﴾

ان کے گوشت میں کنگھیاں لوہے کی...... ایسے ڈالتے تھے...... پھر ان کی بوٹیاں اتار لیتے تھے...... انہیں کہتے کہ کلمہ اسلام چھوڑ دو...... وہ کہتے نہیں چھوڑیں گے...... ان کی بوٹیاں اتار دیتے تھے۔

کوئی ماں اتنا نہیں تڑپی جتنا آپ تڑپے

تو میرے بھائیو! کوئی ایسا محسن تو لا کر دکھائے...... کوئی اللہ کے رسول (ﷺ)
جیسا محسن تو لا کر دکھائے...... جو اتنا زیادہ روئے اپنی امت کے لئے...... کہ اللہ جل شانہ
کو روکنا پڑا...... کہ آپ اتنا کیوں رو رہے ہیں...... وہ اللہ جو پوری کائنات کو کہہ رہا ہے
...... ولیبکوا کثیرا ...... اللہ کے سامنے کثرت سے رویا کرو...... وہی اللہ...... اپنے محبوب
سے کہہ رہا ہے...... اے میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تیرا اتنا زیادہ رونا...... مجھ
سے برداشت نہیں ہو رہا...... جیسے محبوب اولاد روئے...... تو ماں تڑپ جاتی ہے...... ایسے
اللہ پاک نے تڑپ کر کہا:

فلا تذهب نفسك عليهم حسرات...... لعمرك انهم لفی
سكرتهم يعمهون...... لعلك باخع نفسك ان لا يكونوا
مومنين (سورة الشعراء)

اے میرے پیارے نبی...... تم کیوں اپنے آپ کو رو رو کر ہلاک کر رہے ہو ان کے
پیچھے...... یہ نہیں ایمان لاتے تو نہ لائیں...... کیوں اتنی آہیں بھرتے ہو...... تیری آہیں تو
عرش ہلا دیتی ہیں...... کیوں اتنی ہائے ہائے کرتے ہو؟

کوئی ایسی ہائے ہائے کرنے والا تو دکھائے...... اگر دکھا سکو تو پھر اسی کی مان لینا
...... محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوڑ دینا۔

جب ایسے درد والا کوئی نہیں......
جب ایسی محبتیں دینے والا کوئی نہیں......
جب راتوں کو اٹھ کر...... ایسا رونے والا کوئی نہیں......
کہ جس کی گھنی داڑھی ہو......
اور آنکھوں سے آنسو ٹپک ٹپک کر داڑھی مبارک کو بھی بھر دیں......

اور زمین پر آ آنسوؤں کا پانی ٹپک رہا ہو......
اور جو آنسو قمیص مبارک کو تر کر دیں......
قمیص مبارک بھی ایسی ...... جو لٹھے کی نہیں بلکہ صوف کی ہے......
اونی جو کلو پانی تو ویسے ہی پی جائے......
پھر جو وہ سجدے میں سر رکھتا ہے...... تو یثرب کی پتھریلی زمین کو بھی آباد کر دیتا ہے۔
اور زمین پر اپنے آنسوؤں کے ڈھیر لگا دیتا ہے......
اور کہتا ہے یا اللہ! یہ تو تیری نہیں مانیں گے......
میرے آنسوؤں کی لاج رکھ لے......
کوئی ایسا درد والا دکھاؤ......
کوئی ایسا رونے والا...... تڑپنے والا دکھاوے......
اگر کوئی نہیں ہے...... تو پھر اسی کی شریعت رہ گئی ہے...... آپ کو مذاق کرنے کے لئے؟..

امت کے لئے پانچ گھنٹے فکر کرنے والا کون؟

اس محبوب کے طریقے کو چھوڑ کر کہاں بھاگتا ہے؟
کوئی ماں تو ایسی لاؤ...... جو اتنا روئی ہو...... جتنا اپنی امت کیلئے آپ روئے......
کوئی باپ تو ایسا دکھائیں...... جو اپنی اولاد کیلئے اتنا پسا ہو...... جتنا آپ پسے......
کوئی باپ تو دکھاؤ...... جس نے پانچ گھنٹے مسلسل...... اپنے بچوں کیلئے دعا کی ہو..
کوئی ماں تو دکھائیں...... جس نے پانچ گھنٹے مسلسل...... اپنے بچوں کیلئے دعا کی ہو
اور یہ دیکھو محبوب خدا...... اپریل کا مہینہ آپ کے سر کے اوپر تو چھت پڑی ہوئی ہے...
کچھ نہ کچھ گرمی تو رکی پڑی ہے......
عرفات کا میدان...... اپریل کا مہینہ......
اور ایک بجے سے لے کر سورج چھپنے تک...... کوئی چھ گھنٹے کے قریب......

آپ اونٹنی جیسی سواری پر...... جس پہ کوئی آرام نہیں...... بیٹھے ہوئے ہیں......
اور اپنی امت کیلئے...... دعا میں لگے ہوئے ہیں......
سورج کی چلچلاتی دھوپ بھی...... تھک ہار کر لوٹ گئی...... اور سورج بھی ڈوب گیا......
پر محبوب خدا کی...... دعائیں ختم نہیں ہوئیں......
یا اللہ! یا اللہ! یا اللہ!...... آنے والی ساری نسلوں کیلئے...... دعائیں کر دیں......
اور نہ کھایا...... نہ پیا...... شک پڑ گیا...... کہ پتہ نہیں روزہ ہے......
ام فضل رضی اللہ عنہا کا اللہ بھلا کرے...... انہوں نے ایک پیالہ دودھ کا بھیج دیا......
جو آپ نے عرفات کے میدان میں پیا...... اس کے علاوہ کچھ نہیں پیا۔
اتنی لمبی دعائیں...... نہ کوئی ماں مانگے...... نہ کوئی باپ مانگے...... اس کے طریقوں میں ہمیں عزت نظر نہ آئے...... اس کے طریقوں میں ہم اپنی نجات نہ سمجھیں...... تو پھر کہاں جائیں گے؟

جب امت کے لئے نعلین خون سے رنگین ہو گئیں!

ایک کتا...... ایک روٹی کھا کر در نہیں چھوڑتا...... تو اس کے احسان بھول گیا...... جو طائف میں تیرے لئے لہولہان ہو گیا...... زمین رونے لگی...... حدیث سنا رہا ہوں...... زمین رو پڑی۔
طائف کے پہاڑ رو پڑے......
جب انہوں نے حضور (ﷺ) کو پتھر لگتے دیکھے......
اللہ بھی دیکھ رہا ہے......
ایسی محبوب ہستی...... ایسی مقدس ہستی...... ہائے! کہاں سے ان الفاظ کو لاؤں......
ان کی ذات کو بیان کرنے کے لئے...... میں تو چھوٹا سا طالب علم ہوں......
میرے پاس تو کچھ نہیں......

اللہ تو نے مجھے کس کے حوالے کر دیا......
الیک اشکوا...... میں اور کسی سے کچھ نہیں کہتا...... تجھ سے گلہ ضرور کرتا ہوں......
نوبت بایں جا رسید...... یہاں تک معاملہ پہنچا......
لیکن اتنے دکھ...... درد کے بعد امت کے لئے...... بددعا کا ہاتھ بھی نہیں اٹھایا......
فرشتے آ گئے تھے...... بتایئے! ان کو پیس کے سرمہ بنا دیں؟...... نہیں...... نہیں!...... نہیں...... تو ان کی نسل...... شاید ایمان والی بن جائے۔
آپ (ﷺ) نے امت کے لئے پیٹ پر پتھر باندھے...... پیوند لگے کپڑے پہنے...... تین چار دن گھر میں کھانے کو کچھ نہیں...... دو دو مہینے چولہا نہیں جلتا...... اور اس کے باوجود اپنی امت پر ساری ساری رات رو رہے ہیں...... اور اپنی امت کے لئے گزار رہے ہیں...... اور حضرت عائشہ فرماتی ہیں...... مجھے چھوڑ کر مصلے پر تشریف لے جاتے...... ایک رات میرے پاس تشریف لائے...... اور چپکے سے واپس چلے گئے...... مجھے خیال آیا کہ مجھے چھوڑ کر کسی اور بیوی کے پاس چلے گئے...... مجھے غیرت آئی تو ان کے پیچھے چلی تو آپ (ﷺ) احد کی طرف جا رہے ہیں...... اور جنت البقیع کی طرف جا رہے ہیں...... جنت البقیع میں جا کر دعا مانگ رہے ہیں اور میں پیچھے کھڑی ہو گئی...... آپ دعا سے فارغ ہو کر پیچھے کی طرف دیکھا تو فرمایا! اے عائشہ تو یہاں کیسے؟ میں نے کہا یا رسول اللہ (ﷺ) مجھے خیال آیا کہ آپ (ﷺ) مجھے چھوڑ کر کسی اور بیوی کے پاس چلے گئے...... تو فرمایا نہیں عائشہ...... نبی بن کر کوئی خیانت نہیں کر سکتا...... میں تو اپنی امت کے لئے دعا کرنے آیا تھا...... راتوں کو چھوڑ کر اپنی امت کے پاس آتے ہیں۔

موت کے وقت بھی امت کی فکر

اے میرے بھائیو! جو اتنی وفا کر گیا کہ موت پر بھی امت کو یاد کیا...... موت کا پیغام آیا...... عزرائیل علیہ السلام نے دستک دی...... جبرائیل علیہ السلام اندر آتے ہیں...... یا

رسول اللہ عزرائیل اندر آ جائیں...... اجازت ہو تو آ جائیں؟ کہا آ جائیں...... اند آئے یارسول اللہ! جب سے مجھے موت کا کام ملا میں نے کسی سے اجازت نہیں لی...... نہ آیندہ کسی سے لوں گا...... آپ کے بارے میں آپ کے رب کا ارشاد تھا کہ میرا حبیب اجازت دے تو اندر جانا...... نہیں تو واپس چلے آنا...... یارسول اللہ جب سے مجھے موت کا کام ملا...... اللہ تعالیٰ نے کسی کو اختیار نہیں دیا...... اور نہ آیندہ کسی کو دے گا...... آپ (ﷺ) کے بارے میں آپ کے رب کا ارشاد ہے کہ...... آپ کو اختیار ہے۔ عش ماشئت...... جب تک آپ زندہ رہنا چاہیں آپ رہ سکتے ہیں...... اور چلنا چاہیں تو اللہ بھی آپ (ﷺ) کی ملاقات چاہتے ہیں...... اب آپ جو فرمائیں میں ویسے کروں...... آپ (ﷺ) نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا جاؤ میرے رب سے پوچھ کے آؤ کہ میرے بعد میری امت کے ساتھ کیا کرے گا...... میں پھر جواب دوں گا......

اولاد کا نہیں پوچھا...... امت کا پوچھا...... میرا اور آپ کا پوچھا جو ہم سارا دن حضور (ﷺ) کے طریقوں کو ذبح کرتے ہیں...... جاؤ سپر مارکیٹ کی ہر دکان...... حضور (ﷺ) کی زندگی کا جنازہ لئے بیٹھی ہے...... اسلام آباد کے ہر گھر میں دیکھو...... سارے پاکستان کے ہر گھر میں دیکھو سوائے چند ایک گھر چھوڑ کر...... حضور (ﷺ) کی زندگی کے لاشے پڑے ہوئے ہیں...... جو مرتے وقت بھی نہ بھولا...... اے جبرائیل جا میرے رب سے پوچھ کر آ...... میری امت کے ساتھ کیا کرے گا...... پھر جواب دوں گا...... جبرائیل علیہ السلام واپس گئے جواب لے کے آئے...... یارسول اللہ! اللہ کہہ رہا ہے کہ آپ (ﷺ) کی امت کو اکیلا نہیں چھوڑیں گے...... ساتھ لیں گے...... کہا بس اب میری آنکھیں ٹھنڈی ہیں...... اے اللہ اب مجھے اپنے پاس بلا...... اور میری امت کا نگہبان بن جا...... جبرائیل علیہ السلام رونے لگے......

یارسول اللہ! اگر آج آپ نے موت کو پسند کرلیا ہے...... تو میرا بھی آج دنیا میں آخری دن ہے...... آج کے بعد وحی کا زمانہ ختم ہوگا...... یہاں نہیں بھولے ہیں...... قبر

...لے ہیں...... حشر کا میدان ہے...... ماں باپ بھول چکے ہیں...... آپ نہیں ...لے۔ پل صراط پر چلتے ہوئے قدم ڈگمگا رہے ہیں...... اور آپ پل صراط کا پایا پکڑ کر ...رہے ہیں...... یا رب! میری امت پار لگا دے...... اے اللہ میری امت پار ...ادے...... آپ کے لئے منبر لایا جائے گا...... قیامت کے میدان میں ارشاد ہوگا...... ...میرے نبی (ﷺ) منبر پر بیٹھو...... آپ (ﷺ) نے فرمایا میں بیٹھوں گا نہیں...... ...کیوں؟ اس ڈر سے کہ کہیں یہ منبر مجھے لے کر جنت میں نہ چلا جائے...... اور میری امت ...میرے بغیر پیچھے رہ جائے...... تو میں کیا کروں گا...... میں منبر پر صرف ہاتھ رکھوں گا...... ...بیٹھوں گا نہیں...... تا کہ اللہ کا حکم پورا ہو جائے...... منبر پر ہاتھ رکھا ہے...... پاؤں زمین ...پر ہیں...... نظر امت پر ہے کہ اے اللہ میری امت کا حساب...... میری امت کا ...حساب...... میری امت کو پار لگا دے۔



......﴿وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين﴾......



اللہ سے دوستی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ .. وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا .. مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ .. وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ..

اَمَّا بَعْدُ.... فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ... بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ... قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ... عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ... وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ... وَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم... يَا اَبَا سُفْيَانَ جِئْتُكُمْ بِكَرَامَةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

محبت کے آداب

میرے بھائیو!

محبت کے کچھ اصول اور آداب ہوتے ہیں...... جو اس سے نا آشنا ہے تو..... پھر وہ محبت آگے بڑھ کر تکلیف میں تبدیل ہو جاتی ہے...... تو اللہ کی قدرت اور فیصلوں پر سر جھکانا پڑتا ہے انسان اپنے ماضی سے تعلق توڑ تو نہیں سکتا...... ماضی کے دریچے انسان کتنا ہی بند کرتا رہے..... کچھ ہوائیں ایسی ہوتی ہیں جو ضرور بہ ضرور کھول دیتی ہیں..... اچھے دن گزارے ہیں تو ٹھنڈی ہوائیں آتی ہیں برے دن گزرے ہیں...... تو گرمی کے جھونکے محسوس ہوتے ہیں۔

چار مہینے کے آخر میں..... جب پشاور کے ایک لڑکے نے مجھے مدرسہ میں داخل ہونے کی ترغیب دی۔ میں نے رائیونڈ کے بزرگوں سے بات کی..... انہوں نے کہا! ہمارے بڑے بزرگ بھائی عبدالوہاب مردان گئے ہیں..... ان سے پوچھ کر ہم فیصلہ کریں گے..... ایسا وقت کبھی نہیں آیا تھا کوئی مناسبت نہیں تھی۔

شکر کی کثرت کے انعام

۱۵،۱۶ فروری ۱۹۷۲ء..... تہجد کے وقت نکلا.... اور..... یہاں عشاء پر پہنچا..... ہمارے راستے آج جیسا موسم..... سردی بہت شدید تھی....... ادھر ایک مسجد ہے وہاں ایک قافلہ چلایا تھا بزرگوں نے..... میں جب پہنچا تو بھائی عبدالوہاب بیان فرما رہے تھے! مولانا حبیب الحق صاحب ترجمہ فرما رہے تھے..... مجھے اسطرح جگہ ملی مجھے کوئی نہیں جانتا تھا...... کوئی آشنائی نہ تھی...... شکر کے لئے یہ واقعہ بتا رہا ہوں..... تکبر کے لئے نہیں کیونکہ..... واما بنعمۃ ربک فحدث ..... یہ بھی اللہ ہی کا ارشاد ہے کہ اپنے رب کی نعمتوں کو بیان کرو...... شکر کی کیفیت بڑھتی ہے..... اسی برکت سے ایک حدیث بڑے زمانے کے بعد یاد آئی۔

اهل الشكر اهل الزيادة........ جو میرا شکر ادا کرتے ہیں میں زیادہ کر دیتا ہوں۔

اهل طاعتي اهل كرامتي........ جو میری اطاعت کرتے ہیں انکو نہیں عذاب دیتا ہوں۔

اهل ذكري اهل مجالسي..... جو مجھے یاد کرتے ہیں میں انہیں یاد کرتا ہوں۔ میری مجلسوں میں انکا ذکر ہوتا ہے اور

اهل معصيتي اهل رحمتي..... اپنے ناامیدوں اور اپنے نافرمانوں کو بھی ناامید نہیں کرتا۔

ان تابوا فانا حبیبھم.......وہ توبہ کریں تو میں انکا محبوب ہوں

ان یتوبوا فانا طبیبھم....... توبہ کریں تو انکا طبیب ہوں...

ڈاکٹر ہوں...سرجن ہوں۔

میں (جمیل) عالم دین کیسے بنا؟

ہمارے سارے زمیندار...رشتہ دار...اکھٹے ہوئے کہ!

تو مولوی بنے گا! ذلیل ہوجائیگا.......ڈاکٹر بنے گا.........تو بڑی عزت ہوگی۔

سارا خاندان مجھے سمجھا رہا تھا!

تجھے پوچھے گا کون.........؟ تجھے روٹی کون کھلائے گا..........؟

تو ڈاکٹر بنے گا بڑی عزت ہوگی! شہرت ہوگی! اللہ کا عجیب نظام ہے جو چاہے کرے......!

یہی تو ہم سیکھ رہے ہیں تبلیغ میں کہ جو کچھ کرتا ہے وہ اللہ کرتا ہے۔

دوسرا واقعہ یہ ہوا.....کہ مجھے ایسا درد اٹھا.....کہ زندگی میں کبھی نہیں ہوا.....یہ بھی مردان میں ہوا.....مزے کی بات! کہ اتنی مشقت اٹھا کر میں مردان پہنچا.....مگر پھر بھی عبدالوہاب صاحب نے کہا.........! کہ اس کو داخلہ نہیں دینا۔

اور جب میں رات سو رہا تو مجھے ساری رات پسوؤں نے کاٹا۔ میں صبح عبدالوہاب صاحب کے پاس پھر گیا.....اور انہیں کہا! کہ آپ ہاں کریں تو میں واپس جاؤں.....؟

عبدالوہاب صاحب صبح مجھے زبردستی چارسدہ تک لے گئے۔ شام کو پھر میں نے عبدالوہاب صاحب سے کہا! آپ مجھے اجازت دیں تاکہ میں واپس جاؤں۔ تو مولانا جمشید صاحب کہنے لگے اس کو اجازت نہ دینا! یہ مجھے جذباتی نظر آتا ہے.....کہیں یہ بھاگ نہ جائے۔ اتنا سفر بھی کیا اور انکار بھی ہوگیا.........پھر اگلے سال مجھے داخلہ دیا.....یہ بھی ایک سال مسلسل محنت کرنے کے بعد دیا۔

سب سے پہلے اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا نبی

اللہ کا نظام ہے....اللہ جب کسی چیز کو ہلاک کرنا چاہتا ہے....تو بڑی دور تک کہانی چلا[illegible] ہے۔ فرعون کو ہلاک کرنا چاہا.......تو موسیٰ علیہ السلام کو دعوت دینے کے لئے بھیجا ...موسیٰ علیہ السلام تک کسی نبی نے تلوار نہیں اٹھائی.....موسیٰ علیہ السلام تک اللہ تعالیٰ براہ راست عذاب بھیجتا تھا.....اور قوموں کو تباہ کرتا رہتا تھا۔

سب سے پہلا نبی..... اول من قاتل فی سبیل اللہ یوشع......پہلا نبی جس نے سب سے پہلے اللہ کے راستے میں قتال کیا......وہ یوشع ہے....تو آدمؑ سے لے کر موسیٰ تک.....تلوار نہیں چلی.....بلکہ اللہ کا سیدھا عذاب آیا......من ھم من اغرقنا۔

کسی پر پتھروں کی بارش.....کسی کو زمین میں دھنسایا.....کسی پر فرشتہ کی چیخ.....کسی کو پانی میں غرق فرمایا.....ایسے اللہ نے پچھلی قوموں کے ساتھ معاملہ کا دستور بتایا۔ جب تورات آئی تو، تورات کی برکات سے یہ کیا کہ براہ راست عمومی عذاب کو ہٹایا اور اہل ایمان کو آگے کیا۔

اللہ کی طاقت وقدرت

یہ زمین وآسمان کا نظام ایک قانون کے تحت چل رہا ہے.....! ہماری زمین کی رفتار 66 ہزار کلومیٹر فی گھنٹہ ہے 18 کلومیٹر فی سیکنڈ سفر کرتی ہے۔ اور ہر سیکنڈ یعنی ہر 18 کلو میٹر کے بعد یہ دو اشاریہ آٹھ ملی میٹر سورج سے دور ہوجاتی ہے اگر یہ دو اشاریہ آٹھ کے بجائے دو اشاریہ پانچ یا تین اشاریہ ایک پھر کر دور یا نزدیک ہوجائے.....! اگر یہ فاصلہ روزانہ ہونے لگ جائے تو چند دنوں میں ساری کائنات آپس میں ٹکرا جائے گی۔

یہ تو اس کائنات پر اللہ کا اتنا طاقتور قانون نافذ ہے.....جس میں اللہ نے کسی سے مدد نہیں لی.....بلکہ اپنی ذاتی قوت سے وہ اس سارے نظام کو چلا رہا ہے۔

میرے بھائیو! اللہ کہتا ہے! اس میں غور تو کرو اس زمین پر اس کو کس نے بنایا...؟

اگر یہ ساری زمین گلگت کے پہاڑ کی طرح ہوتی.........تو یہ زندگی کتنی مشکل ہوجاتی......! اور اگر یہ ساری زمین ریت کے ریگستان کی طرح ہوتی......تو بھی زندگی کتنی مشکل ہوجاتی......!

پھر ہم نے تمہاری آسانی کے لئے پانی کو میٹھا بھی بنایا اور نمکین بھی......اور ان دونوں پانی کے درمیان اللہ کا غیبی پردہ ہے۔

اللہ کی قسم....یہ دونوں پانی دائیں بائیں چلتے ہیں......

آپس میں ملتے نہیں ایک نہیں ہوتے...............

دونوں اللہ کے حکم کے محتاج ہیں..........

پانی کو حکم ہوتا ہے کہ تو ادھر نہیں جا سکتا......اگر اللہ پانی کو یہ حکم نہ دیتا تو......پوری دھرتی میں ایک قطرہ میٹھا پانی کسی کو نصیب نہ ہوتا۔

تو اللہ ان آیات میں اس کائنات کا قانون بتلا رہا ہے!

کہ یہ کائنات میرے حکم سے چلتی ہے.......!

آسمان کو بلندی اس کے ارادہ سے نہیں ملی.....!

بلکہ......والسماء رفعها......ہم نے ہی آسمان کو بلند کیا......!

پہاڑوں کی سختی اس کی اپنی طاقت نہیں.......!

پانی کا بہنا اس کی اپنی طاقت نہیں...........!

پھلوں میں رس آجانا یہ اس کی ذاتی طاقت نہیں...............!

اور اس کا خوشہ خوشہ الگ الگ لٹک جانا یہ ہمارے حکم سے ہے.........!!!

فانبتنا فيها حدائق الخ..........!

پانی کے کرشمے

ان سب پھلوں کی خوبصورتی...ان کا رنگ...ان کی مٹھاس......یہ اللہ ہی کے قبضہ قدرت میں ہے۔ ایک کو اللہ نے کڑوا بنایا......! اسی میں سے پھل کو نکال کر میٹھا بنایا......! ایک پتے پر کانٹے لگائے....اور پھر اسی میں پھول کو بھی نکالا....اور اس کے اندر خوشبو کو ڈالا....رنگ کو ڈالا!!......

ایک پانی کا قطرہ......میں اسے منہ میں ڈالتا ہوں....تو وہ پیشاب بن جاتا ہے..

اسی قطرہ کو.........شہد کی مکھی کے منہ میں ڈالا.........تو وہ شہد بن گیا........

اسی قطرہ کو.........سانپ کے منہ میں ڈالا...........تو وہ زہر بن گیا.........

اسی قطرہ کو.........صدف کے منہ میں ڈالا.........تو وہ موتی بن گیا.........

اسی قطرہ کو.........ریشم کے کیڑے میں ڈالا.......تو وہ ریشم بن گیا..........

اسی قطرہ کو.........گائے نے پیا..........تو وہ دودھ بن گیا....................

ہرنی نے پیا.......تو مشک بن گیا.........

انار نے پیا.......تو ایک دانہ خوبصورت شکل میں سج کر دھج کر آپکے سامنے آگیا..

کوئی ہے جو کسی پھل کو انار جیسا رنگ دے سکے.....؟

بکھرے ہوئے دانوں کو ایک خوبصورت خول میں نفاست اور سلیقے سے جمع کرسکے...؟

اور پھر اس میں پردہ تک لگادے........؟ ہر انار کے دانے میں جنت کے پانی کا ایک قطرہ ہوتا ہے!!!

اس ایک پھل کو ہر بیماریوں کے لئے شفاء بنادیا۔ یہ اللہ کا نظام ..اس نظام میں کوئی اس کا شریک نہیں!

کوئی ہے میرے جیسی قدرت والا...؟

نہ کوئی اسکا مشیر ہے......!، نہ کوئی اسکا وزیر ہے............!

نہ کوئی اسکا بدل ہے.........!، نہ کوئی اسکا وارث ہے......!

لم یلد... ولم یولد... لم متخذ صاحبة ولا ولدا.....!

نہ اس کی کوئی بیوی ہے.........! نہ اس کا کوئی بیٹا ہے.........!

لم یتخذ صاحبة ولا ولدا.....! وہ اپنی ذات میں تن تنہا ہے.....!

الله لا اله الا ھو......! اکیلا ہے.....! کیسا اکیلا ہے.....؟

.....الحی.....! زندہ ہے.....! اس کو زندگی کے لئے روٹی کی ضرورت نہیں.....!

پانی کی ضرورت نہیں.....! ہوا کی ضرورت نہیں.....! جگہ کی ضرورت نہیں.....!

مکان کی ضرورت نہیں...! زمان کی ضرورت نہیں...! وہ اپنی ذات میں قائم ہے..!

نہ وہ کھاتا ہے.....! نہ وہ ہنستا ہے.....!، نہ وہ اونگھتا ہے.....! نہ وہ تھکتا ہے.....!

نہ وہ گھبراتا ہے......! نہ وہ غافل ہوتا ہے......! نہ وہ کمزور ہوتا ہے........!

پورا قرآن اللہ کی محبت بھری باتوں سے بھرا ہوا ہے ہم پڑھیں تو سہی......! زمین آسمان کا بادشاہ ہم سے مخاطب ہے...! فاین تذھبون ......اے میرے بندو! کہاں جارہے ہو.....؟

جیسے ماں سے بچہ بگڑ جائے اور فرار اختیار کرے تو ماں اسے کہتی ہے.... بیٹے تو کہاں جارہا ہے؟

اللہ تعالیٰ اس سے لاکھوں کروڑوں گنا زیادہ محبت کے ساتھ کہہ رہے ہیں.....!

......فاین تذھبون....؟ اے میرے بندو! کہاں جارہے ہو؟

...... یعبادی......اے میرے بندو! جیسے ماں کہتی ہے...اے میرے بیٹے! اسی طرح ہی ہے۔

کہتی ہے بیٹا! عبدالرحمٰن......یہ بھی تو کہہ سکتی ہے...... میرا بیٹا...! میرا بچہ......!

میرے بیٹے....!

اللہ تعالیٰ کہتا ہے......یعبادی......اے میرے بندو! سب کو کہا ہے...... مسلمانوں کو نہیں... یعبادی

جو تُو شراب پی رہا ہے تو بھی میرا ہی بندہ ہے........

جو زنا کررہا ہے تو بھی میرا ہی بندہ ہے............

یہ تو قتل کررہا ہے.....ڈاکے ڈال رہا ہے.........

ظلم کے بازار گرم کردیئے.....اور تُو نے زمین میں آگ لگادی.......

تو بھی میرا ہے...... یعبادی......اے میرے بندے...یعبادی.....!

جو سجدوں میں پڑے ہو.........تم بھی میرے ہو.........!

جو راتوں کو روتے ہو.......تم بھی میرے بندے ہو.......!

جو راتوں کو رقص کررہے.....تم بھی میرے ہو.........!

جو حلال کمائیوں میں پس رہے......تم بھی میرے ہو.......!

جو حرام کھارہے......تم بھی میرے ہو.........!

لہٰذا...... یعبادی......اے میرے بندو...........!

... الذین غرقوا علی انفسھم......جنہوں نے اپنی زندگی کو گناہوں میں ڈبودیا..

ان کے دامن میں کوئی سفید نقطہ نہیں...... بلکہ سارا دامن سیاہ ہوچکا ہے.....دل بھی......وجود بھی......

کپڑے بھی......زندگی بھی.......جنہوں نے اپنی زندگی کو سیاہ کردیا ہے.....

تو یہ سوچ.......ناامید نہ ہو.......تم میرے ہو.......!

.....لا تقنطوا من رحمة الله......میری رحمت سے ناامید نہ ہونا........!

ان اللـه یغفر الذنوب جمیعا ...جب تم توبہ کروگے، میں تمہارے سارے گناہ

معاف کردوں گا

انه هو الغفور الرحیم... اس لئے کہ میں غفور الرحیم ہوں۔

بندوں کے دلوں میں میری محبت بٹھادو!

اللہ تعالیٰ داؤد علیہ السلام سے فرما رہا ہے کہ جاؤ.......!

حب الناس الی و حببنی الی الناس .... اے داؤد جا لوگوں کے دل میں میری محبت بٹھا....!

کہا یا اللہ! تیری محبت کیسے بٹھاؤں......؟

کہا:.... بالائی و نعمآئی و بلائی.... میری نعمتیں بتا....!

میرے احسان بتا........میری رحمت بتا........میرے فضل بتا.......!

میری پکڑ بتا......خود ہی لوگ مجھ سے محبت کریں گے.......!

احق من ذکر حق من عبد عر عفامن ملك اجوت من انل اوساء من اعطاء الملك لاشریك لا وزیر لا مشیر لا معین لا ناصر له لم یتخذ صاحبة ولا ولدا

یاد میں تیری سب کو بھلادوں

یاد کرنا ہو تو......اللہ......اور عبادت کرنی ہو تو......اللہ......کوئی دینے والا ہے تو....اللہ....

اس سے زیادہ مہربان کوئی نہیں....اس سے بڑا کوئی سخی نہیں.........

اس سے بڑا کوئی دینے والا نہیں.........

وہ بادشاہ ہے جس کا کوئی شریک نہیں..........

جس کا کوئی وزیر نہیں.........جس کا کوئی مشیر نہیں.........

جس کا کوئی مددگار نہیں.......جس کی کوئی بیوی نہیں.........جس کا کوئی بیٹا نہیں۔

﴿لم یكن له شریك فی الملك ولم یكن له ولی من الذل﴾

جس کا کوئی شریک نہیں....ملک میں....اور نہیں ہے کوئی مددگار.....ذلت کے وقت۔

میں اپنے بندے کی توبہ کا انتظار کرتا ہوں

جب نافرمانیاں ہوتی ہیں تو سمندر پوچھتے ہیں کہ اے اللہ ڈبو دیں.....؟

مامن یوم الا والبحر یستأذن ربه ان یغرق ابن ادم....؟

ہر روز سمندر اللہ سے اجازت مانگتا ہے کہ بنی آدم کو ڈبو دوں.........؟

اور اللہ فرماتے ہیں...!

انا الذی امرت البحار ففتحت قولی تاتی الامواج بامثال الجبال البستها لباس ماذالذی۔

میں نے سمندروں کو حکم دیا اور سمندروں نے میرے حکم کو مانا....! انکی موجیں پہاڑوں کی طرح آتی ہیں.....مگر میں نے ان کی ایک حد مقرر کردی ہے....اس مقررہ حد پر آکر میں ان کو لباس پہناتا ہوں...اور وہ وہیں ٹوٹ جاتی ہیں....لوگوں کو ڈبوتی نہیں....ورنہ ایک سمندر ساتوں براعظموں کو نگل سکتا ہے...پھر....!

والارض تستاذن فی ان تبتلعه ......زمین اجازت مانگتی ہے کہ ہم ان کو الٹا دیں....؟

فرشتے اجازت مانگتے ہیں....کہ یا اللہ...اجازت ہو تو ہلاک کردیں.....؟ تیرا کھا کر تیری نافرمانی کر رہے ہیں.....!

آپ نے پندرہ سو کا ملازم رکھا اگر ڈیوٹی نہیں دیتا تو پٹائی شروع کر دیتے ہیں.......

اور اتنے بڑے وجود کو عطاء کر کے....زمین و آسمان کو مسخر کر کے.....وہ اتنا بھی نہیں کہہ سکتا کہ میری اطاعت کرو.....میری بات مانو......پھر بھی اتنا بڑا ظرف ہے....کہ زمین

... پانی... فرشتے جب بولتے ہیں تو اللہ فرماتا ہے.....! ﴿دعوا عبدی فانا اعلم بعبدی اذانشاته بیدی﴾

میرے بندے کو چھوڑ دو تم میرے بندے کو نہیں جانتے میں نے اسے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا ہے۔

﴿ان كان عبدكم فشانكم به وان كان عبدی فمنی وبين عبدی﴾

اگر یہ تمہارا بندہ ہے تو ماردو... اور اگر میرا بندہ ہے تو یہ میرا اور اس بندے کا معاملہ ہے۔

اور میں اسکی توبہ کا انتظار کر رہا ہوں ...... ان اتانی نهارا قبلته وان اتانی لیلا قبلته ......

جب بھی توبہ کرے گا دن میں یا رات میں تو میں اسکی توبہ قبول کروں گا۔ اور اللہ بھی کیسا سخی بادشاہ ہے؟ توبہ کرنے والے کو کہا...... فاولئك يبدل الله سيئاتهم حسنات...

اس اللہ کو ساتھ لے لیں..... اس اللہ کو اپنا بنالیں..... اور وہ سب کا بننے کو تیار ہے.....

وہ اللہ: کالا.... گورا.... مرد.... عورت.... سب سے محبت کا اعلان کر چکا ہے......

﴿یاداؤد لو یعلمون المدبرون عنی ما عندی من الاشواقاالله لتقطعت اوسانهم﴾

اے داؤد! اگر میرے نافرمانوں کو پتہ چل جائے..... کہ میں ان سے کتنی محبت کرتا ہوں... تو ان کے جوڑ جدا ہو جائیں.... اس بات کو سن کر.... ایسا وجد طاری ہو.... کہ ان کے جوڑ جوڑ جدا ہو جائیں.....

اے داؤد! جب نافرمانوں کو یہ حال ہے تو.... تو بتا... فرمانبرداروں سے میری محبت کیسی ہوگی.....؟

یہ الگ بات ہے کہ کبھی آزمانے کے لئے حالات لے آتا ہو.... یہ الگ بات ہے

اس پھر بھی میں اپنے بندے سے محبت کرتا ہوں۔

لوگوں کے دلوں میں اللہ کی محبت اتاریں..... اللہ کی رحمت بتا کے.... کرم اور فضل بتا کر..... اس کی بخشش بتا کے...... یاداؤد بشر المذنبین.... اے داؤد... جا! میرے نافرمانوں کو بشارتیں سنا.... میں نافرمانوں کو کون بشارتیں سناتا ہے.....؟

یا اللہ نافرمانوں کو کیا بتاؤں؟ کہا: جا! ان کو بتا:..... لایتعاظم علی ذنب ان اغفره......

تمہارا بڑے سے بڑا گناہ میرے نزدیک کوئی حیثیت نہیں رکھتا.....

تم توبہ کرو میں سارے معاف کر دوں گا...... اللہ فرماتے ہیں....!

......تصافینی اصافیك...... مجھ سے تعلق صاف رکھ، دیکھ میں کیسے صاف تعلق رکھتا ہوں

...... تعرض عنی وانا مقبل علیك ......! تو منہ موڑ جا میں پھر بھی تجھے بلاتا رہوں گا۔

آ جا! آ جا...... من تقرب الی تلقیته من بعید......

جو میری طرف چلتا ہے میں آگے بڑھ کر اس کا استقبال کرتا ہوں۔

......سمعه التی یسمع بها...... اے میرے بندے! جب تو میرے زیادہ قریب ہوتا ہے میں تیرے کان بن جاتا ہوں۔ جس سے تو سنتا ہے.......

...... وعینه التی یبصر بها...... میں تیری آنکھ بن جاتا ہوں جس سے تو دیکھتا ہے......

ویده التی یبطش بها ...... میں تیرے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے تو پکڑتا ہے.......

......ورجله التی یمشی بها...... میں تیرے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے تو چلتا ہے.....

اتنا اونچا مقام یہ اللہ کی بارگاہ میں لے لیتا ہے کہ جبرائیل بھی اس کی گرد کو دیکھتا رہ جاتا ہے یہ

...... لا الہ اللہ...... میں سب کچھ چھپا ہوا ہے۔

معبود تو ہی، محبوب تو ہی، مطلوب تو ہی

یہ اقرار معرفت...... یہ اقرار عبدیت...... یہ اقرار توحید......

سب سے کٹ کر اپنی سواری کو اللہ کی طرف پھیر دیں۔...... تـرکـتـهـا

ولیلی و سعدآء بمعزل......

میں نے چھوڑ دیا لیلی کو...... میں نے چھوڑ دیا سعداء کو......

......وعدت الی مصحوب اول منزل ...... اور میں اپنی پہلے محبوب کی طرف لوٹ گیا......

...... فـنـادت بها الاشواق مهلاً فهذه منازل من تحوی رویدك فـانـزل ...... تو میرے شوق نے مجھے پکارا کہ رک جا! تھم جا! ٹھہر جا، سامان رکھ دے۔ تیری منزل آ گئی کہ تیرے محبوب کا گھر آ گیا۔

حدیث قدسی ہے...... عبـدی انـت تـریـد و انـا ارید و لا یکون الاما ارید......

اے میرے بندے! تیرا ارادہ.... ایک تیرے رب کا ارادہ..... جو تم چاہتے ہو اللہ کے بغیر نہیں ہو سکتا

ہم وہ کریں جو اللہ چاہتا ہے

جو اللہ چاہتا ہے تمہارے بغیر وہ کر لیتا ہے۔

...... فان سلمت لی فیما ارید کفیتك فیما ترید ...... تو میرے ساتھ معاہدہ کرو......

وہ مان جو میں چاہتا ہوں..... وہ تم کر دو...... پھر جو کچھ تم کہو گے ہوتا چلا جائے گا۔

کـفـیـتـك فیـمـا ترید ...... ہر ہر تمنا...... تیرا رب خود آ کر تیری طرف سے مددگار بن جائے گا۔

وان لم تسلم فیما ارید...... اگر تو نے وہ نہ کیا جو میں چاہتا ہوں...!

اتعبتك فیما ترید و لا یکون الاما ارید ...... پھر تو اپنی چاہتوں میں دھکے کھائے گا...

ہوگا وہ آخر جو تیرا اللہ چاہے گا..... کچھ بھی نہیں بن سکے گا اللہ کے خلاف بغاوت کر کے۔

خـلـقـت الاشـیـاء لاجـلـك...... اے میرے بندے! سارا جہاں تیرے لئے ہے

وخـلـقـتـك لاجلی ...... اور تو میرے لئے ہے..... لہٰذا میری مان کے چل......

ہمیں بھائی آپ کی خدمت میں یہی دو تین باتیں کرنی ہیں ان میں سے پہلی بات میں نے مکمل کی ہے...... کہ ہم اللہ کی ماننے والے بنیں...... وہ نہ مانیں جو میرا جی چاہتا ہے...... وہ مانیں جو اللہ چاہتا ہے...... آپ لوگ حکومت کی مانتے ہیں تو آپ کو تنخواہ ملتی ہے ناں...... اور اگر آپ حکومت کی ماننا چھوڑ دیں تو حکومت والے نکال دیں گے...... اور جب آپ اللہ کی مانیں گے...... تو اللہ تو حکومت سے زیادہ غیرت والا ہے...... جب آپ اللہ کی مانیں گے...... تو اللہ کی غیبی خزانے آپ کے لئے کھلیں گے...... حکومت آپ کیلئے غیرت کھاتی ہے۔ تو جب آپ اللہ کے سپاہی بنیں گے تو اللہ غیرت آپ کیلئے کھائے گا...... اللہ کا غیبی نظام آپ کے لئے حرکت میں آئے گا۔

گناہوں کے پہاڑ بخشش کا سیلاب

میرے دوستو! وہاں ایسا معاملہ نہیں ہے، بلکہ حدیث قدسی میں آتا ہے......

...... ﴿یا ابن ادم لو بلغت ذنوبك عنا السماء﴾......

اے میرے بندے! تو اتنے گناہ کرے کہ ساری زمین بھر دے...... پھر خلاء کو بھر دے...... آسمان تک تیرے گناہ چلے جائیں......

اتنے گناہ کرنے کے لئے کتنی زندگی چاہیئے؟ کروڑوں سال بھی تھوڑے ہیں اتنے گناہ کرنے کے لئے......!

تو اللہ کیا کہہ رہا ہے؟

تجھے اتنی زندگی دوں...... اتنے اسباب دوں...... اتنی ڈھیل دوں...... کہ تو اتنے گناہ کرے!

کہ زمین بھی بھر جائے...... سمندر بھی بھر جائے......

پہاڑوں کے اوپر چلے جائیں...... سورج کالا ہو جائے......

چاندنی کہیں چلی جائے...... ستاروں میں بھی گناہ بھر جائیں

اور خلاء میں بھی بھر جائیں...... اور آسمان کے چھت کے برابر جا کے تیرے گناہ لگ جائیں۔

تو کتنے کروڑوں سال ہوں گے اور کتنا بڑا یہ مجرم ہوگا.... اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے...!

کہ تو صرف ایک بول، بول دے کہ یا اللہ! معاف کر دے......

تو میں تیرے سارے گناہ معاف کر دوں گا مجھے کوئی پرواہ نہیں...... غفرت لك ولا اہالی......

ہمارا معاملہ بھی کسی دنیاوی بادشاہ سے نہیں...... کسی تھانے دار سے نہیں...... صرف اور صرف اللہ کریم ذات سے ہے اللہ کی صفات کی کوئی حد نہیں۔

رحمت بھری عبادت

اہل علم حضرات دو صفتوں سے اللہ کی تعریف لکھتے ہیں...... قہر اور غضب...... یوں سمجھ لیجئے قہار غفار دو صفتی نام اللہ کی تمام صفات کو گھیرے میں ڈالتی ہیں۔ غضب کرنے والا... غصے کرنے والا... رحم کرنے والا... کرم کرنے والا... پھر اللہ نے ان دونوں صفتوں کا خود آپس میں مقابلہ کر ڈالا...... عرش کے اوپر ایک بڑی تختی ہے اس کی لمبائی چوڑائی اللہ پاک کے سوا کوئی نہیں جانتا تو اللہ نے خود اپنے ارادے سے اس کے اوپر لکھا ہوا ہے......!

...... ان رحمتی سبقت غضبی...... میری رحمت میرے غصے سے آگے ہے۔

یہ زندگی اللہ کی اطاعت میں گزاری تو کام بن گیا...... اللہ کی نافرمانی میں گزاری تو کام بگڑ گیا...... اللہ تعالیٰ نے جس طرح ہمیں موت میں اختیار نہیں دیا اپنی بقا میں اختیار نہیں دیا...... مرد اور عورت ہونے میں اختیار نہیں دیا...... اسی طرح زندگی کا مقصد اپنے طور پر منتخب کرنے میں اللہ نے اختیار نہیں دیا اللہ نے خود مقصد طے کیا ہے کہ میرے بندو! مجھے راضی کر کے آؤ... میرے بن کر آؤ۔

...... وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون...... مجھے رب مان کر آؤ، میری بندگی کرتے ہوئے میرے پاس آؤ۔ دوسری جگہ فرمایا...... یا ابن آدم...... خلقتك لعبادتی فلا تلعب...... میں تیرے لئے مقصد طے کر چکا ہوں کہ تو میرے لئے ہے تو کھیل کود میں ضائع نہ ہو۔

دکانوں کی دوڑ...... فیکٹریوں کی دوڑ...... گھروں اور بنگلوں کی دوڑ...... قیمتی لباس و پوشاک کی دوڑ...... اس کو اللہ نے کھیل تماشا کہا ہے، اور فرمایا کہ تجھے اس لئے نہیں پیدا کیا کہ تو اپنے ظاہر کو سنوار بلکہ تو اپنے اندر کو سنوار کہ میں تجھے پسند کر لوں میں تیرے دل میں اتر جاؤں۔

ہم اپنے لئے صاف کپڑے استعمال کرتے ہیں..... میلے ہو جائیں تو اتار
ہیں..... اللہ تعالیٰ بھی فرماتے ہیں: کہ میں زمین و آسمان میں آتا نہیں..... یہ تو بہت
ہیں..... مجھے سہارا نہیں دے سکتے..... لیکن اے میرے بندے...! میں نے تیرا دل
ہے..... کہ اس میں، میں آسکتا ہوں..... تو اسے صاف کردے کہ میں اس میں آؤں۔

ٹوٹا ہوا دل اللہ کا گھر ہے

ایک میرا عرش اوپر ہے... ایک میرا عرش نیچے ہے... اوپر تو عرش وہ ہے جس پر
نے اپنے تخت کو بچھایا اور نیچے عرش وہ ہے جو تیرے سینے میں دھڑکتا ہے۔

...... انا عند منکسرة قلوبھم...... اور یہ جتنا ٹوٹا ہوتا ہے.... جتنا شکستہ
ہے.... جتنا یہ خواہشات سے پاک ہوتا ہے... اتنا ہی یہ میرا محبوب ہوتا ہے... اتنا ہی
اس میں آتا ہوں... اور اترتا ہوں۔

میں اس کے دل و دماغ میں... رگ و ریشے... اور خون میں.... کھال اور
میں.... ہڈیوں میں.... اس کے جسم کے ایک ایک ذرے میں.... اپنی محبت کے دریا بہا
ہوں.....!

اور اس کے اندر کو نور ہی نور بنا دیتا ہوں....! اس کے اندر اور باہر کی زندگی ایک
بنا دیتا ہوں.... کہ جو اس کے پاس بیٹھتا ہے اسے بھی اللہ کی محبت کی حرارت محسوس ہوتی
ہے....!

جیسے آدمی بڑے گھر کے سامنے سے گزرے تو پتہ چلتا ہے یہاں کوئی پیسے والا شخص
رہتا ہے کسی جھونپڑے سے گزرے تو پتہ چلتا ہے یہاں فقیر رہتا ہے۔ جس کے دل میں
اللہ آتا ہے... اس سے بڑا تو دنیا میں بادشاہ ہی کوئی نہیں ہے...... چاہے وہ مرد ہے یا
چاہے عورت ہے۔

لا الہ الا اللہ کا مطالبہ

میرے بھائیو!
اللہ پاک کو ماننا، اللہ پاک کے سامنے جھک جانا... اپنے آپ کو جھکا دینا... اپنے
آپ کو ذلیل کر دینا... یہی... لا الہ الا اللہ... اسی کا ہم سے مطالبہ ہے.....!
اللہ سے بڑھ کر رب کون ہوگا....؟ اللہ سے بڑھ کر حفیظ کون ہوگا.....؟
علیم کون ہوگا.........؟ خبیر کون ہوگا.........؟

تو ہی ہے جسے یاد کیا جائے

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے.... ﴿ اللھم انت احق من ذکر واحق من عبد ﴾.....
اے اللہ! یاد کریں کسی کو تو..... آپ سب سے زیادہ یاد کرنے کے قابل ہے
اگر عبادت کریں کسی کی تو..... آپ سب سے زیادہ عبادت کے قابل ہیں۔
ارفع من ملك..... سب سے زیادہ مہربان ہیں......
اجود من سئل..... سب سے زیادہ سخی ہیں.........
اوسع من اعطی!..... سب سے زیادہ دینے والا ہیں ....
الملك لك..... تیرے ساتھ کوئی شریک نہیں ہیں......
الفرد لاندلك ...... تیرا کوئی ہمسر نہیں ہیں ....
کل شئی ھالك الا وجھه...... ہر چیز کو ہلاک ہے تیری ذات کو بقا ہے......

تو نے مجھے پا لیا تو سب کچھ تجھے مل گیا

یہ حضور اکرم ﷺ کی تعریف فرما رہے ہیں۔
...... یا ابن ادم اطلبنی تجدنی ان وجدتنی وجدت کل

شئی وان فاتنی فاتك كل شئی و انا خیر لك من كل
شئی......

میرے بندے! میری طلب میں نکل! اگر میری طلب کرے گا... تو
میرا وعدہ ہے میں تجھے ملوں گا..... اور میں تجھے ملا..... تو تجھے سب کچھ
ملا.... اور تجھے میں نہ ملا.... تو تجھے کچھ نہ ملا....

پھر یاد رکھو!

تیرے دل کے زخموں کا مرہم نہیں بن سکتا........

تیرے درد کا مداوا نہیں بن سکتا...........

تیرے زخموں کو وہ ٹھیک نہیں کر سکتا...........

تیرے اندر کی ویرانیوں کو وہ کبھی بھی آبادی میں بدل نہیں سکتا..... جب تک....
اللہ.... نہ ملے!!!

جتنے احسانات اتنی ہی نافرمانیاں

لا الہ الا اللہ..... میں..... یہ ایک اللہ کا ہم سے مطالبہ ہے اے میرے
بندو! سب پر "لا" کی تلوار چلا دو۔

ہر تمنا دل سے رخصت ہوگئی
اب تو آ جا! اب تو خلوت ہوگئی

بلالو... اللہ... اور اس کے..... رسول..... کو دل صاف کر کے تو آپ کا دل.... اللہ کا
عرش بن جائے گا آپ کا دل اللہ کے رسول کی محبت گاہ بن جائے گی۔

﴿یا ابن آدم خلقت الاشیاء لاجلك و خلقتك لاجلی﴾

تمام جہاں تیرے لئے بنایا... اور تجھے میں نے اپنے لئے بنایا... تو
میرا بن کے دکھا۔

اولاد نافرمان ہو..... تو ماں باپ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہیں.... اور ماں پریشان
ہوتی ہے.... اور جس مالک نے گندے پانی سے انسان بنایا کیا اللہ کا ماں باپ سے بڑا
احسان نہیں.....؟ ماں باپ تو گھر سے نکال دیتے ہیں.... کبھی اللہ نے بھی نکالا ہے.....؟
کہ فلاں کی روٹی چھین لی..... اس کی آنکھیں نکال دیں.... اور یہ فلم دیکھتا ہے
.... یہ گانے سنتا ہے.... اس کے کانوں کے پردے پھاڑ دو نہیں اللہ نے کبھی ایسا نہیں کیا۔
کبھی آگے دیکھے..... کبھی دائیں دیکھے... کبھی بائیں دیکھے... کبھی پیچھے دیکھے... کبھی
کچھ دیکھے... کبھی کچھ دیکھے.... کبھی کرتا دیکھے.. کبھی پتلون دیکھے.... کہ میں کیسا لگ رہا
ہوں؟ اسی کو اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے تو لوگوں کے لئے کیسا بنتا ہے.... سنورتا ہے.... کبھی
میرے لئے تو بن کر آیا کر.....!

تو اللہ کے لئے بننے کا کیا مطلب ہے.....؟ اچھے کپڑے پہن لو......؟ اللہ کے
لئے بننے کا مطلب ہے دل میں اللہ کی محبت لے لو اور جسم میں حضرت محمد ﷺ کا
طریقہ لے لو۔

کوئی ہے مجھ سے زیادہ محبت کرنے والا

تو میرے بھائیو! وہ اللہ یہ سارا کچھ بتا کے کہتا ہے: اے میرے بندو!
اپنے اس اللہ کی مان لو...... اتنی بڑی بادشاہی کے باوجود اس کی محبت تم سے بے
مثال ہے..... یا ابن ادم..... اے ابن آدم...... انی لك محب..... میں تم سے
محبت کرتا ہوں......

فبحق لی علیك كن لی محبا ...... تجھے میری قسم تو بھی مجھ سے
محبت کر........

یا ابن آدم اذکرك و تنسانی ...... میں تمہیں یاد رکھتا ہوں تو مجھے
بھول جاتا ہے.....

واسترك ولا تخشالي .....میں تیرے گناہوں پر پردے ڈالتا ہوں

تو پھر بھی مجھ سے حیا نہیں کرتا

یہ جو آپ گرمی میں بیٹھے ہوئے ہیں..... اللہ آپ میں سے ہر ایک ایک کا عرش پہ بیٹھا نام لے کے خوش ہو رہا ہے.... کہہ رہا ہے...! دیکھو ذرا! میرے بندے.... میرے لئے کیسی گرمی سہہ رہے ہیں؟

کیسی پیاس برداشت کرر ہے ہیں....؟ کیسی دھوپ سہہ رہے ہیں....؟ کیسے پسینے نکل رہے.....؟

اے فرشتو! ذرا بتاؤ تو سہی یہ کیوں بیٹھے ہیں؟

انہوں نے ٹھنڈے کمرے چھوڑے.......

ٹھنڈی چھاؤں چھوڑا.......... گھر کے سایہ دار درخت چھوڑے..........

گھر کا پانی چھوڑا! بیوی بچوں کو چھوڑا...... اور برف کے پانی چھوڑے........

یہ یہاں پتلی سی چھت کے نیچے اور تپتے میدان میں یہ کیوں بیٹھے ہوئے ہیں؟ پسینہ پسینہ ہو رہے ہیں۔

فرشتے کہہ رہے ہیں..... اے اللہ...! تیرے لئے بیٹھے ہیں.... وہ آگے کہہ رہا ہے...! کہ جاؤ! گواہ بن جاؤ...! کہ میں نے ان سب کو معاف کر دیا........

ادھر بھی اُدھر بھی تو، ہر جگہ تو ہی تو!

مسنون دعاء ...... ﴿اللهم انا لك عبيدا سواى كثير و ليس لى سواك﴾

مولا تیرے بندے...! تیرے فرمانبردار.....! تیرے غلام...! تیرے بندے تو بے شمار...! پر میرے لئے تو تیرے سوا کوئی آقا نہیں...! میرے لئے تو، تو آقا ہے... لیکن تیرے لئے تو میرے سوا لاکھوں... کروڑوں... لاتعداد... لامحدود ہیں... پر میرے لئے تو، تو اکیلا

ہے...! تو ہی نہ ملا تو کچھ بھی نہ ملا...! تو اللہ کو کیسے اپنا بنالیں...؟ کہ میرا بھی رب بن جائے....؟ تو اگلا جملہ بتا رہا ہے۔

...... حتى يحكموك فيما شجر بينهم ......

ان سے کہو.... تیرے فیصلوں پہ راضی ہو جائیں.... تیری ترتیب زندگی پہ راضی ہو جائیں..... تو میں بھی ان کا بن جاؤں گا....!

ہے کوئی مجھ سے بڑا مہربان

اللہ کریم و مہربان ہے اور اللہ کی اطاعت اسکی محبت کے بغیر نہیں ہو سکتی اور محبت کوئی قانون نہیں کہ نافذ کر دیا جائے یہ محبت اندر سے اٹھتی ہے قربانی دینے سے محبت کرنے پر جان جوکھوں میں ڈال کر اللہ تعالیٰ یہ نعمت عطا فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے.....

...... من اعظم منى جودا و كرما بيار زونى بالعزائم اكلئهم في المزاجع كانه لم يعصنى......

مجھ سے بڑا سخی کون ہے.....؟ یہ بندے گناہ کر کر کے میری زمین کو گناہوں سے بھر دیتے ہیں...... دھرتی کا کلیجہ زخمی کر دیتے ہیں..... اور جب رات کو بستر پر آتے ہیں تو...... میں ان کو ایسی میٹھی اور گہری نیند سلا دیتا ہوں...... گویا سارا دن انہوں نے میری نافرمانی کی ہی نہیں......

...... عبيدى يبلدر زونى بالعزائم......

میرے بندے للکارتے ہیں مجھے.... گناہ کر کے.... اور جب تک سانس کی آواز نہیں اکھڑتی..... توبہ کا دروازہ کھلا ہے..... تبلیغ میں وہ خاص محبت ہے جس سے اللہ کا تعلق ملتا ہے۔

اور جب بندہ توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ..... ومن اعرض منى ناديته عن قريب......

اور جو میری نافرمانی پر لگا رہتا ہے میں اسے قریب جا کر پکارتا ہوں.....

جیسے ماں اپنے بچے کو پکارتی ہے.....ادھر آ جا.....کہاں جا رہا ہے.....؟ غلط راستہ چھوڑ دے.....

اس لئے پہلا کام ہے.....توبہ.....معاملات میں.....عبادت میں.....ادھر انسان توبہ کرتا ہے ادھر سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں...! ماں اگر ناراض ہو جائے.....تو اسے منانے کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے.....اور اللہ تعالیٰ ایک بول پر معاف کر دیتا ہے ایسے مہربان اللہ کی نافرمانی کیوں کی جاتی ہے؟

اللہ کا حبیب کہہ رہا ہے.......!

تو ہی ہے.....جسے یاد کیا جائے.........

تو ہی ہے.....جسے پکارا جائے.........

تو ہی ہے.....جس کے سامنے سر جھکایا جائے.........

تو ہی ہے.....جو سخاوت کے دریا بہاتا ہے.........

تو اکیلا ہے.....تیرا ساتھی کوئی نہیں.........

تو اکیلا ہے.....تیرا شریک کوئی نہیں.....تو اکیلا ہے.....تیرا وزیر کوئی نہیں.......

لا الہ الا اللہ....میں سب کچھ چھپا ہوا ہے یہ اقرار معرفت.....اقرار عبدیت.....اقرار توحید...... اقرار نبوت......کہ یا اللہ! بس ہم تیرے ہو گئے ہیں۔ اپنی سواری کو اللہ کی طرف چھوڑ دے اور اپنے محبوب کی طرف لوٹ جا۔

تو میرے شوق نے مجھے پکارا کہ رک جا...تھم جا...ٹھہر جا...سامان رکھ...تیری منزل آ گئی...کہ تیرے محبوب کا گھر آ گیا....

اللہ پر مرمٹیے

بھائیو! انسان محبت کرنے والی مخلوق ہے یہ محبت کے بغیر نہیں رہ سکتا کسی نہ کسی پر تو دل آئے گا یہ دل کسی پر ضرور آئے گا...اللہ چاہتا ہے کہ.....مجھ پر تیرا دل آ جائے... تو دل میں مجھے بسا لے...یہ اللہ ہم سے چاہتا ہے۔

..... والذین امنو اشد حبا اللہ......اللہ پر مرمٹنے یہ جذبہ اللہ ہمارے دل میں چاہتا ہے۔

ان صلوتی ونسکی ومحیای و مماتی للہ رب العالمین ......

میرا جینا...میرا مرنا...میری نماز...میری قربانی...میرا سب کچھ.....

میرے اللہ کے لئے بن جائے۔ اللہ اس دل میں یہ دیکھنا چاہتا ہے۔

دیکھو بھائیو!

جیسے وہ اپنی اطاعت میں شرک برداشت نہیں کرتا، اپنی محبت میں بھی شرک برداشت نہیں کرتا یہ تو مخلوق برداشت نہیں کرتی.....عورت کو سوکن سے عار کیوں آتی ہے.....؟ کہ محبت میں شریک داخل ہو گیا.....اور اندر ہی اندر تڑپ رہی ہے...اور اندر ہی اندر آگ جل رہی ہے...اور جو ہے ہی غیور ذات.....وحدہ لاشریک.....ذات وہ بھی اپنے بندے یا بندی کے دل میں کسی غیر کو دیکھنا نہیں چاہتا..... اللہ اکبر..... نماز کی نیت باندھ کر کھڑے ہو جایئے.....ابھی پتہ چل جائے گا کہ دل میں اللہ ہے کہ کوئی اور.....ہم نے غیروں کو بسایا ہوا ہے...! اس دل کو ویران کر دیا...! بے آواز کر دیا...! جالے لگ گئے....! گھر میں جالا نظر آ جائے تو نوکر کی شامت.....بیگم کی شامت.....کہ ایسی پھوہڑ.....کہ ایسی بدتمیز.....یہ جالے لٹکے ہوئے۔

غیر اللہ کی محبت کا جال

یہ جو میرے دل میں جالا بن گیا... سالوں سال کا... اللہ کے غیر کی محبت کا... اس کا غم کوئی نہیں۔ کپڑے پر داغ نظر آئیں تو فوراً دھویا جائے......

دل کے داغ نظر آ جائیں تو ہم اپنے سے نفرت کرنے لگ جائیں......

برتن میں بدبو آ جائے تو ہم اٹھا کے پھینک دیتے ہیں......

اگر اپنے دل کی بدبو اللہ سونگھا دیتا تو ہم دل اٹھا کر باہر پھینک دیتے.....

یہ کتنے گندے ہو چکے ہیں؟ کہ اس میں غیر ہی غیر ہے......

وہ نہیں ہے......... جس کو اس میں بسانا تھا.........

دل کو اللہ کی محبت سے بھر دو

اللہ کی قسم عرش بھی اس دل کے سامنے چھوٹا پڑ جاتا ہے... جس میں اللہ کی محبت اتر جاتی ہے..

عرش بھی چھوٹا ہے، جس میں اللہ آ گیا.........

جبکہ سوئی کے ناکے سے تنگ ہے وہ دل جس سے اللہ نکل گیا....

جس سے اللہ کا تعلق... محبت... معرفت نکل گئی... سوئی کے ناکے سے بھی تنگ ہے...

تو مرنے سے پہلے اپنے اندر سے جی لگالیں۔ اللہ کی قسم! کوئی کائنات کی شکل... کوئی نغمہ... کوئی نعمت... کوئی مشروب... کوئی غذا... کوئی تخت... کوئی جلوہ... کوئی نظارہ... دل کی دنیا کو آباد نہیں کر سکتا..!

یہ آباد صرف اللہ سے ہوتا ہے.....! اگر اللہ ہوگا... تو یہ آباد ہوگا.....! اگر اللہ نہ ہو... تو کائنات کا حسین سے حسین منظر بھی اس کی دنیا کو ویران رکھے گا.....! اس کے دل کا دیا نہ جل سکا... نہ کوئی جلا سکتا ہے.....! نہ کبھی جلے گا..... اس کا دل اللہ سے ہٹ گیا..... اس کے دل کی شمع بجھی ہے... یہ کبھی نہ جلے گی.....! نہ راگ و رنگ سے... نہ جلووں میں... نہ نظاروں میں... نہ کائنات کی دولت میں... نہ عرش و فرش میں...! اس کو جلاتا ہے... اس اپ کو روشن کرتا ہے... تو اس میں اللہ کو لے لیں........! اللہ کو جو تیار بیٹھا ہے کہ تو مجھے بلا کہ میں آجاؤں.......!

کتے سے سبق سیکھو!

تجھے وجود دیا تھا کہ میری اطاعت میں جھک جا.....! تو نے اسی وجود کو میرے خلاف استعمال کیا...!

......ھکذا جزآء من احسن الیك.....؟ جو احسان کریں اس کے ساتھ یہی کیا جاتا ہے.....!

اپنے گھر کے کتے سے آدمی کو سبق سیکھنا چاہیئے..... آپ اس کو مارتے ہیں تو سر جھکاتا ہے..... آپ کے گھر کا کوئی بچہ بھی اس کو مارے تو سر نہیں اٹھائے گا..... باہر سے کوئی سات فٹ کا آدمی بھی آ جائے تو اس پر جھپٹ پڑے گا..... چاہے اس کی جان بھی چلی جائے.....! اور اپنے گھر کا بچہ اس کو مار رہا ہے..... اس کے اوپر بیٹھا ہوا ہے..... کچھ نہیں کہتا.....!

روٹی کھاتے ہوئے کتے کو بلاؤ! تو وہ روٹی چھوڑ کے آ جاتا ہے سارے بیٹھے رہتے ہیں۔

وفا سیکھنی ہے تو گھوڑے سے سیکھو

اللہ تعالیٰ نے... سورۃ العٰدیٰت... میں بڑا گلہ کیا ہے.........!

......والعٰدیٰت ضبحاً فالموریٰت قدحاً فالمغیرٰت صبحا فاثرن به نقعاً فوسطن به جمعا ان الانسان لربه لکنود...

قسم ہے... تیزی سے دوڑنے والے گھوڑوں کی! قسم ہے... ان کی جو پتھروں پر

پاؤں رکھتے ہیں تو آگ نکلتی ہے... (عرب جب گھوڑے دوڑاتے تھے تو ان کے پیر پتھروں پر پڑتے تو آگ نکلتی تھی) اور قسم ہے... اور ان گھوڑوں کی جو غبار اڑاتے ہیں... جو صبح کے وقت حملہ آور ہوتے ہیں۔

اور دشمن کے اندر گھس جانے والے گھوڑوں کی.... اللہ پاک قسمیں کھا رہے ہیں۔ اور آگے مضمون یہ ہے کہ اے انسان! تو بڑا ناشکرا ہے۔ اس آیت کے تحت مفسرین لکھتے ہیں کہ ان آیات میں جوڑ یہ ہے کہ اللہ فرماتا ہے...! اے میرے بندے! میں نے گھوڑے کو پیدا کیا۔ گھوڑے کا وجود بنایا... اور پھر تیری ملک میں دیا... اس کے اندر میں نے رکھی مالک سے وفا... اسمیں وفا مالک الملک نے رکھی ہے تو نے کیا کیا ہے....؟

ایک وقت میں پانی پلایا... اور دو وقت چارہ کھلایا... کبھی سوکھا کھلایا... کبھی تر کھلایا...

لیکن تیرے دو وقت کے کھانے کی اس نے وہ وفا کی ہے........

تو اس پر سوار ہوتا ہے... تو وہ دوڑتا ہے......

تو حملہ کرتا ہے...... وہ آگے چلتا ہے.......

تو دشمن کے درمیان اترتا ہے..... تو وہ درمیان میں کودتا ہے.....

سارا دن لڑتا ہے...... تو پیچھے منہ نہیں موڑتا.......

آگے صبح پھر حملہ کرتا ہے.... تو تیرا گھوڑا یہ نہیں کہتا کہ میں تھکا ہوا ہوں... میں نہیں جاتا... وہ پھر تیرے ساتھ چلتا ہے۔

سبع معلقات (یہ درس نظامی کی ایک کتاب کا نام ہے) کا شاعر اپنے گھوڑے کی تعریف کرتا ہے۔

یدعون عنك غرما هو كانها　　　السنان بيرفي لبان ادهيم

سبع معلقات شعر کی مشہور کتاب ہے وہ اپنے گھوڑے کی تعریف کرتا ہے کہ میں جب اپنے گھوڑے لے کر حملہ آور ہوتا ہوں تو اتنے بڑے بڑے نیزے اس گھوڑے کے سینے میں لگ رہے ہوتے ہیں جیسے کہ کنویں کے ڈول میں جوری لگتی ہے۔

بات پوری سمجھ میں اس وقت آتی ہے.... جب کہ عرب کا نقشہ سامنے ہو عرب میں پانی بہت نیچے ہوتا ہے.... تو اس کے لئے بہت لمبی سی رسی ہوتی تھی تو لمبی رسی ڈول باندھ کر پانی نکالتے تھے.... نیزا جتنا لمبا ہوتا ہے اتنا زور سے اندر اترتا ہے.... بڑی [illegible] سے اندر جاتا ہے.... تو وہ کہتا ہے جب میں گھوڑے کو لے کر حملہ کرتا ہوں تو کنویں [illegible] رسی کی طرح لمبے نیزے اس کے سینے پر لگتے ہیں.... تو وہ گھوڑا کبھی نہیں کہتا کہ مالک [illegible] زخمی ہو گیا ہوں.... پیچھے ہٹتا ہوں.... اس کا یہ حال ہوتا ہے کہ وہ اون کی شلوار پہن [illegible] ہے.... میری نافرمانی نہیں کرتا....! اللہ پاک فرماتا ہے کہ اے میرے بندے! گھوڑا [illegible] اتنا وفادار ہے تو پھر تو میرا وفادار کیوں نہیں بنتا میں نے تجھے کہاں سے کہاں پہنچایا۔

میرا جینا.... میرا مرنا اللہ کے لئے ہو

میرے بھائیو! ہم اللہ کی ماننے کے جذبے کیساتھ زندہ رہیں.... ہمارا کوئی اور جذبہ نہ ہو....!

...... ان صلاتی ...... ونسکی　　ومحیای......

ومماتی...... لله رب العلمین......

میرا جینا..... میرا مرنا..... میری جان..... میرا مال..... میری زندگی .... میرا سب [illegible]..... تیرے لئے ہے میں تیرا ہو گیا۔ میرے بھائیو! اللہ کا بن کر رہنا ہی زندگی ہے... [illegible] کوئی زندگی نہیں دیکھو نا کتنا کریم ہے۔

ہمارے گناہ بڑھتے ہیں..... اسکا رحم بڑھتا ہے..............

ہماری دلیری بڑھتی ہے......... اسکی چشم پوشی بڑھتی ہے......

ہماری بے حیائی بڑھتی ہے........ اسکا حیا بڑھتا ہے..........

ہم دلیر ہوتے ہیں........... وہ پردے ڈالتا ہے............

ہم گناہ کرتے ہیں........... وہ چھپاتا پھرتا ہے..........

کہ تیرے گناہ کا کسی کو پتہ نہ چل جائے......................

اوراس امت کے ساتھ تو خاص معاملہ ہے قیامت کے دن اللہ کا حبیب کہے گا....
یا اللہ میری امت کا حساب میرے حوالے کردے.....!
اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیوں.........؟
کہیں گے! ان کو کسی کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے.....!
اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جب آپ حساب لیں گے تو تیرے سامنے تو شرمندہ ہونگے کہ نہیں ہونگے، میں تجھے بھی حساب لینے نہیں دوں گا میں خود بھی انکا اکیلے... پردہ میں.... حساب لے کے فارغ کردوں گا۔

اللہ کی محبت میں نفس کشی

میرے بھائیو! راتوں کو رونے کی لذت بھی سیکھ لو..... مخلوق سے محبت کو سیکھا..... اور رنڈی بازاری عورتوں کی محبت کو سیکھا..... اپنے مالک سے بھی محبت کرنا سیکھو........ یہ دل اللہ کے لئے ہے... اس میں چاہے سارا جہاں بٹھا دو..... میرے رب کی قسم ...! وہ سن رہا ہے.... وہ گواہ ہے ....کہ ساری کائنات کی دولت اور حسن و جمال آپ کے قدموں میں ڈھیر کردیا جائے۔

بے چین دل کا مرہم! اللہ

یہاں اگر اللہ نہیں ہے تو یہ روح بے قرار رہے گی..... یہ جسم بے قرار رہے گا... اسے دنیا کی کوئی رونق ....کوئی محفل ....کوئی قہقہوں میں ....کوئی ہوٹلوں کی محفلیں.... لاکھوں حسین چہرے.... اس کے دل کی آگ کو ٹھنڈک نہیں پہنچا سکتے..............!

یہ آگ بھڑکتی رہے گی..... یہ تشنہ رہے گا...... اس کی پیاس بڑھتی رہے گی.... اس کا غم بڑھتا رہے گا.... اس کا صرف ایک علاج ہے اس سے محبت کرے.... جو اس سے محبت کئے بیٹھا ہے......! کیسی عجیب بات ہے ماں باپ کی نافرمانی کرو گھر سے نکال دیتے

عبرت انگیز بیانات

وہ اخبار میں چھاپ دیتے ہیں کہ فلاں بن فلاں میرا نافرمان ہے.... میں اسے ساری جائیداد سے محروم کرتا ہوں.......!

کتنی نافرمانیاں مگر کریم آقا ڈھیل دیتا رہا

ان آنکھوں نے کتنا غلط دیکھا ہے کسی کی اللہ نے آنکھیں لیں ہیں واپس..... کہ آنکھوں سے محروم کردو
ان کانوں نے کتنا غلط سنا ہے...... کبھی اللہ نے کسی کے پردے پھاڑے ہیں....؟
یہ شہوت کتنی غلط استعمال ہوئی ہے...... کبھی اللہ نے عذاب کا کوڑا برسایا ہے....؟
ان ہاتھوں نے کتنا غلط لیا اور دیا کتنا غلط لکھا ہے...... کبھی اللہ نے ہاتھ توڑا ہے..؟
یہ پاؤں کتنی غلط محفلوں میں اٹھے ہیں...... کبھی اللہ نے پاؤں کاٹا ہے..........؟
اس دماغ نے کتنا غلط سوچا ہے...... کبھی اللہ نے دماغ کو خراب کیا ہے.........؟
اس دل نے کتنا غیر کو چاہا ہے.... کتنی مخلوق کی محبت اس دل میں آئی ہے.........؟
کبھی اللہ پاک نے اس دل کو اندھا کیا ہے..............................؟

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا انوکھا واقعہ

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے پاس ایک عورت آئی کہا اے شیخ.... ! اگر اللہ نے پردے کا حکم نہ دیا ہوتا تو میں اپنے چہرے سے نقاب اٹھا کے تجھے دکھاتی کہ اللہ نے مجھے کیا جمال بخشا ہے.... لیکن اس کے باوجود میرا خاوند دوسری شادی کرنا چاہتا ہے.... یہ سن کر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ پر غشی طاری ہوگئی لوگ بڑے حیران ہوئے کہ یہ کس بات پر غشی ہے جب ہوش میں آئے تو فرمایا لوگو.....! یہ ایک مخلوق ہے جو اپنی محبت میں شریک کو برداشت نہیں کررہی وہ دو جہاں کا بادشاہ اپنی محبت میں شریک کیسے برداشت کرے گا۔

خون کے آنسو!

میرے بھائیو! اللہ کی قسم اس نقصان کا مداوا نہیں ہوسکتا...چاہے.....ہم خون کے آنسو روئیں.....جو آج ہم کر چکے ہیں.....چالیس سال میں ایک سجدہ بھی ایسا نصیب نہیں.....جس میں اللہ ہی کا دھیان ہو کسی اور کا دھیان نہ ہو تو ایسے شخص کو کہاں سے روا ہے کہ.....اپنی فیکٹری کو دیکھے.....کارخانوں کو دیکھے جسے دل کا دورہ پڑتا ہے وہ کہتا ہے مجھے یہاں سے لے چلو.........!

میری فیکٹری جانے دو.......مل جانے دو.......کاروبار جانے دو.......مجھے شادی کی ضرورت نہیں.....میں کسی فنکشن پہ جانا نہیں چاہتا......پہلے میرے دل کو سنبھالو زندگی ہے.....تو سب کچھ ہے۔

ہوش میں آجاؤ ایسا نہ ہو کہ!!!

وہ دل.....جو اللہ کی محبت سے خالی ہو چکا ہے...........

وہ دل......جو گناہوں کی لذت کا عادی ہو چکا ہے...........

اور وہ آنکھ.....جو گناہوں کی لذت سے آشنا ہو چکی ہے.........

وہ کان.......جو گناہوں کی لذت سننے کے عادی ہو چکے ہیں.....

وہ وجود جسکا.......ایک ایک بال گناہوں میں جکڑا ہوا ہو.........

اسے یہ ہوش نہیں ہے کہ میں نے کل اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے ایک جھٹکا دل کا لگے تو سارے کاروبار چھوٹ جاتے ہیں.....یہاں سارے وجود کو جھٹکا لگ چکا ہے کہ...

ناخن تک اللہ کی نافرمانی میں جکڑا ہوا ہے.........

بال بال اللہ کی نافرمانی میں جکڑا ہوا ہے.........

اس زبان نے کتنے غلط بول بولے ہیں.........؟

ان آنکھوں نے کتنا غلط دیکھا ہے...............؟

ان کانوں نے کتنا غلط سنا ہے...............؟

ان ہاتھوں نے کتنے ظلم کیئے ہیں...............؟

یہ پاؤں کیسی کیسی غلط محفلوں کی طرف اٹھے ہیں؟

اور اسی وجود کیساتھ اللہ کے سامنے جانا ہے......

میرے بھائیو! ہم تھوڑی دیر کیلئے تو ہوش میں آنے کی کوشش کریں.....شراب میں غرق ہونے والے کو بھی ہوش آجاتا ہے.....یہ کیسا نشہ چڑھا ہوا ہے کہ.....پچاس سال گزر چکے ہیں.....کوئی ہوش میں ہی نہیں آرہا.....کہ ہم کس طرف کو جارہے ہیں.....اور کس کے ساتھ ہمارا معاملہ پیش آنے والا ہے.....جہاں کھرے کھوٹے کو الگ کیا جائے گا۔

فقیر وہ ہے جسے اللہ نہ ملا

کیا ہماری بدقسمتی ہے کہ.....چالیس سال میں کوئی ایک رکعت بھی ایسی نصیب نہیں ہوئی جس میں.....میں نے اللہ کے ساتھ پیار محبت سے بات کی ہو.....اور میں اپنے اللہ کو یاد کر کے اللہ اکبر سے شروع ہوا اور سجدے تک اللہ کی عشق میں چلا گیا.....یہ کیسا فقیروں کا دیس ہے.....یہ کیسی فقیروں کی دنیا ہے لوگ فقیر کہتے ہیں ان کو جو یہ جھگیوں میں رہتے ہیں۔

فقیر وہ ہے جسے اللہ نہ ملا...............

فقیر وہ ہے.....جو اللہ کی گھر میں آکر بھی اللہ کو نہ پاسکا.....

جسے اللہ کے نام کی محبت کا ذائقہ نہ ملا...............

جو اللہ کے نام کی حلاوت نہ دیکھ سکا...............

جو تنہائیوں میں اللہ کے سامنے بیٹھ کے رو نہ سکا......

جو اللہ کو دکھڑے نہ سنا سکا...............

جو اللہ کی محبت میں نہ تڑپا، نہ رویا اور نہ مچلا..........

یہ ہے فقیر میرے بھائیو! وہ فقیر نہیں جو اسلام آباد کی گلیوں میں مانگتا پھر رہا ہے۔

قارون سے اللہ کی محبت

جس سے اللہ کا تعلق..... محبت..... معرفت نکل گئی وہ...... من سم الخياط سوئی کے ناکے سے بھی تنگ ہے..... تو مرنے سے پہلے اپنے اللہ سے جی لگالیں۔

قارون نے موسیٰ علیہ السلام پر تہمت لگائی..... تو موسیٰ علیہ السلام رو پڑے سجدے میں گر گئے..... اللہ نے فرمایا زمین تیرے تابع ہے جو کہے گا وہ کرے گی۔

تو موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوئے زمین سے فرمایا۔ قارون کو پکڑ لو...

زمین نے پکڑا تو اندر چلا گیا... کہنے لگا ہائے موسیٰ! معاف کردے.......

آپ نے فرمایا..... اور پکڑو... تو اور اندر گیا.... اے موسیٰ! معاف کردے....

آپ نے کہا... اور پکڑو... وہ کہتا رہا..... اے موسیٰ! معاف کردے..........

وہ کہتے رہے... اور پکڑو..... یہاں تک کہ وہ پورا اندر غرق ہو گیا.............

اب اللہ کی بھی سنو اللہ نے فرمایا.........!

اے موسیٰ! وہ تجھ سے ہی معافیاں مانگتا رہا مجھ سے ایک دفعہ ہی مانگتا تو میں معاف کر دیتا...!

آپ اندازہ فرمائیں۔ ایسے رحیم اللہ کی ہم نافرنی کریں.... کہ جو قارون جیسے کو معاف کرنے کے لئے تیار بیٹھا ہے.... کہ توبہ تو کرے..... جب فرعون غرق ہوا.... فرعون غرق ہوا.....! تو اس نے کلمہ پڑھا جبرائیل علیہ السلام نے آگے بڑھ کے مٹی اس کے منہ میں ڈال دی..... کہ کہیں اللہ اس کی توبہ قبول نہ کرے۔

جبرائیل علیہ السلام نے خود حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جب فرعون نے کلمہ پڑھا تو مجھے ڈر لگا..... کہ اس کی رحمت اتنی وسیع ہے کہ کہیں

اس کی توبہ قبول نہ ہو جائے، اور اس کے ظلم کو دیکھ کر دل میں یہ تھا، کہ یہ خبیث کہیں توبہ کر کے نہ مر جائے۔ میں نے منہ بند کر دیا کہ توبہ نہ کر سکے۔

جس رب کی رحمت اتنی وسیع ہو..... اسکے سامنے جھکنا ہی تو انسانیت کی معراج ہے... نہ یہ کہ الٹا فلسفہ چونکہ اللہ مہربان ہے لہٰذا جو مرضی کرتے پھرو.... یہ بھی کوئی فلسفہ ہے... کتا آپ کی روٹی کھائے تو گردن جھکا دے..... اور میں رب کا رزق کھاؤں تو گردن اٹھاؤں..... تو کیا میرا اخلاق کتے سے بھی نیچے چلا جائے.... گھوڑے کو چارہ ڈالو تو وہ سر جھکا کے ساری منزلیں طے کرنے کو تیار ہو جائے..... اور اللہ مجھے دے اور میں گردن اکڑا لوں یہ بھی کوئی طریقہ ہے۔

میرے گنہگار بندے تو پکار میں حاضر ہوں

ایک آدمی ستر سال یا صنم..... یا صنم... پکارتا رہا ایک دن غلطی سے... یا صمد... کہہ دیا۔ اللہ نے فوراً کہا..... لبیك ...... لبیك ...... لبیك.... میرے بندے میں حاضر ہوں...!

فرشتے پکارے...! یا اللہ غلطی سے بول بیٹھا...... اسے تو تیرا پتہ ہی نہیں ہے۔

ارشاد ہوا...! میں ستر سال سے انتظار میں تھا کہ کبھی تو مجھے بلائے گا...... آج بلایا تو ہے چاہے بھول کے بلایا ہے، جب اس سے ایسا پیار ہے تو جو ماننے والا ہوگا اس سے کیسا پیار ہوگا۔

اللہ کے نبی کی مبارک زندگی ہم نے اپنے اندر زندہ کرنی ہے اور ساری دنیا کے مسلمانوں میں زندہ کرنی ہے یہ ہماری محبت ہے یہی ہمارا کام ہے..... ختم نبوت کو ہر مرد و عورت ماننے والا ہے..... آپ آخری نبی ہیں ..... ختم نبوت کے صدقہ سے یہ کام ہمارے ذمہ ہے کہ ساری دنیا کے مرد و عورت سے توبہ کروائیں۔

کوئی ہے ایسا مہربان! ذرا دکھاؤ تو صحیح

حشر کے میدان میں دو آدمیوں کو اللہ دوزخ سے نکالے گا... پھر فرمائے گا..... چلو جاؤ واپس ..... ایک بھاگے گا ......اور جا کے چھلانگ لگا دے گا....... دوسرا چلے گا ...... پیچھے مڑ مڑ کے دیکھے گا...... اللہ دونوں کو بلالے گا...! ارے بھائی تو نے کیوں آگ میں چھلانگ لگائی.....؟ کہے گا یا اللہ! ساری زندگی تیری نافرمانی کی.....! جس کی وجہ سے آگ دیکھی...... میں نے سوچا یہ ایک حکم مان لوں، شاید اسی پہ میرا کام بن جائے.....!

دوسرے سے پوچھا.....! ارے تو کیوں پیچھے مڑ کے دیکھتا تھا.....؟ وہ کہے گا یا اللہ! جب ایک دفعہ تو نے نکال لیا تو پھر تیری سخاوت کی کہانیاں آسمانوں میں مشہور ہیں .....اب میں انتظار میں تھا کہ کب تیری سخاوت متوجہ ہو.....اور میری بخشش کا فیصلہ ہو ....! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے! چلو تم دونوں جنت میں چلے جاؤ........!

میرے بھائیو!!! اتنا بڑا خالق و مالک کہے مجھ سے اپنا تعلق جوڑو...... ہم اپنی اوقات تو دیکھیں......!

شیشے کے سامنے اپنے آپ کو نہ تولا کریں ....شیشہ بڑا دھوکہ دیتا ہے.... بیت الخلاء میں بیٹھ کر اپنی اوقات کو تولا کریں.....کہ میری کیا اوقات ہے؟

شیشہ دھوکہ دیتا ہے...........دفتر دھوکہ دیتا ہے...............

گاڑی دھوکہ دیتی ہے.........زیور دھوکہ دیتا ہے...............

ماتھے کا جھومر دھوکہ دیتا ہے.................................

پچاس پچاس ہزار کے جوڑے دھوکہ دیتے ہیں بیت الخلاء میں بیٹھ کر اپنی حقیقت پر غور کریں کہ میں کیا ہوں.........؟ پھر اتنا بڑا بادشاہ کہے کہ مجھ سے یاری لگا.......! اگر دنیا کے گندے بادشاہوں سے دوستی لگانا پڑے تو ہزاروں پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں......اور وہ ایسا مہربان ہے کہ ایک پل میں یاری لگانے کو تیار ہے...سارے گناہ معاف کرنے کو تیار ہے...

فکر آخرت ہو تو ایسی ہو

حضرتِ معاذہ عدویہ جب رات آتی تو کہتیں کہ اے معاذہ! تیری آخری رات ہو.......کل کا سورج تو نہیں دیکھے گی..... کچھ کرنا ہے تو کر لے .....اور یہ کہہ کر ساری رات جاگتی رہتیں۔ مصلے پہ بیٹھے..... بیٹھے.....سو جاتیں پھر اگلی رات آتی....معاذہ! یہ آخری رات ہے....کل کا سورج نہیں آئے گا.... کچھ کرنا ہے تو کر لے.....پھر ساری رات بندگی میں لگی رہتیں..... جب ان کا انتقال ہونے لگا تو رونے لگیں.... پھر ہنسنے لگیں...تو عورتوں نے کہا روتی کس بات پہ ہو.....؟ کہا روئی....اس بات پہ ہوں کہ آج کے بعد نماز سے محرومی ہو جائے گی۔ اور نماز....اور روزہ....آج کے بعد چھوٹ گیا۔ اس بات پہ رونا آیا ہے اور ہنسی کس بات پہ ہو......؟ ان کا خاوند سلۃ ابن الاشیمؒ ترکستان کے جہاد میں پہلے شہید ہو گئے تھے..... وہ بہت بڑے تابعین میں سے تھے۔ تو فرمانے لگیں.... ہنسی اس بات پر ہوں کہ وہ سامنے میرے خاوند کھڑے ہوئے کہہ رہے ہیں.....! کہ تجھے لینے کیلئے آیا ہوں تو اس بات پہ ہنس رہی ہوں.....کہ اللہ نے ملاپ کر دیا کہ وہ سامنے کھڑے ہیں.... صحن میں....اور کہہ رہے ہیں کہ تجھے لینے کیلئے آیا ہوں.....! اور اس کے ساتھ ہی انتقال ہو گیا۔ تو ہم اللہ کی ذات کو سامنے رکھ کر چلنے والے بنیں

باندی کی اللہ سے محبت کا واقعہ

محمد بن حسین بغدادیؒ بازار میں گئے ایک کنیز....لونڈی.....فروخت ہو رہی تھی اس کو خرید کر لے آئے لوگوں نے کہا پاگل سی ہے انہوں نے کہا کوئی بات نہیں.....رات کو آدھی رات کے بعد آنکھ کھلی تو دیکھا.....وہ لونڈی مصلے پہ بیٹھی تھی....اور اللہ سے لو لگا رہی تھی....آنسو بہہ رہے.....سینہ گھٹ رہا....اور اللہ کو کہہ رہی ہے...! اے اللہ وہ محبت جو تجھے مجھ سے ہے.....! الٹ کہہ رہی، کہنا تو یہ چاہیے تھا کہ وہ محبت جو مجھے تجھ سے ہے۔

الٹ کہہ رہی تھی وہ محبت جو تجھے مجھ سے ہے.....! میں اس کے واسطے سے تجھ سے سوال کرتی ہوں.....تو انہوں نے ٹوکا کہ اے لڑکی کیا کہتی ہے.....! یوں کہہ وہ محبت جو مجھے تجھ سے ہے.....! کہنے لگی چپ کرو! اگر اسے مجھ سے محبت نہ ہوتی تو مجھے یہاں نہ بیٹھاتا تجھے وہاں نہ سلاتا.....مجھ سے محبت ہے تو میری نیند سے مجھے اٹھا کر مصلے پر کھڑا کر دیا.....! پھر کہنے لگی اے اللہ! اب تو تیری میری محبت کا راز فاش ہو گیا..لوگوں کو پتہ چل گیا کہ..ہم محب اور محبوب ہیں...اے اللہ! اب مجھے اپنا وصال دے دے...مجھے اپنا ملاپ دے دے...مجھے اپنے پاس بلا لے...! یہ کہہ کر چیخ ماری اور جان نکل گئی۔

فرماتے ہیں مجھے بڑا غم ہوا میں صبح اٹھا اس کا کفن لینے گیا کفن لے کر آیا تو دیکھا کہ سبز کفن چڑھا ہوا ہے اور اس پر نورانی سطر سے لکھا ہوا..... الا ان اولیاء لا خوف علیہم و لا ھم یحزنون.....کہ سن لو! اللہ کے دوستوں کو نہ دنیا میں غم ہے.....نہ آخرت میں خوف ہے۔

خولہؓ کی پکار! تو نہیں سنتا تو اللہ کو سناتی ہوں

حضرت خولہ بنت ثعلبہؓ ایک صحابیہ ہیں ان کے خاوند نے ان کو طلاق دے دی۔ جاہلیت کی طلاق...! وہ طلاق کیا تھی...؟ کہ کوئی آدمی یوں کہتا تو...میری ماں کی طرح ہے....تو وہ عورت اس پر حرام ہو جاتی...اور ایسی حرام ہوتی کہ پھر کبھی نکاح بھی نہیں ہو سکتا تھا....! یہ زمانہ جاہلیت میں ہوتا تھا۔

ابھی اسلام میں اس کے بارے میں کوئی حکم نہیں آیا تھا تو حضرت خولہ بنت ثعلبہؓ کو ان کے خاوند اوس بنت صامت نے یہ کہہ دیا تو میری ماں کی طرح ہے.....اور وہ پریشان ہو گئیں کہ چھوٹے چھوٹے بچے...عمر میری ڈھل گئی....دوسری شادی کے قابل نہیں....اب میں کہاں زندگی گزاروں....تو وہ بھاگی ہوئی حضور اکرم ﷺ کے در پہ آئی.....

والی مثال۔

یہ طلاق آج کے بعد ہم ختم کرتے ہیں، حضرت محمد ﷺ کی غلامی میں مردہ عورت اتنا اونچا اڑ سکتا ہے

ظالم تجھے پتا ہے یہ کون ہے؟

حضرت عمرؓ امیر المؤمنین تھے تشریف لے جا رہے تھے۔ ایک عورت نے روک لیا امیر المؤمنین! وہ ٹھہر گئے وہ عورت کہنے لگی....ایک زمانہ تھا تو عمری....عمری کہلاتا تھا پھر تو عمر بنا....پھر تو امیر المؤمنین بنا اسی طرح کچھ اور باتیں کہیں لوگ کھڑے ہو گئے۔ جب وہ چلی گئی تو ایک آدمی نے کہا! امیر المؤمنین! آپ ایک بڑھیا کی خاطر رک گئے..کہا! اے ظالم پتہ بھی ہے یہ کون بڑھیا ہے...؟ یہ وہ ہے جس کی پکار کو اللہ نے عرش پہ سنا تو عمرؓ فرش پہ کیسے نہ سنے۔ یہ خولہؓ بنت ثعلبہؓ ہے۔ جس کیلئے قرآن اتارا گیا.....!

رب کو سناتی ہوں...! یا اللہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں....
میرے پاس رہیں گے....تو ان کو کہاں سے کھلاؤں گی....اور اگر اس
کے پاس بھیجوں....تو وہ کہیں اور شادی کر لے.....میرے بچے رُل
جائیں.....یا اللہ! اپنے نبی کی زبان پر میرے حق میں فیصلہ دے....

حالانکہ حضور ﷺ طلاق کا فیصلہ دے چکے ہیں...! اور یہ کیا کہہ رہی، یا اللہ میرے حق میں فیصلہ دے۔

اگر اللہ تعالیٰ ویسے ہی ارشاد فرماتے تو کوئی اس بات کو جھٹلاتا......کوئی اس کی تصدیق کرتا.....اللہ نے قرآن اتارا تا کہ قیامت تک پتہ چلے کہ میرے نبی کی مان کر ایک عورت کتنا اونچا پرواز کر سکتی ہے......قد سمع اللہ قول التی تجادلک فی زوجھا...... اٹھائیسواں سپارہ شروع ہو رہا ہے.....ہم نے یقیناً سن لیا، جو اپنے خاوند کا جھگڑا لے کر آپ ﷺ کی بارگاہ میں پہنچی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کنگھی کر رہی تھیں۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے کہا! یا رسول اللہ ﷺ مصیبت مشکل آ گئی۔ کیا ہوا.....؟ کہا میرے خاوند نے مجھ کو کہا! تو میری ماں کی طرح ہے.....یہ تو جاہلیت کی طلاق ہے آپ اس طلاق کو کینسل کر دیں..... ختم کر دیں.....تو ابھی چونکہ شریعت کا کوئی حکم آیا نہیں تھا تو آپ نے رواج کے مطابق فتوی دے دیا۔ کہ.....حرمت علیہ.....تو اس پر حرام ہو گئی۔

اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ.....ان ابو ولدی.....وہ میرے بچوں کا باپ ہے.....تفرق اھلی.....ماں باپ میرے مر گئے، پیسہ میرا ختم.....افناء شبابی.....جوانی میری ختم.....تو میں اور کس در پہ زندگی گزاروں...؟ اگر آپ نے یہ طلاق برقرار رکھی تو پھر میری باقی زندگی کہاں گزارے گی...؟

آپ نے پھر کہا.....حرمت علیہ.....تو حرام ہو گئی.....اس نے پھر درخواست کی کہ یا رسول اللہ ﷺ نظر ثانی فرمائیں.....آپ نے دیکھا مانتی نہیں تو آپ نے سر جھکا لیا بولے نہیں خاموش ہو گئے۔

جب اس نے دیکھا کہ آپ اعراض کر لیا آپ نہیں دیکھ رہے تو اس نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی کہنے لگی آپ نہیں سنتے.....میں آپ کے رب سے گلہ کرتی ہوں.....بات کو نہیں سنا (یہ کلام درمیان میں چھپا ہوا ہے).....وتشتکی الی اللہ.....پھر اس نے اپنے رب کو پکارا...کہ اے اللہ! تیرا نبی تو نہیں سنتا تو سن..... واللہ یسمع تحاورکما.....

اللہ تم دونوں کا مناظرہ سن رہا تھا.....آپ انکار کر رہے تھے.....وہ اقرار کروانا چاہتی تھی.....ان اللہ سمیع بصیر.....آپ کا رب سنتا بھی ہے.....دیکھتا بھی ہے.....آج کے بعد میں اس طلاق کو باطل کرتا ہوں..... ختم کرتا ہوں اور اپنا فیصلہ خولہ رضی اللہ عنہا کے حق میں دیتا ہوں البتہ اس کا جرمانہ عائد کرتا ہوں۔

ایک غلام آزاد کرے.....بیوی حلال.........یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے.....

دل کی اجڑی ہوئی دنیا کی بھلائی

اللہ پاک ہماری زندگی کا مقصود ہے...اللہ کو راضی کرنا...اللہ پر مرمٹنا...اللہ کے حکموں پر چلنا...اور اس کے نبی کے طریقے کو اپنانا...یہی ہماری زندگی ہے...دنیا کا زیب و زینت آج بہت زیادہ ہو چکا ہے...آنکھیں چندھیا گئیں ہیں...روشنیاں بڑھ گئی ہیں.....

دل اندھے ہیں.............آج دنیا سے انسانیت مٹ چکی ہے.............

انسان پھر رہے ہیں.............صفات مٹ چکی ہیں.............

اور انسان پھر رہے ہیں.............گھر روشن ہیں.............

اور دل کالی رات سے زیادہ تاریک ہیں.............

شہر ساری رات دمکتے ہیں.....سڑکیں روشن ہیں.....گھر روشن ہیں.............

لیکن میرے.....آپ کے دل کی دنیا اجڑے ہوئے زمانہ گزر گیا.............

دل اندھیروں میں پڑا ہے.....اس کے ہر کونے میں اندھیرا ہے.............

اس کے ہر گوشے میں اندھیرا ہے.............

آج زمینیں سرسبز ہو چکی ہیں...لہلہا رہی ہیں.....سبزہ ہی سبزہ ہے.............

لیکن دلوں کی زمین صحرا سے زیادہ بنجر ہے.....صحرا سے بھی زیادہ ویران ہے.....شکستہ کھنڈر بن چکی ہے۔

جس دل میں اللہ کی محبت نہیں.....جو دل اللہ کیلئے تڑپتا نہیں.....

جو دل راتوں کو بستر سے مصلے پر نہیں پہنچتا.....جو دل جبینوں کو زمین پر نہیں نکاتا..

جو دل آنکھوں کے آنسوؤں کو جاری نہیں کرتا..... وہ دل دل نہیں ہے بلکہ پتھر ہے سلٹ ہو چکا ہے۔

آج بیوی نے خاوند کی محبت کا ذائقہ چکھا ہے.....ماں باپ نے اولاد کی محبت کا

ذائقہ چکھا ہے......

اور ہم سب نے درہم...دینار...سونے...اور چاندی روپے اور... پیسے کی محبت کا ذائقہ چکھا ہے...

لیکن چکھا تو اپنے رب کی محبت کا ذائقہ نہیں چکھا۔ اللہ کی محبت میں رونا اللہ کی محبت میں پریشان ہونا۔

اللہ کی محبت میں تکالیف اٹھانا یہ آج امت کے دل سے نکل گیا... یہ امت بانجھ ہوگئی سب کے دل کی دنیا اجڑ گئی...... دل اندھے... آنکھیں روشن... دل کالے... گھر سفید ہیں۔

انبیاء کا کام یہ ہے کہ آ کر اپنی جان مال اور سردھڑ کی بازی لگا کر انسانوں کے اندر ایمان کی شمع روشن کرتے ہیں..... ایمان کا چراغ جلاتے ہیں..... دلوں کو اللہ کی محبت میں آباد کرتے ہیں...

پیشانیوں کو زمین پر ٹکا کر اللہ کی محبت میں رونا سکھاتے ہیں..... مخلوق کی محبت کو نکال کر اللہ کی محبت کو پیوست کرتے ہیں .... یہ تبلیغ ہے۔

چلے چار مہینے پر تو ریڑھی کا کاروبار نہیں ہوتا..... چلے چار مہینے پر کائنات کی ہدایت کے فیصلے کہاں سے ہوں..... جیسے وہ پس گئے..... اور فنا ہوگئے..... اور بھوکے پیاسے نکلے...

حضور ﷺ نے لشکر روانہ کیا قحط کا زمانہ سب کو تھوڑا تھوڑا توشہ خود دیا۔ ہدیرؓ ایک صحابی ہیں ان کو دینا بھول گئے...! انہوں نے آ کے کہا نہیں! کہ مجھے تو دیا نہیں مجھے بھی تو دیں۔ چپ کر کے چل پڑے۔ جب جرف پار کر گئے تو کہنے لگے:

اے میرے مولا! تیرے نبی نے دیا نہیں... میں نے مانگا نہیں... تو تو جانتا ہے...

نہ میرے پاس کھانا ہے... نہ دانہ... اب میرا تو ہی کام کرے گا... میری بھوک کا تو سامان بن۔

......سبحن اللہ...... الحمدللہ...... اللہ اکبر......لا الہ الا اللہ..

یہی میرا کھانا ہے.... یہی میرا توشہ ہے..... یہی میرا زادراہ ہے......

پھر کہتے جارہے... اور چلے جارہے... کہتے جارہے... اور چلتے جارہے... جس کے لئے کہا ہے وہ تو دیکھ رہا ہے کہ یہ ہدیرؓ کیا کہہ رہا ہے...؟ عرشوں پر حرکت ہوئی جبرائیل علیہ السلام بھاگے آئے۔

یارسول اللہ ﷺ! وہ ہدیرؓ تو اللہ کو پکار رہا ہے...! اس کی پکار نے تو عرش کو ہلا دیا ہے...! اس کو آپ ﷺ نے توشہ نہیں دیا آدمی پیچھے بھگائیں...! تو آپ ﷺ نے ایک آدمی پیچھے دوڑایا۔ کہا بھاگو اور یہ اس کو دو اور معذرت بھی کرو کیا کہتا ہے؟

سنو! اللہ کے رسول ﷺ بھول گئے تھے اب آپ کو پیش کیا ہے۔ پھر مجھے بتانا کیا کہا ہے وہ گئے اونٹنی کو دوڑایا۔ ان کو جا ملے۔ بھائی! اللہ کے رسول ﷺ بھول گئے تھے اب آپ کو پیش کیا ہے۔ لیا اور آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی۔

الحمدلله الذی ذکرنی من فوق عرش و من فوق سبع سموت

اے میرے مولا! تیرے قربان جاؤں، تو نے مجھے عرش پہ یاد رکھا، تو نے مجھے عرشوں پہ یاد رکھا..... رحم کی وجہ سے..... تو نے میری بھوک پہ رحم کھایا۔ تو نے میرے ضعف پہ رحم کھایا۔

اللھم کمالم تنس ھدیر لیجعل ھدیر لاینساک

اے میرے مولا! جیسے تو ہدیرؓ کو نہیں بھولا ہدیر کو بھی توفیق دے کہ تجھے نہ بھولے۔

یوں تبلیغ چلی ہے یوں جہاد کا جھنڈا اٹھا ہے۔

جان پہ گزر گئی... مال لٹ گئے..... گھر چھوٹ گئے.....

آروں سے چیرے گئے...... سولیوں پہ چڑھ گئے۔

بوٹی بوٹی ہوگئی تب جا کے اللہ کا کلمہ دنیا میں گونجا ہے۔

......﴿و اخر الدعوانا ان الحمدلله رب العالمين﴾......

قرآن نماز کی برکات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ .. وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا .. مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ .. وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ..

اَمَّا بَعْدُ... فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ... بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ... قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ... عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ... وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ... وَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللّٰه علیه وسلم... يَا اَبَا سُفْيَان جِئْتُكُمْ بِكَرَامَةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

میرے بھائیوں اور دوستو!

ہم اللہ کی ذات کو مقصود بنا کر زندگی نہیں گزار رہے ہیں، ہم اپنے مقصد سے بھٹکے ہی نہیں بلکہ بڑے دور چلے گئے ہیں.....راہ ایسا بھٹکے کہ نہ راہ رہی.....نہ راہی رہا.....رہبر رہا.....نہ منزل رہی.....سامان بھی لٹا.....قافلے سے بھی بچھڑے.....نہ آگے کا پتا نہ پیچھے کا پتا ہے.....ہم اس مسافر کی طرح ہیں جو مال ومتاع بھی گم کر چکا اور قافلے سے بھی بچھڑ چکا ہے، آگے رات تاریک ہے.....سفر بڑا لمبا ہے.....منزل کا پتہ نہیں کٹی پتنگ کی طرح اسے نہیں پتہ کہ کس تار میں پھنسنا ہے.....کس جھاڑی میں الجھنا ہے.....؟ کس درخت میں اٹکنا ہے.....؟ کونسے کانٹے نے میرے سینے کو چیرنا ہے؟

اس اندھی انسانیت کو اللہ کی طرف متوجہ کرنا یہ تبلیغ کی محنت کا مقصد ہے، ہمارے

مردوں اور عورتوں کا نشہ اترے اور وہ اللہ کی ذات کو مقصد بنا کر زندگی گزارنا سیکھیں۔

اللہ پر مرنا سیکھیں.....اللہ پر مٹنا سیکھیں.....اللہ کے لئے جینا سیکھیں.....خوشی وہ ہو جو اللہ کو پسند ہو.....غم وہ ہو جو اللہ کو پسند ہو.....اظہار بھی وہ ہو جو اللہ کو پسند ہو.....اخفا بھی وہ ہو جو اللہ کو پسند ہو.....

احمقوں کی دنیا

ہم لوگوں کی نظر میں بچ جائیں اس سے ہمارا مسئلہ حل نہیں ہوگا، یاد رکھنا اللہ کی نظر میں بچیں گے تب مسئلہ حل ہوگا۔

ایک لڑکی دلہن بنائی جارہی.....سجائی جارہی.....اس کی سہیلیاں کہنے لگیں کہ، بہت خوبصورت لگ رہی ہو.....وہ رونے لگی.....اس نے کہا تمہاری نظروں میں جچنے سے میرا کام نہیں بنے گا، میں جس کے ہاں جارہی ہوں جب تک اس کی نظروں میں نہ بچ جاؤں اس وقت تک میرا مسئلہ حل نہیں ہوگا۔

میرے بھائیو اور بہنو!

یہ اندھی دنیا ہے.....یہ دیوانوں کی دنیا ہے.....یہ احمقوں کی دنیا ہے.....یہ جاہلوں کی دنیا ہے.....

ان کی نظروں میں بچ جانے سے نہ کسی مرد کا کام بنے گا، نہ کسی عورت کا کام بنے گا، بس اللہ کی نظر میں بچ جانے سے ہمارے کام بنیں گے، پھر چاہے،

☆ کوئی ہمیں جانے یا نہ جانے.......
☆ کوئی ہمیں مانے یا نہ مانے.......
☆ کوئی ہمیں دیکھے یا نہ دیکھے.......
☆ کوئی ہمیں پوچھے یا نہ پوچھے.......
☆ کوئی ہمیں چاہے یا نہ چاہے.......

☆ کوئی ہمیں قریب کرے یا دور کرے...

☆ کوئی محبت کرے یا نفرت کرے......

☆ کوئی سلام کرے یا ٹھکرا دے......

دل ودماغ سے غلاظتیں نکال پھینکو

ہمارا مسئلہ اوپر سے حل ہو چکا، ہمارا کام بن گیا، ہم اللہ کو راضی کر چکے، یہ مقصود ہے..... یہ مطلوب ہے۔ ہر فیکٹری والے کو..... ہر مل والے کو..... ہر ریڑھی چلانے والے کو..... ہر غریب کو......

ہر امیر کو..... ہر بوڑھے کو..... ہر جوان کو..... ہر مرد کو..... ہر عورت کو..... یہ جان لینا چاہیے کہ زندگی کا مقصد یہ ہے کہ اس کے دل و دماغ میں اللہ اور اس کا رسول رچ جائے۔ کیڑے کی طرح گناہ ہی گناہ ہیں، غلاظتیں ہی غلاظتیں ہیں، کیا دکھائیں گے اللہ تعالیٰ کو، یہ کیسا قافلہ ہے،

جو راہ میں بھٹک چکا ہے......... منزل بھی بھٹک چکا ہے.........

متاع بھی لٹا چکا ہے.......... پھر بھی مست ہے۔ یہ کیسا کارواں ہے؟

اللہ کے واسطے بھائیو!

میری بات سمجھو، میں کوئی مقرر نہیں ہوں...... میں خود درد مند ہوں...... میں خود اس منزل تک پہنچنا چاہتا ہوں..... شور مچا رہا ہوں شاید کوئی اور بھی ساتھ چلنے والا مل جائے..... اکیلے سفر کرنا مشکل ہوتا ہے..... منزل بھٹکی ہوئی ہے......... انسانیت بھٹکی ہوئی ہے....

توبہ کرو بھائیو! اس زندگی سے جس پر ہم چل پڑے، یہ بھی کوئی زندگی ہے۔ گانا.....، ناچنا.....، کھانا.....، پینا.....، پہننا..... پرونا..... یہ بھی کوئی زندگی ہے اور مر کے جا کے قبروں میں سو جانا اور بھولی بسری داستان بن کے صفحہ ہستی سے مٹ جانا، یہ بھی کوئی زندگی ہے۔

اے میری امت نماز نہ چھوڑنا

میرے بھائیو! حضرت محمد ﷺ جو اپنی امت پر احسان کر گئے ہیں کوئی اور نبی نہیں کر سکتا۔ موت کے وقت ہر کوئی اپنی اولاد کو بلاتا ہے۔ آپ ﷺ نے موت کے وقت بھی کھڑکی کھول کر اپنی امت کو دیکھا، اور آخری وقت میں بھی آپ ﷺ اپنی امت کو پکار رہے ہیں۔

الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم..... اے میری امت نماز نہ چھوڑنا، نماز پڑھتے رہنا، غلاموں سے اچھا سلوک کرنا، آخری وقت بیویوں کو کہتے اور کچھ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کو کہتے ..... لیکن انہیں پوری امت کی فکر ہے۔ پھر آواز اور کمزور ہو گئی، الصلوٰۃ..... الصلوٰۃ..... الصلوٰۃ یہی کہتے کہتے آپ ﷺ کا وصال ہو گیا، نماز، نماز کہتے ہوئے دنیا سے چلے گئے۔

نماز اللہ اور بندے کے درمیان بات چیت کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتے ہیں۔ نماز میرے اور بندے کے درمیان آپس میں بات چیت ہے،

میرا بندہ کہتا ہے!...... الحمدللہ رب العالمین......

میں جواب دیتا ہوں...... حمدنی عبدی..... میرا بندہ میری تعریف کر رہا ہے

میرا بندہ کہتا ہے...... الرحمن الرحیم........

میں کہتا ہوں....... اثنی عبدی..... میرا بندہ میری ثنا بیان کر رہا ہے۔

بندہ کہتا ہے...... ملک یوم الدین........

میں کہتا ہوں...... مجدنی عبدی..... میرا بندہ میری بزرگی بیان کر رہا ہے۔

میرا بندہ کہتا ہے۔ ایاک نعبد وایاک نستعین..... تجھ ہی سے مانگتے ہیں اور تیری عبادت کرتے ہیں۔

میں کہتا ہوں..... ھذا بینی وبین عبدی..... یہ میرے اور میرے بندے کے

درمیان ہے۔

عبادت میرے لئے اور مانگنا میرے بندے کے لئے ہے۔ اے بندے اما... اب میں تیری طرف متوجہ ہوں اب جو تو مانگے گا تجھے دوں گا۔

نماز کی پابندی کرو اور کراؤ

اذان ہو جائے تو سارے بازار بند ہو جائیں کیسی عجیب بات ہے؟ ہڑتال ہو جائے تو زبردستی بند کروانے پڑتے ہیں۔ اذان ہو تو سارے بازار کھلے پڑے ہیں۔ اذان کے بعد نماز کے لئے بازار بند کروائیں پھر دیکھو کیسا سونا برستا ہے آپ کی دکانوں میں۔

بازار سنسان ہو جائیں کیا ہوا؟ کہا نماز ہو رہی ہے۔ ادھر دکانوں کو بھی نماز کے تابع کر دیتے ہیں کہیں ایک بجے، کہیں ڈیڑھ بجے، کہیں دو بجے، ایک بھائی ادھر پڑھ لیں...... ایک بھائی ادھر پڑھ لیں، دوکان چلتی رہے دوکان بند نہ ہو۔ بند کرو دوکانوں کو اذان کے بعد۔

جو کام اذان سے پہلے بن رہا تھا ابھی وہی کام دوکان بند کرنے سے بنے گا اللہ کے سامنے سر جھکاؤ کہ نماز سے عشق ہو جائے حدیث میں ہے

جعلت عینی فی الصلوٰۃ............ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے

جو صحیح طریقہ سے نماز پڑھتا ہے اللہ کی قسم مصلے پر بیٹھے بیٹھے اللہ اس کا مسئلہ حل کر دے گا، پھر تھانیدار یا کسی وزیر کے پاس جانا نہیں پڑے گا اس کو اس کی جائے نماز کافی ہے۔ کونسی نماز........؟ جب کہے اللہ اکبر تو سلام پھیرنے تک اور کوئی نہ آنے پائے نگہبان بٹھا دیں خبردار اب کوئی نہ آئے، یہ نماز آپ سیکھ لیں اللہ اکبر اب اللہ کے سوا کوئی نہ آئے سلام پھیرنے تک آپ ہوں اور اللہ ہو... پھر دیکھو کہ اس نماز سے کیا ہوتا ہے۔

نمازوں کو سیکھیں!

میرے بھائیو! یہ سیکھنا پڑے گا...... نماز پڑھیئے...... یہ نماز ایسے نہیں آئے گی محنت کرنے سے یہ نماز پیدا ہوگی...... اتنی جاذبیت ہے نماز میں...... کہ ایک شخص کہتا ہے کہ میں حرم شریف میں بیٹھا ہوا تھا...... حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے... جوتا ہاتھ میں داڑھی سے وضو کا پانی ٹپک رہا ہے...... جوتے کو رکھا...... نماز کی نیت باندھی...... کہتا ہے میں دیکھتا رہا کہ یہ کہاں رکوع کرتے ہیں، جو گاڑی چلی چلتی رہی حتیٰ کہ والناس پہ جا کر رکوع کیا ایک رکعت میں پورا قرآن ہمیں تو...قل ھو اللہ...... بھی لمبی نظر آتی ہے۔

تو نماز سیکھو بھائی! لوگ چاروں رکعتوں میں قل ھو اللہ پڑھ رہے ہیں۔ چار سورتیں تو یاد کر لیں تا کہ ہر رکعت میں الگ الگ سورت پڑھ لی جائے ایک ہی سورت کو چاروں رکعت میں پڑھنا مکروہ ہے، نماز تو ہو جائے گی لیکن کم از کم چار سورتیں یاد کر لیں.

دعائے قنوت نہیں آتی تو وہاں بھی.... قل ھو اللہ احد... اب بھائی قل ھو اللہ احد سے دعائے قنوت کیسے ادا ہوگی۔ اگر ....ربنا اتنا فی الدنیا.... پڑھ لیں تو ذکر تو ہو جائے گا لیکن دعائے قنوت کی جگہ...... قل ھو اللہ ..... پڑھ لیں تو لوٹانا پڑے گا۔ اگر دعائے قنوت نہیں آتی تو......رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ..... پڑھ لیں یا ......ربنا اتنا فی الدنیا...... پڑھ لیں تو نماز تو ہو جائے گی دعائے قنوت یاد ہونے تک۔ وتر.....قل ھو اللہ پڑھنے سے ادا نہیں ہوتی، میرے بھائیو نمازوں کو سیکھیں ایسی نماز اللہ اکبر سے لے کر سلام تک کسی کا دھیان نہ آئے۔

اللہ کی محبت میں رونے کی لذت

میرے بھائیو! اللہ کی قسم! ہم لٹے ہوئے مسافر ہیں.....ہم لٹے ہوئے راہی

ہیں... ہمیں پتہ ہی نہیں کہ لذت کسے کہتے ہیں......زندگی کسے کہتے ہیں.....جو
کھانے کی لذت اٹھاتا ہو.....تو اسے کیا خبر کہ ذکر کی لذت کیا ہے.....؟ جو نظر اٹھانے کی
لذت جانتا ہو.....تو اسے کیا خبر کہ نظر جھکانے کی لذت کیا ہے.....جس شخص کو نماز کی لذت
محسوس نہیں..... اس سے بھی بڑا کوئی محروم ہوگا، ہائے ہائے، کروڑوں کی آبادی میں کوئی
ایسا نظر آئے جس کو نماز کی لذت نصیب ہو۔

یہ تو ہم نماز پڑھنے والوں پر روتے ہیں جو نماز نہیں پڑھتے ہیں ان پر خون کے آنسو
روئیں تو بھی کم ہے، جو نماز پڑھتے ہیں انہوں نے کبھی بیٹھ کر سوچا ہے کہ اے مولا تیری محبت
کا سجدہ تجھے نہیں دے سکا تیرے تعلق کی ایک رکعت بھی نہیں پڑھ سکا۔ اے اللہ اب تو آجا

ہر تمنا دل سے رخصت ہوگئی اب تو آجا اب تو خلوت ہوگئی

نماز کے حیرت انگیز فضائل

جبرائیل علیہ السلام آئے یا رسول اللہ ﷺ آسمان سجائے جا چکے ہیں.....اللہ کے
عرش پر آپ کا انتظار ہو رہا ہے......پھر بیت اللہ سے بیت المقدس پہنچے......نماز کا تحفہ
عرش پر ملا ہے..... یہ اتنی عظیم الشان چیز ہے جہاں وقت ہوا اذان دے کر نماز پڑھتا
جب آپ اذان دیں گے تو جہاں جہاں تک آواز جائے گی قیامت کے دن ہر ہر پتھر
آپ کی گواہی دے گا، ہر درخت اور پتہ آپ کی گواہی دے گا جہاں آپ سجدے میں سر
رکھیں تو...... تحت الثریٰ......تک زمین پاک ہو جاتی ہے، حدیث میں آتا ہے کہ
جب آدمی زمین پر سر رکھتا ہے تو......اللہ تعالیٰ کے قدموں پر سر رکھتا ہے.....جب اللہ
اکبر کہتا ہے تو......زمین و آسمان کا خلا نور سے بھر جاتا ہے.....عرش کے پردے اٹھ جاتے
ہیں......جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں......اور جنت کی حوریں جنت کے دروازے
کھول کر نمازی کو دیکھتی ہیں......جتنا لمبا قیام کرے گا......اس کی موت کی سختی آسان ہوتی
چلی جائے گی.......لمبی نماز موت کی سختی کو توڑ دیتی ہے.....جب رکوع سے کھڑا ہوتا ہے

......اللہ تعالیٰ محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں......سجدے میں جاتا ہے.....تو سارے
گناہ اس کے ڈھل جاتے ہیں..... جب التحیات پڑھتا ہے تو صابرین کا اجر ملتا ہے
جب نماز میں درود پڑھتا ہے......تو اللہ پاک دس دفعہ درود بھیجتا ہے.....جب
سلام پھیرتا ہے تو گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے......

نمازیوں کے پانچ درجوں کی تفصیل

ابن قیمؒ نے نمازیوں کے پانچ درجے بتائے ہیں۔

(۱) پہلا درجہ سست کبھی پڑھی کبھی چھوڑ دی یہ جہنم میں جائے گا۔

(۲) دوسرا ہے بے قاعدہ پڑھنے والا، اپنے دھیان میں پڑھتا ہے کبھی اللہ کا دھیان
نہیں آیا اس کی ڈانٹ ڈپٹ ہوگی۔

(۳)......معافہ معفو عنہ..... تیسرا یہ ہے کہ کوشش کرتا ہے.....لیکن دھیان
نہیں جمتا.....کبھی دھیان آتا ہے کبھی نکل جاتا ہے......یہ رعایتی نمبروں سے پاس
ہو جائے گا.....کہ ۳۵ نمبر تو دے دو اس نے کوشش تو کی۔

(۴) چوتھا مجبور ہے اللہ اکبر کہتا ہے.....تو دنیا سے کٹ جاتا ہے.....اللہ سے جڑ
جاتا ہے.....یہ جو سلام پھیرتے ہیں اس کی حکمت یہ ہے...... جب آدمی اللہ اکبر کہتا
ہے......تو وہ زمین سے اٹھ جاتا ہے اور آسمانوں میں داخل ہو جاتا ہے.........اب وہ
زمین پر نہیں بلکہ گیا ہوا ہے......جب نماز ختم ہوئی تو واپس آیا تو.....ادھر والوں کو بھی
سلام کرتا ہے اور......ادھر والوں کو بھی سلام کرتا ہے، یہ درجہ ہے چوتھا یہاں سے نماز کا
مزہ شروع ہوتا ہے اس نمازی کی زندگی کبھی بھی خراب نہیں ہوگی۔

(۵) پانچواں درجہ نماز کا وہ ہے جو مقربین کی نماز انبیاء وصدیقین کی نماز.....ان کی
آنکھوں کی ٹھنڈک نماز بن جاتی ہے۔

جمعہ کی نماز پڑھنے والوں کے لئے تنبیہ

ان کے قدم باقی پانچ نمازوں میں کیوں نہیں اٹھتے......؟ یہ کہاں چلے جاتے ہیں
کیا یہ اللہ کی دھرتی پہ آٹھ دن نہیں رہتے......؟
کیا یہ صرف آٹھویں دن اللہ کی ہواؤں کو اپنے اندر لے جاتے ہیں......؟
کیا یہ صرف آٹھویں دن اللہ کے دیئے ہوئے نور سے دیکھتے ہیں......؟
کیا یہ صرف آٹھویں دن اپنے کانوں سے سنتے ہیں......؟
کیا یہ صرف آٹھویں دن اپنے جسم کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں......؟
کیا یہ صرف آٹھویں دن سورج کی روشنی سے نفع اٹھاتے ہیں......؟
کیا یہ صرف آٹھویں دن تاروں کی جھلملاہٹ سے نفع اٹھاتے ہیں......؟
کیا یہ صرف آٹھویں دن اپنے بیوی بچوں کے ساتھ بیٹھتے ہیں......؟
اس پتھر دل کو کیا ہوا......؟ کیوں نہیں اس کے دروازے پہ دستک پہنچتی......؟
یہ کیوں ویران ہو گیا......؟ ایسے تو پتھر بھی سخت نہیں۔

پتھر دل انسان

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کہا کرتے تھے اے ہندوستان والو! تمہیں اتنا قرآن سنایا کہ ...... میں حرم کو سناتا تو صابن بن جاتی! ...... میں پتھروں کو سناتا تو موم ہو جاتے! ...... میں دریاؤں کو سناتا تو طوفان تھم جاتے! ...... اور میں موجوں کو سناتا تو ان کی طغیانی رک جاتی! ...... پتہ نہیں تم کس چیز سے بنے ہو؟ کس خمیر سے بنے ہو؟ تمہارے سینوں میں دل نہیں ہیں پتھر سے بھی زیادہ سخت ہیں۔

...... اشد قسوة من الحجارة...... پتھر بھی اللہ کی ہیبت سے لرزتا ہے...... اور کانپتا ہے...... پر تم کون سے انسان ہو کیسے سینوں میں دل لئے پھرتے ہو......؟

حضرت عثمانؓ کی کیفیت نماز

عثمان رضی اللہ عنہ آ رہے ہیں، مسجد میں آ رہے ہیں۔ اپنی انفرادی نماز کو آ رہے ہیں، جوتا ادھر رکھا۔ اللہ اکبر کی نیت باندھی اور الم سے نماز شروع کی۔ عبدالرحمٰن تیمی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہیں۔ وہ سننے لگ گئے کہ یہ الٓمٓ سے شروع ہو گئے۔ ان کو تجسس ہوا دیکھوں تو سہی بھلا کہاں رکوع کریں گے۔

بقرہ...... گزر گئی...... آل عمران گزر گئی...... نساء...... گزر گئی......
مائدہ...... گزر گئی...... انعام...... گزر گئی...... اعراف...... گزر گئی......
دس پارے گزر گئے...... بیس پارے گزر گئے...... تیس پارے گزر گئے......
والناس پہ جا کے عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے رکوع کیا...... رحمة منتظره......
انفرادی اعمال کا حلقہ لگا ہوا ہے۔

حضرت عبداللہؓ کا اہتمام نماز

یہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے ہیں، کہہ رہے ہیں بھائی آج رات میرے قیام کی ہے...... اللہ اکبر...... فجر کی اذان پہ جا کے رکوع ہوتا ہے...... کہتے ہیں آج رات میری رکوع کی ہے...... ساری رات رکوع میں کھڑے ہیں...... فجر کی اذان پہ جا کے رکوع ختم ہوتا ہے...... آج میری رات سجدے کی ہے...... ساری رات سجدے میں ہیں...... فجر کی اذان پہ جا کے سجدے سے سر اٹھایا جاتا ہے۔

یہ انفرادی اعمال کا حلقہ ہے تو میں عرض کر رہا تھا کہ اگر صرف نماز زندہ ہو جائے پورے سندھ میں کوئی بے نمازی نہ رہے...... تو یہ سندھ کی زمین جو ہم سارے راستے دیکھتے آئے ہیں...... کہ بنجر ہوئی پڑی ہے...... یہی زمین سونا اگلنے لگ جائے گی......

تمنا دل سے رخصت ہوگئی! اب تو آجا!

حضرت انس کا نوکر آیا...... کہا جی باغ سوکھ رہا ہے..... اگر پانی نہ ملا تو سوکھ جائے گا..... تو اس وقت نہریں تو تھیں نہیں...... ٹیوب ویل بھی نہیں تھے ..... کہنے لگے اچھا مصلی لاؤ..... بچھایا ..... اللہ اکبر ..... پھر نفل شروع کر دیے...... لمبی رکعتیں پڑھیں...... پھر سلام پھیرا...... دیکھو بھائی کچھ نظر آیا...... کہا...... جی کچھ بھی نہیں..... کہا! اچھا..... پھر اللہ اکبر ...... پھر نفل شروع کر دیے..... دو نفل پڑھے بول بھائی کچھ نظر آیا...... کہا وہ دور سے ایک پردے سے پر کے برابر بادل نظر آیا ہے..... اچھا...... اللہ اکبر پھر نفل شروع کئے۔ سلام پھیرنے سے پہلے بارش..... چھما چھم...... بادل آیا اور باغ کے اوپر چھا گیا..... جب سلام پھیرا...... بارش ہوگئی...... پانی بھر گیا...... نوکر سے کہا! کہ جاؤ! دیکھو کہ بارش کہاں کہاں ہوئی ہے؟ جب جا کر دیکھا تو باغ کی چار دیواری کے اندر تھی ، باہر ایک قطرہ بھی نہ تھا۔

صرف نماز سندھ میں زندہ ہو جائے...... کوئی بے نمازی نہ ہو۔ اور اندر کے ذوق سے بھاگیں، اس لئے نہیں کہ ہمیں دنیا ملے اسلئے کہ میرا اللہ مجھے مل جائے۔

بھلاتا ہوں پھر بھی وہ یاد آتے ہیں

ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ جہاد کے سفر سے آئے، گھر میں پہنچے تو رات کو عشاء کی نماز کے بعد بیوی سے کہنے لگے، دو نفل پڑھ لوں پھر بیٹھ کے باتیں کرتے ہیں، دو نفل...... اللہ اکبر .... اب وہ بیٹھی ہوئی کہ قل ھو اللہ سے رکوع کر دے گا، لمبے سفر سے آیا ہے تو کوئی بیٹھ کے بات چیت ہوگی،

وہ... قل ھو اللہ... کیا وہ تو...... الم...... شروع ہو گیا...... چلتے...... چلتے... چلتے... فجر کی اذان ہوئی..... اور ابو ریحانہ نے سلام پھیرا تو بیوی غصے سے بھر گئی۔

اما لنا منك نصيب...... میرا حق کہاں گیا......؟

تعبت واتعبتنی...... مجھے بھی تھکا یا خود بھی تھکا۔

ایک جدائی کا صدمہ...... ایک قریب آ کے تڑپایا...... میرا حق کہاں ہے

کہنے لگے معاف کرنا میں بھول گیا...... کہا تیرا اللہ بھلا کرے تو کیسے بھول گیا؟ یہاں تو چلے میں دو سو میل دور بھی نہیں بھولتی...... یہ ایک کمرے میں بھول گیا یہ بھول گیا...؟

کہا! جب اللہ اکبر کہا تو جنت سامنے آگئی...... تو سب بھول گیا۔

مردہ گدھے کو زندگی مل گئی

میرے بھائیو! اللہ کے واسطے ہم اس زندگی کی طرف لوٹ جائیں جس میں دنیا و آخرت کی کامیابی چھپی ہے۔ وہ اللہ اسکے رسول کی پسندیدہ زندگی ہے۔

نباتہ بن یزید نخعیؒ اللہ کے راستے میں نکلے.... گدھا مر گیا.... ساتھیوں نے کہا.... سامان ہمیں دے دو..... کہا نہیں تم چلو میں آرہا ہو..... ایک طرف ہوئے.... اللہ اکبر.... نماز کی نیت باندھی...... دو رکعت پڑھی..... سلام پھیرا!

اے اللہ!...... عبدك في سبيلك...... اے مولا! تیرا بندہ تیرے راستے میں ہے... يحيى العظام...... اے وہ ذات! جو ہڈیوں کو زندہ کر دیتا ہے.... مجھے اس سواری کی ضرورت ہے۔

تو غنی ہے اور میں محتاج ہوں..... تو میں سواری کے بغیر سفر کیسے کروں......؟

اٹھا دے اس گدھے کو..... پھر اٹھے اور چھڑی لی... اور مردہ گدھے کو ایک ماری کہا، اٹھ! اور وہ کان ہلاتا ہوا کھڑا ہوا گیا......... ایک چھڑی سے جو نماز مردوں میں روح پھونک دے، وہ دنیا کے مسئلے حل نہیں کروا سکتی؟ مگر نماز تو ہو۔

نبی اللہ کے حبیب کی خبر ہے نماز پڑھنا سیکھ لو...... جو کام بڑے بڑے بادشاہوں

سے اور جہاں سارے راستے ٹوٹ جاتے ہیں..... آپ کی نماز وہاں سے بھی آپ کو لے جائے گی۔

سمندر میں گھوڑوں کی دوڑ

حضرت علی ابن حجرؓ سمندر کے کنارے آئے بحرین پہ حملہ کرنا تھا درمیان میں سمندر تھا کشتیاں تھی نہیں..... کشتیاں مہیا کرتے تو دشمن آگے چوکنا ہو جاتا..... پھر سفر تھا چوبیس گھنٹے کا...... تو وہیں کھڑے ہوئے لشکر موجود ہے۔ نیچے اترے.... دو رکعت نفل پڑھے.... ہاتھ اٹھائے.....!

اے اللہ! تیرے راستے میں.... تیرے دین کی دعوت میں.... تیرے نبی ﷺ کے غلام ہیں.... کشتیاں ہمارے پاس نہیں.... مشکل تیرے لئے نہیں.... ہمارے لئے راستہ مہیا فرما۔

یہ دعا مانگی اور کھڑے ہوئے اور سامنے سمندر ہے اور فوج سے فرمایا!

بسم اللہ پڑھو..... اور گھوڑے ڈال دو........

کوئی نہیں بولا کہ امیر صاحب! دماغ تو ٹھیک ہے تیرا.......؟

سمندر میں گھوڑے ڈالیں گے تو غرق ہو جائیں گے..... یہ کیا کہہ رہے ہو.......؟

کوئی عقل ٹھکانے ہے.....؟ انہوں نے کہا ٹھیک ہمارے امیر نے دو رکعت پڑھ لی ہیں..... اللہ سے مانگ لیا ہے..... گھوڑے ڈالنا ہمارا کام..... پار کرنا اللہ کا کام.....

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں..... فسمعنا وقتحمنا... سارے لشکر نے کہا..... بسم اللہ..... اور سب نے ڈال دیئے....... اونٹ اور گھوڑے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں...

..... وقتحمنا..... ہم نے چھلانگیں لگائیں....... فاعبرنا وما بلل ماء اسفل خفاف ابلنا..... اور ہم پانی کے اوپر چل پڑے اور پانی نے ہمارے اونٹوں کے پیر بھی تر نہ کیے۔

یہ نماز کی طاقت ہے پانی کے اوپر..... چل بھائی! ساری دنیا کی سائنس فیل ہے میرے حبیب ﷺ کی سائنس کامیاب ہے آپ ﷺ کی زندگی... آپ ﷺ کی ساری خبروں سے اوپر ہے۔ ساری سائنس یہاں فیل ہو جائے۔ یہاں اللہ کے نبی کی خبر کامیاب کروا دے..... دو رکعت پڑھ چل پانی کے اوپر۔

اے سمندر میرے لوٹے کو واپس کر دے ورنہ!

حضرت ابو مسلم خولانیؒ یہ تابعی ہیں تو شام میں پہاڑی دریا تھا پہاڑی دریا تو بڑا تیز ہوتا ہے ناں۔ آپ اوپر چلے جائیں دیکھئے کہ کتنا تیز ہوتا ہے.... تو تین ہزار کا لشکر تھا پار کرنا تھا آگے کوئی کشتی وہاں چل ہی نہیں سکتی پار تو وہاں سے کرتا ہے دو رکعت نفل پڑھے اور دعا کی....

کہ اے اللہ! تیرے نبی ﷺ کے امتی ہیں..... تو نے بنی اسرائیل کو پار کرایا تھا ہمیں یہ دریا پار کروا........

اور پھر اعلان کیا کہ میں گھوڑا ڈال رہا ہوں میرے پیچھے گھوڑے ڈال دو۔ جس کا جو سامان گم ہو جائے تو میں ذمے دار ہوں جان تو بڑی بات ہے، سامان بھی گم ہو جائے تو میں ذمے دار ہوں۔

گھوڑے ڈالے پانی کے اوپر چلا دیئے، درمیان میں ایک آدمی نے اپنا لوٹا خود ہی پھینک دیا خود ہی آزمانے کے لئے پھینک دیا، جب کنارے پہنچے تو پوچھا ہاں بھائی کسی کا کوئی سامان! ہاں جی میرا لوٹا گر گیا۔ لوٹا تو معمولی سا ہے اسے کہاں جانا چاہیے، وہاں تو پھر بہہ رہے ہیں۔ کہنے لگے اچھا! تیرا لوٹا گم ہو گیا ہے آؤ میرے ساتھ...... واپس لے کر پھر دریا کے کنارے پر آئے تو لوٹا دریا کے کنارے پر پہلے پڑا ہوا تھا...... لو بھئی سنبھال لے۔

مسنون اذکار کے لئے وقت نکالیں

یہ نماز کی طاقت ہے.....تو نماز پڑھنا سیکھ لیں.....سارے مسئلے حل ہو جائیں گے.....

تو بھائی جہاں جہاں اپنی عورتوں کو نماز......اپنے بچوں کو.....اپنی بچیوں کو.....نماز سکھائیں....نماز یاد کروائیں.....خود نہیں آتی تو یاد کریں.....قرآن کی تلاوت کے لئے وقت نکالیں.....اللہ کے ذکر کے لئے وقت نکالیں.....درود شریف پڑھنے کے لئے وقت نکالیں.....استغفار و درود شریف چلتے پھرتے.....اٹھتے بیٹھتے ہر وقت اس کی عادت ڈالیں.....قرآن پاک پڑھنے کی عادت ڈالیں.....اللہ کا کلام ہے پڑھنا چاہیے.....محبوب کا کلام ہے دنیا و آخرت کی کامیابیوں کا علم ہے......نجات کے سارے اسباب اس میں بتائے گئے ہیں ٹھیک ہے بھائی۔

مہینے میں تین دن کی جماعت جناح سپر مارکیٹ سے نکلنی چاہیے جہاں جہاں سے آپ آئے ہیں اپنے اپنے محلوں کی تین تین دن کی جماعتیں بنا بنا کر نکلیں اس کا انتظار نہ کرو کہ ہمیں تو کچھ آتا نہیں اوروں کو کیا کہیں؟ تم نکلو اور دعوت دینا شروع کرو۔ یہ بول اتنا طاقتور ہے کہ آپ اٹھتے چلے جائیں گے اور آپ کے ذریعے اور آتے چلے جائیں گے.....

بے نمازی سے بڑا کوئی مجرم نہیں

جس زمین پہ سجدہ ادا نہ ہو اس سے بڑا بھی کوئی جرم ہے؟ زنا کرنے کو گناہ سمجھتے ہیں ....نماز کو چھوڑ دینا زنا سے بڑا جرم ہے۔ رشوت کھانے کو گناہ سمجھتے ہیں......نماز کو چھوڑ دینا رشوت کھانے سے بڑا جرم ہے۔ قتل کر دینا بڑا گناہ سمجھتے ہیں......نماز کا چھوڑ دینا قتل سے بڑا جرم ہے.....سجدے ہی کا تو انکار کیا تھا شیطان نے!

شیطان نے کوئی زنا کیا تھا.....؟ کوئی قتل کیا تھا.....؟ کوئی شراب پی تھی.....؟

کوئی جوا کھیلا تھا.....؟ کوئی شرک کیا تھا.....؟

شیطان سجدے کا انکاری ہوا، ایک سجدے کا انکار کر کے وہ ہمیشہ کے لئے مردود ہو گیا، اس مسلمان کو ہوش نہیں ہے جو روزانہ دن میں پانچ دفعہ بیسیوں سجدوں کا انکار کئے بیٹھا ہوا ہے۔ اور پھر.........

آرام سے روٹی کھاتا ہے........آرام سے چائے پیتا ہے........آرام سے قہقہے لگاتا ہے

آرام سے اخبار پڑھتا ہے.......آرام سے بیوی کے پہلو میں لیٹتا ہے.......

ایک سجدہ کا انکار ہو کر شیطان ہمیشہ کے لئے مردود ہوا.......

جس نے فجر کے سجدوں کا انکار کیا.....

پھر ظہر کے سجدوں کا مذاق اڑایا.......

پھر عصر کا مذاق اڑایا........

پھر مغرب اور عشاء کا مذاق اڑایا۔

گھر میں نماز پڑھنا بھی چلو نہ پڑھنے سے تو بہتر ہے، پر یہ بھی نماز کا مذاق ہی ہے اور آٹھویں دن سر پہ ٹوپی رکھ کر آیا......آٹھ دن......جس نے اتنے سجدوں کا انکار کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ کہیں اللہ اسے مردود نہ کر دے۔

اللہ کا رسول قیامت کے دن جب دیکھے گا ہماری نافرمانیاں تو کہے گا!

......﴿یا رب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا﴾......

اے میرے مولا! یہی ہے میری وہ امت جس نے میرے قرآن کو چھوڑ دیا، ے قرآن نے پکارا، مسجد میں آؤ، انہوں نے مسجد کی راہیں چھوڑ دیں،

جمعہ، جمعہ نماز پڑھنے والوں کے لئے تنبیہ

مجھے بتاؤ! یہ اتنا مجمع کہاں سے آگیا ہے؟ یہ اس میں سے ایک تہائی باہر سے آیا

ہوگا، یہ دو تہائی تو سارا گلستان کالونی کا ہے، ان کے قدم باقی پانچ نمازوں میں کیوں نہیں اٹھتے......؟

یہ کہاں چلے جاتے ہیں..............؟

کیا یہ اللہ کی دھرتی پہ آٹھ دن نہیں رہتے..........؟

کیا یہ صرف آٹھویں دن اللہ کا رزق کھاتے ہیں..........؟

کیا یہ صرف آٹھویں دن اللہ کا پانی پیتے ہیں..............؟

کیا یہ صرف آٹھویں دن اللہ کی ہوا نتھنوں سے اپنے اندر لے جاتے ہیں............؟

کیا یہ صرف آٹھویں دن اللہ کے دیئے ہوئے نور سے دیکھتے ہیں............؟

کیا یہ صرف آٹھویں دن اپنے کانوں سے سنتے ہیں............؟

کیا یہ صرف آٹھویں دن اپنے جسم کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں..........؟

کیا یہ صرف آٹھویں دن سورج کی روشنی سے نفع اٹھاتے ہیں..............؟

کیا یہ صرف آٹھویں دن تاروں کی جھلملاہٹ سے نفع اٹھاتے ہیں..........؟

کیا یہ صرف آٹھویں دن اپنے بیوی بچوں کے ساتھ بیٹھتے ہیں..........؟

اس پتھر دل کو کیا ہوا......؟ کیوں نہیں اسکے دروازے پہ دستک پہنچتی......؟ یہ کیوں ویران ہوگیا..........؟ ایسے تو پتھر بھی سخت نہیں!

نماز اللہ کے دھیان سے پڑھو ورنہ!

یہ کتنی حماقت ہے کہ پانچ وقت کی نماز پر آخرت کو سمجھا ہوا ہے کہ آخرت بن گئی ہم پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہیں اور جہاں ہمیشہ رہنا ہے وہاں کی محنت صرف دو گھنٹے اب تو دو گھنٹے بھی نہیں لگے، دس منٹ میں عشاء کی نماز پڑھ کے فارغ ہو جاتے ہیں۔ جو سب سے لمبی نماز ہے۔

پرسوں میں نے مسجد میں ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا، میں اندر ہی اندر میں خون

...شور ہو رہا تھا کہ یہ تو نمازیوں کا حال ہے، بے نمازیوں کا کیا حال ہوگا۔ وہ کوئی ڈیڑھ منٹ میں چار رکعت پڑھ کے فارغ ہو گیا اور کہا بس اب جنت ہماری ہو گئی اور جہاں رہنا نہیں وہاں سارا دن.... دماغ بھی لگ رہا ہے..... دل بھی لگ رہا ہے.. اور جہاں ...ل رہنا ہے وہاں پانچ وقت کی نماز اور وہ بھی 95% چھوٹ چکی۔

کتنے ہیں جنہوں نے آج تک صبح کا سویرا نہیں دیکھا...

سورج کی کرنوں سے اٹھتے ہیں، کبھی انہیں صبح سجدے کی توفیق نصیب نہیں ہوئی...

کتنے گھر ہیں کہ ایک کی بھی زبان سے قرآن کے الفاظ ادا نہیں ہوتے......؟.

کتنے گھر ہیں جو قرآن کی تلاوت سے محروم ہیں....؟

کتنے گھر ہیں جو نماز کے سجدے سے محروم ہیں....؟

اہل اللہ کے نزدیک بادشاہوں کی اہمیت

نہ بچی.....نہ بچہ.....نہ مرد.....نہ عورت......نہ بوڑھا.....نہ بوڑھی..... کسی ایک کو بھی سجدے کی توفیق نصیب نہیں، کتنا بڑا بحران ہے؟ کتنی بڑی ہلاکت ہے؟ تو ہر مسلمان، مرد عورت اسے اللہ کے پاس جانا ہے، وہ اس کی تیاری کر کے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو۔

میاں میر محمد لاہور والے بیٹھے ہوئے تھے تو ان کا ایک مرید باہر سے اندر آیا حضرت... حضرت کہتا ہوا انہوں نے پوچھا کیا ہوا؟ بتایا شاہ جہاں آ رہا ہے، انہوں نے کہا تیرا بھلا ہو جائے میں سمجھا تو نے کوئی جوں ماری ہے جو کہہ رہا ہے، حضرت میں نے جوئیں ماری ہیں، شاہ جہاں ان کو جوؤں سے بھی کم نظر آ رہا تھا۔

جس کو نماز پڑھنی آ گئی اس کے سارے کام مصلے سے ہو جائیں گے........نماز سیکھ لیں نماز کا سیکھنا کیا ہے......؟ الفاظ سیکھیں، اس کا علم ہو اور پھر... اللہ اکبر ...... سے لے کر...... سلام پھیرنے تک...... اللہ کے سوا کوئی اور نہ آئے...... یہ نماز گھر بیٹھے نہیں آئے گی.......نہیں آسکتی... اللہ اکبر... اب کسی کو مت آنے دو

.....دروازے بند کردو دل کے..... اس کے لئے گھر چھوڑنا پڑے گا..... گھر بیٹھے نہیں ہوگا نہیں ہوسکتا..... یہ مفت سودا نہیں کہ اللہ گھر میں بیٹھے بیٹھے دے دیں..... دھکے کھانے پڑیں گے..... تب جا کر اللہ نصیب فرمائے گا۔

تو وہ کرو..... جو اللہ چاہتا ہے.... اللہ کی چاہت محمد ﷺ کی چاہت ہے..... اور اس پر آنے کا آسان راستہ نماز ہے کہ نماز کو ڈھنگ سے پڑھنا سیکھئے.... پیسے کے بغیر کام ..... دعاؤں سے کام ہوں گے وہ کام ہوں گے جو کائنات میں کسی سے نہیں ہوسکتے، دعاؤں سے وہ کام ہوں گے۔

میں نے تمہیں مفتی نہیں بنایا

مفتی زین العابدین صاحب مہتمم دارالعلوم فیصل آباد کہتے ہیں کہ میں ریل گاڑی میں سفر کر رہا تھا مغرب کی نماز کا وقت ہوگیا تو میں اٹھا قبلہ رخ دیکھنے کے لئے باہر جانے لگا ایک آدمی کہنے لگا! صوفی جی ہر جگہ نماز ہو جاتی ہے سیٹ پر بیٹھ کر پڑھ لو.... جیسے آپ نے دیکھا ہوگا ریل گاڑی میں سیٹ پر بیٹھے بیٹھے پڑھ رہے ہیں.... نہ قبلہ رخ..... نہ قیام... یہ دونوں فرض ہیں۔ لوگ کہتے ہیں ہو جاتی ہے، ناپاک سیٹ پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں.... ان کو کہو کہ نماز نہیں ہوتی تو کہتے ہیں کہ تمہیں کیا خبر ہو جاتی ہے، ان کو کیا پتہ کہ میں مفتی سے بات کر رہا ہوں، مفتی صاحب کہنے لگے کہ بھائی ابھی میں نے فتوے کا کام تمہارے سپرد نہیں کیا..... وہ قبلہ نما دیکھ کر نماز پڑھنے لگے تو اس نے کسی سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو کہا یہ مفتی زین العابدین ہیں.... فیصل آباد کے اور وہ آدمی بھی فیصل آباد کا تھا۔ وہ ان کے نام کو جانتا تھا..... لیکن شکل سے نہیں جانتا تھا، وہ جب نماز پڑھ کے آئے تو کہنے لگے معاف کر دینا مجھے پتہ نہیں تھا کہ آپ ہیں۔ انہوں نے کہا آپ کا قصور نہیں ہے.... آج ساری امت ہی مفتی ہے..... لوگ کیا کیا باتیں بناتے ہیں؟..... اس کو دیکھو! یہ کہاں کی تبلیغ ہے....؟ بوڑھے ماں باپ چھوڑ کے جاؤ.... ماں

باپ کے قدموں تلے جنت ہے.... ان کی خدمت کرو....! یہی جنت ہے.... ! حلال کھاؤ یہ بھی [illegible] ہے....! نماز پڑھو یہ بھی جنت ہے....! یہ ختم نبوت کا خواہ مخواہ جھگڑا ڈالا ہوا ہے.... ختم نبوت کی بھی چھٹی.... ٦ ارب انسانوں پر ظلم ہو رہا ہے وہ جہنم میں جا رہے ہیں۔

ہم کہتے ہیں... ہمارے ذمے نہیں ہے....! اچھا ہمارے ذمے نہیں تو کس کے ذمے ہے؟ کون جائے.....؟ انہوں نے کہا کتاب بھیج دو..... کتاب تو مردہ چیز ہے.... اسے کیسے سمجھ میں آئے گی....؟ کتاب تو نقوش ہیں اس سے کیا پتہ چلے گا کہ اخلاق کیسے [illegible] ہیں....؟

چار کاموں کا اہتمام کرو

پہلا کام ذکر کی کثرت: پہلا کام جو کہ کثرت سے کرنے کا ہے اس کی تفصیل میں نے آپ کو بتلا دی ہے، بس نماز کو اللہ کے قرب کا ذریعہ سمجھ کر پڑھیں۔

دوسرا کام قرآن مجید کی تلاوت کرو: قرآن مجید کی کثرت سے تلاوت کریں، کہ یہ میرے محبوب کا کلام ہے محبوبہ کا خط تو بڑے شوق سے..... توجہ سے پڑھتے ہیں مگر خالق کا کلام بے توجہی سے پڑھتے ہیں۔ آپ کو اور ہمیں اس کلام کی لذت کا اندازہ نہیں ہے....

ہم قرآن کے نغمے کو نہیں جانتے کہ یہ کس طرح روح کی تاروں کو چھیڑتا ہے وہ کافر ہو کر قرآن کو جانتے تھے..... قرآن ان کو ہلا دیتا تھا..... گرما دیتا تھا..... تڑپا دیتا تھا.... ابو جہل نے عمر رضی اللہ عنہ کو کہا تھا واقعی تو ایسا ہے، جو مکہ میں محمد ﷺ کو قتل کر سکتا ہے اور کوئی ایسا نہیں بغض وعداوت میں اتنے آگے تھے، جس کے بارے میں ام لیلیٰ کے خاوند نے کہا تھا

خطاب کا دادا تو مسلمان ہو جائے گا لیکن خطاب کا بیٹا مسلمان نہیں ہوگا

قرآن نے پتھر دل کو موم کر دیا

وہ عمر بن خطاب..... پردے کے پیچھے سے چھپ کر حضور ﷺ کا قرآن [سنتے] تھے..... جب آپ ﷺ رات کو حرم کعبہ میں آ کے نوافل میں قرآن پڑھتے تھے تو [عمر] ادھر چھپ کے کچھ ادھر چھپ کے قرآن سنتے تھے..... اس کے اندر معانی کی جو طاقت ہے وہ ان کو ہلا دیتی تھی...... عمر پیچھے چھپ کے قرآن سن رہے ہیں اور آپ ﷺ نے تلاوت کی....

الحاقة ماالحاقة ه وما ادراك ماالحاقة ه كذبت ثمود وعاد بالقارعة ه فاما ثمود فاهلكوا بالطاغية ه واما عاد فاهلكوا بريح صرصر عاتية ه سخرها عليهم سبع ليال وثمنية ايام ه حسوما فترى القوم فيها صرعى ه كانهم اعجاز نخل خاوية ه فهل ترى لهم من باقية ه وجاء فرعون ومن قبله والمؤتفكت بالخاطئة ه فعصوا رسول ربهم فاخذهم اخذة رابية انا لما طغا الماء حملنكم في الجارية ه لنجعلها لكم تذكرة وتعيها اذن واعية ه فاذا نفخ في الصور نفخة واحدة ه وحملت الارض والجبال فدكتا دكة واحدة ه فيومئذ وقعت الواقعة (سورة الحاقة)

ان کو سن کر عمر رضی اللہ عنہ جھوم رہے ہیں یک دم زبان سے نکلا......

ماشعاه...... کیا ہی زبردست شاعر ہے۔

ادھر عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے یہ الفاظ نکلے، ادھر آپ ﷺ نے یہ تلاوت کی

﴿فلا اقسم بما تبصرون وما لاتبصرون انه لقول رسول كريم وما هو بقول شاعر﴾

حضرت عمر یک دم کانپ گئے (نعوذ باللہ) دل میں آیا کہ کتنا بڑا جادوگر ہے! اتنی [دل کی] بات کو سن لیا فوراً اگلی آیت آپ ﷺ نے پڑھی..... ولا بقول كاهن ...... [جادوگر] بھی نہیں!

قليلا ما تذكرون...... تمہیں پتہ ہی نہیں کوئی نہیں......

تنزيل من رب العالمين .... وہ رب العالمین کا اتارا ہوا کلام ہے اب کیا [کہتے ہو]......؟

ہم تو قرآن کے نغمے بھول گئے۔ ایک بدو نے یہ آیت سنی!

﴿فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشركين انا كفينك المستهزئين﴾

بدو نے کلام (قرآن) کو مانا نہیں..... لیکن سمجھ کر زمین میں جا گرا! اپنے اوپر قابو [نہ] پا سکا۔

ہمیں لونڈی کا گانا تڑپاتا ہے..... اللہ کا کلام نہیں تڑپاتا...... اگر ہمیں قرآن کا پتہ [ہوتا] تو ہم بے قرار ہو کے دوسروں کے پیچھے پھرتے...... قرآن سننے کے لئے، قرآن نے [ساری] کائنات کو عاجز کر دیا..... صرف الفاظ میں اتنی طاقت ہے...... یہ وہ کلام ہے محمد ﷺ کی چال میں بولتا ہے...... اس سے کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

یہ ایسا کلام ہے جو پہاڑ کو بھی ریزہ ریزہ کر دے

جو قریش مکہ تھے وہ ہر دن ہر وقت گالیاں نکالتے تھے..... جب رات کو تہجد میں قرآن [پڑھتے]..... تو یہ چپکے سے آ کر آپ ﷺ کا قرآن سنتے..... ایسی کشش اللہ نے قرآن میں رکھی [ہے]..... ابوسفیان، ابوجہل، اخنس بن شریق..... قرآن نے ایسا کھینچا زندگیوں کو..... اور دلوں [کے تا]لے توڑ دیئے

اور ایک صحابی ہیں..... عماد رضی اللہ عنہ... ان کو لوگوں نے کہا..... ہمارا ایک قریشی

نوجوان ہے.... اس کا دماغ ذرا ٹھیک نہیں.... اس سے بچ کے رہنا.... وہ کہ
...... میرے دل میں آیا کہ میں بڑا علاج کرتا ہوں کہ...... ایسے جنات کا...... میں
جن نکال دوں گا ...... ایسی کوئی بات نہیں...... وہ کہتا ہے کہ میں مسجد میں آیا تو
ﷺ بیٹھے ہوئے ہیں میں نے کہا یہ کون ہے؟

انہوں نے کہا یہ وہی تو ہے جس کے بارے میں ہم تمہیں کہتے ہیں میں
کہ ایسا حسن.... ایسا جمال.... ایسا وقار.... اس کا تو علاج کرنا چاہیے.... میں اس کے
گیا.... اور کہا کہ...... بیٹا غم نہ کر ..... میں نے بڑے بڑے جن نکال دیے
اور...... تیرا جن بھی نکال دوں گا...... آپ ﷺ نے اس کو غور
دیکھا...... قرآن نہیں پڑھا.... صرف خطبہ پڑھا !

الحمدلله نحمده و نستعينه و نستغفره و نؤمن به و نتوكل عليه ومن يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادى له و نشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له و نشهد ان محمداً عبده ورسوله ـ

جب آپ ﷺ پڑھتے پڑھتے یہاں تک پہنچے...... تو کہتا ہے کہ...... میرا دل
ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا ...... اللہ کی قسم! ایسا کلام میں نے زندگی میں ابھی تک نہیں
سنا...... اسے دوبارہ کہو...... آپ نے دوبارہ پڑھا...... تو کلمہ پڑھ لیا۔

تو میرے عزیزو! اللہ نے ہمیں ایسی عظیم کتاب عطاء فرمائی ہے.... دنیا میں ایسی کتاب
کوئی نہیں ملی.... آسمان سے سورۃ انعام جب اتری تو ستر ہزار فرشتے اس کو لے کر زمین پر
آئے.... یہ کتنی بڑی فضیلت ہے۔

یہ کسی انسان کا کلام نہیں ہوسکتا

ایک ایرانی عالم گزرا ہے.... اس کو عیسائیوں نے بہت پیسے دیئے کہ تم قرآن کے

مقابلہ میں ایک کتاب لکھو، اس نے کہا تم ایک سال کی روزی میرے بچوں کو دو پھر میں لکھتا
ہوں، ایک سال کی خوراک انہوں نے وافر مقدار میں دے دی۔ گھر بھی دے دیا اور کتابوں
کے ڈھیر لگا دیئے، اور چھ مہینے کے بعد اس سے جا کر پوچھا تو اس نے ایک سطر بھی نہیں
لکھی۔ جب سورۂ کوثر اتری تو عرب میں ایک بڑا شاعر تھا اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا کہ
...... ما هذا قول البشر ...... یہ کسی انسان کا کلام نہیں، ایسا عظیم الشان قرآن اللہ نے
اتارا ہے، ہمارے اپنے گھروں کے اندر دولت پڑی ہوئی ہے۔

﴿فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشركين انا كفينك المستهزءين﴾

اس آیت کو ایک بدو نے سنا تو سجدے میں گر گئے.... تو کہا..... کس کو سجدہ کر رہے
ہو.....؟ کہنے لگا، اس کلام کو سجدہ کر رہا ہوں ..... کیا خوبصورت کلام ہے.... مسلمان نہیں
ہے.... لیکن کلام کی طاقت نے سجدے میں گرا دیا.... اور ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم قرآن کا نغمہ
نہیں سمجھتے..... کہ یہ کیسے روح کے تار ہلا دیتا ہے.... اور دل کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے۔

قرآن کی تاثیر

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں مدینے پہنچا اور مسجد میں داخل ہوا تو
آپ ﷺ یہ آیت پڑھ رہے تھے، مغرب کی نماز میں،

ام خلقوا من غير شيء ام هم الخلقون ام خلقوا السموٰت والارض بل لا يوقنون، ام عندهم خزائن ربك ام هم المصيطرون

تو حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں...... کلام کی طاقت سے قریب تھا کہ میر
ے دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے.... وہیں کلمہ پڑھ لیا ..... عاجز کر دیا...... قرآن
نے.... گھٹنے ٹیک دیئے۔

امیہ بن الصلت ایک بہت بڑا شاعر گزرا ہے۔حضور ﷺ کو اس کے اشعار اتنے پسند تھے۔

آہا،آہا! آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے......امن لسانہ و کفر قلبہ...اس کی زبان ایمان لائی اور دل کافر رہا۔کلام اس کا ایسا تھا اور آپ ﷺ اس کے اشعار سنا کرتے تھے اور ایک دفعہ آپ ﷺ نے ایک مجلس میں اس کے سو شعر سنے۔اور سناؤ،اور سناؤ،اور سناؤ... کہتے رہے،یہ کہتے کہتے سو اشعار سنے۔

ایک دن وہ مکے میں کہنے لگا......کیا تو نے اپنی نبوت کا ڈھونگ رچایا ہے؟......آؤ! میرے ساتھ مقابلہ کرو......میں بھی کلام کہتا ہوں تو بھی کلام پیش کر......کہا آؤ،حرم شریف میں اکٹھے ہوگئے۔

ادھر عبداللہ بن مسعود اور بلال رضی اللہ عنہم ۔بس! دو آدمی اور ادھر سارے قریش مکہ،تو اس نے پہلے آ کے نظم،نثر،شعر میں اس نے کمال دکھایا،جب وہ سارے جوہر دکھا چکا تو آپ ﷺ نے فرمایا،اب میرا بھی سنو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔یٰس والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین علیٰ صراط مستقیم تنزیل العزیز الرحیم ۔

چل بھائی! سورہ یٰس شروع ہوگئی اور مجمع کو جیسے سانپ سونگھ گیا۔عرب سن رہے تھے ناں!

دنیا کمانے کے لئے انگریزی سیکھ لی۔اللہ سے تعلق جوڑنے کے لئے اس کلام کو ہی نہ سیکھا۔خالی ترجمہ ہی نہیں پڑھتے کہ قرآن کیا کہتا ہے،جب اس آیت پہ آئے ناں

اولم یرالانسان انا خلقنہ من نطفۃ فاذا ھو خصیم مبین وضرب لنا مثلا ونسی خلقہ قال من یحی العظام وھی رمیم

کہا: دیکھو! دیکھو! دیکھو! دیکھو! ......بنایا میں نے اپنے ہاتھوں سے......!

...پانی کا بنا ہوا مجھ سے مناظرے کرتا ہے......! کہ کون مردہ ہڈیوں کو زندہ کرے گا؟ کون بوسیدہ بالیدہ اور بکھری ہوئی ہڈیوں کو زندہ کرے گا...؟ یہ ہے قرآن کی شان اس کو سینے سے لگا لو اس کی رسی کو مضبوط پکڑ لو

تیسرا کام دعا کثرت سے کرو: کثرت سے دعا کریں میں نے ایک مرتبہ ...احسان الحق صاحب جو کہ میرے استاد ہیں ان سے سبق کے کچھ اشکالات کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا روزانہ 20 منٹ دعا کا معمول بنا لو اس میں خوب اللہ سے مانگو۔(آج ہم دعا مانگتے نہیں پڑھتے ہیں جیسے طوطا رٹے رٹائے جملے بولتا ہے اسی طرح ہماری دعا کا حال ہے۔اللہ کے بندو! دعا تو دل کی گہرائی سے نکلی ہوئی آہ ہوتی ہے،جو کہ عرش کو چیر کر اللہ تک جاتی ہے۔)

تیری ہائے مجھے بڑی پسند ہے

ایک آدمی دعا مانگتا ہے: یا اللہ! اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: جلدی دے دو،جلدی دے دو،جلدی دے دو،سننا نہیں چاہتا ہے۔نافرمان ہے اس لئے جلدی دے دو۔

ایک آدمی رو رہا ہے،یا اللہ! یا اللہ! یا اللہ! پھر دوسری رات: یا اللہ! یا اللہ! پھر تیسری رات یا اللہ! یا اللہ! کبھی مہینوں گزر گئے کبھی سال گزر گئے اور اس کی یا اللہ! یا اللہ! یہاں تک کہ فرشتے سفارش کرتے ہیں: یا اللہ! یہ تیرا فرمانبردار ہے تو دیتا کیوں نہیں؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!

﴿انی احب ان اسمع عنینہ﴾......اس کی ہائے ہائے! مجھے اچھی لگ رہی ہے۔ذرا رونے تو دو......اگر دے دیا تو پھر کب روئے گا......؟ دے دیا تو پھر کب روئے گا......؟

اچھا لگ رہا ہے،رونے دو،اس کا رونا مجھے پسند آ رہا ہے۔چونکہ ہمیں دین سے گہری واقفیت نہیں ہے اس لئے ہم حالات سے پریشان ہو کر اللہ ہی کے ناشکرے بن جاتے ہیں اور کوئی ملا ہی نہیں اللہ کو آزمانے کے لئے۔ہم ہی رہ گئے تھے۔

امانت میں خیانت کی سزا

میرے بھائیو! اپنے اللہ کو راضی کریں جن دوکانوں کے پیچھے نمازیں چھوٹ گئیں... دوکانوں کے پیچھے بچ کو طلاق ہوئی ...... جن دوکانوں کے پیچھے دیانت چلی گئی...... آ گئی، بددیانتی آ گئی۔

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بددیانت سے کہے گا.... وہ تو نے جو امانت کھائی لے آ..... کہے گا، یا اللہ! کہاں سے لاؤں....؟ وہ تو دنیا میں رہ گئی اللہ تعالیٰ فرمائے گا..... جہنم ... پڑی ہوئی ہے۔

اب وہ جہنم میں کیسے جائے.....؟ تو فرشتے ماریں گے چل..... اور وہ اسکو لے ... چلیں گے۔ اور چلتے چلتے دوزخ کا سب سے بڑا خطرناک حصہ ...... ھاویہ... وہاں اس کو لے کے جائیں گے، جہاں منافق رہتے ہیں۔ ایمان ہونے کے باوجود امانت کو کھانے والے لوگ..... ھاویہ...... میں چلے جائیں گے...... جو منافقین کی آگ ہے.....

وہاں دیکھے گا کہ وہ جس کا مال دنیا میں دبایا تھا وہ وہاں پڑا ہوگا... اچھا یہاں پڑا ہے... ... میں وہ تباہ ہو جائے گا... اس کو اٹھائے گا..... کندھے پر رکھے گا... پھر اوپر چڑھنا شروع کرے گا..... جب دوزخ کے کنارے پر آ جائے گا... تو وہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ جائے گا..... اور ... ھاویہ میں جا گرے گا.... اس کو فرشتے مار کر پھر کہیں گے.... جاؤ واپس لے کے آ.... اب یہ کبھی اس میں سے نہیں نکل سکتا.... اس کمائی سے توبہ کریں یہ کمانا جہنم میں لے جائے گا...

ایک عقل کے بھی خلاف ہے کہ..... اللہ تعالیٰ کہیں کہ بددیانتی اور خیانت حرام ہے.... اور پھر خود فیصلہ کریں..... کہ اس کے مقدر میں بددیانتی کا رزق لکھ دو.... یہ ناممکن ہے.... خود اللہ تعالیٰ کہیں رشوت حرام ہے.... اور پھر خود اس کے مقدر میں رشوت لکھ دیں... تو یہ نہیں ہو سکتا..... یہ ناممکن... یہ تو دنیا کا کوئی عادل بادشاہ بھی نہیں

... کہ ایک چیز سے لوگوں کو روک دے..... پھر خود ہی لوگوں کو سپلائی کر دے اور اس کی پٹائی بھی کرے.... تو زمین و آسمان کا بادشاہ کیسے کر سکتا ہے... رزق سب ... لکھا جاتا ہے... یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے....

اللہ کسی کے لئے سودی رزق نہیں لکھتا..... کسی کے لئے رشوت کا رزق نہیں ... کسی کے زنا نہیں لکھتا..... یہ فیصلہ اللہ نہیں کرتا.... وہ خود کہتا ہے کہ میں ظالم نہیں ... عادل ہوں..... میں رحیم ہوں..... لیکن بندہ بے صبرا ہو کر ان کو اختیار کر لیتا ہے۔

چوتھا کام حلال کھاؤ: تو میرے بھائیو! حلال تھوڑا لو اس میں بھی برکت ہے ہم ... تقدیر کو نہیں سمجھا۔ اپنی کمائیوں کو حلال میں لانے کی کوشش کریں تھوڑا ہو حلال ہو، حرام نہ ہو تو اللہ اسی میں برکت دے گا، اسی میں زیادہ کرے گا، یہ باتیں گھر میں بیٹھ کر کر سکتے ہیں ناں، جھوٹ بولنے کے لئے تبلیغ میں جانے کی ضرورت نہیں آج ہی سے چھوڑ سکتے ہیں، نماز پڑھنے کے لئے تبلیغ میں جانے کی ضرورت نہیں آج سے ہی پڑھ سکتے ہیں، شروع کر دیں پھر نکلنے کے لئے کوشش کریں۔

ہمارے دور اول کی حکومتیں اسلام کے پھیلانے کا ذریعہ تھیں، ان کی تجارتیں اسلام کے پھیلانے کا ذریعہ تھیں، ہماری تجارتیں اسلام کو مٹانے کا ذریعہ ہیں۔

یمن میں ہماری جماعت گشت کر رہی تھی تو کراچی کے ساتھی تھے۔ عبدالرشید وہ گشت میں بات کر رہے تھے۔ ایک بڑی دکان تھی تاجر کی، اس سے کہا کہ ہم آپ کے بھائی ہیں، پاکستان سے آئے ہیں اس نے ایک دم گریبان سے پکڑ لیا اور کہا تم پاکستانی ہو اور پھر زور سے جھٹکا دیا۔ تو سارے گھبرا گئے پتہ نہیں کیا چکر ہے؟ اس کو گھسیٹتا ہوا پیچھے سٹور میں لے گیا۔ پیچھے بہت بڑا اسٹور تھا۔ اس میں گھی کے کنستر لگے ہوئے تھے۔ کہنے لگا یہ سارا گھی پاکستان سے آیا ہے۔ اس نے ایک کھولا اور الٹا دیا، اتنا تھوڑا سا گھی باقی ساری مٹی بھری ہوئی تھی۔ اس پاکستانی نے پیسہ تو کما لیا لیکن یہ نہیں سوچا کہ اس کے ساتھ کتنے جہنم کے بچھو قبر میں آ گئے۔

کھٹے اور میٹھے کی پہچان

تو بھائی پہلے دیانت کا دور دورہ تھا کہ مبارک ایک غلام ہے ان کے آقا باغ میں آتے ہیں...... انار کا باغ ہے...... ایک انار تو لاؤ... توڑ کے..... لائے تو کھٹا...... کہا! عجیب آدمی ہو دس سال ہو گئے تمہیں باغ میں کام کرتے ہوئے اتنا پتہ نہیں کہ کون سا اور میٹھا کون سا کہا! آپ نے مجھے اجازت کونسی دی ہے چکھنے کی......؟ دس سال سے کام کر رہا ہوں.... اور مجھ پر حرام ہے ایک دانہ بھی چکھا ہو...... مجھے کیا پتہ کہ کون سا ہے....؟ اور میٹھا کون سا ہے.....؟ تو اس کی آنکھیں پھٹ گئیں۔ یہ دیانت تھی۔ نیچے سے لے کر اوپر تک۔

کسی کی روزی چھین کر اپنی روزی بنانا

ایک بار میں فیصل آباد جا رہا تھا۔ صبح صبح نماز پڑھ کے نکلا، ایک ریڑھی والا.... سفید داڑھی.... سفید پگڑی...... ریڑھی لگا کے کھڑا اور روئے جا رہا تھا۔ میں کھڑا ہو گیا، بڑے میاں نورانی چہرہ اور مزدوری کر رہے ہیں۔ اس سے بڑا دلی کون ہوگا کہ وہ کیوں رو رہا ہے؟ میں نے کہا بابا جی! کیوں رو رہے ہو تو سیب کی پیٹی اس کے سامنے پڑی تھی۔ وہ میرے سامنے الٹا دی تو اس کے اوپر کی سطح پر دس بارہ سیب تھے۔ وہ ٹھیک تھے۔ باقی سارے نیچے گلے ہوئے تھے۔ وہ کہنے لگا کہ بیٹا میں غریب آدمی ہوں۔ ایک پیٹی لاتا ہوں بارہ گیارہ بجے تک بک جاتی ہے۔ جتنے پیسے ملتے ہیں اس میں سے روٹی لے کر گھر چلا جاتا ہوں۔ آج کسی ظالم نے میرے بچوں کی روزی چھین لی ہے۔ اس نے بھی تجارت کی ہے لیکن کسی کے بچوں کے منہ سے نوالہ چھین لیا ہے۔ کسی کی ضرورتوں پر چھری چلا کر تجارت کی۔

یہ شیطان کا تاجر ہے یہ رحمٰن کا تاجر نہیں ہے۔ تو ہم وہ تجارت سیکھیں جس سے ہماری دنیا بھی بنتی چلی جائے اور آخرت بھی بنتی جائے.... اور جنت بھی بنتی جائے.... اور دنیا

اور اسلام بھی پھیلتا چلا جائے۔ ہم نے تو سیکھا ہی نہیں سیکھنے کے لئے ہی کہتے ہیں کہ سیکھا کرو۔

کہ ایک صحابی کے بیٹے نے کپڑا فروخت کیا، جائز منافع ۲۰۰ روپے تھا۔ لیکن بیٹے نے چار سو روپے منافع سے بیچا جو کہ زیادتی ہے۔ ۲۰۰ میں بھی بچت تھی۔ ڈانٹا واپس کرایا لیکن آج کے دور میں کوئی اس طرح کرتا ہے تو باپ بیٹے کو شاباش دیتا اور اس کی ہنر مندی قرار دیتا ہے۔ قصور والو! اپنی تجارت کو جائز طریقے سے رکھو۔

لاکھوں ریال اللہ کی محبت میں قربان کر دیئے

پندرہ سال پہلے کی بات ہے۔ مدینہ منورہ سے ایک شیخ آئے تھے۔ سالم قرظی وہ جو مدینہ کا صوبہ ہے اس کا وہ بنک کا سب سے بڑا افسر تھا، آج سے پندرہ سولہ سال پہلے وہ ایک لاکھ ریال تنخواہ لیتا تھا۔ یہاں آ کے بیس دن لگائے اس نے صرف بیس دن۔ مدینے میں رہنے والوں کو پتہ نہیں کہ سود اور سود کا کام حرام ہے۔ سب پتہ ہے، جو مسجد نبوی ﷺ میں نماز پڑھتا ہے۔ لیکن وہ عہد کمزور پڑ چکا ہے۔ لہذا گاڑی چل رہی ہے اور چار مہینے بھی میرے خیال میں اس نے ابھی تک نہیں لگائے، چلہ و چلہ لگاتا ہے۔ پہلی دفعہ آیا تو بیس دن لگانے۔ بیس دن کے بعد چلا گیا اور جاتے ہی اس نے بنک چھوڑ دیا، استعفیٰ دے دیا۔

کوئی ان کے قانون کی کنڈیشن ایسی ہی تھی جس کے تحت وہ چھوڑ نہیں سکتا تھا یا جرمانہ دیتا تو اس نے وہ جرمانہ بھرا، جس میں اس کی ساری جائیداد بک گئی لیکن اس نے جرمانہ بھر دیا...... جائیداد ساری بیچ دی...... بنک کو دے دی ساری...... اور اپنے آپ کو آزاد کر لیا...... اور مدینے سے باہر اس کا ایک کچا گھر تھا...... وہاں وہ شفٹ ہو گیا...... ۸۹ھ میں، میں حج پر گیا تو اس کے گھر میں جا کر کھانا کھایا۔ پرانا گھر مدینے سے کوئی چھ سات کلومیٹر باہر مضافات میں۔

اب کام کیا شروع کیا اس نے! صحرا سے بکریاں لے کر آیا......اور آکر مدینے کی بکرا منڈی میں ان کو بیچا......ایک لاکھ (سعودی) ریال کمانے والا پانچ سو ریال لے کر گھر جا رہا ہے......اور گھر جا کر بیوی کے ہاتھ میں رکھا اور......دونوں رو پڑے کہ......آج پہلی حلال روزی ہمارے گھر میں داخل ہوئی ہے......خوشی سے رو رہے ہیں.....اور پانچ سو کہاں اور ایک لاکھ ریال کہاں......؟ اور وہ دونوں خوشی سے رو رہے ہیں کہ آج پہلا حلال رزق ہے......جو ہمارے گھر میں آیا۔

اسی سال ہم چلے گئے حج پر تو اس نے وہاں بلا کر ہمیں کھانا کھلایا۔ وہ تو پہلے بھی جانتا تھا کہ یہ کام حرام ہے پھر اس وقت کیوں نہیں چھوڑا......؟ ہجرت گھر چھوڑنا، ایمان میں ایک لہر اٹھتی ہے ہر چیز کو تنکوں کی طرح بہا کر لے جاتی ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ وقت صحیح لگے۔

جب تک حرام پیٹ میں رہے گا پریشانی بڑھتی رہے گی

تو آپ سارے بھائیوں کی خدمت میں گزارش ہے اس راستے میں وقت ضرور لگائیں۔ نیت تو اس کی فرمالیں۔ ڈر لگتا ہے تو کم از کم تین تین دن سے شروع کریں، اپنی مسجد سے......آپ مختلف جگہوں سے تشریف لائے بیٹھے ہیں۔ اپنی اپنی مسجدوں سے تین تین دن کے لئے نکلنا شروع کریں۔ یہ تین دن کا نکلنا ایک دن آپ کی زندگی کے بدلنے کا ذریعہ بن جائیگا۔

نماز زندہ کرو......اللہ کے واسطے مسجدوں کو آباد کر دو......اپنی کمائیوں سے حرام کو خارج کر دیں......اگر کمائی کم پڑ گئی ضرور پڑے گی......تو پریشان نہیں ہونا.....نماز پڑھ کر اللہ سے مانگو......پھر دیکھو اللہ کیسی کیسی راہیں کھولتا ہے......

تیرے رونے نے رزق کے دروازے کھلوا دیئے

شاہ عبدالعزیزؒ نے سارے شہر سے چوروں کو ختم کر دیا تھا سولیوں پر لٹکا دیا ایک سعودی نے مجھے بتایا کہ سلطان عبدالعزیز جب مکے آتا تو بیت اللہ کی [illegible] کے ساتھ ایسے ٹیک لگا کر بیٹھ جاتا اور اس کے ہاتھ میں تلوار ہوتی اور روتا جاتا، روتا [illegible] عبدالعزیز کے استاد نے پوچھا، کیوں اتنا روتا ہے.....کہنے لگا کہ میں نے سب کو [illegible] سے روک دیا.....اب انہیں روزی کہاں سے کھلاؤں....؟ تو اللہ کے سامنے آ کے [illegible]وں.....کہ یا اللہ تیرا حکم تو میں نے زندہ کر دیا......دیکھو پھر اللہ نے بٹھا کے کھلانا [illegible] کر دیا.....سات سمندروں کے پار سے مخلوق آئی......اور ان کی زمین سے تیل نکال دیئے.....یہ حرام چھوڑنے اور حلال پر آنے کی برکت ہے.....آج ان کو سمجھ [illegible] رہی کہ اپنے پیسے کیسے سنبھالیں.....اب کوئی کہے گا کہاں سے کھائیں گے...؟

حرام کمائی سے کلمہ نصیب نہ ہوا!

علامہ قرطبی نے ایک واقعہ لکھا ہے۔ ایک دکاندار صبح صبح آیا، اپنی دکان کی [illegible] (ترازو) کو توڑ دیا۔ پڑوسی دکاندار نے پوچھا، کیوں توڑا ہے؟ کہنے لگا، ہمارا آج [illegible] مر رہا تھا، ہم نے کہا!

لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ......یعنی کلمہ پڑھ لے۔

وہ کہنے لگا:............مجھ سے نہیں پڑھا جاتا۔

ہم نے کہا:..............کیوں نہیں پڑھا جاتا......؟

وہ کہنے لگا:.....میری دکان کا ترازو......ان کا کانٹا جو یوں ہوتا ہے......وہ میرے حلق [illegible] گیا......مجھ سے کلمہ نہیں پڑھا جا رہا۔ ایک دکاندار جب غلط تولتا ہے۔ وہ کہتا ہے میں [illegible] پیسہ کما لیا۔ دس روپے بچا لئے۔ پچاس روپے بچا لیے۔ مرتے ہوئے یہ حال ہو گیا

کہ کلمہ نصیب نہ ہوا تو کیا ملا؟

تو بھائیو! لوگوں کا معاملہ بڑا سخت ہے۔اس لئے اپنے آپ کو بچاؤ کہ ا... دامن پہ کسی مسلمان کا حق نہ پڑا ہوا ہو۔اللہ اپنے حقوق کے معاملے میں بہت ہے۔بہت سخی ہے۔اس کی کوئی انتہا ہی نہیں۔

امانت دار حوالدار کی درد بھری کہانی

ایک حوالدار مجھے ملا بہاول نگر میں تبلیغ میں وقت لگایا حلال پہ آگیا۔مشکل ... آگئی....بڑی تنگی ہوگئی۔کہنے لگا! ایک دن افسر مجھ سے کہنے لگے تم اب گزارہ کیسے کر... ہو......؟ میں نے کہا!

جب آدمی طے کرلے تو گزارے ہوجاتے ہیں....نہ طے کرے تو نہیں ہوتے....کہا: بتاؤ تو سہی گزارہ کیسے کرتے.....؟ کہا! بات یہ ہے کہ ایک سال گزر... ہے.....میرے گھر میں سالن نہیں پکا......چٹنی سے روٹی کھاتے ہیں.....ایک سال ہو چکا ہے.....میرے گھر میں سالن نہیں پکا....یہ وہ اللہ کا ولی ہے کہ بڑے، بڑے اولیا... اس کی گرد کو قیامت کے دن نہیں پہنچ سکیں گے۔

پانچواں کام: جو مارے اسے پھول دو

تو آپ ﷺ نے فرمایا!

صل من قطع .... جو توڑے اس سے جوڑ۔

واعط من حرمك......... جو نہ دے اس کو دے ۔

وعف عمن ظلم .... جو ظلم کرے اس کو معاف کردو

بعثت لاتمم مکارم الاخلاق ،بعثت لا تمم محاسن الاخلاق

میں اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں، مجھے اخلاق کی خوبیوں کی تکمیل کے

...گیا ہے، اخلاق کے حسن کی تکمیل کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے۔

عبادت میں سب سے افضل عبادت اخلاق ہے

میرے بھائیو! نماز پڑھنی آسان ہے اخلاق بنانا مشکل ہے، ذکر کرنا آسان اخلاق بنانا مشکل ہے، چلے لگانا آسان ہے، اخلاق بنانا مشکل ہے، پھر آپ نے فرمایا...

﴿حسن خلق یکمل ایمان﴾

ایک بدوی آیا آپ کے سامنے آکے بیٹھا کہنے لگا!

یارسول اللہ ماالدین.......دین کیا ہے.....؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا...حسن الاخلاق اچھے اخلاق۔

وہ یہاں سے اٹھا اور بائیں طرف آیا۔

یارسول اللہ ماالدین ؟.....دین کیا ہے......؟

آپ ﷺ نے فرمایا حسن الاخلاق.......اچھے اخلاق۔

پھر وہ یہاں سے اٹھا پیچھے جا کے بیٹھا کوئی بڑا ہی تگڑا تھا۔

یارسول اللہ ماالدین؟..........دین کیا ہے.....؟

تو آپ ﷺ نے یوں پیچھے مڑ کے دیکھا....کہا! بھائی تو کب سمجھے گا؟

اچھا.......دین یہ ہے کہ غصے مت ہوا کرو۔

وھو الاتغضب.......دین یہ ہے کہ غصہ مت ہوا کر۔

جس کے اخلاق ٹھیک نہیں ہیں اس کی ساری نیکیاں دوسرے اٹھا کے لے جائیں گے۔

جس کا بول میٹھا نہیں ہے وہ منہ کے بل جہنم میں جائے گا۔

افلا ادلك علی ملاك الامر کل...... اے مال! اپنے مال سے فرمایا۔ پھر

آپ ﷺ نے فرمایا

کہ ایک کام کی چھوٹی سی چیز بتادوں؟ ساری چیزوں میں سے چھوٹی سی چیز بتادوں؟
پھر اپنی زبان کو باہر نکال کر یوں پکڑ لیا اور کہا!
امسك عليك لسانك...... اپنی زبان کو پکڑ کر رکھ
کہ کسی مسلمان کے خلاف تمہاری زبان نہ چلے۔
یارسول اللہ! کیا زبان کی وجہ سے بھی پکڑے جائیں گے......؟ تو فرمایا! ہم سارے لوگ صرف بری زبان یعنی غیبت چغلی وغیرہ کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے۔

دشمنوں کو دوست بنانے کا نسخہ

محبت سے چلنا اختلاف کے ساتھ بھی ہوسکتا ہے، اگرچہ رائے ایک نہ ہو لیکن وہ چھ باتیں ہیں جو دلوں کو توڑ دیتی ہیں اور وہ چار باتیں ہیں جو دلوں کو جوڑ دیتی ہیں، یہ چار باتیں دشمنوں کو بھی اپنا بنادیں گی اور یہ چھ باتیں دوستوں اور اپنوں کو بھی توڑ کر رکھ دیں گی، بھائی بھائی ٹوٹ جائے گا، دوست دوست کا دشمن بن جائے گا، ایک کلمہ پڑھنے والے ایک دوسرے کا گلہ کاٹیں گے یہ چار باتیں آپس میں زندہ کردیں تو کافر بھی جھکتے چلیں آئیں گے۔

میں نے اخلاق کو دیکھ کر اسلام قبول کیا

آپ ﷺ سو رہے تھے ایک بدو نے تلوار اٹھائی اور آپ ﷺ کی آنکھیں کھل گئیں۔

اس بدو نے کہا اب آپ کو کون بچائے گا.........؟
آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ بچائے گا اور کون بچائے گا۔
پھر اتنے میں جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور اس کے سینے پر ایک مکا مارا تو وہ دور جاکر گر پڑا اور تلوار بھی گر گئی۔ پھر آپ ﷺ نے تلوار اٹھالی اور فرمایا! کہ

آپ کو کون بچائے گا.........؟ اس کو اللہ کا پتہ نہیں تو کہنے لگا!
اور کون بچائے گا......؟ تو بچائے گا، تو بچائے گا۔
آپ ﷺ نے کہا چلا جا، تو مجھے نبی مانتا ہے کہ نہیں مانتا......؟
کہا کہ نہیں مانتا۔ قوم کے پاس گیا اور ان کو بتلا کر آیا پھر مسلمان ہوا۔
میرے بھائیو! حضور ﷺ کے اخلاق دیکھو۔

اخلاق کی وجہ سے دشمن قدموں میں گر گیا

ایک آدمی نے عبداللہ بن جعفر کو گالیاں دیں، تو وہ اس کے پیچھے گئے دروازے پر آواز دی کہ بھائی! جو کچھ آپ نے کہا ہے اگر یہ سچ ہے تو میرے لئے مصیبت ہے، ورنہ آپ نے غلط کہا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے معاف کردیں، تو وہ قدموں میں گر گیا نہیں نہیں غلطی تو اس کی، آپ مجھے معاف کریں، یہ ہے اخلاق نبوت۔
ایک صحابی آئے یارسول اللہ ﷺ ہمارے پڑوس میں ایک عورت ہے جو دن کو روزہ رکھتی ہے رات کو تہجد پڑھتی ہے لیکن دوسرے پڑوسیوں کو تنگ کرتی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا! کوئی بھلائی نہیں یہ دوزخ میں جائے گی۔ کوئی خیر نہیں۔

کامل ایمان! مگر کیسے؟

ایک صحابی نے کہا یارسول اللہ ﷺ! میں چاہتا ہوں کہ میرا ایمان کامل ہو جائے..... تو حضور ﷺ نے فرمایا اخلاق اچھا بنالے تیرا ایمان کامل ہو جائے گا۔ تو اپنے اخلاق ٹھیک کرلے۔ اب پوری دنیا میں دعوت دینے کے لئے یہ اعمال ہیں اخلاق بنانا..... دعوت دینا..... تعلیم کرنا..... خدمت کرنا۔
امام زین العابدینؒ کو ایک آدمی گالیاں دینے لگے تو دوسری طرف منہ کرکے بیٹھ گئے وہ سمجھ رہا تھا کہ انکو پتہ ہی نہیں کہ میں ان کو گالیاں دے رہا ہوں۔ وہ سامنے آکر کہنے

لگا تجھے گالیاں دے رہا ہوں تجھے، امام صاحب نے کہا میں تمہیں ہی معاف کرتا۔

چھٹا کام: اللہ کی مخلوق کی خدمت کرو!

میرے بھائیو! عبادت سے جنت ملتی ہے اور خدمت سے خدا ملتا ہے۔ اللہ کی مخلوق کی ضرورت کو پورا کرنا یہ کتنا بڑا عمل ہے، آپ سوچ بھی نہیں سکتے! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔

﴿یاابن آدم استطعمتک فلم تستطعمنی﴾

اے میرے بندے! مجھے روٹی کی ضرورت تھی تو نے مجھے روٹی نہ کھلائی۔

وہ کہے گا یا اللہ آپ تو ہر عیب سے پاک ہیں۔ فرمایا! میرا فلاں بندہ جو تمہارے پاس آیا تھا اگر تم اس کو روٹی کھلا دیتے تو اس کا اجر تم مجھ سے لے لیتے ایسے تھا جیسے میرے خزانے میں جمع کرا دیا۔

﴿یاابن آدم استقیتک فلم تستقینی﴾

اے میرے بندے میں نے تم سے پانی مانگا تھا تو نے پانی نہ پلایا۔

بندہ کہے گا یا اللہ آپ تو رب العلمین ہیں۔ فرمایا میرا بندہ جو پیاسا آیا تھا اس کو پانی پلاتا تو ایسا تھا جیسے تو نے مجھے پانی پلایا۔

﴿یاابن آدم مرضت فلم تعدنی .... اللہ اکبر﴾

مسلمان کا حال پوچھنا کتنی بڑی بات ہے وہ کہے گا! یا اللہ آپ تو ہر عیب سے پاک ہیں، اللہ فرمائے گا میرا فلاں بندہ بیمار تھا اگر تو اس کا حال پوچھ لیتا تو ایسا تھا جیسے تو نے میرا حال پوچھا، یہ وقتی ضرورت پوری کرنے پر اللہ اتنے خوش ہو رہے ہیں۔

اچھے ماحول کی اہمیت

ہم کوئی تبلیغی جماعت میں شامل کرنے کی دعوت نہیں دے رہے ہیں۔ نہ ہم خود کوئی الگ جماعت سے معاونت لے رہے ہیں۔ نہ ہمیں کوئی سیکریٹری بننا ہے۔ وہاں تو کوئی ممبر ہی نہیں تو سیکریٹری کہاں سے آئے....؟ صدر کہاں سے آئے...؟ پریذیڈینٹ کہاں سے آئے؟ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سامنے جوابدہ ہوں۔ مجھے اس کے لئے تیاری کرنی ہے۔ آج کی مسموم فضاؤں نے ہمارا ماحول گندا کر دیا ہے۔ آج گھروں میں کتاب تو ہے کی، ماحول میں کہاں سے لاؤں گا۔

میں زہد تو پڑھوں گا، زاہد کہاں سے دیکھوں..................؟

میں تقویٰ تو پڑھوں گا، متقی کہاں سے ڈھونڈوں..................؟

میں حیا تو پڑھوں گا، میں حیا والا کہاں سے دیکھوں..............؟

میں پاکدامنی تو پڑھوں گا، پاکدامنوں کی صحبت کہاں سے لاؤں..............؟

میں سخاوت تو پڑھوں گا، میں سخی کہاں سے لاؤں..............؟

میرے بھائیو! ایسا ہی ہے تیرنا تو پڑھے، پانی نہ دیکھے، تیرے گا کہاں سے۔ تیرنا تو آیا پانی کوئی نہیں تیرے کہاں سے۔ ایمانی صفات پڑھنے سے نہیں آتیں...... اللہ کے راستہ میں نکلنے سے آتی ہیں۔

گمراہی کے ماحول میں ایمان کی حفاظت کرنے والے کا واقعہ

۱۹۹۲ء میں انگلینڈ میں اجتماع تھا۔ تو میں رات کو فارغ ہو کے باہر نکلا تو ایک نوجوان لڑکا پہرہ دے رہا تھا۔ بریڈفورڈ کا۔ تھوڑا سا تعارف ہوا تو وہ بڑا خوش ہو کر کہنے لگا مجھے تو آپ سے ملنے کا بڑا شوق تھا۔ میں نے کہا تم ادھر کیسے؟ کہنے لگا: میں نے تین دن لگائے تھے۔ اللہ نے میری ساری زندگی بدل دی۔ تو اس نے بات کی بڑی خوبصورت جو

مجھے آج تک یاد ہے۔

کہا: جی ان کے پاس ہمیں گمراہ کرنے کے لئے اور نہیں ہے۔ جو کچھ ان کے پا
ہے، گمراہی کے جتنے سامان ہیں۔ اسباب ہیں..... فحاشی کے..... عریانی کے.....
پردگی کے..... عورت مرد کے ملاپ کے..... یہ peak ہے۔ اس کے آگے اور
کچھ نہیں۔ ہم اس میں سے توبہ کر کے باہر آرہے ہیں اب اور کوئی شکل نہیں ہے ان
پاس ہمیں گمراہ کرنے کے لئے اور ہم اللہ کے فضل سے اسے ٹھوکر مار کے آرہے ہیں
اور اس بصیرت کے ساتھ آرہے ہیں کہ وہ باطل ہے اور یہ حق ہے۔ وہاں کچھ نہیں
سب کچھ ہے۔

امریکی ڈاکو اور اتباع سنت

امریکہ ہماری جماعت گئی........ شکاگو میں ایک مسجد میں ہم گئے تو دیکھا
خیمہ لگا ہوا ہے.... میں بڑا حیران ہوا کہ یہ خیمہ کیوں لگا ہوا ہے؟ تو پتہ چلا کہ یہاں
علاقے کا بہت بڑا بدمعاش تھا سارے علاقے کا، وہ مسلمان ہو گیا...... اور پھر پا
آکر تبلیغ میں تین چلے لگائے تو واپس گیا ہے تو اس نے خیمہ لگایا ہوا ہے...... اور روز
آکر اس میں گھنٹہ دو گھنٹے بیٹھتا ہے...... کہ میرا نبی خیمے میں رہا کرتا تھا...... تو اب
مستقل تو نہیں رہ سکتا..... کچھ دیر تو رہوں تا کہ میرے نبی ﷺ کی یہ سنت
ہو جائے...... یقین مانیں کہ مجھے اتنی شرم آئی کہ دیکھو نئے اسلام قبول کرنے والے
جذبہ چھوٹا سا خیمہ اتنا سا تھا...... نام بھی اس نے ابوبکر رکھا ہوا تھا۔

یہ درد و غم نکل گیا کہ..... ہائے میں کیسے اپنے اللہ کو راضی کروں.... میری اولاد
اللہ پاک کو راضی کرے.... یہ محنت ہی ختم ہو گئی...... نماز پڑھی تو بھی ٹھیک ہے.....
پڑھی تو بھی ٹھیک ہے..... نہ پڑھنے کی خوشی...... نہ چھوٹنے کی غم...... قرآن کی تلاو
ہو جائے تو خوشی کوئی نہیں..... رہ جائے تو غم کوئی نہیں..... یہ کیا مردہ دلی ہے....؟

اللہ کی نافرمانی کر کے غم نہ ہونا! کیسی بے وفائی ہے؟

دس روپے کا نفع ہو..... تو سب خوش ہو رہے ہیں..... دس روپے کا گھاٹا پڑ جائے.....
اب غمگین ہو رہے ہیں.... گھر میں ایک بچہ بیمار پڑ جائے..... تو سارا گھر پریشان ہو رہا
ہے..... کوئی خوشی کی بات آجائے..... سارا گھر خوش ہو رہا ہے.....

میرے بھائیو! یہ بھی کوئی خوشی اور غم کی چیزیں ہیں....... ایک نماز چھوٹ جائے تو
ہم تڑپ جاتے...... ہم مچل جاتے..... ہائے اللہ میری نماز گئی..... یہاں تو مہینوں گزر
جاتے ہیں..... فرض نمازیں چھوٹی پڑی ہیں..... درد و غم..... بے چینی..... بے قراری
..... جو اللہ کے لئے ہوتی تھی.... وہ پیسے پہ چل پڑی.... اللہ کی ذات کو مقصد بنائیں....

مولوی صاحب کا تبلیغی شخص سے شکوہ

ہمارے مردوں اور عورتوں کو اللہ نے راستہ دیا ہے کہ اے میرے بندو اور بندیو مجھے
سامنے رکھ کے چلو، میں ہوں تمہارا خالق اور مالک....، میں ہوں تمہارا معبود...... مجھے
راضی کرو۔ اللہ پہ فدا ہونا ہماری زندگی ہے۔ ایک اللہ کو راضی کرنا ہماری زندگی
ہے۔ منڈی بہاؤالدین ایک جماعت گئی، تو وہاں کے مولوی صاحب کہنے لگے:
نکل جاؤ تم سب مدرسوں کے مخالف ہو........ میں نے کہا: وہ کیسے......؟
کہنے لگے: یہ ہمارا تاجر پہلے ہمیں ہزار روپے چندہ دیتا تھا، جب سے چلہ لگا کر آیا ہے سو
روپیہ دیتا ہے۔ اچھا بلاتے ہیں جی اس کو۔ بلایا کہا: یہ تو نے کیا کیا......؟ کہا جی پہلے جھوٹ
کا روبار تھا، سود پہ کاروبار تھا۔ جب سے کن کے آیا ہوں جھوٹ بھی حرام، سود بھی حرام۔ اب
حلال پہ کرتا ہوں تو روٹی بھی مشکل سے پوری ہوتی ہے۔ اس میں سے سو روپے انہیں دیتا
ہوں۔ اگر یہ کہتے ہیں تو پھر وہی شروع کر دیتا ہوں۔ ان کو دوں گا خود بھی کھاؤں گا۔

......﴿وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین﴾......

سکون کی تلاش

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ .. وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا .. مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ .. وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ.... فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ... بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ... قُلْ ھٰذِہٖ سَبِیْلِیْ اَدْعُوْا اِلَی اللّٰہِ ... عَلٰی بَصِیْرَۃٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ... وَسُبْحٰنَ اللّٰہِ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ... وَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم... یَا اَبَا سُفْیَانَ جِئْتُکُمْ بِکَرَامَۃِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

یہ دنیا مچھر کا پر ہے

میرے بھائیو اور دوستو! اس جہان کا بنانے والا اللہ تعالیٰ ہے اور کسی چیز کے بنانے والے کو پتہ ہوتا ہے کہ اس کو بنانے میں سرمایہ کتنا لگا ہے؟ محنت کتنی ہوئی ہے؟ اس کی قیمت کتنی ہونی چاہیئے؟ اللہ نے یہ جہان بنایا ہے اور اس نے ہمیں یہ خبر دی ہے کہ اس کی قیمت ایک مچھر کے ایک پر کے برابر بھی نہیں ہے۔

﴿لو کانت الدنیا عند اللہ جناح بعوضۃ ماسقی منھا کافرا شربۃ﴾

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر یہ دنیا میرے نزدیک ایک مچھر کے برابر بھی قیمت

رکھتی تو میں کافر کو ایک گھونٹ پانی کے برابر بھی نہ دیتا۔

یہاں تو ان کو زیادہ دیا ہوا ہے اللہ نے ایک عجیب بات کہی ہے.....!

ولولا ان یکون الناس امۃ واحدۃ... اور ہمیں اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ تم بھی دین چھوڑ جاؤ گے

لجعلنا لمن یکفر بالرحمن لبیوتھم سقفا من فضۃ ومعارج علیھا یظھرون ولبیوتھم ابوابا وسررا علیھا یتکؤن وزخرفا.....

میں کیا کرتا کہ کافروں کے دروازے اور سیڑھیاں سونے اور چاندی کے بنا دیتا ان کی چار پائیاں، ان کی کرسیاں، انکی چھتیں، ان کے گھر، ان کی دیواریں، سونے اور چاندی کی ہوتیں... حدیث میں آتا ہے کہ ان کے جسم لوہے کے بنا دیتا لوہے کا مطلب یہ ہے کہ نہ بیمار ہوتے نہ بوڑھے ہوتے۔

یہ سارا کچھ کیوں نہیں کیا...؟ اس لئے کہ پھر خال ہی خال مسلمان رہ جاتے۔ اکثر پھسل جاتے اب بھی اتنے پھسل رہے ہیں..... کہ انکو اتنا دے دیا ہمیں کچھ نہ دیا..... اللہ نے کچھ ہمیں بھی دے دیا اور کچھ ان کو بھی دے دیا..... کچھ ان پر حالات ڈال دیئے .....اور کچھ ہم پر حالات ڈال دیئے..... ان کی مصیبتیں الگ کر دیں..... اور ہماری مصیبتیں الگ کر دیں..... برابر برابر ۲۰،۱۹ کا فرق رکھ دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ دنیا میرے نزدیک اتنی گئی گزری چیز ہے کہ ساری ان کو دے دیتا تمہیں کچھ نہ دیتا..... یا موسیٰ ان لی عبادا لو سئلنی الجنۃ لا عطیتھم بجمیعھا......

اے موسیٰ میرے کچھ بندے ایسے ہیں کہ جنت مانگیں تو ساری دے دوں۔

...... وان سلمتني فيما اريد ، كفيتك فيما تريد ...... تو ایک کام کر لے تیرے سارے کام میں بنادوں گا جو میں چاہتا ہوں وہ تو کر دے۔ نفع ونقصان کو نہ دیکھو۔

روپیہ پیسہ کے غلام نہ بنو

خواہش کے غلام نہ بنو...... عبدا هواء...... نہ بنو......

عبدالدرهم...... نہ بنو...... عبدالدینار...... نہ بنو......

عبدالقطيفة...... نہ بنو...... عبدالخطيئة...... نہ بنو...... کیوں......؟

...... ان اعطی رضی ان لم يعط سخط ، او كما قال ......

خواہش کا غلام نہ بننا...... حالات خراب ہو گئے تو خواہش کا غلام...... حالات خراب ہو گئے تو درہم کا غلام.... عبدالدینار ڈالر کا غلام بن گیا اور مر گیا...... جس نے اس کو یعنی ڈالر کو آقا بنالیا۔

افرأيت من اتخذ الهه هوٰه...... دیکھتے نہیں جس نے خواہش کو خدا بنالیا وہ اس کی پوجا کر رہا ہے اور جس نے اس اور اس کے سامنے سر جھکایا وہ تباہ و برباد ہو گیا۔

اس لئے اللہ فرماتے ہیں ان میں سے کسی کو خدا نہ بناؤ.... کسی کے غلام نہ بنو... میرا ہی ایک کام کرو.... كفيتك فيما تريد...... جس کو میں چاہتا ہوں اس کو تم کر لو...... جو تو چاہے گا اس سارے کو میں کردوں گا۔

سکون دل! مگر کیسے؟

تھوڑا سا یہاں قرآن کا اسلوب سنو...... من عمل صالحا من ذكر او انثى ...... جس نے نیک عمل کیا کوئی بھی ہو... عربی ہو... یا عجمی... مرد ہو... یا عورت... اور وہ مؤمن ایمان کامل والا ہو تو کیا ہوگا.... فلنحيينه حياة طيبة.... دنیا میں سکون کی زندگی...

اس کا مطلب یہ نہیں کہ پیسے زیادہ ہو جائیں گے....! دنیا میں اللہ پاک اطمینان دے گا......

جعل غناه في القلب... اس کے دل کو اللہ بادشاہ کر دیگا......

واتته الدنيا وهي راغمة.... اس کے مقدر کی دنیا اس کے پاؤں میں پڑ کے آئے گی نہیں آئے گی من كان همه طلب الاخرة...... یا اللہ میں تو آخرت کو سامنے رکھوں گا۔

میرے بھائیو! ہم اللہ کے بن جائیں پھر سارے مسئلہ کا حل اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

ہمارے مسائل تجارت سے حل نہیں ہوتے......

زمینداری سے حل نہیں ہوتے......

ایٹمی طاقت بننے سے حل نہیں ہوتے......

جنگ حنین میں بڑائی کا اظہار اور اس کا انجام

حنین کا دن یاد کرو میرے بھائیو! جب بارہ ہزار مسلمانوں نے کہا کہ آج ہمیں کوئی نہیں ہرا سکتا...! اور یہ بارہ ہزار ہمارے جیسے نہیں تھے، یہ صحابہ تھے.... صحابہ جن کے جیسا دھرتی نے نہ دیکھا نہ دیکھے گی...... خير الخلائق بعد الانبياء ...... جو نبیوں کے بعد سب سے افضل ترین مخلوق تھی۔ ان کی زبان سے نکلا ہم طاقتور ہیں ہمیں کوئی نہیں ہرا سکتا اللہ پاک نے ایسی شکست دی کہ رسول پاک ﷺ کو اکیلا چھوڑ کے بھاگ گئے۔

ایٹمی طاقت بننے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا...... توبہ کرنے سے مسئلہ حل ہوگا...... اللہ کی طرف جھکنے سے مسئلہ حل ہوگا..... اللہ کے دامن میں پناہ لینے سے مسئلہ حل ہوگا...... توبہ کریں میرے بھائیو! اللہ کو توبہ کتنی پسند ہے... الله اكبر... اللہ کی شان یہ ہے... اللہ یوں نہیں کہے گا کہ اب آئے توبہ کرنے پہلے کہاں تھے؟ اللہ یوں نہیں کہے گا کہ اب آئے معافی مانگنے پہلے کہاں تھے؟

باپ کہے گا... ! بھائی کہے گا..... ! دوست کہے گا..... !
بیوی کہے گی... ! خاوند کہے گا..... ! اللہ یہ نہیں کہتا..... !
ہزار سال کی زندگی ہو........ دس ہزار سال کی زندگی ہو... !
ایک لاکھ سال کی زندگی ہو...... اور وہ گناہ میں گزار دی ہو تو..... !
اللہ یہ نہیں کہے گا..... ! کہ تو نے ۱۰ سال میری نافرمانی کی اور میں تجھے ۱۰ منٹ کی توبہ پر معاف کر دوں۔

شہری اور جنگلی کتے کا مناظرہ

یہ آزادی نہیں! سمجھے آزادی کسے کہتے ہیں؟ ایک چھوٹی سی انگریزی کی کتاب میں ایک کہانی تھی اس کتاب کا نام صحیح یاد نہیں۔ اس میں لکھا تھا کہ ایک جنگلی کتا اور ایک شہری کتا تھا تو شہری کتا جنگل میں سیر کرنے جاتا تھا وہاں اس کی ایک جنگلی کتے سے دوستی ہو گئی۔

شہری کتا موٹا تازہ... وہ جنگلی کتا دبلا پتلا سوکھا سڑا... تو اس نے پوچھا کہ بھائی تو کہاں سے آیا ہے؟ تو اس نے کہا شہر سے آیا ہوں... اچھا تو کیا کھاتا ہے.....؟ کہا میں پراٹھے کھاتا ہوں... انڈے کھاتا ہوں.... گوشت کھاتا ہوں.... دودھ پیتا ہوں....

تو جنگلی کتے نے کہا ارے بھائی! میں جنگل میں رہتا ہوں مجھے تو پراٹھے کو چھوڑ..... انڈے، گوشت کو چھوڑ... مجھے تو سوکھی ہڈی بھی نہیں ملتی...... تو بھائی مجھے بھی کراچی لے چل..... تاکہ میں بھی پراٹھے، انڈے کھالوں..... شہری کتے نے کہا چلو تمہیں لے چلتا ہوں.... تمہیں بھی کھلاؤں گا۔

ابھی وہاں سے نکلے تو جنگلی کتے نے دیکھا! کہ شہری کتے کے گردن میں ایک زنجیر پڑی ہوئی ہے.... کہنے لگا کہ بھائی! یہ کیا ہے؟ اس نے کہا یہ زنجیر ہے.... تو اس نے پوچھا کہ یہ کیا ہوتی ہے؟

کہا کہ یہ غلامی کی زنجیر ہے۔ اور جنگل کا کتا کیا جانے کہ غلامی کسے کہتے ہیں

کہنے لگا کہ غلامی کیا ہوتی ہے...؟ اس نے کہا کہ میں نوکری کرتا ہوں۔ ایک آدمی کی اس کا پہرہ دیتا ہوں، رات کو جاگتا ہوں.... اس کے کوٹھے کے ساتھ بندھا ہوتا ہوں۔ اور وہ مجھے انڈے اور گوشت کھلاتا ہے اور دودھ بھی پلاتا ہے۔

جنگلی کتا کہنے لگا کہ میں اپنی آزادی میں بھوکا رہوں تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے.... بہ نسبت اس کے کہ کسی کا غلام بن جاؤں۔ میاں تجھے تیرے پراٹھے مبارک اور مجھے میرے جنگل کی ہوا مبارک۔ آپ شہر چلے جائیں..... میں ادھر ہی ٹھیک ہوں۔

تو آج ہم نے آزادی اسی کو سمجھا ہوا ہے کہ گاڑیاں مل گئیں.... بنگلے مل گئے.... بس آزادی کا مفہوم ہی بدل گیا.... ہم ذلت کی پستی میں ہیں۔ اور سمجھتے نہیں کہ ہم ذلیل ہو چکے ہیں.... جس قوم کا علم غلط ہو جائے تو اس کو ایٹم بم کہاں نفع دے گا..... جس کا سوائے کمانے کے اور کوئی کام ہی نہ رہے۔

تو اس سلسلے میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک زمانہ آئے گا کہ لوگوں کو سوائے پیٹ بھرنے کے اور شہوت پوری کرنے کے اور کوئی کام نہیں ہوگا۔ بس رنگارنگ کے کھانے کیسے کھاؤں اور عیاشی کیسے کروں، بدمعاشی کیسے کروں۔

اللہ کی ناراضگی کی نشانیاں

موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ یا اللہ تیرے ناراض ہونے کی نشانی کیا ہے؟ اللہ نے فرمایا میری ناراضگی کی نشانی یہ ہے..... کہ ان کی کھیتیاں شروع ہو جائیں.... اور پک جائیں..... تو بارشیں شروع کر دوں گا...... کھڑی کھڑی فصلیں برباد کر دوں گا..... اور جب انکی کھیتی بارش مانگے گی..... تو بارش کو روک دوں گا...... واجعل الملك الى سفهائهم..

اور نادان..... ناسمجھ...... نااہل..... انسانوں کو حکومت دے دوں گا... والمال الی بخلائهم ...... مال و دولت ان کے بخیل آدمیوں کو دے دوں گا..... نہ اپنے اوپر

اگائے.....نہ غریبوں پر لگائے....اور حکومت ایسے بے وقوف انسانوں کو دوں گا..... کہ ساری زمین ظلم وستم سے بھر دیں.....وہ ٹھیک بھی کرنا چاہیں تو غلط ہو جائے..... اسی تو کہا....کہ نادان دوست سے دانا دشمن اچھا ہے...

اچھا یا اللہ! تیرے راضی ہونے کی کیا نشانی ہے؟ اللہ نے فرمایا ... امطرھم ... زرعھم کھیتی پانی مانگتی ہے تو میں بارش کر دیتا ہوں۔

جب بادل سے آواز آئی

ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک آدمی جا رہا تھا کہ بادل سے آواز آئی کہ جاؤ فلاں کی کھیتی کو پانی دو.......تو وہ آدمی بادل کے ساتھ ہولیا....تو بادل ایک پہاڑی پر برسا.... وہاں سے ایک درے میں سے ایک نالہ سا تھا اس میں آیا..... آگے جا کے ایک ڈھال تھا ......اس میں گیا تو پانی کے ساتھ ساتھ ایک آدمی آگے انتظار میں ہے..... پانی آیا....تو اس نے پانی کو باغ میں کر دیا....وہ کہنے لگا! بھائی کیا کرتا ہے تو؟ اور تیرا نام کیا ہے؟ اس نے نام بتایا..تو اس نے کہا کہ میں نے بادل سے آواز سنی کہ فلاں کی کھیتی کو پانی پلاؤ ... کہا کہ اگر یہ قصہ نہ ہوتا تو میں تمہیں کبھی نہ بتاتا.....اصل میں بات یہ ہے کہ اللہ نے مجھے باغ دیا ہے.....جب یہ تیار ہو جاتا ہے تو میں اس کے تین حصے کرتا ہوں......ایک حصہ فقیروں کو دیتا ہوں......ایک حصہ اپنے گھر میں اپنا خرچہ کرنے کے لئے رکھتا ہوں......اور ایک حصہ پھر اس میں لگا دیتا ہوں اس کی تیاری کے لئے........

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ زمینداری میں جو فصل آئے.....تو اس کا ایک حصہ آگے فصل پر لگانا چاہئے....تب جا کے فصل کا حق ادا ہوگا.... مادی لحاظ سے کیسا خوب صورت طریقہ اللہ کے نبی نے بتایا.....کہ ۱/۳ حصہ لگا دو اس پر.....تب جا کر صحیح فصل ہوگی۔

تو اللہ نے فرمایا..... امطرھم بحصادھم ..... جب ان کی فصل تیار ہوتی ہے تو بارش کو روک لیتا ہوں......اور حکومت ان کے عقل مند لوگوں کو دیتا ہوں..... دردمند

لوگوں کو دیتا ہوں..... بردبار لوگوں کو دیتا ہوں..... چشم پوشی کرنے والوں کو دیتا ہوں معاف کرنے والے لوگوں کو دیتا ہوں....اور خوش اخلاق لوگوں کو دیتا ہوں ...... یہ معانی علیم کے ہیں....اور پیسہ سخیوں کو دیتا ہوں اور یہ میرے راضی ہونے کی علامت ہے.....

اللہ سے غفلت کیوں؟

تو اس حدیث کو آپ سامنے رکھ کے سوچیں اللہ کتنا ناراض ہو گیا ہے....؟ ہم سے سمندر کا پانی کیا ویسے ہی روٹھ کر داخل ہو گیا ہے....؟ سندھ میں اور بدین میں ایسے خواہ مخواہ بارشیں ہو گئیں.....؟ کھڑے گنے کو بہا کے لے گئیں کپاس کو اٹھا کے لے گئیں، ایسے سوال کہ جیسے چاہیں برس جائیں...؟ سمندر کا پانی کیا آزاد ہے کہ جدھر کو چاہے نکل جائے...؟ ہوائیں کیا اتنی بے لگام ہیں کہ پیچھے ان کو کوئی قابو کرنے والا نہیں....؟ نہیں!

ان ہواؤں کا رب ہے جو ان کو چلاتا ہے.........

ان پانیوں کا رب ہے جو ان کو بہاتا ہے.........

اور ان بادلوں کا رب ہے جو انکو برساتا ہے.........

میرے بھائیو! ہم پھر پچھلی بات عرض کر رہے ہیں بات پرانی ہے ...زبان نئی ہے...قصہ تو پرانا ہے....نیا قصہ تو کوئی نہیں ہے....کہ ہم اللہ کو ساتھ لیں اور اللہ کو ساتھ لئے بغیر کوئی مسئلہ حل نہیں ہوگا اچھا! فرض کرو کوئی مسئلہ حل ہو بھی گیا وہ کتے کی طرح انڈا اور مسئلہ حل بھی گیا تو کیا موت نہیں آئے گی...؟

کیا یہ دنیا نہیں چھوٹے گی........؟

کیا قیامت نہیں ہوگی..........؟

کیا حساب وکتاب کا ترازو نہیں آئے گا........؟

کیا جنت اور جہنم کو نہیں دیکھے گا........؟

کیا اللہ نہیں پوچھے گا کہ کیا کیا تھا....؟ تو وہاں کیا جواب دے گا؟
روٹی بھی مل گئی تو مسئلہ تو پھر بھی حل نہیں ہوا......

نیک بندوں پر مصائب کی حکمت

میرے بھائیو! اللہ کو ساتھ لیا جائے۔ اللہ کو ساتھ لئے بغیر کوئی بھی مسئلہ حل نہیں ہو گا جب اللہ ساتھ ہو جائے گا تو...... لفتحنا علیھم برکات من السماء و الارض ... تمہاری زمین سے برکتیں نکلیں گی زمین سونا اگلے گی، جب تقویٰ آئے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ایک حدیث زمانے بعد یاد آئی:

......یقول البلاء کل یوم الی این اتوجہ یا رب....؟

مصیبت اللہ سے صبح اٹھتے ہی پوچھتی ہے "یا اللہ! میں آج کہاں جاؤں؟ تو اللہ کہتے ہیں

......الی احباء ی والولی طاعتی ..... جا دیکھ لے جو جو میرے دوست ہیں، میرے فرمانبردار ہیں ان کے گھر چلی جا..... مصیبت کو اللہ کہہ رہے ہیں .... کیوں.....؟ کہا!

.... ابلوابك اخبارھم.....دیکھوں گا کہ کچے ہیں کہ پکے...............

...اختربك صبرھم.....ان کے صبر کا امتحان لوں گا...............

....امحص بك ذنوبھم ...ان کے گناہوں سے ان کو پاک کر دوں گا تھوڑی تکلیف دے کر...

......ارفع بك درجتھم......ان کے درجے جنت میں بلند کر دوں گا.........

....یقول الرخاء کل یوم...مال و دولت پوچھتی ہے یا اللہ! میں کہاں جاؤں...؟

اللہ کے دشمنوں پر مال کی کثرت کیوں؟

اور انہ صبح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے.... الی اعدائی و اولی معصیتی ...کہ جا میرے دشمنوں کے گھر چلی جا.....دشمنوں کے گھر کیوں......؟ کہا!

...ازید بذالک طغیانھم ......ان کی بدمعاشی اور بڑھے گی۔

...اضاعف بذالك عذابھم......ان کا عذاب بھی دگنا ہوتا چلا جائے گا۔

...اعربك علی غفلتھم......ان کی غفلت بڑھتی جائے گی۔

...وعجل لك بھم ......اوران کی اگر کوئی نیکی ہے تو اس کا بدلہ انہیں دنیا میں دیا جائے گا اور آگے ختم ہو جائے گا۔

... لیس لھم فی الاخرۃ الا النار......آگے دوزخ کی آگ کے سوا ان کے لئے کچھ نہیں ہے۔

لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ جتنا پیسہ آ رہا ہے یہ اللہ کا فضل آ رہا ہے اور اللہ کا نبی ﷺ کہہ رہا ہے:

اذا رایت اللہ عزوجل یعطی العبد علی معاصیہ من الدنیا علی مایحب فانما ھو استدراج ثم تلا رسول اللہ ﷺ فلما نسوا ما ذکروا بہ فتحنا علیھم ابواب کل شئی ء حتی اذا فرحوا بما اوتوآ اخذنھم بغتۃ فاذا ھم مبلسون......

جب تم دیکھو کہ ایک آدمی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا نافرمان ہے پھر بھی دنیا اس کے پاس آ رہی ہے تو یاد رکھ لو! یہ اللہ کے دردناک عذاب کا شکار ہو چکا ہے یہ بغیر توبہ کے اٹھا لیا جائے گا یہ سب سے بڑا عذاب ہے یاد رکھنا۔

سب سے بڑی ہلاکت! توبہ کئے بغیر دنیا سے چلے جانا

میرے بھائیو! اعمال کا چلے جانا......... فقر کا آ جانا......... مصیبتوں کا آ جانا.......

اللہ ذوالجلال کی قسم! یہ کوئی آزمائش نہیں ہے بغیر توبہ کے دنیا سے چلے جانا یہ سب سے بڑی ہلاکت اور بربادی ہے کہ ابھی سے قبر کے سانپ اور بچھو ایسا پکڑیں گے کہ اس کی چیخ و پکار مشرق و مغرب میں سنائی دے گی لیکن کوئی اس کی چیخ و پکار کو سننے والا نہیں ہوگا حضور اکرم ﷺ کے طریقے پر جنا ہی اصل کامیابی ہے یہ جسکو دولت مل گئی امت سے نکلا ہوا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ کی اس رخ پر تربیت ہوئی کہ مرنا قبول کیا لیکن حضور ﷺ کے طریقے کو نہ چھوڑا۔

دنیا بے سکونی کی دلدل ہے

میرے بھائیو! جب انسان کی سوچ و فکر اور غم دنیا بنے گی..... اور مال دل میں اترے گا..... تو نماز میں دنیا ہی کو سوچے گا اور نمازوں میں دنیا ہی کا خیال آئے گا۔ آج دنیا کی دوڑ نے ہمیں حضور اکرم ﷺ والے دور سے غافل کر دیا۔ حالانکہ اللہ کی قسم! اگر ہم حضور اکرم ﷺ والے غم کو اپنا غم بنا لیں اور آپ ﷺ والے درد کو اپنا درد بنا لیں .... تو آپ کو محبوب ﷺ خوشخبری دے رہے ہیں...... کہ جو میرے غم کو اپنا غم بنائے گا اور آخرت کے غم کو اپنا غم بنائے گا..... اللہ پاک اس کی دنیا میں برکت دے گا..... اور اس کے کاموں کو اکٹھا کر دے گا..... اور اللہ تعالیٰ اس کے دل کو بادشاہ (غنی) کر دے گا.... اور دنیا ناک رگڑ کے اس کے قدموں میں آئے گی....

اور جو میرے غم کو اپنا غم نہیں بنائے گا...... وہ دنیا کے غم میں پھنس جائے گا...... اور مال کی دوڑ لگ جائے گا...... اللہ اس کے دل کو پریشان کر دے گا...... اور اللہ تعالیٰ اس کو فقر و فاقے میں مبتلا کر دے گا...... اور دنیا مقدر (یعنی جو اس کے مقدر میں ہے) کے سوا

وہ حاصل نہیں کر سکے گا۔

سب سے زیادہ خوشی کا دن! تباہی دن کیسے بنا؟

یزید بن مالک اموی خلیفہ گزرے ہیں یہ نئے خلیفہ تھے عمر بن عبدالعزیز کے بعد آئے تھے ایک دن وہ کہنے لگے کہ کون کہتا ہے کہ بادشاہوں کو خوشیاں نصیب نہیں ہوتیں......؟ میں آج کا دن خوشی کے ساتھ گزار کر دکھاؤں گا.... اب میں دیکھتا ہوں کہ کون مجھے روکتا ہے....؟

کہا آج کل بغاوت ہو رہی ہے.... یہ ہو رہا ہے.... وہ ہو رہا ہے.... تو مصیبت بنے گی کہنے لگا! آج مجھے کوئی بغاوت... کوئی ملکی خبر نہ سنائی جائے.... چاہے بڑی سے بڑی بغاوت ہو جائے... میں کوئی خبر سننا نہیں چاہتا... آج کا دن خوشی کے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں...

اسکی بڑی خوبصورت لونڈی تھی اس کے حسن و جمال کا کوئی مثل نہ تھا..... اس کا نام حبابہ تھا بیویوں سے زیادہ اسے پیار کرتا تھا..... اس کو لے کر محل میں داخل ہو گیا..... پھل آ گئے..... چیزیں آ گئیں...... مشروبات آ گئے..... آج کا دن امیر المومنین خوشی سے گزارنا چاہتے ہیں...

آدھے سے بھی کم دن گزرا ہے.... حبابہ کو گود میں لئے ہوئے ہے.... اس کے ساتھ ہنسی مذاق کر رہا ہے.... اور اسے انگور کھلا رہا ہے.... اپنے ہاتھ سے توڑ توڑ..... کر اس کو کھلا رہا ہے.... ایک انگور کا دانہ لیا اور اس کے منہ میں ڈال دیا... وہ کسی بات پر ہنس پڑی.... تو وہ انگور کا دانہ سیدھا اس کی سانس کی نالی میں جا کر اٹکا.... اور ایک جھٹکے کے ساتھ اس کی جان نکل گئی......!

جس دن کو وہ سب سے زیادہ خوشی کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا اس کی زندگی کا ایسا بدترین دن بنا کہ دیوانہ ہو گیا..... پاگل ہو گیا..... تین دن تک اس کو دفن نہیں کرنے دیا تو اس کا جسم گل گیا..... زبردستی بنو امیہ کے سرداروں نے اس کی میت کو چھینا اور

دفن کیا اور دو ہفتے کے بعد یہ دیوانگی میں مر گیا۔

خوشی انسان لیتا ہے؟ خوشی اپنی طاقت سے کوئی خرید سکتا ہے؟ سب کچھ اللہ کے ا... میں ہے تو میرے بھائیو! یہ ہے...... لا الہ الا اللہ...... سب کچھ کر سکتا ہے مخلوق کیا کر سکتی ...

اللہ کے بغیر یہ تو سب اسباب ہیں.... ان سے اللہ کا ارادہ ہوگا تو کام بنے گا... میں کتنے کروڑ پتی انسان ہیں! ان کو کوئی جانتا نہیں.... اور دنیا میں کتنے فقیر ہیں ... کے پیچھے دنیا دوڑتی ہے... دنیا میں کتنے حکمران ہیں.... جن کے دلوں میں نفرت کے ... ابلتے ہیں... کتنے جھونپڑی میں رہنے والے ہیں.... جن کے لئے دل قربان ... ہیں... یہ کون ہے جو اس نظام کو چلا رہا ہے...؟ دنیا میں کتنے مالدار ہیں جن کا ... نہیں ہوتا...؟ وہ بھولے بیٹھے ہیں...... اور دنیا میں کتنے فقیر ہیں جو بادشاہوں ... زیادہ غنی ہیں......؟ جن کی نظر میں دنیا ایک کوڑی کے برابر بھی نہیں ہے۔

دوزخ کا ایک جھونکا! زندگی بھر کی خوشیوں کو خاک میں ملا دے...

موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی بات ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یا اللہ ...... انك توسع علی الکافر...... یا اللہ! آپ کافر کو بہت زیادہ دیتے ہیں... تو اللہ ... نے جواب نہیں دیا کہ اس کی وجہ یہ ہے... یہ ہے... یہ ہے...! اللہ تعالیٰ نے دوزخ ... دروازہ کھول دیا کہ ذرا دیکھو میں نے کافر کے لئے کیا تیار کیا ہے۔

جب موسیٰ علیہ السلام نے دوزخ دیکھی تو کہنے لگے: یا اللہ! تیری عزت و شہنشا... کی قسم! اگر کافر ساری دنیا کا بادشاہ بن جائے اور قیامت تک بلا شرکت غیرے حکو... کرے اور مر کے یہاں چلا جائے کچھ نہیں اس نے دیکھا اور کچھ فائدہ نہیں اسکو......

کافروں کے پاس کثرت دنیا کی وجہ

پھر موسیٰ علیہ السلام نے دوسرا سوال کیا: یا اللہ...... انك تقدر علی المؤمن ......

... ایک مؤمن پہ بڑی تنگی ڈالتے ہیں.... ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک وقت میں ... کافر مر رہا تھا ادھر ہی ایک مسلمان مر رہا تھا ایک ہی جگہ پر....! وقت قریب ہے کافر ... ہے مجھے مچھلی چاہیئے...... مجھے مچھلی چاہیے... تو وہ مچھلی دریا میں موجود...... لیکن منڈی ... موجود نہیں.... اللہ کا غیبی نظام حرکت میں آیا...... اس مچھلی کو پکڑوایا اس کو بازار میں ... ایا.... ادھر سے اس کے آدمی کو بھجوایا وہ مچھلی خریدی گئی..... پکوائی گئی...... کھلائی ... گئی.... اس کے بعد وہ مر گیا....!

مسلمان مر رہا ہے اس کی صراحی کا پانی پاس پڑا تھا پیاس کی شدت تھی اس نے ... یوں پکڑنا چاہا صراحی کو انگلیاں جا ٹکرائیں صراحی الٹ کے گری پیاسا ہی مر گیا۔

تو یہ فرشتہ کہنے لگا! یا اللہ اس کی جان نکالی تو مچھلی وہاں سے لا کے کھلائی.... اپنے کی جان نکالی تو پانی بھی نہ پینے دیا..... پیاسا ہی اٹھا لیا......... تو موسیٰ علیہ السلام کا سوال اور یہ سوال برابر ہو رہا ہے۔ ایک سوال اکٹھا کر دوں تا کہ تینوں کا ایک ہی جواب ہو جائے۔

ایک واقعہ: ایک موسیٰ علیہ السلام کا سوال اور ایک حدیث:

ایک مسلمان ماہی گیر اور ایک کافر دونوں مچھلی کے شکار پہ آئے... مسلمان نے جال ڈالا...... بسم اللہ الرحمن الرحیم...... واپس کھینچا تو خالی...... کافر نے جال ڈالا...... بسم لات والعزی...... لات وعزیٰ کے نام کی برکت سے...... وہ جو پتھر تھے پتھر کے بت، جال مچھلیوں سے بھرا ہوا باہر آیا...

پھر مسلمان نے کہا...... بسم اللہ الرحمن الرحیم...... جال خالی.........

کافر نے کہا......... بسم الات والعزی...... تو جال بھرا ہوا...............

شام تک شکار ہوتا رہا.... کافر کی مچھلیاں اور کشتی بھرتی رہی..... مسلمان ہر دفعہ خالی خالی.... آخری دفعہ جال ڈالا کافر نے..... اور آخری دفعہ مسلمان نے..... کافر کا جال دگنا بھر کے آیا..... اور مسلمان کے جال میں ایک مچھلی آئی...... اس نے کہا یا اللہ! تیرا شکر

ہے ایک پر بھی تیرا شکر ہے..... اس کو جو نکالا جال کھولا اور پکڑا تو پھسل کے پانی میں اس نے کہا یا اللہ! یہ بھی تیرا شکر ہے..... تو وہ فرشتہ جو مسلمان کا تھا وہ بیچارہ رہ نہ رہ سکا

مسلمان پر تنگی کی وجہ

تو اب تین باتیں اکٹھی ہو گئیں..... تینوں کا ایک ہی سوال ہے یا اللہ! اپنے کو تڑپا کے دیا..... ترسا کے دیا..... دشمن کو یوں بھر دیا، گھر دیا..... وہ فرشتہ یا اللہ! اسے مارا..... اسے دریا سے مچھلی نکال کے کھلائی..... تیسرا موسیٰ علیہ السلام کا سوال یا اللہ! آپ مسلمان کو بڑی تنگی دیتے ہیں.....

تینوں کا جواب اللہ نے ایک ہی دیا..... یہ تین مختلف واقعات ہیں مختلف زمانوں کے..... جواب چونکہ ایک ہے اس لئے میں نے سب کو اکٹھا کر کے ایک جواب بنا دیا۔

اللہ نے یوں جنت کا دروازہ کھول دیا موسیٰ دیکھو! ذرا مسلمان کا گھر تو دیکھو..... ٹھکانہ تو دیکھو..... جگہ تو دیکھو..... میرے فرشتو! ذرا میری جنت تو دیکھو..... دیکھو..... دیکھو۔

تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا یا اللہ..... بعزتك وجلالك..... یا اللہ! تیری عزت اور شہنشاہی کی قسم اگر مسلمان کے ہاتھ کٹے ہوں..... لو كان مقطوع اليدين والرجلين..... اور پاؤں بھی کٹے ہوں صرف اتنا ہی نہ ہو کہ ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں ..... مكبا على وجهه..... ناک رگڑتا پھر رہا ہو.....

موسیٰ علیہ السلام کہہ رہے ہیں یا اللہ! ایسا ہو مسلمان لیکن اس کی خبر گیری کرنے والا کوئی نہ ہو وہ ناک رگڑتا پھر رہا ہو۔ ایسا تو ایک گھنٹہ بھی عذاب بن جاتا ہے... موسیٰ علیہ السلام نے کہا یا اللہ! زندگی بھی قیامت تک کی گزارے..... اس کے لئے تو ہر پل قیامت ہے..... لیکن موسیٰ علیہ السلام کہہ رہے ہیں قیامت تک زندہ رہے ہاتھ پاؤں کٹے ہوں ناک رگڑتا زمین پر چلے..... لیکن اگر مر کے یہاں پہنچ جائے یا اللہ! تو اس نے کوئی دکھ نہیں دیکھا مزے ہی مزے ہیں۔

سب سے زیادہ مصیبتوں میں رہنے والے کی جنت میں خوشی

ایک اور حدیث بتاؤں اللہ تعالیٰ آخرت میں اپنے ایک بندے کو بلائے گا جس کو اس دنیا میں سب سے زیادہ دکھ میں رکھا ہو..... اب اس کا علم اللہ کو ہے ناں..... کیوں کہ اللہ کے ہاتھ میں ہے..... تو اللہ تعالیٰ اپنا ایک بندہ بلائے گا..... جس کو اللہ نے دنیا میں سب سے زیادہ دکھی رکھا ہوگا..... اللہ تعالیٰ فرمائے گا! اس کو ذرا جنت کا ایک پھیرا لگوا کے لاؤ بس........ ایک پھیرا... تو اس کو فرشتے لے جائیں گے اور یوں پھیرا دلا کے واپس جیسے گھوڑا اوپر جاتا اور ایک دم نیچے بس..... ایسے ایک پھیرا آئے گا اور باہر.....

جب وہ اللہ کے سامنے آئے گا تو اللہ فرمائے گا: کیوں میرے بندے! تو نے دنیا میں بڑے دکھ دیکھے۔ بھائی! ایک پل کا جھونکا ایک نظر کا اثر کہے گا: یا اللہ! مجھے تیری عزت کی قسم! میں نے تو دنیا میں کبھی کوئی دکھ دیکھا ہی نہیں تھا! ابھی تو رہتا باقی ہے........

ابھی تو جنت کی بادشاہی ہے........

ابھی تو حوروں کے ساتھ شادیاں ہیں.......

اور ابھی تو ہمیشہ کی عزتوں کے تاج ہیں.....

پھر اللہ تعالیٰ ایک شخص کو بلائے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں سب سے زیادہ سکھی رکھا ہوگا... سب سے زیادہ سکھی..... نافرمان کافر..... اللہ تعالیٰ فرمائے گا! دوزخ کا ایک پھیرا دلوا کے لاؤ..... تو اس کے فرشتے یوں کر کے باہر نکال لیں گے... اللہ کے سامنے لائیں گے... اللہ فرمائے گا! کیوں میرا بندہ! دنیا میں بڑی موج کی..... بڑے مزے کیے تو نے..... کہے گا یا اللہ! مجھے تیری عزت کی قسم! میں نے دنیا میں کوئی سکھ دیکھا ہی نہیں۔

اب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک جملہ ساتھ جوڑ دیں۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے خطبہ میں فرماتے ہیں:..... لا خير في خير بعده النار ولا شر في شر بعده الجنة..... وہ مصیبت کوئی مصیبت نہیں جس کے بعد جنت ہو اور وہ خیر اور سکھ کوئی سکھ نہیں جس کے بعد جہنم ہو۔

زندگی بھر عیاشی کی مگر سکون نہ ملا! واقعہ

میں بنگلہ دیش سے آ رہا تھا میرے ساتھ ایک گورا بیٹھا ہوا تھا..... ایک گھنٹہ تک میں بولا نہیں میں نے سمجھا... کہ انگریزی تو مجھے بھول گئی ہوگی پچیس برس ہو گئے انگریزی بولے ہوئے تو اب مجھے کہاں یاد ہوگی.... پھر مجھے خیال آیا اسے دعوت دوں پھر خیال آیا بولا نہیں جائے گا.... ایک گھنٹہ اسی کشمکش میں گزر گیا کھانا ہو گیا... آخر مجھ سے رہا نہ گیا میں نے کہا یا اللہ! بہت بولی ہے یاد کروا دے...

تو میں نے اس سے بات شروع کی کوئی پندرہ بیس منٹ کے بعد میں نے دیکھا کہ چالیس فیصد الفاظ آنا شروع ہو گئے... میں جو کہنا چاہتا تھا میں نے اس کو سنا دیا... میں نے اس سے ایک سوال کیا...! میں نے کہا یہ بتاؤ تمہاری ساری زندگی ہے.... ناچنا، شراب پینا... ڈسکو کلب.... جوا... ساری زندگی اسی کے گرد گھومتی ہے...... تم اپنے ضمیر سے پوچھو کیا اتنی بڑی کائنات کا اور کیا اتنے بڑے وجود کا یہی مقصد ہے....؟

کہ ناچا جائے... گایا جائے....

اپنے دوست تبدیل کیے جائیں...

رات کو شراب پی جائے....

اور پھر بے سدھ ہو کے پڑ جایا جائے.....

ہفتے اتوار کو سب کچھ لٹا دیا جائے.....

اگلے دن پھر بیل کی طرح کام شروع کر دیا جائے.....

میں نے کہا: اپنے دل سے سوال کر کے مجھے جواب دو کیا زندگی کا مقصد یہی ہے؟ وہ خاموش ہو گیا۔ کہنے لگا: یہ بات تو مجھ سے کسی نے کبھی پوچھی ہی نہیں......! میں نے کہا: تو بتا کیا اسی لئے ہم دنیا میں آئے ہیں.....؟ کچھ سوچ کر کہنے لگا: نہیں.........! میں نے کہا: اگر زندگی کا مقصد یہی ہے تو ہمیشہ مقصد کے پانے کے بعد انسان اطمینان

[illegible] کرتا ہے سکون محسوس کرتا ہے، چین محسوس کرتا ہے تم اپنے دل سے سوال کرو کبھی زندگی میں چین محسوس کیا ہے؟ کہنے لگا: نہیں.....!

تو پھر زندگی میں کہیں خلا ہے ہم وہ اسلام لائے ہیں جس میں یہ زندگی مکمل ہے لیکن کیا کریں؟ ہم نے تو اپنے پاؤں پہ خود کلہاڑی ماری ہوئی ہے۔ اب میں نے اس کو اسلام کی بات شروع کی کہ اسلام ایک پاکیزہ مذہب ہے اس کی یہ یہ خوبیاں ہیں...... میرے منہ سے نکل گیا کہ شراب حرام ہے..... یہ آدمی کو پاگل کر دیتی ہے......

کہنے لگا: ہائیں تمہارے ہاں شراب حرام ہے....؟ میں نے کہا: ہاں.......!

کہا: میں ساری دنیا میں پھرتا ہوں سب سے بہترین شراب کراچی میں جا کے پیتا ہوں.....!

بس اس کے بعد میں چپ ہو گیا..... میں نے کہا اب میں اسے کیا کہوں..... میرا دل پارہ پارہ ہو گیا.... آج کا مسلمان کافر کیلئے رکاوٹ بنا ہوا ہے..... خیر پھر میں نے اسے کہا ہمیں نہ دیکھو ہماری کتاب پڑھو ہم تو کمزور ہیں کتاب ہماری سچی ہے وہی پڑھ لو......

اللہ کو منائے بغیر ہم کٹی ہوئی پتنگ کی طرح ہیں

قرآن نے یہ دستور دیا ہے کہ اللہ کو لے، اللہ کو لیئے بغیر نہ دنیا بنے گی نہ آخرت بنے گی نہ اندر کو سکھ ہے نہ باہر کو سکھ ہے میرے رب کی قسم!

اگر انسان ساری دنیا کا مال و متاع اکٹھا کر لے......

ساری دنیا کا حسن اپنے پہلو میں بٹھا لے........

ساری دنیا کے تخت اسکے سامنے تاراج ہو جائیں........

ساری دنیا کے خزانے سمٹ کر اسکے قدموں میں آ جائیں.......

اگر وہ اللہ پاک سے دور ہے تو ان میں سے کوئی چیز ایسی نہیں جو اسکے اندر کے اندھیروں کو بھر سکے...

کوئی ایسی چیز نہیں جو اس کی روح کی تڑپ کا علاج بن سکے.....

کوئی چیز ایسی نہیں جو اسکے اندر کے اندھیروں کو روشن کر سکے.....

دل کا مرہم اللہ ہی ہے.........

روح کے اندھیروں کی نورانیت اللہ ہی ہے.......

اندر کی پریشانیوں کا علاج اللہ ہی ہے.........

باہر کے دکھ درد کی دوا کرنے والا بھی اللہ ہی ہے.......

اور اندر کے غموں کو دور کرنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے.......

اور زمین کو مسخر کرنے والا بھی اللہ ہی ہے........

اور کائنات کو مسخر کرنے والا بھی اللہ ہی ہے.........

اور اپنے دل کی دنیا کو چین دینے والا بھی اللہ ہی ہے......

میرے بھائیو!

اللہ کی قسم! اللہ کے بغیر ہم کچھ نہیں وہ راضی نہ ہوا تو کچھ نہ ہوا....

اور وہ راضی ہو گیا تو سب کچھ ہو گیا.........

اگر وہ ناراض ہے تو ہم دونوں جہاں میں بازی ہار گئے........

اور اگر وہ راضی ہے تو ہم دونوں جہاں میں بازی جیت گئے.....

چاہے ہم سولیوں پہ لٹک جائیں.....چاہے آروں سے چیر دیئے جائیں.....

چاہے دو ٹکرے کر دیئے جائیں.....چاہے جسم سے گوشت ادھیڑ دیا جائے......

......یا ابن آدم تفرغ لعبادتی املاء قلبك غنی و اصدفاقرك......اے میرے بندے تو میرے تابع ہو جا میں تیرے دل کو سارے غموں سے نجات دے دوں گا اور تیرے دل کو غنی کر کے میں تیرے فقر و فاقے کو دور کر دوں گا۔

وان لاتفعل......اور اگر تو میری طرف نہ آیا اور میرے ساتھ تو نے جوڑ نہ بٹھایا تو پھر یاد رکھ لے

املا قلبك املابلك شغلا......میں تیرے اندر مصیبتیں بھر دوں گا اور تجھے ...میں پھنسا دوں گا اور تیرے اوپر مشغولی کے عذاب کو مسلط کر دوں گا۔

دنیا آخرت کے مسائل کا حل

اس وقت میرا.....آپ کا.....ساری دنیا کے انسانوں کا ذہن یہ ہے کہ پیسہ آئے گا اور ملک خوشحال ہو جائے گا، خوشحال ہو گا تو ہمارے مسئلے حل ہو جائیں گے، اس وقت ساری دنیا کے مسلمانوں کا یہودیوں کا.....عیسائیوں کا.....ہندوؤں کا.....اور سکھوں کا تمام دنیا کے انسانوں کا یہ ذہن ہے کہ پیسہ آئے گا تو ہم خوشحال ہو جائیں گے اور مسائل حل ہو جائیں گے۔ یورپ سے.....امریکہ سے.....ساری دنیا کے باطل سے..... ذہن بنا ہے لیکن یہ غلط ہے۔

اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں راضی ہوں گا تو تم خوشحال ہو یا بدحال ہو تمہارے حال بن جائیں گے اگر میں راضی ہوں تو تمہارے دنیا و آخرت کے مسائل حل ہو جائیں گے اور اگر میں ناراض ہوں تو نہ تمہاری دنیا بنے گی نہ تمہاری آخرت بنے گی یہ اللہ کا حکم ہے جو ان سے آیا ہے حدیث قدسی ہے۔

الی اذا اطعت رضیت.....جب میری اطاعت ہوتی ہے تو میں خوش ہو جاتا ہوں....

واذ رضیت بارکت........ اور جب میں راضی ہوتا ہوں تو برکت دیتا ہوں۔

ولیس لی برکتی نهایه......پھر میرے برکت کے دروازے کھل جاتے ہیں اس کی کوئی حد نہیں۔

من كان همه طلب الاخرة جمع الله عليه شمله

و جعل غناه في قلبه واتته الدنيا و هي راغة

جو آخرت کو غم بناتا ہے اللہ ان کے دل میں غنا کو ڈال دیتا ہے اور دنیا اس کے تابع بن جاتی ہے اللہ اسکے سارے غم دور کر دیتا ہے اللہ اس کی ساری پریشانیاں دور کر دیتا ہے...

سکونِ دل کا راستہ

میرے بھائیو! مسلمان کہتا ہے میں پریشان ہوں سکون نہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر تو میرے دین کی طرف آئے، میں تیرے سارے غم دور کردوں گا......

میں تیری ساری پریشانیاں دور کردوں گا......

میں تیرے فقر کو دور کردوں گا......

غنا کو تیرے دل میں ڈال دوں گا......

دنیا تیرے پاس ناک رگڑ کر آئیگی......

ومن کان همه طلب الدنیا ......اور جو دنیا کو غم بنالیتا ہے اللہ اسکی دنیا کو پریشان کردیتا ہے....

وجعل الفقر بین عینیه......... اور اسکے سامنے فقر کو طاری کردیتا ہے۔

ولا نصیب من الدنیا الا ما کتب له..اور مقدر سے زیادہ دنیا اٹھا نہیں سکتا۔

جو سکون چاہتا ہے اپنی زندگی کو آپ ﷺ کے طریقوں پر ڈھال لے کیونکہ اللہ کو اپنے نبی کا ایک عمل اتنا پسند ہے جو شخص جس وقت کسی سنت پر عمل کرتا ہے اللہ اس کو محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور جس کو اللہ محبت سے دیکھیں تو اس پر رحمت کی بارشیں اترتی ہیں اور سکون کا دوسرا نام رحمت الٰہی ہے......

اگر میری مانو گے تو دنیا بارش کی طرح تم پر برسے گی

آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ اے قریش! میری مانو گے تو کسریٰ کی بیٹیاں تمہارے بستر میں آئیں گی اور قیصر و کسریٰ کے خزانے لوٹ کر تمہارے قدموں میں آئیں گے۔آج بھی اللہ کی قسم!

جس نے آسمان کو کھڑا کیا اور زمین کو قائم کیا..........

اور جس نے چاند و سورج کی گردش کو چلایا..........

اور جس کے قبضے میں میری اور آپ کی گردنیں ہیں.........

اور جس کے قبضے میں آج کی حکومتیں ہیں........

اور جس کی قدرت آج سے پہلے بھی ویسی تھی اور آج بھی ویسی ہے.

اور آج کے بعد بھی ویسی ہی رہے گی......

اور جس کی قدرت ہمیشہ کے لئے قاہر ہے........غالب ہے......

دل کا سکون صرف اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے! یہ بادشاہ بھی سکون کے لئے اس کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہیں تو ہم کیوں نہ بادشاہوں کے بادشاہ سے مانگیں....

تیرا غلام تیرے در پر حاضر ہے! واقعہ

بھائیو! اللہ کی مان لو مسئلہ حل ہوجائے گا.......دیکھو نا آپ کہتے ہیں کہ ایم۔پی۔اے سے ملو مسئلہ حل ہوگا اللہ کہتا ہے مجھ سے ملو مسئلہ حل ہوجائے گا....اب اللہ سے کیسے ملیں کسی ایس۔پی سے ملنے کے لئے وقت لینا پڑتا ہے....اللہ کتنے کریم ہیں کہ ان سے ملنے کے لئے کوئی وقت نہیں لینا پڑتا... یا اللہ کہو، لبیک، امام زین العابدینؒ جب رات کو اٹھتے تھے تو مصلیٰ پر یہ مناجات کرتے تھے۔

...... اللهم غابت النجوم......یا اللہ ستارے بھی سوگئے.........

......عادت العیون......اور لوگوں کی آنکھیں بھی بوجھل ہوگئیں.........

......نام الملوك ......دنیا کی بادشاہ سب سوگئے.......

وقامت الحراص......اور پہرے دار کھڑے ہوگئے.......

......یا الله انت الحی القیوم لا تاخذك سنة ولا نوم وبابك مفتوح للسائلین ......

تیرا دروازہ دن کو بھی کھلا ہوا ہے اور رات کو بھی کھلا ہوا ہے..........

......وعبدك ببابك...... یا اللہ تیرا غلام تیرے در پہ آیا ہوا ہے........

تم ایک پکارو گے میں دس مرتبہ جواب دوں گا

بھائیو! کسی وقت بھی آپ یا اللہ کہتے ہیں تو دو جہاں کا بادشاہ کئی دفعہ کہتا ہے کہ لبیک... لبیک.... بول بول میرے بندے میں حاضر ہوں تو اللہ کے دربار تک پہنچنے کے لئے ایک تو توبہ کی ضرورت ہے کہ سب سے توبہ کروائی جائے اور خود بھی توبہ کریں۔ آپ ﷺ جب بھی پریشان ہوتے تو نماز پڑھ کر اللہ سے مانگتے تھے...

نماز سے بیماری دور ہوگی! واقعہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آئے کہنے لگے کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میرے پیٹ میں درد ہے آپ ﷺ نے فرمایا نماز پڑھ (اسمیں شفا ہے)....

اللہ کا فرمان! مجھے چھوڑ کر کہاں جارہے ہو

میرے بھائیو! جب آدمی نماز ہی میں اللہ سے غافل ہوتا ہے اور باہر کی دنیا میں پھر رہا ہوتا ہے تو غیب سے آواز آتی ہے... "میرے بندے" مجھ سے خوبصورت کون ہے؟ جس کی طرف تو متوجہ ہوتا ہے... ایسے نمازی کو اللہ تعالیٰ یہ کہتے ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ اپنے چکروں میں گھومتا رہتا ہے... تو اللہ تعالیٰ پھر پکارتے ہیں... اے میرے بندے! کدھر کو متوجہ ہو رہا ہے؟ کیا مجھ سے اچھا تجھے ملا جس کو تو سوچتا ہے... پھر بھی یہ اپنے خیالوں میں گم رہتا ہے... پھر تیسری دفعہ اللہ کی طرف سے پکار آتی ہے... میرے بندے! مجھ سے بہتر تجھے کون ملا ہے؟ جسے تو نماز میں بھی کھڑا ہوا سوچتا ہے.... جب تیسری دفعہ بھی اسے خیال نہیں آتا... تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کی نماز کی کوئی پرواہ نہیں.... اور اللہ اعراض فرمالیتے ہیں۔

صدقہ مصیبتوں کو دور کرتا ہے

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے صدقہ مصیبتوں اور بلاؤں کو ٹالتا ہے یہ کسی ایرے غیرے کی بات نہیں ہے یہ اللہ تعالیٰ کے حبیب کا کلام ہے بادشاہ کی بات تو جھوٹی ہو سکتی ہے اللہ کی نبی کی بات غلط نہیں ہو سکتی۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے جو زمین والوں پر رحم کرتا ہے آسمان والا اس پر رحم کرتا ہے اسی وجہ سے صحابہ کثرت سے لوگوں کی مدد کرتے تھے۔

سخاوت کے پہاڑ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے ہیں کہ جناب آپ نے مجھے دس لاکھ روپے دینے ہیں۔ یہی صحابی کہنے لگے دوسرے صحابی سے کہ آپ چاہیں آکے لے جانا میرے بھائی محترم صحابی جب گھر میں آئے اور اپنا حساب کیا تو لینے نہیں تھے دینے تھے اب اس کا ظرف دیکھیں کہ ان کو بھی پتہ ہے کہ لینے ہیں دینے نہیں ہیں اور پیسے بھی کوئی تھوڑے نہیں دس لاکھ روپے اور وہ بھی آج سے چودہ سو سال پہلے جب ان کو پتہ چلا کہ دینے ہیں لینے نہیں تو بھاگ بھاگ آئے اور کہا اے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ! جو ہوا بھائی معاف کرنا وہ روپے تو میں نے تمہارے دینے ہیں..... فرمایا چل وہ میں نے تمہیں ہدیہ کردیئے معاف کردیئے اب اللہ نے اتنا دے دیا کہ حساب ہی نہیں۔

یہ اس کا بیٹا ہے جو حبشہ کی طرف ہجرت کر کے گئے.... بھوکوں پر بھوک گزاری... اس سے دور وقت گزارا... اور موتہ کے میدان میں بھوکے پیاسے جان دیدی... آج اس کو اللہ تعالیٰ رزق دے رہا ہے... کہ دس لاکھ روپے لینے تھے اور وہ غلطی سے کہہ رہا تھا کہ تو دے... صرف اس بات پر مسلمان کا خیال رکھتے ہوئے کہ میں نے معاف کردیا اللہ نے دنیا بھی بنائی.....

سکون تو صرف مجھ سے دوستی کرنے میں ہے

آپ یقین کریں کہ حضور اکرم ﷺ دنیا اور آخرت کی کامیابیاں لے کر آئے ہیں لیکن ہم اس کیلئے اٹھتے ہی نہیں۔ اللہ اعلان کر رہا ہے...... الا...... اے لوگو سنو! اپنے رب کی...... اللہ کیا فرمارہے ہیں....؟ بذکر اللہ تطمئن القلوب...... جاؤ جن کے دل کی دنیا ویران ہے انہیں بتادو جاؤ!

جو سکون کی تلاش میں ہیں............ جاؤ جو چین کو تلاش کرتے ہیں........

کبھی شراب میں ڈوبے.......... کبھی موسیقی میں ڈوبے........

کبھی شکلوں میں ڈوبے.......... کبھی محل کے پیچھے دوڑے........

کبھی سیاست کے پیچھے دوڑے........ کبھی گاڑیاں بدلیں........

کبھی شہر بدلے........ کبھی ملک بدلے........ کبھی لباس بدلے......

پر ان کی دل کی دنیا نہ آباد ہوئی...... نہ ہو سکے گی انہیں بتادو......!

بذکر اللہ تطمئن القلوب...... مجھے یاد کرو دل کی دنیا آباد ہو جائے گی۔

اندر کی شمع روشن کرنی ہے تو اللہ اللہ کرنا پڑے گا......

اندر کی شمع جلانی ہے تو اللہ کی مان کر چلنا پڑے گا...

ایک فرد مانے گا تو وہ آباد ہوگا.......

ایک قوم مانے گی تو وہ آباد ہوگی.........

ایک ملک مانے گا تو وہ آباد ہوگا.........

اگر اللہ کو یاد نہ کیا اور اس کو ساتھ نہ لیا تو یہ اندر کے اندھیرے کائنات کی روشنیوں سے دور نہیں ہوتے یہ اندھیرے بڑھتے ہی جائیں گے۔

......﴿و اخر الدعوانا عن الحمد للہ رب العالمین﴾......

فضائل دعوت و تبلیغ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ .. وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا .. مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ .. وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ..

اَمَّا بَعْدُ.... فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ... بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ... قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ... عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ... وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ... وَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم... يَا اَبَا سُفْيَان جِئْتُكُمْ بِكَرَامَةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة

میرے بھائیو اور دوستو!

اللہ تعالیٰ نے اس جہاں کو بے کار پیدا نہیں فرمایا.... ما خلقنا السموات والارض وما بینھما باطلا... یہ سارا جہاں بے کار نہیں ہے اور پھر کہا.... ما خلقنا السموات والارض وما بینھما لاعبین..... جو کچھ بنایا ہے وہ کوئی کھیل تماشا بھی نہیں ہے.... بے کار بھی نہیں.... کھیل تماشا بھی نہیں.... یہ ہمارے اطراف کے ماحول کے بارے میں فرمایا......

پھر ہمارے بارے میں فرمایا.... افحسبتم انما خلقنکم عبثا.... تمہارا کیا خیال ہے کہ تم بے کار پیدا ہوئے ہو.... کوئی مقصد سامنے نہیں.... کھانا پینا.... اور بس مر جانا.... یہی زندگی ہے.... پھر دوسری جگہ فرمایا.... ایحسب الانسان ان یترک

سدی ..... کیا خیال کرتا ہے انسان کہ اس کو کوئی نہیں پوچھے گا.... یترک سدی ..... ا
ہی چھوڑ دیا جائے گا.... کوئی نہیں پوچھنے والا.... ایحسب الانسان ان یترک
سدی.... کیا خیال ہے اس کو کوئی پوچھے گا نہیں، کیا مر کر مٹی ہو جائے گا...

اللہ اور اس کے رسول کی تعریف کرنا سیکھو!

اللہ اور رسول کی تعریف کرنا سیکھیں.... آواز لگانے میں بڑی طاقت ہے..... سڑے پھل بک جاتے ہیں پھیری لگانے سے..... جو پھیری لگاتے ہیں.... ان کے پا کوئی اچھا سودا نہیں ہوتا..... ایسے ہی گندا مندا مال ہوتا ہے.... لیکن وہ جو پھیری لگا ہے.... اور صدا لگاتا ہے اور جو آواز لگاتا ہے.... یہ اس کا سارا سودا بکوا دیتا ہے۔

آپ سے کھرا سودا تو کائنات میں کسی کے پاس نہیں.... آپ صدا لگانے والے بنو.... پھیری تو لگاؤ..... اللہ اور رسول کے نام کی صدا تو لگاؤ..... اور جس کا سودا نہیں بکتا ..... وہ سائیکل پر باندھ کر گھر گھر پھرتا ہے.... یہ گھر گھر پھرنا اس کا سودا بیچ دیتا ہے... آپ سے سچا سودا تو کائنات میں کسی کے پاس ہے ہی نہیں..... آپ نکل کے آواز تو لگاؤ.... اللہ کی قسم! دنیا مقصد سے خالی ہے..... کسی کو نہیں پتہ کہ کیا کرنا ہے؟ اور کہاں جانا ہے؟

☆ کوئی سنانے والا تو ہو..... کوئی اللہ رسول کا تعارف کرانے والا تو ہو.....
☆ جوتے کا تعارف ہو رہا ہے......... جہازوں کا تعارف ہو رہا ہے.....
☆ کپڑے کا تعارف ہو رہا ہے......... مٹھائی کا تعارف ہو رہا ہے......
☆ پلیٹوں کا تعارف ہو رہا ہے......... کپاس کا تعارف ہو رہا ہے.....
☆ گندم کا تعارف ہو رہا ہے......... تم جنت کا تعارف کراؤ.......

اللہ کا تعارف کراؤ..... اللہ کے حبیب کا تعارف کراؤ..... پھر دیکھو خلقت کیسے گرتی ہے......

جھوٹی تعریف پر انعام! واقعہ

پہلے زمانے کے لوگ بادشاہوں سے کچھ مانگتے نہ تھے بلکہ بادشاہوں کی تعریف کرتے تھے تو انعام مل جاتا تھا۔ جریر نے عبدالملک ابن مروان کی تعریف کی ....

الستم خیر من رکب المطایا   وانت العلمین بطون راعی

تو وجد میں آ کر اپنی کرسی سے کھڑا ہو گیا... اور کہنے لگا! اس کو ایک سو اونٹ دے دو ایک سو غلام دے دو! وغیرہ وغیرہ اتنا دیا کہ ساری نسلوں سے ختم نہ ہوا...... ! ایک شعر سن کر حالانکہ یہ شعر اس پر فٹ آتا ہی نہیں..... یہ شعر صرف اللہ کے نبی پر فٹ آتا ہے.... اپنی جھوٹی تعریف سن کر بادشاہ وجد میں آیا.....

تو جو اللہ ہے.... جو ہے ہی تعریف کے قابل..... جس نے قرآن شروع کیا.... تو تعریف سے.... ﴿الحمد الله رب العلمین﴾.... یہ دنیا و آخرت کے سارے مسئلے حل ہونے کا سبب ہے۔ یہ ہماری محنت، ہمارا کام ہے....

اللہ.... اللہ پکارو..... پاگلوں کی طرح......

اللہ بھی آپ سے پیار کرے گا..... اللہ بھی آپ کو چاہ لے گا.........

اللہ کو بندہ کا سب سے پسندیدہ عمل

سب سے زیادہ پسند اللہ کو اپنی تعریف ہے قرآن کی ابتداء کی... ﴿الحمد الله رب العالمین﴾.... اور حضرت محمد ﷺ کی تعریف کرو۔

کعب بن زہیرؓ نے آپ ﷺ کی تعریف میں شعر کہے.... آپ ﷺ نے اس کو اپنی چادر عنایت فرمائی.... اور دعا دی.. لا فض فوق.. اس سے مراد ہے..... اللہ تیری فصاحت کو سلامت رکھے..... تو بڑا فصیح آدمی ہے...... لیکن اس کا لفظی ترجمہ ہے:

تیرے دانت نہ ٹوٹیں...

یہ لفظ بھی اللہ نے ایسے قبول کئے کہ سو برس سے زیادہ عمر پائی۔
دانت سلامت تھے۔ جیسے بیس سال کے نوجوان کے ہوتے ہیں۔
چہرے پر بڑھاپا نہیں آیا ان کے..... چہرہ جوان رہا........
جسم ڈھل گیا..... چہرہ جوان رہا.....
جو ۵ منٹ اللہ کی بڑائی کو بیان نہ کر سکے وہ کیسا محب ہے.....

انسانیت کو اللہ کا تعارف کراؤ

میرے بھائیو! ہم تو آئے تھے اللہ کی تعریف کرنے... اور اس کی عبادت کر... ہم پانچ منٹ اللہ کی عظمت کو بیان نہ کر سکے..... یہ کتنے افسوس کی بات ہے... کسی ... سے پوچھو تیرا بیٹا کیسا ہے.... تو ایک گھنٹہ سمجھا سکتی ہے.... پھر پوچھا جائے کہ گھر ... ہوتا ہے...... تو ایک گھنٹہ اس کو بیان کر سکتی ہے... اور جب یہ پوچھا جاتا ہے.... کہ ... بہن! تیرا اللہ کیسا ہے.....؟ تو پتہ نہیں کیسا ہے؟

بس میرا اللہ ایک ہے اور کیا..... تو اس کا مجھے کوئی پتہ نہیں..... جس مسلمان مرد ... جس مسلمان عورت کو ساری دنیا میں اللہ کا تعارف کرانا ہے.... اور اللہ کی ماننے ... والوں کو تیار کرنا ہے... اسے یہ بھی پتہ نہیں کہ ہمارا رب کیسا ہے.... زمین و آسمان ... ایک ہی تو ذات ہے.... جو قابل تعریف ہے..... اللہ نے قرآن کو کہاں سے شروع ... .﴿الحمد للہ﴾...... سے شروع کیا... قرآن کی ابتداء الحمد سے ہو رہی ہے.... چھوٹا سا جملہ ہے...... حقیقت یہ ہے کہ عربی زبان ترجمہ سے سمجھ میں نہیں آتی..... ... میں الحمد کا ترجمہ ہم کرتے ہیں..... ساری تعریفیں اللہ کے لئے ہیں..... اس سے ز... اردو میں کوئی لفظ نہیں ہے......! اللہ نے الحمد میں کیا بھر دیا.... چاروں آسمانی کتا... اور ساری دنیا کے خزانے بھر دیئے... اے مسلمان! مردوں اور عورتوں یہ ہے تمہا... کام.... کہ ساری زندگی میری تعریف کرنا.... کہ ہمارا اللہ ایسا ہے ایسا ہے۔

اللہ کی عظمت دل میں اتار دو! واقعہ

عبدالخالق صاحب ایس پی ہیں، فیصل آباد میں تھے۔ ہم نے ان کو تین دن کے لئے ... پھر ان کی ٹرانسفر ہو گئی انہوں نے چار مہینے لگائے۔ ڈاڑھی آگئی، وہ چلنے کے لئے فیصل آباد آگئے۔ تو اس وقت جو ایس پی تھا ظفر عباس صاحب وہ میرا کلاس فیلو تھا لاہور ... ہم اکٹھے پڑھتے تھے۔ ہم دونوں میں اور عبدالخالق اس سے ملنے کے لئے گئے.....

وہ جو پولیس کا بڑا تھانہ ہے اس کا ایک دروازہ بند رہتا ہے اور ایک دروازہ کھلا رہتا ... عوام کے لئے۔ ہمیں وہ قریب تھا ہم وہاں سے اندر جانے لگے، سامنے سپاہی کھڑا تھا، تو عبدالخالق صاحب نے کہا بھائی دروازہ کھولنا۔ اس نے دونوں کو دیکھا صوفی صاحب نظر آئے۔

اس نے کہا اتوں آؤ۔ (یعنی ادھر سے آؤ) انہوں نے کہا بھائی تیری بڑی مہربانی کھول دے دروازہ۔ اس نے کہا! سنیا نئیں..... بندا اے اتوں آؤ..... پہلے تو تبلیغی اصول ... یا بھائی بڑی مہربانی کھول دے! جب وہ نہ مانا تو کہا! میں عبدالخالق ایس پی۔ پھر اس نے زوردار سلوٹ مارا...

چابی بھی نکل آئی.... اور تالا بھی کھل گیا.... دروازہ بھی کھل گیا... کبھی وہ سپاہی آگے چلے... کبھی پیچھے چلے ... اور سر سر..... کرنے لگا... میں نے عبدالخالق صاحب سے کہا! آج مجھے ایک بڑی بات سمجھ میں آئی تیری برکت سے..... کہنے لگا کیا؟ میں نے کہا! جب تک حاکم کی عظمت نہیں ہوگی.... حکم کی عظمت دل میں نہیں آسکتی۔ اس نے آپ کو پہلے کہہ دیا کہ اتوں آؤ..... پھر سلوٹ مار دیا.... پھر تالا کھول دیا.... پھر دروازہ کھول دیا.... پھر آگے پیچھے بھاگ رہا ہے... کیوں؟

پہلے تمہیں صوفی سمجھ رہا تھا... پھر تمہیں ایس پی سمجھا.... کہ یہ ایس پی تو میرا بہت کچھ کر سکتا ہے.... لہذا اس کا سارا وجود خوشامد میں ڈھل گیا... تو ہم بھی اللہ کی عظمت دل

میں اتار لیں...

اللہ کی امتیازی صفت! رب العالمین

اللہ رب العالمین ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے، رب میں محبت ہے، ماں کو بھی رب کہتے ہیں، کیونکہ ماں بچے کو پالتی ہے اس لئے اسے مجازی طور پر رب کہا جاتا ہے..... رب ارحمهما كما ربيني صغيرا..... ان پر رحم کر جیسا کہ انہوں نے مجھے پالا..... ماں باپ مجازی طور پر پالنے کا ذریعہ بنتے ہیں..... ویسے تو حقیقتاً پالنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے.....

تو رب ہونا اللہ تعالیٰ کی سب سے امتیازی صفت ہے..... جو بندے کو اپنی طرف کھینچتی ہے کہ پالنے والا وہ ہے۔ بچے کو کوئی تکلیف ہوتی ہے.... پہلے اماں کو آواز دیتا ہے..... پھر باپ کو آواز دیتا ہے..... کیونکہ ماں ہر وقت ساتھ رہتی ہے..... اللہ تعالیٰ سارے عالم کا رب ہے..... ساری کائنات کے ذرے ذرے کا رب ہے..... آپ ذرا غور تو فرمائیں!

اللہ سانپ کو بھی رزق پہنچاتا ہے.........

خنزیر کو بھی رزق پہنچاتا ہے.........

کتے کو بھی رزق پہنچاتا ہے.........

کتے کو ہاتھ لگانے سے ہاتھ ناپاک نہیں ہوتا، اس کا جھوٹا ناپاک ہے اور خنزیر ایسا ناپاک جانور ہے کہ اس کو ہاتھ لگانے سے ہاتھ ناپاک ہو جاتا ہے، ایسے ناپاک جانور کو بھی اللہ تعالیٰ رزق پہنچاتا ہے...

تو ساری کائنات میں تمہیں میری تعریف کرنی ہے.....

اور میرا نغمہ بجانا ہے، کائنات کو میرا پیغام پہنچانا ہے.....

اور خود بھی میرے حکموں پر آنا ہے اور دوسروں کو بھی میرے حکموں پر لانا ہے۔

جب ہم یہ کریں گے تو کیا اللہ ہمارا رزق دینا بند کر دے گا۔ ہرگز نہیں، پھر تو وہ ہمیں ایسے پالے گا جیسا اس نے نبیوں کو پال کر دکھایا۔

ہر مسلمان سے توبہ کراؤ اسی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالو!

آپ ﷺ نے منیٰ کی وادی میں اعلان فرمایا... ﴿الا فليبلغ الشاهد الغائب﴾...

اے میری امت! اب غائبین تک میرا پیغام پہنچانا تمہارے ذمے ہے.....

ہر کلمہ گو شاہد ہے..... جس تک نہیں پہنچا..... وہ غائب ہے.........

چار ارب کافر ہیں یہ غائب ہیں۔ ایک ارب مسلمان ہیں یہ شاہد ہیں.........

ان ایک ارب مسلمانوں کے ذمے ہے..... چار ارب کافروں کو اللہ کا پیغام پہنچانا... اور ہمارے ذمے ہے..... کہ ایک ارب مسلمانوں سے توبہ کروانا... خود توبہ پہ آنا.... اور ایک ارب مسلمانوں سے توبہ کروانا..... یہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذمے کیا ہے..... یہ ذمہ داری تبلیغی جماعت کی وجہ سے نہیں یہ ذمہ داری ختم نبوت کی وجہ سے ہے۔

ختم نبوت کا کیا مطلب ہے..... ہم اپنے نبی پاک ﷺ کو آخری نبی مانتے ہیں..... ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے نبی آخری نبی ہیں.... آپ کے بعد کوئی نبی نہیں... اس کو کہتے ہیں ختم نبوت..... اس ختم نبوت کی وجہ سے دنیا میں اسلام پھیلانا..... مسلمانوں میں بگاڑ پیدا ہو تو مسلمانوں سے توبہ کروانا..... یہ ہمارے ذمے ہے۔ یہ ہمارا کام ہے...

ہم نے آج تک تجارت کرنا اپنے فرائض میں سمجھا.........

بیوی بچوں کو پالنا اپنا فریضہ سمجھا.........

ماں باپ کی خدمت کرنا اپنا فریضہ سمجھا.........

حضور کے دین کے لئے..... اللہ کا پیغام پہنچانے کے لئے اپنے گھر کو چھوڑنا... اور اس پر جان مال لٹانا..... یہ اپنا فریضہ نہیں سمجھا۔ دوسری بات ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ ہر

مسلمان خواہ اسلام آباد میں رہتا ہو اربوں پتی ہو... یا وہ روزانہ تازی روٹی کھاتا ہو... خواہ وہ تھر پار کر کے صحرا میں رہتا ہو.... یا امریکہ آسٹریلیا میں رہتا ہو..... جو یہ دعویٰ کرتا ہے... کہ میرا نبی آخری نبی ہے... اس کے ذمہ تبلیغ کا کام ہے۔ یہ تبلیغ والے ذمے نہیں لگا رہے ہیں...... ہر بات میں تمہیں اللہ کے نبی کا پیغام سنا رہا ہوں۔

....﴿الا فلیبلغ الشاهد الغائب﴾...... یہ پیغام منیٰ کی وادی سے ہے۔

دوسری حدیث یہ ہے ﴿ بلغوا عنی ولو آية ..... ایک مسئلہ بھی معلوم ہے تو اسے آگے پہنچاؤ﴾

اس بات میں یہ وضاحت نہیں ہے کہ پیغام پہنچانے والے کیسے ہوں..... کون لوگ ہوں..... بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ پہلے عالم بنو پھر تبلیغ کرو اللہ کے حبیب کے قربان جائیں انہوں نے اعلان کیا:.....﴿بلغوا عنی ولو اية ..... ایک بات بھی پتہ ہے تو اسے آگے پہنچاؤ﴾..... میرا امتی جو ایک بات بھی جانتا ہے وہ بھی میرا پیغام آگے سنائے۔ اس امت کا ہر مرد عورت پیدائشی مبلغ اسلام ہے پیدائشی...... اس کے اندر اللہ نے صفت پیدا کی ہے..... اگر میں اور آپ پہلی امتوں میں پیدا ہوتے تو ہمارے اندر یہ استعداد نہ ہوتی.....

ہم تو پیدائشی حضور ﷺ کے نائب ہیں

ہمارا حضور ﷺ کی امت میں پیدا ہونا بذات خود اس بات کی دلیل ہے کہ سارے کے سارے .... ہم اور ہمارے گھروں کی عورتیں..... ساری دنیا میں اسلام پھیلانے کی طاقت اس کے اندر میں موجود ہے..... ہر بچہ لکھنے پڑھنے کی طاقت لے کے آتا ہے... جن کو سکھایا جاتا ہے... اس کی زبان کھل جاتی ہے... جس کو نہیں سکھایا جاتا... وہ ایسے ہی جاہل مرجاتا ہے...

اس امت کا ہر فرد پیدائشی طور پر مبلغ اسلام ہے۔ وہ دنیا میں اسلام پھیلانے کی

استعداد رکھتا ہے کوئی اس کو ابھار کے اجاگر کر کے استعمال کرے۔ عالم ہونا شرط نہیں ہے ہر مسلمان اللہ کے پیغام کو پھیلانے والا ہے اس حدیث پاک کی وجہ سے۔

پھر تیسری حدیث یہ ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمائی..... ان الله بعثنی كافة الناس رحمة..... اے میری امت مجھے اللہ نے سارے عالم کے لئے رحمت بنایا ہے۔

.....﴿فاعدو عنی﴾..... میرا پیغام مجھ سے لے کر آگے پہنچا دو۔

آپ کو خطاب ہو رہا ہے..... مجھے خطاب ہو رہا ہے.....

صرف تبلیغی جماعت کو نہیں ہو رہا..... یہ لفظ ہی غلط ہے..... تبلیغی جماعت.....

نمازیوں کی بھی کوئی جماعت ہوتی ہے....... ہر مسلمان نمازی ہے........

روزے داروں کی بھی کوئی جماعت ہوتی ہے....... ہر مسلمان روزے دار ہے..

تبلیغ کوئی جماعت نہیں تبلیغ ختم نبوت کا کام ہے کوئی کرتا ہے کوئی نہیں کرتا کوئی سمجھتا ہے کوئی نہیں سمجھتا۔ آپ اندازہ کریں بچہ جب پیدا ہوتا ہے... ایک کان میں اذان دیتے ہیں... کیا وہ سمجھ رہا ہے اذان کو؟ ایک کان میں تکبیر کہتے ہیں... جو نماز سے پہلے کہی جاتی ہے....

اذان کے ذریعہ تبلیغ پر اللہ کا انعام

ایک کان میں اذان...... دوسرے کان میں اقامت.... اذان تبلیغ ہے..... موذن مبلغ ہوتا ہے..... موذن داعی ہے..... موذن مبلغ ہے کہ نماز کی تبلیغ کر رہا ہے۔ کہ آؤ نماز کے لئے! ہم اپنے بچے کے کان میں اذان دیتے ہیں، اقامت کہتے ہیں لڑکا ہو... یا لڑکی... بچہ ہو... یا بچی... ہم اس کی روح کو یہ پیغام سناتے ہیں،

......اے بیٹے.....اے بیٹی......تو مبلغ اسلام ہے.......

......تیرے ذمے تبلیغ کا کام ہے.... اذان تبلیغ ہے.....

اب سنو صرف اذان دینے والا صرف ایک حکم کی تبلیغ کر رہا ہے۔ صرف نماز کی... تو اس موذن کو جب قبر میں رکھا جائے گا تو قبر کی مٹی اس کو کھا نہیں سکتی۔ قبر کا کیڑا اس کو کھا

نہیں سکتا اور قیامت کے دن آپ نے فرمایا! سب سے پہلے اللہ تعالیٰ ابراہیم کو کپڑ[ے]
پہنائے گا.... اور قیامت کے دن مؤذن سب سے اونچی جگہ پر کھڑے ہوں گے[...]
پتہ چلے کہ یہ ہیں اللہ کے پیغام کو سنانے والے۔

اللہ کے راستے کا اجر

ایک آدمی آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس... کیف لی ان انفق من مالی .... آ[پ]
بتائیں میں اپنا پیسہ خرچ کرنا چاہتا ہوں ..... اور جو آدمی اللہ کے راستے میں نکلا [ہوا]
ہے..... اس کا اجر حاصل کرنا چاہتا ہوں..... آپ نے فرمایا! تیرے پاس کتنے [پیسے]
ہیں؟ اس نے کہا... عندی ستۃ الاف.... میرے پاس چھ ہزار ہیں۔ آپ نے فرمایا! [تو]
سارا خرچ کردے... تو اللہ کے راستے میں جو سو رہا ہے.... اس کی نیند کے اجر کو بھی حاصل
نہیں کرسکتا.... سونے والے کا اجر بھی نہیں مل سکتا.... اعمال کا تو کیا پوچھتے ہو۔

جنت کی حور سے شادی کرنے کا راستہ

ایک حدیث میں میں نے پڑھا، جنت کی لاکھوں حوریں اس کے گرد اکھٹی ہوں گی
ایک حور کو دیکھے گا وہ کہے گی..... ﴿اتذکر یوم کذا دعوت فلانا﴾..... آپ کو یاد
ہے فلاں دن... آپ نے فلاں آدمی کو دعوت دی تھی...... اس دعوت کے بدلے
میں...... اللہ نے میری آپ سے شادی کردی....

پھر ادھر دیکھے گا تو ایک اور کھڑی نظر آئے گی..... ﴿اتذکر یوم کذا﴾...... آپ
کو یاد ہے فلاں دن...... جب آپ نے فلاں آدمی...... کو دعوت دی تھی اس کے بدلے
میں...... اللہ تعالیٰ نے میری آپ سے شادی کردی....

ادھر دیکھے گا تو ایک اور کھڑی ہوگی.... ﴿اتذکر یوم کذا﴾.... آپ کو فلاں دن
یاد ہے.... ایک آدمی کو آپ نے برائی سے روکا تھا.... اور اسے ہٹایا تھا.... حسن سلوک کے

[...] یوں نہیں روکنا! ارے مت کرو... یہ حماقت ہے اور یہ ظلم ہے.... اللہ کی طرف
[...] کے لئے حکمت عملی فرض ہے...... ﴿ادع الی سبیل ربك بالحكمة الله﴾...... حکمت
[...] ورنہ لوگوں کو کافر بنادو گے۔ اور یہ حکمت اللہ کے راستے میں نکل کر سیکھنی پڑے
[...] حکمت کے بغیر نہیں۔ وہ حور کہے گی تمہیں یاد ہے کہ تم نے فلاں وقت میں....
[...] دعوت دی تھی... اس کے بدلے میں اللہ نے میری آپ سے شادی کردی....

تمہیں خبر بھی ہے وہ تمہیں کن ہاتھوں سے گلے لگائیں گی

﴿وان فی الجنة حورا... اور جنت میں ایک حور ہے﴾ ﴿اسمها عيناء.. اس کا
[نام عینا] ہے﴾

....﴿عن يمينها سبعون الف وصيف.... وعن يسارها سبعون الف
[و]صيف﴾....

اس کے دائیں طرف ستر ہزار خادم.... اور اس کے بائیں طرف ستر ہزار خادم
[...] ایک لاکھ چالیس ہزار خدام میں... وہ پکار کے کہتی ہے.... ﴿این الامرون
[ب]المعروف والناهون عن المنكر﴾..

کہاں ہیں بھلائیوں کو پھیلانے والے.... برائیوں کو مٹانے والے......؟
ایسی ایسی بیویاں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے تیار کر کے رکھی ہیں........
......﴿بای بنان تعطیه﴾.... کن ہاتھوں سے تمہیں گلے لگائیں گی.....؟
وہ عورتیں ایسے ہاتھوں سے تمہیں گلے لگائیں گی کہ ان کی انگلی کا ایک پور سورج کو
[...] کرسکتا ہے...

دس کروڑ مہینے کی عبادت کا ثواب

آپ ﷺ نے فرمایا...... موقف ساعته فی سبیل الله... تھوڑی دیر کے لئے آدمی

اللہ کے راستے میں کھڑا ہو جائے...... خیر من قیام لیلته القدر عند الحجر الا سود

ایک آدمی حجر اسود میں بیت اللہ کے سامنے کھڑا ہو اور لیلۃ القدر ہو۔

لیلۃ القدر میں حجر اسود کے سامنے ساری رات نفل پڑھے......

بیت اللہ میں ایک رات ایک لاکھ کے برابر......وہ ایک رات ہزار مہینے سے زیادہ بہتر......

تو ایک لاکھ کو ایک ہزار سے ضرب دی جائے تو دس کروڑ مہینے کی عبادت سے زیادہ بہتر ہے، ایک گھڑی اللہ کے راستے میں کھڑے ہو جانا۔

دوسری روایت میں آتا ہے......﴿لموقف فی سبیل اللہ خیر من قیامه عمره﴾......

ایک گھڑی اللہ کے راستے میں کھڑا ہو جانا ساری زندگی کی عبادت سے بہتر ہے۔

ستر سال کی عبادت سے افضل عمل

تیسری روایت میں آتا ہے......﴿لموقف ساعته فی سبیل اللہ خیر من قیامه سبعین عاما﴾

ایک گھڑی اللہ کے راستے میں کھڑا ہو جائے تو ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے......

یہ اتنی روایات ہیں ایک گھڑی کی، جب اتنی قیمت ہے تو سال کی کتنی ہوگی......؟ چار مہینے کی کتنی ہوگی......؟ چلے کی کتنی ہوگی......؟ تین چلے کی کتنی ہوگی......؟

ایک گھڑی کی جب اتنی ہوگی...... تو کتنی گھڑیاں بنتی ہیں......؟ ایک گھڑی بیس منٹ کو کہتے ہیں...... لوگ بیس منٹ کو ایک گھڑی کہتے ہیں۔ بیس منٹ کا اتنا اجر......سال لگانے کا......چار مہینے......چلہ لگانے کا......ساری زندگی دینے کا......ہر سال تین چلے دینے کا......کتنا اجر اللہ تعالیٰ نصیب فرمائے گا۔

تیس غلام آزاد کرنے سے افضل عمل

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ ایک صحابی ہیں......انہوں نے تیس غلام آزاد کیے......
ایک غلام آزاد کریں تو آدمی دوزخ سے نجات پا جاتا ہے......ایک آدمی ان کو حیران ہو کر دیکھنے لگا۔ تو آپؓ نے اس کو دیکھ کر کہا......﴿او لا اخبرك بافضب ممّا صنعت﴾......

میں تمہیں اور بڑا عمل بتاؤں جو میں نے ابھی تیس غلام آزاد کیے ہیں......ان سے بڑا عمل بتاؤں..؟

کہا ضرور بتائیں!......﴿بينما رجل علىٰ دابتيه يسير في سبيل الله﴾......

آپ نے کہا ایک آدمی اللہ کے راستے میں جا رہا ہے......وہ اپنی سواری پر ہے......گھوڑا ہے......اونٹ ہے......گدھا ہے......کسی سواری پر جا رہا ہے......اور لکڑی اس کے ہاتھ میں ہے تو چلتے چلتے اس کو نیند آگئی......اور نیند آنے پر ہاتھ نرم ہو گیا......اور لکڑی گر گئی......لکڑی کے گرنے پر جو تکلیف ہوئی اس پر...... جو اللہ تعالیٰ ثواب دے گا......وہ مجھے تیس غلام آزاد کرنے پر نہیں دیگا......

مچھر کے پر کے برابر بھی گناہوں کی معافی

ایک حدیث میں آتا ہے۔

جب آدمی اللہ کے راستے میں نکلتا ہے تو سارے گناہ اوپر کھڑے ہو جاتے ہیں جب وہ گھر سے نکل آتا ہے تو سارے گناہ نیچے گر جاتے ہیں......

......﴿حتی لا یبقیٰ علیه مثل جناح بعوض﴾......اس کے جسم پر ایک مچھر کے پر کے برابر بھی گناہ باقی نہیں رہتا، سارے گناہ اللہ معاف کر دیتا ہے......

......﴿وتکفل الله له باربع﴾......اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے جا میں چار باتوں میں تیری ضمانت دیتا ہوں۔ اللہ ضمانت دیتا ہے کہ میں چار باتوں میں تیری حفاظت کروں گا

﴿یحلفهٗ فی اھله و ماله﴾......تو میرے راستے میں جا! میں تیرے گھر کی حفاظت... تیری جان کی حفاظت... تیرے مال کی.... تیری اولاد کی..... سب کی حفاظت کروں گا.....

باپ بیٹی کے آنسو! واقعہ

میرے بھائیو! اسلام وہ نبی والا درد ہے جو آج اس امت کے اندر سے مٹا ہوا ہے کہ میرا کوئی امتی دوزخ میں جانے نہ پائے اور میرا ہر ہر امتی جنت میں جانے والا بنے اور میری امت میرے دین کو لے کر ساری دنیا میں پھیل جائے اور میرے کلمے کو بلند کرے.....

اللہ کے نبی نے اپنی ذات کو تھکایا... اور اپنے آپ کو بھوک میں ڈالا..... اور اپنے آپ کو غاروں میں ڈالا..... آپ جب سفر سے واپس آئے چہرے کا رنگ بھی بدلا ہوا تھا.... حضرت فاطمہؓ کے گھر میں تشریف لائے.....! حضرت فاطمہؓ رو رہی تھیں! اور آپ کے ماتھے کو چوم رہی تھیں.....

اللہ کے نبی نے فرمایا میری بیٹی! تو کس بات پر رو رہی ہے....؟ عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کا رنگ پیلا پڑ گیا ہے..... آپ کے کپڑے پرانے ہو گئے ..... پھٹ گئے ..... حالانکہ آپ تو اتنے بڑے رتبے والے ہیں.... یہ آپ کا کیا حال ہوا ہے....؟

حضور اکرم ﷺ نے کہا! اے میری بیٹی آنسو مت بہا.... اے میری بیٹی تیرے باپ کو اس کے رب نے وہ کلمہ دے کر بھیجا ہے..............

کہ اس دنیا میں نہ کوئی پکا گھر بچے گا..... نہ کوئی کچا گھر بچے گا،
ہر خیمے میں..... ہر گھر میں .... ہر کچے پکے مکان میں.....
ہر کھال و بال کے بنے ہوئے خیمے میں..........
اللہ تعالیٰ اپنے دین کو داخل کرے گا..........

دل کو گلے لگانا عزت کا ذریعہ ہے!

اور اے فاطمہؓ! جو میرے دین کو گلے لگائے گا... عزت پائے گا... اور جو اسے ٹھکرائے گا..... اللہ اس کو ذلیل و خوار فرمائے گا.....! اور سن لے میرا کلمہ وہاں تک جائے گا.....! اور میری بات وہاں وہاں تک پہنچے گی جہاں جہاں تک رات جاتی ہے۔

میرے بھائیو! حیرت کی بات ہے آپ کو تیئس سال میں اللہ نے واپس بلا لیا..... لیکن کہا یوں کہ میرا کلمہ وہاں تک جائے گا... جہاں تک رات جاتی ہے... خود تو تیئس برس میں اللہ کے پاس چلے گئے... تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون سا انتظام کر کے گئے ہیں کہ یہ کلمہ ہر کچے پکے گھر میں پہنچے....؟ اور اس بات کو لے کر چلنے والا ایسا چلے کہ کائنات کا کوئی گھر نہ بچے....؟ جہاں جہاں تک رات جاتی ہے..... وہاں وہاں تک یہ بات پہنچے آپ نے اس کے لئے کیا انتظام کیا........؟

دین کے لئے اتنا پھرو کہ موت آ جائے

میرے بھائیو! آپ نے اپنا غم امت کے اندر منتقل کیا..!
اپنے صحابہؓ کے دلوں سے دنیا کی محبت نکال کر.....
اور مال کی محبت کو نکال کر اور چیزوں کی محبت کو نکال کر..
اپنی محبت کو بھرا اور اللہ کی محبت کو بھرا.....
اور ان کے دلوں میں یہ بٹھا دیا کہ تم مال کمانے نہیں آئے
اور تم دنیا بنانے نہیں آئے..........!
تم میرے کلمے کو پھیلانے کے لئے آئے ہو.......
تم میرے دین کو پھیلاتے پھیلاتے مرجاؤ..........
اور حوض کوثر پر آ کر میرے گلے لگ جانا............

نبیؐ والا درد پیدا کرو

میرے بھائیو! آج اس درد والا کوئی نہیں ہے.....آج ہم مسلمان کہلاتے ہیں.....لیکن دل میں دنیا تڑپتی ہے.....اللہ نے گھر سے اٹھایا.....اللہ نے دکان سے اٹھایا.....اللہ پاک نے دفتر سے اٹھایا.....کپڑے پاک کروائے.....جسم پاک کروائے .....اور پھر اپنی بارگاہ میں کھڑا فرمایا.....

اور پھر یوں فرمایا! کہ اے میرے بندے! اب تو میرے پاس آیا ہے.....اب مجھ سے بات کر.....تاکہ میں تجھ سے بات کروں.....نماز میرا اور تیرا آپس میں مکالمہ ہے .....تو مجھ سے بول میں تجھ سے بولوں نماز تجھے مجھ سے جوڑنے والی ہے.....

لیکن جب نبی والا درد مٹا.....

اور حضور اکرم ﷺ والا غم مٹا.....

تو مسلمان نماز میں بھی اپنی دکان کو سوچتا ہے.....اور نماز میں بھی اپنے کاروبار کو سوچتا ہے.....

اللہ تعالیٰ نے تو گھر سے اٹھا کر یہاں کھڑا کیا کہ میرے پاس آ.....لیکن دل و دماغ اللہ کو اور اللہ کے رسول ﷺ کو نہیں دیا.....اب کھڑا ہے.....اور دنیا کے منصوبے سوچ رہا ہے.....

میرے نبی نے اس دین کے لئے کیسی ذلت برداشت کی

میرے بھائیو! بجرۃ ابن القیس قشیری نے کہا (نعوذ باللہ) کہ اس پورے بازار میں اگر سب سے بدترین چیز ہے تو یہ ہے.....اور حضور اکرم ﷺ سے کہا! چلا جا .....کھڑا ہو جا.....یہاں سے.....اگر میری قوم تجھے یہاں نہ بٹھاتی تو میں تیری گردن اڑا دیتا.....احضور اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے تو ایک بھی بول نہیں نکلا.....

آپ ﷺ نے چادر اٹھائی.....غمگین پریشان اٹھے.....اور اونٹنی پر سوار ہونے لگے جب کھڑی ہوئی.....تو اس خبیث نے نیچے سے نیزہ مارا اور اونٹنی اچھلی... [illegible] کر زمین پر گرے.....پھر بھی زبان سے بددعا نہیں نکلی......ابوجہل نے ... آپ کی زبان مبارک سے الفاظ نہیں نکلے۔

ایک نے تھوکا، دوسرے نے گریبان پھاڑا! واقعہ

ایک صحابی کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا...ایک نوجوان ہے...بہت خوبصورت لوگوں کو دعوت دیتے پھرتے ہیں صبح سے چل رہا ہے اور کلمے کی طرف بلا رہا ... نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ قریش کا ایک جوان ہے جو بے ... ہے......اور لوگوں کو ایک نئے دین کی طرف بلاتا ہے.....

... میں ایک آدمی نے آ کے اس کے منہ پر تھوکا.........

دوسرے نے گریبان پھاڑا..............

... نے سر میں مٹی ڈالی.....اور ایک نے آ کر تھپڑ مارا......

اس نبی کے ظرف کو دیکھو.....کہ زبان سے ایک بول بھی بددعا کا نہیں نکلا ... میں حضرت زینبؓ کو پتہ چلا تو وہ زار و قطار روتے ہوئے پیالی میں پانی لے آئیں.....جب بیٹی کو روتے ہوئے دیکھا تو آنکھیں ذرا نم ہو گئیں...کہ ہائے اپنے باپ پر غم نہ کر.....کہ تیرے باپ کی اللہ حفاظت کر رہا ہے.....وہ صحابیؓ کہتے ... بعد میں مسلمان ہو گئے تھے.....اس وقت کافر تھے.....میں نے پوچھا یہ لڑکی کون ... کہا یہ اس کی بیٹی ہے.....

میرے بھائیو! ریڑھی والا آواز لگا رہا ہے..... پان سگریٹ والا آواز لگا رہا ... تم حضرت محمد ﷺ کے امتی ہو کر اس کے کلمے کی آواز نہ لگاؤ.....تو بھائی ہم کیا ... اگر آپ اپنی مسجدوں میں بیٹھ گئے.....تو ہم سمجھیں گے کہ ہمارا آنا وصول ہو

گیا.....اور اگر نہیں بیٹھو گے تو ہم یہ سمجھیں گے.....کہ بھائی ہم سے ہی قصور ہوا آپ کو سمجھا نہ سکے.....

نبی ﷺ کی یہودی کے اسلام لانے پر خوشی

حضور ﷺ ایک یہودی بچے کا حال پوچھنے گئے۔ بیمار ہو گیا تھا، آپ ﷺ نے کہا: ایک یہودی بچہ ہمارے پاس آیا کرتا تھا' وہ کہاں ہے؟ بتایا گیا: جی وہ ... کہا: چلو اس کا حال پوچھیں۔ تو اس کی بیمار پرسی کو گئے۔ وہی اس کو راس آگئی ... دموں پہ تھا تو آپ ﷺ نے کہا: بیٹا! کلمہ پڑھ.....تو اس نے اپنے باپ کو دیکھا ......اطع ابا القاسم.....کہا: مان لے جو ابو القاسم کہہ رہے ہیں۔ ادھر کلمہ پڑھا اُدھر جان گئی۔ آپ ﷺ کے خوشی کے مارے پاؤں اٹھ گئے۔ ایسے پنجوں پہ ہو گئے ... شکر ہے تو نے اسے دوزخ سے بچالیا۔ میرے ذریعے سے اسے دوزخ سے بچالیا...

جسم کے ٹکڑے کر دیئے مگر دین پر آنچ نہ آنے دی

ہماری جماعت اردن گئی تھی تو ہمیں وہاں لوگ صحابہ کی قبروں پر لے گئے ... ابن جبلؓ پہاڑ کی چوٹی پر اکیلے ہیں... عبدالرحمٰنؓ، ابن معاذؓ اور حضرت معاذؓ دونوں باپ بیٹا شہید ہوئے دونوں کی قبریں ہیں... ابن ازور کی قبر ایک ٹیلے پر ہے... ابو عبیدہ بن جراحؓ کی ایک راستے کے کنارے پر قبر تھی......آگے پہاڑوں میں گئے موتہ ایک جگہ ہے جہاں پر جنگ موتہ لڑی گئی۔ یہاں پر تین بڑے صحابہ زیدؓ، جعفرؓ اور عبداللہ ابن رواحہؓ کی قبریں وہاں وجود ہیں۔ جب ہم حضرت جعفرؓ کی قبر پر گئے یقین مانیے ہماری ساری جماعت رو رہی تھی ہم اپنے آنسوؤں کو روکتے تھے لیکن آنسو نہیں تھمتے تھے۔

حضرت جعفرؓ کا سارا واقعہ آنکھوں کے سامنے گھوم گیا۔ ان کی نوجوان بیوی تھی، چھوٹے چھوٹے چار بچے تھے... جب اللہ کے راستے میں نکلے....اور جھنڈا اٹھایا...تو شیطان

... کہا جعفر! تیرے چار چھوٹے بچے.....تیری جوان بیوی...کیا بنے گا ان کا؟ حضرت جعفرؓ نے فرمایا! اب تو اللہ کے نام پر جان دینے کا وقت آیا ہے..... آگے ... اٹھ کٹا...دوسرا کٹا...اور پھر دو ٹکڑے ہو کر زمین پر گر گئے...آپ ﷺ نے ... حضرت جعفرؓ شہید ہو گئے ہیں..... حضور اکرم ﷺ تشریف لے گئے ... کے گھر۔ اسماءؓ ان کی بیوی کا نام تھا...کہنے لگیں میں بچوں کو نہلا چکی تھی ... پہنا چکی تھی....اور خود آٹا گوندھ رہی تھی.....کہ حضور ﷺ تشریف لائے ... کر کھڑی ہوئی.....میں نے پوچھا.....یا رسول اللہ کیا ہوا؟ فرمایا میں تیرے ... کی خبر نہیں لایا....اور آپ کے آنسو نکل پڑے..... حضرت اسماؓ نے سنا اور بے ... زمین پر گر گئیں....چھوٹے چھوٹے بچوں کو چھوڑ کر....جوان بیوی کو چھوڑ کر ... وں پر سوئے ہوئے ہیں۔ کمال ہے....آج سے چودہ سو سال پہلے وہ قبر بنی.... ... کسی انسان کا گزر نہ ہوتا تھا.....

آنسو تھے کہ تھمتے ہیں نہ تھے!

حضرت زیدؓ کی قبر پر گئے تو ان کی قبر پر ایک حدیث لکھی تھی...میں نے ساتھیوں کو ... کر کے بتلایا...... حضور کو جب حضرت زیدؓ کی شہادت کی خبر ہوئی....دوسروں کو ... حضرت زید کی چھوٹی بچی آپ ﷺ کی گود میں آکر رونے لگی....آپ ﷺ بھی ... لگے...ایک صحابی حضرت سعد نے کہا.... یا رسول للہ ﷺ آپ کس کے لئے ... ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے سعد! یہ حبیب کا شوق ہے.....حبیب کے لئے ... بنایا ہوا تھا.....ساری جماعت وہاں رو رہی تھی.....کہ اوپر پہاڑ پر قبر ہے دور دور ... آبادیاں نہیں تھیں.....ویرانے میں قبریں بنیں.....سناٹے میں قبریں بنیں.....اور حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کی قبر پر گئے۔

ان کی قبر پر بھی عجیب نور تھا....آدمی اپنے آنسو روک نہیں سکتا تھا.....عبداللہ کے

بارے میں روایت ہے..... کہ آگے بڑھے تو بیوی بچے یاد آ گئے..... تو ایک
جھٹکا....... ''اے نفس! مجھے قسم ہے اپنے رب کی.... میں جان اس پر قربان کر
چاہے یا نہ چاہے.... تو مانے یا نہ مانے...... تجھے عرصہ ہوا بیوی بچوں میں
....اب جنت کا شوق کر.... لوگ اسلام کو مٹانے کے در پے ہیں تو بیوی بچوں
در پے ہے..... ایسے نہ قتل ہوا تو موت تو بہر حال آ کر رہے گی۔ اس لئے
تیرے ساتھیوں نے کیا... آپ نے آگے بڑھ کر چھلانگ لگائی اور ان کے جسم
ٹکڑے ہو گئے وہ مقام آج بھی محفوظ ہے جہاں تینوں شہید ہوئے..... اور
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہاں ہاں میں دیکھتا ہوں کہ تینوں کے تینوں جنت کی نہروں
کھاتے پھرتے ہیں، جنت کے پھل کھا رہے ہیں''

اللہ کے لئے نئی دلھن کو بھی چھوڑ دیا

حضرت حنظلہؓ کی رات کو شادی ہوئی.... صبح اٹھے..... سر میں پانی ڈالا
اچانک آواز لگی کہ مسلمانوں کو شکست ہو گئی..... تو نہائے بغیر میدان کی طرف
گئے.... صرف ایک رات کی شادی تھی اور اللہ کے راستے میں جا کے شہید ہو گئے
کی لاش ہوا میں اٹھ گئی..... آسمان کے درمیان فرشتے آ گئے اور جنت کے پانی
دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ حنظلہؓ کو غسل دیا جا رہا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ارے یہ کیا ہو گیا ہے.... شہید کو تو غسل نہیں دیا جاتا...... تو پھر لاش نیچے آ گئی...
نے دیکھا کہ سر کے اوپر سے پانی ٹپک رہا ہے.... بعد میں تحقیق کرنے سے پتہ چلا
جنابت کی حالت میں شہید ہوئے تھے..... تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعہ سے
انتظام فرمایا..... ان کی بیوی کے حقوق کا کیا ہوا....؟ کیا ان کے گھر اجڑ گئے یا نہیں...
کے گھر ویران ہوئے......؟ اور ہمارا ذہن کہتا ہے کہ بیوی اور بچوں کا چھوڑ کر چلے جانا
اسلام ہے.... اس سے آپ حضرت خود اندازہ لگائیں اور فیصلہ فرمالیں....

جس رب کے احسانات شمار نہیں کر سکتے اس کو خوش کرنے کا

آسان اور افضل ترین کام

میرے بھائیو اور دوستو! اسلام کو پھیلانا اور اس پر چلنا بھی ہمارے ذمہ ہے۔ اس کو پھیلانے کے لئے ہمیں اپنے گھروں سے نکلنا پڑتا ہے۔ اور اس زمانے میں ماں باپ نے اپنے حقوق معاف کر دیئے تھے۔ کہ جاؤ دنیا میں اللہ کا پیغام پہنچاؤ...... جنت میں اکٹھے رہیں گے.... دنیا رہنے کی جگہ تھوڑی ہے.... یہاں پر پھر آخر کار جدائی ہے کتنا زندہ رہیں گے...... آخر مریں گے...... عش ما شئتم انکم میتون......

ہم میں سے کون ایسے ہیں... جنہوں نے اپنے بچوں کو تیار کر دیا... کہ جاؤ دنیا میں اللہ کا پیغام پہنچاؤ.... ہم تیار کر رہے ہیں...... ڈاکٹر بن جاؤ..... انجینئر بن جاؤ..... اور تاجر بن جاؤ.... کاروبار کو سنبھال لو..... اور وہ تیار کر رہے تھے کہ جاؤ دنیا میں اللہ کا دین پہنچاؤ..... خدا کا پیغام پہنچاؤ۔

''اے یمن والو! میں اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا سفیر ہوں تمہارے پاس۔''

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بول ساری امت پر صادق آتا ہے اور ربعی بن عامر رضی اللہ عنہ کا اللہ بھلا کرے، جنہوں نے ہر چیز کو واضح کر کے امت کو زندگی کا کام سکھایا۔

...... ان اللہ ابتعثنا .... رستم کے دربار میں یہ کلمات ادا کیے گئے... اور تاریخ نے اپنے صفحات میں انہیں محفوظ کیا... اور قیامت تک آنے والی کلمہ گو امت کے لئے حجت بنا کے باقی رکھا.... تاکہ کسی کو یہ نہ ہو کہ ہمیں پتہ ہی نہیں تھا کہ ہم کیوں آئے؟ تو وہ کہہ رہے ہیں ہمیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے بھیجا ہے

﴿لنخرج العباد من عبادة العباد الیٰ عبادة رب العباد﴾.

''ہم ساری دنیا کے انسانوں کو لوگوں کی غلامی سے نکال کر اللہ کا غلام بنانا چاہتے ہیں۔''

......من جور الادیان الی عدل الاسلام......

''ہم ساری دنیا کو ظلم سے نکال کر اسلام کے عدل میں لانا چاہتے ہیں۔''

......وارسلنا بدینه الی خلقه......

''اللہ نے ہمیں اپنا دین دیا اور ہمیں حکم دیا کہ جاؤ جا کے میرے پیغام کو ساری دنیا کے انسانوں میں عام کر دو۔''

دین کے لئے سولی پر لٹک گئے! واقعہ

جب حضرت خبیبؓ کو سولی پہ لٹکانے لگے... ابوسفیان نے کہا! اب بھی مان جا تو نجات ہے... سولی پہ لٹکے لٹکے شعر پڑھے جا رہے ہیں......

....وقد خیروا الکفر والموت دونه ... وقد حملت عیناي من غیر مجزعي ..

....وما بي حذار الموت اني لميت ....ولكن حذاري جحم نار ملفعي ...

.. فلست بمبد للعدو تخشعا ..ولا جزعا اني الى الله مرجعي ...

ارے ابوسفیان کس دھوکے میں پڑ گئے
میرا سب کچھ دین پر قربان ہو سکتا ہے
پر میں اپنے محبوب کا کلمہ نہیں چھوڑ سکتا ہوں
لٹکا دو مجھے سولی پہ
اور میرے آنسوؤں سے دھوکہ نہ کھانا

میں موت کے ڈر سے نہیں دوزخ کے ڈر سے رو رہا ہوں

جان قربان کر دی جائے گی لیکن اللہ اور اس کے رسول کو نہیں چھوڑا جائے گا

جب ابوسفیان نے نیزے اٹھائے مارنے کے لئے تو کہا! اے اللہ اپنے حبیب کو ...و اسلام کہنا، اسی وقت جبرائیل مسجد نبوی میں اتر گئے کہ یا رسول اللہ! خبیب آپ کو سلام ...ل کر رہے ہیں، ان کو قریش نے شہید کر دیا۔

دین کے لئے گوشت کو ہڈیوں سے جدا کر دیا گیا

حضرت ام عمارہؓ کے بیٹے کو مسیلمہ کذاب نے پکڑا اور ہاتھ کاٹے... پاؤں کاٹے ...ک کاٹا... پھر گوشت کو ہڈیوں سے ادھیڑ دیا... اس دردناک موت سے ان کو مارا... جب ...یام ان کو ملا کہ تیرے بیٹے کو یوں شہید کر دیا گیا... کہا!... لهذا اليوم ارضعته...

یہی دن دیکھنے کے لئے میں نے اس کو دودھ پلایا تھا۔

ہم بکنے والی قوم نہیں ہیں.......کہ پیسے پہ بک جائیں.......
سیاست پہ بک جائیں.......دکانوں پہ بک جائیں.......
زمینداروں پہ بک جائیں، ہم تو اپنی جان کے سودے کرتے ہیں......
ہم اپنے آپ کو فدا کرتے ہیں... تا کہ دین پہ آنچ نہ آئے......

خوبصورت شاعرہ بھی اللہ کے لئے چھوڑ دی

حضرت عبداللہ بن ابوبکرؓ کی عاتکہ سے شادی ہوئی، وہ ایسی خوبصورت ایسی شاعرہ تھیں اور ایسی فاضلہ تھیں کہ محبت اتنی بڑھ گئی کہ اللہ کے راستے میں جانا ہی چھوڑ دیا، باپ نے سمجھایا بیٹا تو اللہ کے راستے میں نہیں جاتا؟ بیوی کی محبت زنجیر بن گئی، آخر ابوبکرؓ نے کہا اسے طلاق دے دو، ابوبکرؓ جیسا باپ ہے پھر تو طلاق دینی پڑتی ہے، طلاق تو دے دی پر ...نہ پر ایسا زخم لگا.... یاد کرتے.... ایک دفعہ لیٹے ہوئے تھے کہ حضرت ابوبکر وہاں سے

گزرے.....ان کو نہیں پتا کہ ابوبکرؓ گزرے ہیں.....(شعر پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہے)

اے عاتکہ جب تک سورج نکلتا رہے گا
تیری یاد بھی میرے دل میں ایسے ہی طلوع اور غروب ہوتی رہے گی،

تو حضرت ابوبکرؓ کو ترس آیا.....کہا بیٹا دوبارہ نکاح کرلے.....دوبارہ رجوع کرلیا.....لیکن پھر جان یہ کہاں دی ہے؟ طائف کی پہاڑیوں میں سینے پہ تیر لگا.....اور وہی زخم رستے رستے موت کا سبب بنا.....پہلے عبداللہ کے شعر تھے.....اب عاتکہ بے قرار ہوئی...

اعلیت لا تنفك عینی حزینة ولا ینفك جلدی اوہرا

میں بھی قسم کھاتی ہوں کہ میری آنکھ کا پانی کبھی خشک نہ ہوگا اور میرا جسم کبھی نرم کپڑا نہیں پہنے گا، تیس برس کی عمر میں وہ گئے۔

یوں تبلیغ چلی ہے، یوں یہ جہاد کا جھنڈا اٹھا ہے؛
جان پہ گزر گئی..............مال پہ گزر گئی..............گھر چھٹ گئے
آروں سے چر گئے..........سولیوں پہ چڑھ گئے.......بوٹی بوٹی ہوگئی
تب جا کے اللہ کا کلمہ دنیا میں گونجا ہے۔

دین کے لئے بھائی کی لاش گھوڑوں تلے روند ڈالی

حضرت عمرو ابن العاصؓ امیر تھے۔ اور رومیوں کے قدم اکھڑے.....اور مسلمان آگے بڑھے...تو ہشامؓ ابن العاص ان کے بڑے بھائی.....بڑے صحابہ میں ہیں.....وہ شہید ہو کے راستے میں گر پڑے...گزرنے کا راستہ جہاں تھا.....وہاں ان کی لاش گر پڑی...تو سب کے قدم رک گئے کہ ہشام ابن العاصؓ صحابی بھی بڑے ہیں.....اور امیر کے بھائی ہیں...تو حضرت عمر ابن العاصؓ نے فرمایا.....!

''ارے میرے بھائی کی لاش تمھیں آگے بڑھنے سے نہ روک دے یہ اللہ کے پاس پہنچ گیا ہے''

اور خود ان کی لاش پر اپنے گھوڑے کو دوڑایا...اور پیچھے سب کو دوڑا دیا میرے پیچھے آؤ اور میرے بھائی کو مت دیکھو...اس وقت اللہ کے دین کو دیکھو.....

جب اس مہم سے فارغ ہوئے...پھر لوٹ کے آئے...اور ایک ایک بوٹی اپنے بھائی کی اٹھاتے تھے...اور بوری میں ڈالتے تھے...یہ اسلام یہاں ایسے نہیں آگیا...ذرا تاریخ اٹھاؤ...بھائی کی لاش پہ گھوڑے دوڑانا کوئی آسان کام ہے.....

ارے! چلہ دے کر ہم مبلغ ہو گئے.........؟ سال کے چار مہینے دے کر ہم مبلغ ہو گئے...؟

ہم ہیں ہی اسی کام کے لئے.....! آئے ہی اسی کے لئے ہیں.....!

کوئی اور نبی آنے والا ہوتو ہم گھروں میں بیٹھ جاتے.....ہم بھی نہ کریں.....تو کس کو جا کر گلہ کریں....؟

تیرے دین کے لئے گھوڑے کو سمندر میں بھی لے جانے کو تیار ہوں

حضرت عقبیٰ بن نافعؓ افریقہ میں داخل ہوئے، تیونس کے ساحل پر اترے.....وہاں بربر قوم آباد تھی.....ان سے جہاد کیا...ان کو اسلام کی دعوت دی.....پھر ان سے پوچھتے...آگے کوئی ہے...تو وہ بتاتے بھی نہیں.....پھر ان سے آگے چلے.....پھر آگے چلے....پھر آگے چلے.....پھر آگے چلے..... یہاں تک کہ سمندر آگیا.....بحر اوقیانوس آگیا.....اندلس سے چلے.....اور تیونس سے چلے.....اور مراکش تک پہنچ گئے.....یہ ہزاروں کلومیٹر کا سفر.....اس میں صحرائے اعظم بھی آتا ہے.....اس کو بھی پار کیا.....اور سمندر جب سامنے دیکھا تو ایک ٹھنڈی آہ نکلی اور کہنے لگے..

''اس سمندر نے میرا راستہ روک لیا اگر مجھے پتہ ہوتا کہ اس سے آگے بھی اللہ کے بندے ہیں تو میں ان کو بھی جا کر اللہ کا پیغام سناتا''.....

اور وہاں سے واپسی پر شہید ہوئے وہیں قبر بنی آج بھی الجزائر میں اس اللہ کے بندے کی قبر بتا رہی ہے کہ کہاں مکہ.....کہاں مدینہ.....کہاں حجاز.....وہاں سے نکل کر

اپنی قبر یہاں بنوائی..... اللہ کے بندوں کو دین میں داخل کرنے کے لئے.....

دین کی خدمت پر اللہ کی مدد کا وعدہ

تیونس میں انہوں نے چھاؤنی بنائی..... جب یہ اللہ کے کام میں تھے تو اللہ ان کے ساتھ تھا تیونس میں چھاؤنی بنائی..... وہاں جنگل تھا 11 کلومیٹر میں پھیلا ہوا..... تو وہاں چھاؤنی بنائی..... تو اس لشکر میں بارہ ہزار کے لشکر میں 19 صحابہ بھی تھے..... ان کو لیا اور ایک اونچی جگہ پر کھڑے ہو گئے اور اعلان کیا.....!

''اے جنگل کے جانورو! ہم اللہ کے رسول ﷺ کے غلام ہیں..... تین دن کی مہلت ہے..... جنگل سے نکل جاؤ..... اس کے بعد جو جانور ملے گا ہم اس کو قتل کر دیں گے''

تین دن میں سارے افریقہ نے دیکھا کہ.....!

شیر بھاگ رہے ہیں..... چیتے بھاگ رہے ہیں.....

سانپ بھاگ رہے ہیں..... اژدھا بھاگ رہے ہیں.....

بھیڑیئے بھاگ رہے ہیں......

ہاتھی بھاگ گئے..... زیبرے بھاگ گئے......

زرافے بھاگ گئے..... پورا جنگل خالی ہو گیا........

کتنے ہزار بربر اس منظر کو دیکھ کر مسلمان ہو گئے..... کہ اس کی تو جانور بھی سنتے ہیں ......ہم کیوں نہ سنیں

اللہ کی نافرمانی سے بچنے کا انعام

عاصم ابن عمرہ انصاری ؓ کو سعد ؓ بن ابی وقاص نے بھیجا مسان کی طرف، اور یہ بھی کہا کہ راستے میں لشکر کے لئے غلہ بھی لے کر آؤ..... کھانے کا سامان بھی لے کر آؤ.....

ایرانیوں کو پتہ چلا تو انہوں نے اپنے گائے کے ریوڑ، اور بکریاں سب جنگل میں

چھپا دی..... جب مسان پہنچے تو کچھ بھی نہیں..... تو ایرانیوں سے کہنے لگے..... کہ بھائی یہاں ہمیں کچھ جانور مل جائیں گے؟ انہوں نے کہا کہ یہاں کچھ نہیں ملتا..... تو جنگل سے آواز آئی جانوروں کی ..... ھانحن..... ھانحن..... ھانحن..... ھانحن..... آؤ ہمیں پکڑ لو..... ہم جنگل میں کھڑے ہوئے ہیں تو وہ ایرانی بھی حیران ہوئے جب گئے تو سب جانور کھڑے ہوئے تھے.

جب حجاج بن یوسف کو یہ واقعہ بیان کیا گیا اس نے کہا کہ میں نہیں مانتا..... کہ ایسا ہو سکتا ہے..... اس نے کہا کہ ایک آدمی اس لشکر کا ابھی زندہ ہے اس کو بلا کر پوچھو..... تو اس آدمی کو بلوایا..... بڑی دور رہتے تھے..... وہ ان کو بلوایا..... اس نے کہا کہ سنائیں قصہ کیسے ہوا؟ انہوں نے سارا قصہ سنایا..... تو اس پر حجاج کہنے لگا کہ یہ اس وقت ممکن ہے ..... جب پورے لشکر میں کوئی اللہ کا نافرمان نہ ہو..... تو پھر یہ سب کچھ ہو سکتا ہے..... تو وہ حجاج سے کہنے لگے ان کے اندر کا حال تو میں نہیں جانتا لیکن میں ان کے ظاہر کا حال تمہیں بتاتا ہوں کہ ان سے زیادہ راتوں کو اٹھ کر رونے والا کوئی نہ تھا..... اور ان سے زیادہ دنیا سے بیزار کوئی نہ تھا.

اس لشکر میں تین آدمیوں پر شک کیا گیا..... کہ ان کی نیت ٹھیک نہیں..... یہ وہ لوگ تھے جو پہلے مسلمان تھے..... پھر مرتد ہو گئے۔ پھر دوبارہ مسلمان ہوئے..... قیس ابن مکشوح ..... امر ابن معدی کرب، طلحہ بن خولید ؓ۔ یہ تینوں بڑے لوگ تھے..... تو جب حضور ﷺ کا انتقال ہوا..... تو یہ مرتد ہو گئے..... پھر دوبارہ اللہ نے توبہ کی توفیق دی پھر مسلمان ہو گئے..... تو حضرت عمر ؓ نے کہا تھا کہ ان پر نگاہ رکھنا..... اور ان کو امارت نہ دینا..... تو اس لشکر میں ان کے حالات معلوم کرنے کے لئے حضرت سعد ؓ نے جو تحقیق کروائی..... تو وہ راوی کہتے ہیں کہ وہ تین جن کے بارے میں شک تھا..... ان کا حال یہ تھا کہ ان جیسا رات کو روتا کوئی نہیں تھا..... اور ان جیسا دنیا سے کوئی بیزار نہیں تھا جن پر شک تھا ان کا یہ حال تھا..... جو شروع سے بھی پکے چلے آ رہے تھے..... وہ کہاں پہنچے ہوں گے؟

صحابہؓ کی طرح اپنی قبر بھی اللہ کے راستے میں بنالو

اللہ نے دین مکمل کیا.....اس کی حفاظت کی.....پھر ایک پاکیزہ جماعت تیار کی جنہوں نے اس کو اللہ کے محبوب سے منیٰ کی وادی میں لے لیا.....اور آپ کی وفات کے بعد صرف ۹۰ ہجری میں اسلام کی آواز.....دیبل پور تک پہنچی..... کشمیر تک پہنچی.....

۵۰ھ میں محمد بن ابی صفرہ کابل کے راستے پشاور سے نکلتے ہوئے لاہور سے نکلتے ہوئے قلات تک پہنچے ہیں۔ قلات میں ۷ صحابہ.....تابعین.....شہداء.....آج بھی پہاڑ کے دامن میں سوئے ہوئے ہیں۔ اور محمد بن قاسم ۹۰ھ میں وہ دیبل کے راستے، سندھ آئے، اور ملتان تک پہنچے، دیبل پور تک پہنچے، اور ادھر قتیبہ بن مسلم الباہلی، کاشغر تک پہنچے اور...... حضرت عبدالرحمٰن جبل السراج تک پہنچے، حضرت ابو ایوبؓ انصاری، استنبول تک پہنچے، اور عبدالرحمٰن بن عباس، عقبہ بن نافع، ابوزمعۃ الانصاری، ابولبابہ انصاری، رویفع انصاری، یہ وہ صحابہ ہیں جو شمالی افریقہ، لیبیا، مراکش، الجزائر اور تیونس پہنچے ان سب مقامات کے اندران کی قبریں پھیلیں۔

عقبہ بن نافع.....الجزائر میں دفن ہوئے......

☆ ابوزمعۃ.....تیونس میں دفن ہوئے...........

☆ عبدالرحمٰن بن عباس، معبد بن عباس...... یہ شمالی افریقہ میں دفن ہوئے......

☆ حضرت عبدالرحمٰن......جنوبی فرانس، پیرس سے جنوب کی طرف، دوڈھائی سو کلومیٹر دوران کی قبر بنی

☆ اسد ابن سراج.....اٹلی کے نیچے جزیرہ ہے سسلی، وہاں ان کی قبر بنی.....

☆......قثم بن عباس...... کی سمرقند میں قبر بنی........

☆......ربیع بن زید الحارثی...کی سجستان میں قبر بنی....

☆......ابوایوب انصاری.....کی استنبول میں قبر بنی.........

☆......ابوطلحہ انصاری.........کی بحیرہ روم میں قبر بنی.............

☆...... براء بن مالک.........کی تستر میں قبر بنی.............

☆......نعمان ابن مقرن.....کی نہاوند میں قبر بنی...........

☆......عمرو ابن معدیکرب...کی نہاوند میں قبر بنی...........

☆......ابورافع غفاری...... کی خراسان میں قبر بنی.........

☆......عبدالرحمٰن بن سمرۃ....کی خراسان میں قبر بنی.........

اس وقت یہ افغانستان کا حصہ تھا......یہ دیکھو ان کی قبروں کا نیٹ ورک......یہ کس طرح اللہ کے نام پر قربان ہوتے ہوتے، ہوتے ہوتے......دنیا میں زمین میں چھپ گئے اور اللہ کا کلمہ بلند ہوا

محمد بن قاسم کی قربانی

محمد بن قاسمؒ سترہ برس کی عمر میں گھر سے نکلا ہے اور اس ہندستان میں ہمارے ضلع ملتان تک وہ آیا ہے۔ کیا اس کا گھر نہیں چھوٹا تھا.....؟ کیا اس کے ماں باپ نہیں چھوٹے تھے.....؟ صرف چار مہینے میاں بیوی اکٹھے رہے.....حجاج بن یوسف کا بھتیجا تھا، حجاج نے اپنی بیٹی نکاح میں دی تھی، چار مہینے بعد سندھ میں جہاد کی ضرورت پڑی تو اٹھا کے بھیج دیا اور سوا دو سال یہاں رہے اور پھر گھر دیکھنے کی نوبت نہیں آئی پھر شہید کر دیئے گئے۔

صرف چار مہینے اس کا گھر آباد ہوا اور پھر وہ اجڑ گیا اور اس گھر کے اجڑنے کی برکت سے سندھ میں اسلام پھیلا، ہر کلمہ پڑھنے والا محمد بن قاسم کے کھاتے میں جارہا ہے ...وا اگر کے گئے گھر تو ایک اجڑا ہے لیکن کتنے گھر آباد ہوئے، نوے ہجری سے لے کر آج تک سندھ میں جو ملتان تک نسلیں چلی آرہی ہیں وہ محمد بن قاسم کے کھاتے میں جارہی ہیں، جب وہ اپنے لوگوں کے ہاتھوں قتل کیے گئے تو انہوں نے یہ شعر پڑھا۔

اضاعونی وای فتی اضاعو ..... لیوم کریھۃ و سداد ثغر......

اگر وہ قربانیاں نہ دیتے تو یہاں تک کیسے اسلام پہنچتا؟ ان کی قربانیوں نے نسلوں کی نسلوں کو اسلام میں داخل کر دیا، ان کے بیوی بچے بھی تھے ان کے بھی جذبات تھے۔

دین کے لئے امام احمد بن حنبلؒ کی قربانی

دو شخص ہیں جن کے بارے میں تاریخ نے گواہی دی، یہ نہ ہوتے تو اسلام نہ ہوتا ......لو لا ابو بکر لما عبد اللہ ...... ابو بکر نہ ہوتے تو اسلام نہ ہوتا...... لو لا احمد لما عبد اللہ ...... احمد ابن حنبل نہ ہوتے تو اسلام نہ ہوتا۔

قرآن کے بارے میں ایک بہت بڑا فتنہ اٹھا...... سارے علماء چپ ہو گئے ...... جانیں بچا گئے ...... کئی بھاگ گئے ...... کئی جلا وطن ہو گئے ...... احمد ابن حنبل ڈٹ گئے ...... کہا مجھے مار دو ...... میری زبان سے حق کے سوا نہیں نکلے گا ...... آخر یہ پکڑے گئے اور تین دن مناظرہ ہوتا رہا ...... مناظروں میں تینوں دفعہ معتزلی (ایک باطل فرقہ تھا) ہارتے رہے ......

چوتھا دن تھا، آج احمد ابن حنبل کو پتہ ہے کہ یا تو میری جان جائے گی یا مار مار کر مجھے تباہ کر دیں گے ...... جیل سے نکل کر آ رہے ہیں اور دل میں خیال آ رہا ہے میں بوڑھا ہوں ...... اور بنو عباس کے کوڑے میں نہیں برداشت کر سکتا ...... تو اپنی جان بچانے کے لئے اگر میں نے کلمہ کفر کہہ بھی دیا ...... تو اللہ نے اجازت دی ہے کہ میں اپنی جان بچاؤں۔

یہ خیال آ رہا تھا کہ اچانک ایک شخص مجمع کو ہٹاتا ہوا تیزی سے آیا اور قریب آ گیا ...... کہا احمد! کہا! کیا ہے؟ کہا! مجھے پہچانتے ہو ......؟ کہا نہیں ...... ! کہا میرا نام ابو الہیثم ہے ...... میں بغداد کا نامی گرامی چور ہوں ...... دیکھو! میں نے بنو عباس کے کوڑے کھائے ...... میں نے چوری نہیں چھوڑی ...... کہیں تم بنو عباس کے کوڑوں کے ڈر سے حق نہ چھوڑ دینا، اگر تم نے حق چھوڑ دیا تو ساری امت بھٹک جائے گی۔

تو امام احمد ابن حنبل جب کبھی یاد کرتے کہتے ...... رحم اللہ ابو الہیثم ......

"اے اللہ ابو الہیثم پر رحم کر دے کہ اس چور کی نصیحت نے مجھے جما دیا، میں نے کہا بے شک ٹکڑے ٹکڑے کر دے، اب میں حق کو نہیں چھوڑوں گا"

اور ساٹھ کوڑے پڑے، جسم میں بوٹیاں اتر کر گرنے لگیں اور خون سے تر بتر ہو گئے اور ادھر جو باطل کا مناظر تھا ...... اسکا نام بھی احمد تھا، جب یہ خون خون ہو گئے تو نیچے آیا اور ان کے قریب جا کر کہنے لگا!

"احمد اب بھی اگر تو مان جائے کہ قرآن مخلوق ہے تو میں خلیفہ کے عذاب سے تجھے بچا لوں گا ......!"

انہوں نے اسی بے ہوشی میں کہا!

"احمد اب بھی تو مان جائے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور مخلوق نہیں ہے تو میں تجھے اللہ کے عذاب سے بچا لوں گا ......!"

جس گرجے میں بیت المقدس پر قبضہ کی میٹنگ ہوئی! آہ

مڈغاسکر سے ایک جماعت سفر کر کے آئی ہے۔ دس ہزار آدمی ایک سفر میں مسلمان ہوئے۔ قبیلوں کے قبیلے افریقہ میں مسلمان ہو رہے ہیں۔ پیدل جماعتوں نے لاکھوں انسانوں کو کلمہ میں داخل کر دیا۔ تین ہزار مسجدیں فرانس میں بنی ہیں۔

جب سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ نے فلسطین فتح کیا ...... بیت المقدس کو فتح کیا ...... تو سارے یورپین شہزادے فرانس میں جمع ہوئے ...... اور ایک گرجے میں سب نے مل کر قسم اٹھائی! کہ مسلمانوں سے بیت المقدس واپس لیں گے ...... ! جس گرجے میں انہوں نے قسمیں اٹھائی تھیں وہ گرجا اس وقت مسجد بنا ہوا ہے۔ اب بتائیں کتنا بڑا انقلاب ہے۔ گشت ہو رہے ...... تعلیم ہو رہی ...... جماعتیں نکل رہی ہیں۔ تو سب پر محنت کرتے ہوئے سارے عالم میں پھرنا۔ یہ سیکھنے کے لئے چار مہینے ہیں چالیس دن ہیں ...... یہ تو سیکھنے کا نظام ہے۔ یہ کوئی حتمی چیز نہیں سیکھنے کی ہے۔

چلہ کہاں سے لائے ہو؟ سوال جواب

ایک عرب کہنے لگا: چلہ کہاں سے لائے ہو؟

میں نے کہا: تم پینتالیس دن دے دو... نہ لڑو... یہ کوئی جھگڑنے کی چیز ہے بھائی...!

تربیت کے لئے وقت چاہیے۔ وقت کا ایک نظام بنایا۔ تربیت کے بغیر تو نہیں کچھ ہوتا۔ تربیت کے لئے تو وقت چاہیے۔ وقت کے لئے نظام ہے اور کوئی ایسا بے عقل بھی نہیں، پتہ نہیں چلے میں کیا خصوصیت ہے؟

آدم علیہ السلام کا پتلا پڑا رہا چالیس سال..... پھر روح ڈالی۔

پھر ان کو رُلایا توبہ کے لئے........ چالیس سال پھر توبہ قبول کی۔

ان کے دو چلے تو چالیس سال چالیس سال کے لگے۔

آگے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ کے ڈھیر پہ بٹھایا......... چالیس دن۔

موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پہ بٹھایا...... تم میقات ربہ اربعین لیلھف...... چالیس دن بٹھایا۔

چالیس دن طور پہ رکھا اور ساتھ روزہ چلے کا روزہ.........

مثلاً آج سحری کھائی، چالیس دن کے بعد جا کر افطاری کی اور چلے کے بعد تورات عطا کی...

یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں رکھا تو...... چالیس دن رکھا

تو ابراہیم علیہ السلام کا آگ کا............................ چلہ

موسیٰ علیہ السلام کا کوہ طور کا............................ چلہ

یونس علیہ السلام کا مچھلی کا............................ چلہ

ہم نے تینوں اکٹھے کر کے کہہ دیا، دے دو تین......... چلہ

اور اور حدیث پاک میں آتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

جو چالیس دن تکبیر اولیٰ سے نماز پڑھے، جہنم سے نجات... نفاق سے بری ہو جائے گا....

چالیس کیوں کہا۔ جو چالیس نمازیں میری مسجد میں پڑھے میری شفاعت اس کے لئے واجب ہو جائے گی۔ چالیس نمازیں کہیں، پچاس کیوں نہیں کہیں؟ تو کوئی خصوصیت تو ہے...

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک شخص جہاد کے راستے سے واپس آیا۔ آپ نے فرمایا: کتنے دن کے بعد آئے ہو؟ کہا: ایک مہینے کے بعد۔

فرمان عمر! چلہ لگالو! (فائدہ ہوگا)

حضرت عمرؓ نے کہا:..... ھلا اتممت اربعین..... اللہ کے بندے! چلہ تو پورا کر لیا ہوتا۔

تو ایسا کوئی بے اصل بھی نہیں ہے کہ اُٹھا کے چلہ مانگنا شروع کر دیا۔

پھر ایک اور حدیث ہے:...... من اخلص للہ اربعین صباحا..... جو ایک چلہ لگا دے...

الہت اللہ ینابیع الحکمتہ من قلبہ علی لسانہ .... اللہ اس کے دل کو حکمت سے بھر دیتا ہے اور اتنا بھرتا ہے کہ وہ چشمے بن کے اس کی زبان سے جاری ہو جاتی ہے...

یہی چلہ ہی ہے...

بھائی! ہم نے کوئی نئی چیز تو نہیں مانگی۔ اگر سارے عالم میں پھرنا ہے تو اس کے لئے بھائی سال سال کی جماعتیں بن کے جائیں۔

گناہوں کی دلدل سے رحمت کے سمندر تک

ایک سوڈانی نوجوان مجھے ملا رائے ونڈ میں، میں نے کہا کیسے ہدایت پہ آیا؟ کہا سوڈان سے ایک جماعت آئی ہوئی تھی اور دو آدمی ساحل کے ساتھ ساتھ وہ کسی کو

ڈھونڈنے کے لئے نکلے ہوئے تھے تو میں وہاں ننگ دھڑنگ لیٹا ہوا تھا... وہاں [illegible] اوباش نوجوان امریکن..... انہوں نے ان کا مذاق اڑایا شور ہوا تو میں نے جو اٹھ کر [illegible] (مسلمان تو چھپتا نہیں دس کروڑ میں پتہ لگ جائے گا کہ مسلمان بیٹھا ہے ہمیں تو [illegible] ہے جی میں مسلمان ہوں مسلمان کی تو ایک پہچان ہے)

میں نے دیکھا کہ اوئے یہ تو مسلمان ہیں میں ویسے ہی ننگ دھڑنگ ان کے [illegible] پہنچا.....

میں نے کہا... السلام علیکم ......میں مسلمان ہوں میری غیرت کو جوش آ[illegible] آپ کی بے عزتی کی گئی ہے آپ کہاں ٹھہرے ہیں؟ میں آپ کے پاس آؤں گا۔ انہوں نے کہا فلاں جگہ ایک مسجد ہے ہم وہاں ٹھہرے ہوئے ہیں..... گھر گیا کپڑے بدلے..... سیدھا ان کے پاس پہنچا پہلی مجلس میں ایسی توبہ کی کہ پوری زندگی بدل گئی...

20 لاکھ روپوں کا زیور پہننے والے کی توبہ

مانچسٹر میں ایک آدمی سے ملے سید ہاشمی ..... حضرت حسنؓ کی اولاد.... ان کا بیٹا...... بیٹا بھی عیسائی.... دو بیٹیاں بھی عیسائی.... بیوی بھی عیسائی...... سارا شجرہ نسب گھر میں لٹکا ہوا تھا۔ شیخ عبدالقادرؒ کا درمیان میں نسب نامہ آتا تھا۔ میں نے اس کے بیٹے سے پوچھا تم مسلمان ہو کہا نہیں میں..... کیتھولک.... ہوں میں نے کہا کیوں تیرا باپ تو مسلمان ہے...؟ کہا میری ماں..... کیتھولک...... ہے میں بھی..... کیتھولک ہوں.....

یہ اس کا حال تھا ہم ملنے گئے تو اس نے ایسی چڑھائی کی کہ اچھا پاکستان میں اسلام پھیل گیا کہ انگلستان میں تبلیغ کرنے آ گئے وہاں رشوت ہے... زنا ہے.... یہ ہے.... [illegible] ہے... جاؤ وہیں تبلیغ کرو

ہمارا وقت ضائع نہ کرو.... اگر تمھارے پاس پیسے زیادہ ہیں تو ہمیں دے دو..... یہاں بھی اب بے روزگاری بڑھ رہی ہے ہم یہاں لوگوں میں تقسیم کر دیں گے.... اتنی

[بے]عزتی کی کہ رب کا نام.....! اتنے میں اس کی بیوی آ گئی اس نے..... ہیلو ہیلو [کر]نے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا تو ہم نے سلام نہیں کیا۔

ہم نے کہا بھئی ہم تو غیر عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتے.... تو اتنا غصے میں آیا کہ تم نے [میر]ی بیوی کی توہین کر دی.... ہمارے سامنے ہی کھڑے ہو کر اس کے گلے لگ کر چومنے [لگا] یہ بڑے جاہل لوگ ہیں... ان کو آداب کا ہی نہیں پتہ ہے.... میں نے کہا اچھا ہم ایسے [جا]ہل ہی رہیں اللہ کرے..... یہ میں اس سے پہلی ملاقات بتا رہا ہوں... دو دن کے بعد [میں] نے اسے فون کیا... میں نے کہا حضرت! آپ ہمارا کھانا کھانا پسند فرمائیں گے [صر]ف آپ کو کھانے کے لئے بلانا ہے۔ پندرہ منٹ میں نے اس کی منت کی کہ آپ [کھا]نا آ کر کھا جائیں۔ آخر وہ تیار ہو گیا کہ اچھا ٹھیک ہے لیکن مجھے لے کر جاؤ۔

ہم گئے اس کو لے کر آئے کوئی میرے خیال میں پندرہ بیس لاکھ کا اس نے زیور پہنا [ہو]ا ہو گا سونے کا..... جواہرات کا.... اور ہیروں کا.... اور پتہ نہیں... کیا... کیا.. یہ کم سے کم [میں] بتا رہا ہوں، ممکن ہے اس سے زیادہ کا ہو۔ ہم نے اسے مسجد میں بٹھایا۔

اس نے بیان سنا جب ہم اسے چھوڑنے کے لئے گئے تو کہنے لگا ستائیس سال کے بعد پہلی دفعہ مسجد میں آیا ہوں..... ستائیس سال کے بعد..... ایک عید کیا...... جمعہ کیا ..... نماز کیا..... میں تو یہاں آنا ہی بھول گیا تھا۔ ستائیس سال کے بعد آج مسجد میں آیا ہوں۔ میں نے کہا کام بن گیا ...جو کہہ رہا ہے کہ ستائیس سال کے بعد مسجد میں آیا ہوں... تو معلوم ہوتا ہے وہ پرانا ایمان جاگ رہا ہے۔ پھر دو دن بعد دوبارہ اس سے ملنے گئے پھر اس کو مسجد میں لائے کھانا کھلایا بات سنائی... پھر دو دن چھوڑ کے پھر اس کو لائے ...تیسرے دن کھڑا ہو گیا کہا! میرا نام لکھو تین دن... مجھے صبح صبح اس کا ٹیلیفون آیا ! تم لوگوں نے مسجد میں کیا جادو کر دیا ہے.....؟ میں نے کہا کیا ہوا؟ کہا میری زبان سے زور زور سے کلمہ نکل رہا ہے..... میں اپنے آپ کو روک بھی رہا ہوں مشکل سے..... مجھے کیا ہو گیا ہے...؟ میں نے کہا ایمان زندہ ہو گیا ہے..... اور کچھ بھی نہیں ہوا.... اہاں پھر جو اس نے

ہمارے ساتھ وقت لگایا.....وہ جو روتا تھا.....اس کا رونا دیکھ کے ہم روتے تھے.....
پھر اس کے بعد اس کا خط آیا (ابھی تک اس کے خط آتے رہتے ہیں) کہ آج کا دن نہ اس کی تہجد قضا ہوئی ہے...اس دن سے.....نہ اس کی نماز قضا ہوئی، روزہ قضا ہوا ہے...ستائیس سال کی زکوٰۃ یہاں پاکستان میں دے کر گیا ہے.... ستائیس سال کی زکوٰۃ.....اور پہلے دن کہا تھا: میں کوئی فالتو ہوں کہ یہاں آیا ہوں ضائع کرنے پھر جو اس کا خط آیا اس میں لکھا تھا۔

آپ انگلستان آجائیں سارا خرچہ میرے ذمے رہائش میرے ذمے اور یہاں شہریت لے کے دینا میرے ذمے یہاں آکے تبلیغ کرو یہاں کے مسلمانوں میں بھی بہت ضرورت ہے ایسے لاکھوں، کروڑوں میرے بکھرے پڑے ہیں

امریکہ جانا ہماری ہدایت کا ذریعہ بن گیا

ایک عرب جدہ (سعودی عرب) سے آیا بہت بڑا عالم تھا... کہنے لگا جانتے ہو کیوں آیا ہوں؟ میں نے کہا فرمایئے کہنے لگا! میں جدہ میں ہوں او ہمارے نوجوان سعودی لڑکے امریکہ پڑھنے کے لئے جاتے تھے...لیکن ساتھ میں ان کے بڑے گندے عزائم ہوتے تھے.....شراب......زنا.....میں ڈوبے رہتے تھے۔ لیکن کچھ عرصے سے میں دیکھ رہا ہوں

کہ ان میں بہت سے لڑکے آتے ہیں....
انہوں نے داڑھیاں رکھی ہوتی ہیں..........
پگڑیاں باندھی ہوتی ہیں..............
اور اللہ و رسول کی باتیں کرتے ہیں......
رات کو کھڑے ہو کر روتے ہیں........
میں حیران ہوں کہ یہ جب حجاز میں تھے تو بے دین تھے امریکہ میں گئے تو اور سے

ایسا ہوتا تھا.....وہاں سے نبی کی سنت کو لے کر آرہے ہیں.....یہ کیا بات ہے؟ تو میں نے پوچھا کہ یہ کیا چکر ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ..... پاکستان میں حضور اکرم ﷺ کے دین کو زندہ کرنے کی ایک محنت ہو رہی ہے....وہاں سے جماعتیں امریکہ آتی ہیں....ہم ان کے ساتھ وقت لگاتے ہیں...میں بھی وقت لگانے آیا ہوں....میری اس کی اکٹھی تشکیل ہوئی....

فرانس کی جماعت کا سچا واقعہ

فرانس میں پاکستان کی ایک جماعت پیدل چل رہی تھی....ایک گاڑی رکی اور اس میں سے دو لڑکیاں نکلیں ......انہوں نے جلدی سے پیسے نکالے...کہا جی! آپ نیک لوگ لگتے ہیں یہ پیسے ہیں .....آپ لوگ سوار ہو جائیں سردی بہت زیادہ ہے.....وہ پیدل چل رہے تھے.....پیدل چلتی ہیں یورپ میں جماعتیں.....انہوں نے کہا بہن! ہمارے پاس پیسے تو ہیں.....کہا پھر پیدل کیوں چل رہے ہو؟ اتنی زیادہ سردی میں؟

کہا ہم لوگوں کی خیر خواہی میں......................
اور اللہ پاک کو راضی کرنے کے لئے......................
کہ اللہ اپنے بندوں سے راضی ہو جائے..............
اور اس کے بندے اللہ کی ماننے والے بن جائے....

اس لئے ہم چل رہے ہیں اور ہم ان کے لئے دعا کرتے ہیں تو لڑکی نے کہا ہمارے لئے بھی دعا کرتے رہو.......! کہا آپ کے لئے بھی کرتے ہیں.....اس لڑکی نے کہا میں بتاؤں آپ کون ہیں؟ کہا بتاؤ! کہنے لگی آپ نبی ہیں........! تو انہوں نے کہا کہ آپ کو کیسے پتہ چلا کہ ہم نبی ہیں؟ کہا ہماری کتاب میں لکھا ہے کہ یہ کام نبی کیا کرتے ہیں........تو انہوں نے سمجھایا کہ بہن ہم نبی نہیں......اس نبی کے امتی ہیں جو ہمارے ذمے نبوت والی ذمہ داری لگا گیا تھا.....الا فلیبلغ الشا ھد الغائب...

''اب میں جا رہا ہوں میرا پیغام آگے پہنچانا تمہارے ذمے ہے'' تو ہم اس کام

کی ادائیگی کے لئے نکلے ہوئے ہیں....تو دونوں لڑکیاں مسلمان ہو گئیں....ایک نے ان سے روٹ پوچھا کہ فلاں دن کہاں ہو گے؟ ایک ہفتے کے بعد آٹھ لڑکیوں کو لے کر آئی اور ان کو بھی مسلمان کیا۔

دعا کی کثرت ہدایت کا ذریعہ کیسے بنی؟

ہمارا ایک دوست سلمان ہے۔ امریکہ میں نوکری کرتا ہے دوبئی میں رہتا ہے دوبئی سے جا رہا تھا امریکہ.... پیرس میں جہاز اترا.....وہاں سے ایک پادری چڑھا...دونوں ایک سیٹ پہ ہو گئے۔ راستے میں تعارف ہوا آپ کہاں سے...آپ کہاں سے....

کہا میں پادری ہوں امریکہ سے افریقہ گیا، فلاں ملک میں فلاں بستی میں، کس لئے گئے تھے؟ اپنے مذہب کا پرچار کرنے۔ کیا نتیجہ نکلا؟ کہا چار سال رہا سب عیسائی ہو گئے۔ چار سال گھر گئے؟ کہا نہیں گیا۔ چار سال گھر نہیں گیا باطل پھیلانے والے اتنی قربانی کر رہے ہوں۔ اور حق پھیلانے والے پوچھتے پھر رہے ہوں کہاں لکھا ہے؟ ماں باپ چھوڑ کے چلے جانا....ماں باپ چھوڑ کے چلے جانا....جہاں لکھا ہے پڑھو تو سہی... صحابہؓ کی زندگی پڑھیں...

سلمان نے اسے دعوت دی....آخر میں اس نے کہا اچھا آخری فیصلہ یہ ہے....کہ میں کہتا ہوں کہ میں حق پر ہوں....آپ آج سے یہ دعا مانگنی شروع کریں کہ اے اللہ مجھ پر حق کو واضح کر دے......یہ دعا مانگنی شروع کرو اور یہ میرا پتہ ہے جب کوئی بات سمجھ میں آئے......تو اس پتے پہ خط لکھ دینا.....سال کے بعد اس پادری کا خط آیا تیری بتائی ہوئی دعا روزانہ مانگتا رہا.....یہاں تک کہ اللہ نے مجھ پر حق کھول دیا.....میں مسلمان ہو چکا ہوں.....اور اب میں دوبارہ اس بستی میں جاؤں گا دوبارہ مسلمان بناؤں گا جن کو میں عیسائی بنا چکا ہوں...

عاشق کا جنازہ بڑی دھوم دھام سے نکلا! واقعہ

ہمارے گوجرانوالہ کا ایک بہت بڑا تاجر ہے اللہ نے اسے تبلیغ میں لگایا اس نے اپنے بیٹے کو اسکول سے اٹھا لیا اور رائیونڈ میں اس کو داخل کروا دیا، ہمارے ساتھ وہ پڑھتا تھا، ایک سال ہم سے پیچھے تھا، بڑا خوبصورت جوان تھا، حافظ قرآن بھی تھا، اور بیس برس کی عمر میں اس کی شادی بھی کر دی تھی، ایک بچی تھی، اس کا آخری سال تھا، میں تبلیغ میں سال لگا رہا تھا، مسجد میں اس کی اور میری آخری ملاقات ہوئی، میں جماعت میں چلا گیا وہ اچانک بیمار ہوا اور بے ہوش ہوا، تین دن تک بے ہوشی میں رہا، اٹھا کر ہسپتال لے گئے، جہاں اس کا انتقال ہو گیا۔

اس کا باپ ایسا عجیب آدمی تھا کہ اس کا ایک آنسو نہیں نکلا...وہیں ہسپتال سے بیٹے کو اٹھایا اور سیدھا رائیونڈ لے کر آ گیا....اور کہنے لگا یہ تمہاری امانت ہے....تم سنبھالو.....نہ بہنوں کو پہنچنے دیا.....نہ پھوپھیوں کو پہنچنے دیا....جب اسے قبر میں اتار چکے تھے....پھر اس کی بہنیں پہنچیں اور اس کی پھوپھیاں پہنچیں......انہوں نے فریاد کی کہ اللہ کے واسطے ہمیں صرف ایک نظر دیکھنے دو.....چنانچہ ان کے رونے پر پھٹے ہٹا کر ان کو دکھایا گیا اور رائیونڈ کے قبرستان میں اسے دفن کر دیا۔

ہم اکٹھے رہتے تھے، میرے ساتھ اس کا بڑا تعلق تھا، رات کو تہجد میں جب اٹھتے تو بڑی مزیدار چائے بناتا مجھے بھی پلاتا خود بھی پیتا اور ایسا خوبصورت قرآن پڑھتا تھا کہ جی چاہتا پڑھتا چلا جائے، جھوم جھوم کر قرآن پڑھتا تھا۔

میرا دل کرتا تھا کہ اللہ کرے مجھے خواب میں مل جائے تاکہ مجھے پتہ چلے کہ اس کے ساتھ کیا ہوا، اللہ کی شان، کوئی وقت قبولیت کا ہوتا ہے، میری خواب میں اس کے ساتھ ملاقات ہو گئی، ویسا ہی قد و قامت، سفید لباس پہنے ہوئے ہنس رہا تھا، میرے پاس آیا، میں نے کہا ارے عبداللہ تم مر گئے ہو؟ کہنے لگا ہاں، میں نے کہا تمہارا کیا حال ہے

؟ کہنے لگا!

...ان اصحب الجنة الیوم فی شغل فکھون ....ھم وازوجھم فی ضلل علی الا رائك متکئون ....لھم فیھا فاکھة ولھم ما یدعون .....سلم قولا من الرب الرحیم

ارے طارق! کیا پوچھتے ہو۔ جنت میں ہم تختوں پر اپنی جنت کی عورتوں کے ساتھ میں لیٹے ہوئے ہیں اور کبھی تختوں پر بیٹھ کر جنت کے پھل کھاتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے جو ہم چاہتے ہیں وہ ہمیں دیتا ہے اور جو تمنا کرتے ہیں وہ پوری کرتا ہے اور اس سے بڑھ کر.....

سلم قولا من الرب الرحیم....اور ہمیں سلام بھی کہتا ہے۔

میں نے کہا، یار تجھے موت کی کوئی تکلیف بھی ہوئی تھی؟ تین دن تک وہ سکتہ میں رہا ، کہنے لگا اللہ کی قسم، مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی، بس ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور اس نے میرے انگوٹھے کو ہلایا اور کہنے لگا عبداللہ، چلو اللہ تمھیں بلاتا ہے، میں اس کے پاس چلا گیا.. میں نے پوچھا تمھاری روح کیسے نکلی؟ کہنے لگا بس چٹکی بجاتے ہی نکل گئی۔

اس کا باپ جانتا تھا کہ میرا اور اس کا تعلق تھا، وہ میرے پاس آجاتا، مولوی طارق صاحب بتاؤ عبداللہ زندگی کیسے گزارتا تھا؟ ایسے باپ اللہ ہر جگہ پیدا کر دے۔ مجھ سے پوچھتا، میرا بیٹا کیسے وقت گزارتا تھا؟ متقی تھا؟ وقت ضائع تو نہیں کرتا تھا؟ کہیں اس کو قبر کا عذاب تو نہیں ہو رہا؟ دیکھو کیسا درد ہے؟

آج کے باپ کو دیکھو اس کا درد کیا ہے۔ حرام حلال اکٹھا کھلاتا ہے۔ جب اولاد جوان ہوتی ہے تو پھر باپ کے سر میں بھی جوتے مارتی ہے اور ماں کے سر میں بھی جوتے مارتی ہے... جب اپنی اولاد کو آپ حرام کھلاؤ گے.... تو تم توقع نہ رکھو کہ یہ تمھارے فرماں بردار بنیں گے..... یہ تمھارے سر پر جوتے ماریں گے..... جس اولاد کے خاطر آپ اپنے سارے جذبے مٹا کر عمر برباد کر دیتے ہو وہی اولاد جوان ہو کر تمھارے ہاتھ

ڈالتی ہے..... کہتی ہے تو تو بوڑھی ہو گئی ہے..... کیا بکتی ہے..... باپ سے کہتا ہے..... تو نے ہمارے لئے بنایا ہی کیا ہے.....؟ یہ آج کے روز مرہ کے واقعات ہیں۔

اس کا باپ جب بھی رائیونڈ میں آئے، کہتا ایک بات بتا دو، میرا بیٹا کیسے وقت گزارتا تھا جب میں نے خواب میں دیکھا تو میں نے کہا! بھئی آپ خوش ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے مجھے تو یہ دکھایا ہے! اب آپ گھبرایا نہ کرو پھر بھی وہ پریشان ہوتا رہا، ایک دن بڑا خوش میرے پاس آیا، کہنے لگا!

مولوی فاروق صاحب کا خواب

مولوی صاحب میں نے ابھی اپنے بیٹے کو خواب میں دیکھا ہے، میں نے کہا بھئی آپ نے کیسے دیکھا ہے؟ کہنے لگا میں نے دیکھا کہ وہ بستر اٹھائے ہوئے جا رہا ہے اس کی مجھے کمر نظر آرہی تھی، چہرہ نظر نہیں آرہا تھا، چلتے چلتے آگے ایک دیوار آئی، اس دیوار کے اندر وہ غائب ہو گیا وہ دیوار کے اوپر بڑے نور سے لکھا ہوا تھا..... رضی اللہ عنہ ..... اللہ اس سے راضی ہو گیا۔

حسینؓ کی اولاد میں

اس وقت نہ ہمیں باپ ایسے نظر آتے ہیں جن کے یہ جذبے ہوں، نہ مائیں ایسی نظر آتی ہیں جن کے یہ جذبے ہوں، ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ تبلیغ میں نکل کر جان مال وقت لگا کر اندر کی دنیا کو کھرچ کر پھینکا جائے اور اللہ اور اس کے رسول کی محبت کے سوا سب جذبے مٹ جائیں۔

... یا رب لك الحمد کما ینبغی لجلا ل و جھك و عظیم سلطانك..

اس دفعہ میں حج پر گیا تو اٹلی سے ایک نوجوان آیا ہوا تھا عرب حضرت حسنؓ کی اولاد

میں سے مراکش کا رہنے والا.... مجبوری کی وجہ سے اسے اٹلی میں رہنا پڑ گیا۔ بائیس سال کی عمر اور اس اکیلے لڑکے نے اٹلی میں پورے مسلمانوں کو حرکت دے دی...

وہاں تین سو مسجدیں بن گئیں.... جب کہ ایک مسجد بھی نہیں تھی... اور ج... نوجوانوں کو لے کر آیا ہوا تھا اتنی طاقت اللہ نے مسلمانوں میں رکھی ہے۔ وہ عالم نہیں ہے.... کوئی دنیاوی ڈگری تھی، اکنامکس یا فزکس کی۔ مجھے اچھی طرح یاد نہیں! لیکن اس نے وہاں جو اس محنت کو زندہ کیا.... پورے اٹلی میں تین سو مسجدوں کا ذریعہ بن گیا... ہزاروں نوجوانوں کی توبہ کا ذریعہ بن گیا....

تو آپ کا کام ہے آپ کی ذمہ داری ہے میں یہ نہیں کہتا کہ تبلیغی جماعت کے ممبر بن جاؤ نہ کسی جماعت کی دعوت دے رہا ہوں.... میں اور آپ... ہم سب.. اللہ اور اس کے رسول کے غلام بن جائیں.... اور اس غلامی کو آگے لوگوں میں پھیلانے والے بنیں... اس پھیلانے میں جو تکلیف آئے...

اسے اللہ کی رضا کے لئے برداشت کریں.....................

تو اللہ کا حبیب حوض کوثر پر اپنے ہاتھ سے ایک پیالہ پلائے گا...

سارے دکھ درد نکل جائیں گے.....................

وہاں اعلان ہوگا کہاں ہیں کہاں ہیں، میرے آخری امتی.......

جب دین مٹ رہا تھا تو انہوں نے میرے دین کو گلے لگا کر میرے پیغام کو پہنچایا تھا...... پھیلایا تھا.... اللہ کا حبیب اپنے ہاتھ سے جام کوثر پلائے گا۔

اللہ کے فضل سے پچھلے سال ہمارا سفر ہوا سری لنکا سے لے کر فجی تک تھائی لینڈ آسٹریلیا اور سنگاپور آپ اندازہ فرمائیں تبلیغ کا کام یہاں سے تھائی لینڈ گیا ہے وہاں سے صومالیہ جس کی اسی فیصد آبادی مسلمان ہے۔

وہاں یہ حال ہے کہ کوئی مسلمان بے نمازی نہیں رہا.......

چوری ختم ہوگئی................ زنا ختم ہوگیا................

شراب ختم ہوگئی................ لڑائیاں ختم ہوگئیں...

نماز پر کھلی دکانیں چھوڑ کر مسجد میں چلے جاتے ہیں.... بند نہیں کرتے........

سعودی عرب میں تو بند کر کے چلے جاتے ہیں اور بیس سال سے وہاں تبلیغ کا کام ہو رہا ہے۔ سری لنکا میں ہم پہنچے دس لاکھ آبادی مسلمان چار لاکھ بالغ مسلمان ہیں تین لاکھ اجتماع میں موجود تھے۔ چھ سو جماعتیں نکلیں ساری دنیا کی فضا اللہ تعالیٰ نے بدل دی ہے ہوائی جہازوں میں اذانیں ہو رہی ہیں۔ نمازیں پڑھی جا رہی ہیں پہاڑ کی چوٹیوں پر اذانیں ہو رہی ہیں۔ نمازیں پڑھی جا رہی ہیں۔

گونگوں کی جماعت کا واقعہ

ہمارے علاقے میں گونگوں کی ایک جماعت آئی ایک گونگا دوسرے گونگے کو تیار کر رہا تھا، میں اس کو دیکھ رہا تھا.... وہ کہتا تو چل...... دوسرا اچڑی تھا.... وہ کہتا میں نہیں جاتا.....

اب جب سارے حربے بیکار ہو گئے تو اس نے اس کو کہا تو مر جائے گا، اس نے کندھے کا اشارہ کیا، پھر کہا تیری قبر کھود رہے ہیں اب وہ اس کو دیکھ رہا ہے.... پھر کہا تجھے ڈال رہے ہیں.... پھر اوپر مٹی آ گئی.... پھر آگے سانپ، کا اشارہ کیا تبلیغ ہو رہی ہے.... قربان جائیں اللہ کے رسول پر..... الشاہد نے گونگے بھی کھینچ لئے..... اور اللہ نے زندہ کر کے دکھا دیا..... کام کر کے دکھا دیا..... کہ لفظ الشاہد ہی یہاں فٹ تھا۔ اب وہ سانپ کی آواز نکال رہا ہے.......

اپنے ہاتھ کے اشارے سے اس کو ایک ڈنگ ادھر مارا...

ایک ادھر مارا........ پھر اس نے تیلی جلائی.........

پھر کہا آگ تیری قبر میں جل رہی ہے.....

اب اس کا رنگ ایک آ رہا ہے.... ایک جا رہا ہے.....

پھر کہنے لگا...... تو بستر اٹھا! اور ہمارے ساتھ چل!
پھر اس نے کوئی اشارہ کیا جنت کا... وہ تو مجھے یاد نہیں رہا لیکن اگلا اشارہ یاد رہا۔
حور کا..... کا اشارہ کیا..... حور اور بڑی خوبصورت حور.....
تجھے ملے گی، میرے سامنے وہ تین دن کے لئے تیار ہو گیا۔
اور ایسی توبہ اس نے کی چرس بھی چھوٹی، ہر چیز چھوٹی، پھر وہاں مدرسے میں پڑا رہا تھا، اور نماز سیکھی، مسائل سیکھے، طہارت سیکھی، سب کچھ سیکھا اور نو مہینے بعد اللہ کو راضی کر کے ہوا مر کے چلا گیا، ساری زندگی کے گناہ دھلوا کے وہ جنت میں گیا، سستا سودا کر گیا، جس کو کوئی عالم نہ تیار کر سکے کوئی مقرر نہ تیار کر سکے اس کو ایک گونگے نے تیار کر کے اٹھا دیا۔

تبلیغ کی محنت نہ کرنے کا نقصان

میرے بھائیو! ساری دنیا کی نیت کر کے چار چار مہینے اس کو لگا کے سیکھ لیں پھر سارے عالم میں پھر کے اس کی دعوت دو افریقہ، امریکہ میں بڑی دنیا پڑی ہے جہاں آج تک کوئی نہیں گیا اور جانا ہمارے ذمے ہے۔
ایک جزیرہ تھا آسٹریلیا کا... وہاں پاکستان کی نہیں جنوبی افریقہ کی ایک جماعت گئی وہاں دس ہزار کی عرب آبادی تھی لیکن وہ سب عیسائی ہو چکے تھے.... انہوں نے ایک جگہ میں اذان دے کر نماز پڑھی..... جب سلام پھیرا تو ایک بوڑھی عورت نے ان سے بات کی کہ یہ جو تم نے کام کیا ہے..... میرے باپ دادا کیا کرتے تھے..... ہم عرب ہیں لیکن ہم بھول چکے ہیں سب کچھ..... تو انہوں نے کہا تم ہمارے پاس آؤ! ہم اس لئے آئے ہیں کہ اپنے بھائیوں کو بھولا سبق یاد دلائیں تو بوڑھی عورت گئی...... وہ مکانوں سے نکال نکال کر نوجوان لڑکوں..... لڑکیوں..... بڑے..... چھوٹے..... سب کو لے کر آئی.....! اور سارا گراؤنڈ انہوں نے بھر دیا آگے انہوں نے ان کو دعوت دے دے کر سب کو کلمہ دوبارہ پڑھایا۔

قبیلہ کے قبیلہ مسلمان ہو گئے

پچھلے سال ہم امریکہ گئے تو شکاگو سے ایک جماعت ٹیکسی ڈرائیوروں کی جو ٹیکسی چلاتے ہیں وہ بھی تبلیغ میں وقت دیتے ہیں ایک چلّے کے لئے برازیل گئے ۸۰۰ آدمی ان کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے آٹھ سو، پورا قبیلہ تھا آٹھ سو افراد کا، جو قبیلے کا سردار تھا اس کو دعوت دی وہ مسلمان ہوا سارے قبیلے والوں کو اکٹھے کر کے دعوت دی تو سب مسلمان ہو گئے تو یہ تھوڑے سے کام کی برکات ہیں۔ جب ہر مسلمان تبلیغ کا کام کرنے لگے تو ساری دنیا میں اسلام پھیل جائے گا۔

اسلام سے مجھے پیار ہے مگر!

۱۹۸۲ء میں جب انگلستان گئے تھے تو ہمارے ساتھ ڈاکٹر امجد صاحب تھے ان کی عادت ایسی تھی کہ گوروں کو بھی دعوت دینا شروع کر دیتے ہیں..... تو ایک گورے کو دعوت دی تو اس نے کہا! کہ اسلام سے تو مجھے پیار ہے..... لیکن مسلمانوں سے نفرت ہے اسلام اچھا مذہب ہے..... اور مسلمان برا ہے..... دوسرے صاحب نے کہا کہ پہلے آپ عملی طور پر مسلمان ہو جائیے..... تو پھر ہم سب مسلمان ہو جائیں گے۔
اس تبلیغ کی محنت کے ذریعہ سے ایک تو پورا دین سیکھنے کی دعوت دی جارہی ہے کہ ہم پہلے پورے دین کو سیکھیں اور اگلی بات کے لئے ذہن بنایا جارہا ہے کہ ساری دنیا کے انسانوں کے پاس اللہ کا پیغام لے کر جانا پڑے تو ہمیں جانا ہے، یہ دعوت الی اللہ ہماری ذمے داری ہے اسی پر تو یہ سارے مراتب اور فضائل ہیں اس وقت اسلام میں جو دیر ہو رہی ہے ہماری وجہ سے ہو رہی ہے۔

نماز کا پڑھنا ہدایت کا ذریعہ بن گیا

ہم دو سال پہلے کینیڈا گئے ہمارے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا.... وہاں پر پوری دنیا کی

سب سے بڑی آبشار گرتی ہے (جس کو نیاگرا آبشار کہتے ہیں) لاکھوں انسان وہاں دیکھنے کے لئے آئے ہوتے ہیں..... ہم اس کے قریب سے گزر رہے تھے..... تو (نماز کا) وقت ہوگیا تو ہم نے یہیں نماز پڑھنے کا ارادہ کرلیا.....!

ہم نے ایک طرف ہوکر اذان دی.... اور چادریں بچھائیں..... تو ایک امریکن گراس پر بیٹھ کر دیکھتا رہا ہم نے اسی آبشار کی نہر سے وضوء کیا..... اور نماز کی تیاری کرنے لگے تو وہ کہنے لگا کہ آپ مسلمان ہیں؟ ہم نے کہا ہاں ہم مسلمان ہیں..... تو اس نے کہا کہ میرے بھی کچھ دوست مسلمان ہیں..... جب ہم نماز سے فارغ ہوگئے تو وہ ہمارے قریب ہوگیا تو کچھ ساتھیوں نے کہا کہ آپ مسلمان کیوں نہیں ہوجاتے؟ تو کہنے لگے میرا دل چاہتا ہے شاید میری بیوی نہ مانے..... تو میں نے کہا کہ کوئی اور بیوی اللہ تعالیٰ دے گا..... اس کی کیا بات ہے؟ تو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا..... تو ہم نے اس کو ایک اسلامک سینٹر کا پتہ دے دیا کہ آپ وہاں تشریف لے جایئے انشاء اللہ مزید رہنمائی مل جائے گی۔

سنت کا اہتمام مجھے مسلمان کرگیا

کیلی فورنیا میں ایک عرب لڑکا کھڑا تھا، پگڑی کرتہ پاجامہ پہنا تھا ایک لڑکی آگئی اور کہنے لگی کہ تم کون ہو؟ کہنے لگا کہ میں مسلمان ہوں۔ اس لڑکی نے پوچھا کہ یہ لباس کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میرے نبی کا ہے... تو اس نے کہا کہ یہ تو بہت خوبصورت لباس ہے... دوسرے مسلمان یہ کیوں نہیں پہنتے ہیں؟ عرب بولا کہ یہ ان کی غفلت ہے اور غلطی ہے.... اس نے کہا کہ اسلام کیا ہے؟ مجھے بتاؤ تو سہی؟

پانچ منٹ بات کی تو مسلمان ہوگئی..... اس وقت جو دیر ہو رہی ہے یہ ہماری طرف سے ہو رہی ہے کہ ہم تبلیغ کو اپنا کام بنا کر دین سیکھ کر پوری دنیا میں پھیل جائیں تو ملکوں کے ملک اسلام میں آئیں گے اب آپ بولئے اور بتایئے کون کون تیار ہے اس کے لئے

اب آپ کی باری ہے ہم نے اپنی بات عرض کردی، اب آپ فرمایئے کہ کون بھائی ۴،۴ ماہ کے لئے نقد تیار ہے۔

16 لاکھ کا نقصان کیسے ہوا؟

ایک ساتھی روس کی جماعت میں گیا، پیچھے اس کو سولہ لاکھ کا نقصان ہوا اب وہ واپس آیا تو اس کے سارے رشتے داروں نے اس کا جینا حرام کردیا۔ تبلیغ کرتا رہ... اور اس کر، سارا گھر لٹا دیا... اسی کا نام اسلام ہے کہ اپنے بچے دردر بھیک مانگتے رہیں.....وہ تو پاگل ہوگیا.... ایک دفعہ ہم گشت کررہے تھے بازار میں سوکڑ منڈی میں۔ تو وہاں وہ بیٹھا ہوا تھا اور جو منڈی کا تاجر تھا وہ کہنے لگا! کہ مولوی صاحب یہ کوئی تبلیغی ہے اس بے چارے کا سارا گھر لٹ گیا.... سولہ لاکھ کا نقصان ہوا! میں نے اس سے کہا تجھے مبارک ہو! وہ حیران ہوگئے انہوں نے کہا مولوی یہ کیا کہہ رہے ہو.....؟ میں نے کہا بات تو یہ ہے کہ یہ نقصان اس کے مقدر میں تھا.......

"ما أصابك لم يكن ليخطئك وما اخطأك لم يكن ليصيبك رفعت الأقلام و جفت الصحف........"

نبی کا فرمان ہے

"جو تکلیف آنے والی ہے اسے کوئی ہٹا نہیں سکتا جو راحت آنے والی ہے اس کو کوئی روک نہیں سکتا............!"

یہ تکلیف آنی تھی کاروبار میں گھاٹا آنا تھا..... تمہاری اس منڈی میں روزانہ گھاٹے پڑتے ہیں.... لاکھوں کے گھاٹے پڑتے ہیں.... تم نے کبھی شور مچایا تم نے کبھی کہا..... کہ اس کے بچے بھوکے مر رہے ہیں.... سودی کاروبار کرتے کرتے جب برا وقت آتا ہے دیوالیے نکل جاتے ہیں........! یہ تبلیغ میں گیا تھا اس کا نقصان ہوا اس لئے شور مچا رہے ہیں اس کا نقصان ہونا تھا لیکن یہ مبارک شخص ہے کہ اس کا نقصان صحابہ کرامؓ کے نقصان سے مشابہ ہوگیا

100 سال بعد اذان گونجی ہے

وہاں رائیونڈ میں ایک جماعت نے بلوچستان سے خط لکھا کہ جب انہوں نے اذان دی تو بستی کے لوگوں نے کہا...... کہ آج یہاں کوئی سو سال کے بعد اذان دی گئی ہے...... یورپ کی بات نہیں بتا رہا... پاکستان کی بتا رہا ہوں..... بلوچستان میں...... جو پاکستان کا حصہ ہے..... ساتھ ہی پاک لگا ہے۔ ساری ناپاکیاں یہاں ہو رہی ہیں تو نام رکھنے سے یا... غلام رسول نام رکھنے سے کوئی غلام رسول تو نہیں بنتا ناں، غلامی سے... غلام رسول بنتا ہے نام رکھنے سے غلام رسول نہیں بنتا... غلام محمد سے غلام نہیں بنتا وجود کو غلامی میں ڈالنے سے... غلام محمد... بنتا ہے۔

امت کا درد پیدا کرو

ایک عربوں کی جماعت گئی تاجکستان تو جب وہ نکلنے لگے تو کہنے لگے.....! آج سے سات سو سال پہلے ہمارے پاس عرب آئے تھے.... وہ ہمیں کلمے دے گئے تھے.... آج سات سو سال بعد تمہیں دیکھا ہے.... اللہ کے واسطے! اب دوبارہ سات سو سال بعد مت آنا.... بلکہ بار بار آتے رہنا...

سارے راستے آزاد ہیں مسلمان کلمے کو نہیں جانتے کوئی پتہ نہیں کلمے کا سو سو دفعہ ورد کرتے ہیں لیکن کلمہ زبان پر نہیں چڑھتا اور روتے ہیں اور دیواروں پر ٹکریں مارتے ہیں کہ ہمیں کلمہ کیوں نہیں آتا.....؟ ان کو کس نے سکھانا ہے کون یہ ذمے داری لے گا؟ آپ کے ذمے نہیں میرے ذمے میں کوئی نہیں تو پھر کس کے ذمے ہے........؟ اتنی بڑی ذمہ داری!

سب سے بڑا عظیم الشان انسان جو اس کائنات کا سردار ہے وہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہے اور آپ اس فکر کے لئے پتھر کھاتے پھر رہے ہیں...... اور دانت تڑوا رہے

گھر چھوڑ رہے ہیں..... پیٹ پر پتھر باندھ رہے ہیں..... کافروں کی گالیاں سن رہے ہیں... اوجھڑی لادی جا رہی ہے...... گردن پر چادر ڈال کر مروڑا جا رہا ہے...... پتھر پڑ رہے...... گالیاں پڑ رہی ہیں.... زخم لگ رہے ہیں...... صرف تبلیغ کے لئے...

اور آپ اسی کی امت کو سمجھانا پڑ رہا ہے کہ تبلیغ تمھارا کام ہے.... تبلیغی جماعت کسی ایک جماعت نہیں..... بلکہ ہر مسلمان مبلغ اسلام ہے۔

تبلیغ فرض ہے یا سنت؟

میرے دوستوں اور بھائیو! جب مستحب مٹ رہا ہوتا ہے تو تبلیغ کا کام مستحب ہوتا ہے اگر فرائض مٹ رہے ہوں.... تو تبلیغ فرض ہوتی ہے.... بازار میں کتنے لوگ ہیں اور نمازی کتنے ہوتے ہیں...... ﴿لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله﴾......

ہونا تو یہ چاہیے کہ ادھر.. اللہ اکبر.. کی آواز آئے..... اور ہوا ادھر دکانیں بند ہونا شروع ہو جائیں..

کیوں بھائی...... کہ بڑے نے بلا لیا..........

جس نے دکان دی ہے....... اسی نے بلا لیا......

جس نے رزق دیا اس نے کہا آجاؤ شکر ادا کرو میرا...

میرے شکر کے لئے.......... مسجد میں آجاؤ..........

یہ مسلمانوں کے بازار ہیں اس میں اذان کے ساتھ ہی یہ آواز ہوتی کہ چلو اللہ کی طرف اللہ کی طرف سارے کاروبار زندگی معطل ہو جاتا کہ..... اللہ اکبر..... کی پکار آ گئی۔

کتنے ہمارے بھائی ایسے ہیں جن کو ہفتے میں ایک سجدہ نصیب نہیں سوائے جمعہ کے، اور کتنے ایسے ہیں جن کو جمعہ بھی نصیب نہیں سوائے عید کے کتنے ایسے ہوں گے جن کو عید کی نماز نصیب نہیں۔

اللہ کے گھر پہلی مرتبہ جانا ہوا

فیصل آباد میں گشت کر کے ہم دو آدمیوں کو مسجد میں لائے۔ وہ ہماری دعوت سے بڑے متاثر ہوئے اور کہنے لگے! کہ ہم زندگی میں پہلی بار مسجد میں آئے ہیں..... ہم نے کہا اس مسجد میں پہلی دفعہ، انہوں نے کہا نہیں انہیں! مسجد میں ہی پہلی دفعہ آئے ہیں۔ ہم نے کہا پہلے کبھی نماز نہیں پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں پڑھی۔ چالیس کے درمیان ان کی عمریں تھیں...... جمعہ کی نماز، اور عید کی نماز انہوں نے کہا نہ جمعہ کی نہ عید کی! پڑھیں۔

اس سے زیادہ عجیب بات بتاؤں... ایک دن، بیت اللہ سے باہر نکلا، سامنے روڈ پار کی سامنے ٹیکسی کھڑی تھی اس سے کہا فلاں جگہ جانا ہے، جب ان کے ساتھ بیٹھا تو وہ سامنے سے گزرنے والے کو گالیاں دے رہا تھا تو میں نے سوچا کہ اس کو دعوت دینی چاہیے، جب دعوت دینا شروع کی تو اس نے کہا کہ میں نے دس سال سے بیت اللہ نہیں دیکھا تیری کیا سنوں...؟

بیت اللہ کا پڑوس ہوتے ہوئے بھی دوری ہے

بیت اللہ سے سڑک پار کر کے ٹیکسی اسٹینڈ ہے درمیان میں ایک فرلانگ کا فاصلہ ہے، اس کا دل اتنا سخت ہو چکا ہے...... کہ جس بیت اللہ کو دیکھنے کے لئے سات براعظم کے لوگ کھنچ کھنچ کے آتے ہیں.... اور وہ دس سال سے بیت اللہ کی زیارت نہیں کر رہا...... اس کی بات سن کر میرا چہرہ متغیر ہوا...... تو اس نے کہا! کیوں پریشان ہوتے ہو؟ میرے جیسے یہاں پر سینکڑوں ہیں۔

لب پہ میرے ذکر ہو یارب تیرا ہر گھڑی

میرے بھائیو! دین اسلام کی قدر کرو..... شیشے میں تھوڑا سا داغ پڑ جائے تو لوگ صاف کرتے

ہیں... کہ شیشے کو صاف کرو..... دل پر کتنے بڑے بڑے داغ پڑے ہوئے ہیں ان کو صاف نہیں کرتا ہے.... کپڑا میلا ہو جائے تو اتار کر پھینک دیتے ہیں.... اور دل کا کیا حال کیا ہوا ہے کہ جس میں غلاظتوں کی کثرت ہے۔ دل تو اللہ کے لئے تھا!..... لا انی فی الارض ولا فی السماء..... نہ میں آسمان پہ آتا ہوں اور نہ زمین پر بلکہ میں اپنے بندے کے دل میں آتا ہوں۔

مسلمان کا دل اللہ کا عرش ہے... جس میں اللہ اپنی محبت کو اتارتا ہے... اگر ہم اپنے لئے گندگی پسند نہیں کرتے تو... اللہ کے لئے گندہ دل کیوں پسند کیا ہوا ہے اپنے دل کو بدلنا ہوگا۔

تبلیغ میں موقع شناسی کی اہمیت! واقعہ

میں آپ کو ایک اور واقعہ سناؤں۔ ہم ایک جگہ تبلیغ کے لئے گئے تو زمیندار آدمی گھوڑی کی بچی کو مکھن کا پیڑا کھلا رہا تھا۔ ہم لوگ گئے۔ وہ اللہ کے رسول ﷺ کی بات سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ ہم بات کرتے تو کبھی ادھر متوجہ کبھی اُدھر..... اسے نہ حدیث سمجھ آ رہی تھی نہ قرآن..... میرے ایک سینئر ساتھی تھے..... جو بیس سال سے تبلیغ کا کام کر رہے ہیں... اب انہوں نے بات شروع کی کہنے لگے..... چوہدری مہر فاضل صاحب گھوڑے کے بچے کے پاؤں چھوٹے ہیں..... وہ یکدم متوجہ ہو گیا اور سیدھا ہو گیا "کلموا الناس بلسان قومہ" اس سانچے میں بات کرو کہ مخاطب لے لے...

پھر اس نے کہا کہ اس گھوڑے کی گردن بھی چھوٹی ہے اب وہ اس قدر متوجہ تھا کہ کیا بتاؤں! وہ اس کے گھوڑے کے عیب.... بتاتے بتاتے.... اور ان کا علاج بتاتے بتاتے.... آہستہ آہستہ..... اس کو اصل بات کی طرف لے کر آیا..... جس طرح ریل گاڑی آہستہ آہستہ کانٹا بدلتی ہے پھر اس سے قبر اور حشر کی باتیں بتائیں۔ یہاں تک کہ وہی مہر فاضل ان باتوں کو سمجھ کر تیار ہوا اور نقد ہمارے ساتھ تبلیغ میں نکل کھڑا ہوا۔

تبلیغ کے فضائل واہمیت

تو میرے بھائیو یہ طریقہ سیکھیں خالی تقریریں کرنے سے کیا ہوگا۔ اللہ کا ارشاد

...... تامرون بالمعروف...... تم بھلائیوں کی طرف بلاتے ہو......

...... وتنھون عن المنکر...... برائیوں سے روکتے ہو۔

...... وتو منون باللہ..... اللہ کے عشق ومحبت میں ہی سب کچھ کرتے ہو۔ مطمع نظر صرف اللہ ہوتا ہے۔ اللہ پر ایمان لاتے ہو۔ کیا مطلب...؟ یہ ساری بھاگ اللہ ہی کے ارد گرد گھومتی ہے اور تمہارا کوئی مقصود ومطلوب نہیں ہوتا نہ آہ نہ واہ۔

تمہاری آہ اور واہ نے شاہ جی کو ہلا کر رکھ دیا

مولانا عطا اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے

بیان کرتا ہوں تو کہتے ہو واہ! شاہ جی
جیل میں جاتا ہوں تو کہتے ہو آہ! شاہ جی
ووٹ مانگتا ہوں تو کہتے ہو ناں! شاہ جی
اسی آہ' واہ میں ہو گئے تباہ! شاہ جی

اب آپ کیا کرتے ہیں۔ آپ ایک تقریر یاد کرتے ہیں۔ مصنفوں کو اللہ جزا دے جنہوں نے خطبات جمعہ لکھ دیئے۔ خطبات جمعہ اور پتا نہیں اس عنوان پر کتابیں ہیں۔ اب جمعہ کو اس نے تقریر کرنی ہے..... خطیب نے..... وہ دیکھتا ہے جمعہ کو کون سی تقریر لکھی ہوئی ہے۔

وہ تقریر پڑھتا ہے اس میں کوئی اشعار ہیں۔ کوئی قافیہ ہے، کوئی ردیف ہے۔ الٹی سیدھی فصاحت وبلاغت ہے... تک بندی کو فصاحت کے ساتھ تعبیر کیا ہوا ہے۔ وہ آ کے منبر پر نوجوان بیٹھتا ہے اور تقریر شروع کر دیتا ہے۔ اسے نہیں پتہ کہ اس [illegible]

دیتا ہے۔ میں نے جمعہ پر یہ تقریر کرنا ہے۔ مجمع کی ضرورت ہے یا نہیں؟ گزر گئی اوپر سے گزر گئی۔ لوگوں کے ماحول کو نہیں سمجھا، ان کے مزاج کو نہیں سمجھا، ان کی فطرت کو نہیں سمجھا۔ بات شروع کر دی

امت کے غم میں رونا سیکھو

میرے بھائیو! یہ جو امت ٹوٹی پڑی ہے اس حالت پر مر گئے تو کہاں جائینگے...؟

کوئی اس پر بھی تو ہائے کرنے والا ہو.....

یہ ایک دوسرے کے گلے کاٹ رہے ہیں..........

ایک دوسرے کے گریبان نوچ رہے ہیں..............

کیا اسی لئے اللہ کا نبی آیا تھا....؟ یہی سبق سکھانے آیا تھا....؟

کیا یہ کلمہ اتنا آسان ہے........؟ کیا یہ دین اتنا سستا ہے.....؟

کہ صرف اپنے مسلک کے اختلاف کی وجہ سے ایک دوسرے کے احترام اور عزت کو پامال کر دو..... اس چمن کو آگ لگ گئی..... کہ پچھلے پچاس سال سے کوئی ایک جھونکا بھی بہار کا نظر نہیں آتا..... کوئی پھول کھلتا نظر نہیں آتا.... اجڑے چمن کے مالی سے جا کر پوچھو کہ اس کے دل پہ کیا گزرتی ہے؟ جس زمیندار کی فصل کو آگ لگ جائے..... یا موسم کھا جائے..... اس سے جا کے پوچھو کہ اس پر کیا بیتی ہے؟

اپنے ہی ہاتھوں اسلام پر کلہاڑی مت چلاؤ

بارڈر کے مسلمانوں سے پوچھو جو بیچارے گھر سے بے گھر ہو رہے ہیں..... کہ ان پر کیا بیت رہی ہے؟ جن کا آگے سر چھپانے کا ور کوئی نہیں.... چھوٹے چھوٹے معصوم بچے دردر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں.... ان کی آہ وزاری سنو.....؟ پتھر بھی موم ہو جاتے ہیں ..... ہم کیسے مسلمان ہیں کہ اپنے ہی ہاتھوں اپنے اسلام کے چمن کو کلہاڑے لے کر تباہ کر

رہے ہیں..... جس شاخ پر بیٹھے ہیں اسی شاخ کو کاٹ رہے ہیں۔

یہ کونسا اقرار رسالت ہے.....؟ یہ کونسی توحید ہے.....؟ یہ کونسا عشق مصطفیٰ ہے.....؟

یہ جو کمپنیوں کے ایجنٹ ہوتے ہیں..... یہ کمپنی کا تعارف کرواتے ہیں..... ان کی دوائیں بیچتے ہیں..... ان کو پوری کمپنی سپورٹ کرتی ہے..... پیسے بھی دیتی ہے..... تنخواہ بھی دیتی ہے..... الاؤنس بھی دیتی ہے..... گھر بھی دیتی ہے..... گاڑی بھی دیتی ہے..... ہم اللہ اور اس کے رسول کا تعارف کرواتے ہیں، یہ ہمارا کام ہے۔

ہمارے نوجوان کا بھی... اور بوڑھے کا بھی..... پڑھے لکھے کا بھی..... ان پڑھ کا بھی.. ڈاکٹر کا بھی... انجینئر کا بھی... عورت کا بھی... مرد کا بھی... غریب کا بھی... امیر کا بھی.. حضورؐ کے امتی ہونے کے ناتے ہمیں بڑی عزت والا کام ملا... ہمیں اللہ نے سفیر بنا دیا... ہر سفیر کی طاقت اس کی حکومت کی طاقت کے بقدر ہوتی ہے..... ہم اللہ کے سفیر ہیں... ہمارے پیچھے اللہ کی طاقت ہے..... آپ جہاں بھی ہیں اللہ نے آپ کو سفیر بنا دیا ہے..... آپ میں سے کوئی حکومت کا سفیر بن جائے تو کیسا خوش ہوگا؟

دیگیں چڑھ جائے گا..... لوگ بھی مبارکباد دینے آئینگے۔ ارے بھائی ہمیں اللہ نے اپنا اور اپنے حبیب کا سفیر بنا دیا ہے کہ میرا اور میرے حبیب کا پیغام بھی پھیلائیں گے، پوری دنیا کے انسانوں کو یہ بات سمجھانا کہ سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے، یہ ہمارا کام ہے۔ ہم آپ حضرات کی خدمت میں ایک غم اور ایک درد اور ایک فکر کو لے کر آئے ہیں اور ہماری یہ تڑپ اور تمنا ہے کہ ہر امتی اس درد اور غم والا بن جائے۔

حضور والے غم کو اپنا غم بنالیں

میرے بھائیو! آج دنیا میں پھر کے دیکھو، ساری کائنات میں مسلمان کے ہر گھر اور ہر بازار میں حضور ﷺ والا غم مٹا ہوا ہے ہم یہ عرض کر رہے ہیں اور ہر ایک کی منت کر رہے ہیں اور ہر ایک کے دروازے پر جا کر اور ہر ایک کی دکان پر جا کر ایک بات

عرض کر رہے ہیں کہ حضور ﷺ تمہیں اپنا وارث بنا کر گئے ہیں۔

یہ امت اپنے نبی کی وارث ہے پہلے کسی امت کو نبی کا وارث نہیں بنایا گیا لیکن اس امت کو حضور اکرم ﷺ کا وارث بنایا گیا جس کی وجہ سے اس امت کے درجے کو اتنا اونچا کیا گیا۔

اس امت کا اندر بڑا نرم ہے، باہر بگڑا ہوا ہے جس کے دل میں محمد مصطفیٰ ﷺ کا [illegible] ہے اس کو کبھی برا نہ سمجھنا..... آج جو عورت تمہیں سب سے بڑی فاحشہ نظر آتی ہے..... اگر ایک قدم اسلام کی طرف بڑھا لے..... تو اسی پر فرشتے قربان ہو جائیں..... آج کا نوجوان جو تمہیں رقص کرتا ہوا نظر آتا ہے..... شراب کے جام لنڈھاتا ہوا نظر آتا ہے..... یہی ایک قدم نبوی زندگی میں آگے بڑھ جائے..... تو فرشتے اس کے سامنے زیر ہو جائیں..... اس کے پیچھے بہت بڑی طاقت ہے..... محمد مصطفیٰ ﷺ کی عرفات کی دعا ہے..... اس لئے کسی مسلمان مرد و عورت کو برا نہیں سمجھنا چاہئے..... یہ بڑی عظیم امت ہے..... ایسی امت کبھی نہیں آئی..... اس کی رگوں میں محمد مصطفیٰ ﷺ کا نور ہے..... یہ کتنا ہی گر جائے مگر ایک دفعہ اس کی آنکھ کھل جائے..... تو یہ ایسی صبح ہوگی کہ فرشتے بھی پیچھے رہ جائیں گے۔

یہی تبلیغ کی محنت ہمارے ذمے لگی ہے کہ اس دین کو آگے پہنچا دیا جائے اور ساری دنیا اللہ کے کلمے سے آباد ہو جائے..... روشن ہو جائے..... معمور ہو جائے..... کوئی نیا کام نہیں شروع ہوا، پرانا کام تھا، بھول گئے تھے۔

مدت ہوئی صیاد نے چھوڑا بھی تو کیا تاب پرواز نہیں راہ چمن یاد نہیں

ایک زمانہ ہوا کہ پنجرے میں قید تھا، اب وہ پرندہ پرواز کی طاقت ختم کر چکا ہے... اور اگر اڑے بھی تو اسے پتہ ہی نہیں کہ کس باغ سے پکڑ کر لایا گیا تھا؟ یہ امت دنیا کی دلدل میں ایسا غرق ہوئی کہ آج ان میں پرواز کی طاقت ہی ختم ہو گئی... اور پرواز کرتا بھی ہیں تو انہیں پتہ نہیں کہ کس باغ کے ہم پھول تھے.....؟ اور اللہ کے راستے میں یہ اتنی جماعتیں چل رہی ہیں... اور اتنے لاکھوں کروڑوں روپے خرچ ہو رہے ہیں۔

13 ارب روپے کہاں سے آئے؟

ابھی اجتماع ہوا ہے تین سو جماعتیں باہر ملکوں میں جانے کے لئے تیار ہوئی ہیں ...تین سو جماعتوں کا مطلب ہے کہ تقریباً تین ہزار آدمی اور ہر جماعت والے کچھ نہ کچھ خرچ کرتے ہیں کچھ کم خرچ کرتے ہیں مگر.....ایک لاکھ روپیہ آسانی سے خرچ ہوتا ہے ...تو کچھ تین سو جماعتوں نے جانا ہے.....ایک لاکھ روپیہ تقریباً ہر ساتھی کا خرچہ ہے ...تو یہ صرف تین سو جماعتوں کا خرچہ تقریباً تین ارب روپیہ بن جاتا ہے......

اور رائیونڈ سے ان کو تین پیسے بھی نہیں ملے......یہ سارا کیوں خرچ کر کے جا رہے ہیں؟ کیا تبلیغ کو رائیونڈ سے نہیں جوڑ رہے...تبلیغی جماعت سے نہیں جوڑ رہے....وہ تبلیغ کے کام کو ایمان سے جوڑتے ہیں....ہم ختم نبوت سے جوڑتے ہیں کہ ہمارے نبی آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں...پھر اس کام کیلئے عالم ہونا شرط نہیں......ایک بات بھی تمہیں آتی ہے تو اس کی تبلیغ کرنی شروع کرو......اتنا تو پتہ ہے کہ اللہ کی ماننے میں نجات ہے......اس کی دعوت دو۔

سیکھے بغیر گاڑی آگے نہیں چلتی تو سیکھنے کے لئے کہتے ہیں ! نکلو تو سہی ....سیکھو تو سہی...سیکھو بھی...اور سکھاؤ بھی....اور پہنچاؤ بھی......تو سارے کام ایک ہی وقت میں ہوتے ہیں....یہ نہیں کہ سیکھ لو پھر کرو.....جو آدمی تیرنا سیکھتا ہے کیا وہ بھی کبھی یہ کہتا ہے پہلے تیرنا سیکھ لوں....پھر تیروں گا....وہ تیرنا اور سیکھنا ایک ہی وقت میں کرتا ہے......

پانی میں سیکھ بھی رہا ہے......تیر بھی رہا ہے۔کوئی کہے: کوئی گاڑی چلانا سیکھ لوں پھر چلاؤں گا۔وہ تو کبھی بھی نہیں کر سکتا وہ گاڑی کو چلاتا بھی ہے...سیکھتا بھی ہے...سیکھنے والے کی ٹکر بھی معاف ہوتی ہے....اوپر "L" لگا دو معاف ! ابھی ہم آرہے تھے کلمہ چوک میں ٹکر لگا دی۔ "L" والی گاڑی نے موٹر سائیکل گرا دی.. اور "L" لگا ہوا ہے۔ بھائی! ہم تو سیکھنے والے ہیں معاف۔حکومت پاکستان معاف کر رہی ہے جو ظالم اتنی ہے تو اللہ تو بہت رحیم ہے۔ اس لئے بھائیو اللہ کے راستے میں نکلو اور خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ......

......﴿وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین﴾......

قبر کی اندھیری رات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ .. وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا .. مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ .. وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ....

اَمَّا بَعْدُ... فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ... بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ... قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ... عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ... وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ . وَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم.. يَا اَبَا سُفْيَانَ جِئْتُكُمْ بِكَرَامَةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

اللہ کا پیغام

اس کائنات کا ایک رب ہے......

......لیس معه اله یخشی ......اور کوئی نہیں جس سے ڈرا جائے......

...... ولا رب یرجی ......اور کوئی رب نہیں......جس پر امید لگائی جائے......

...... ولا صاحب یرشی...... اس کے درمیان کوئی واسطہ نہیں جس سے سفارش دیکر کام نکالا جائے

...... ولا وزیر یوتی ...... اس کا کوئی وزیر نہیں جسے رشوت دے کر کام نکالا جائے......

قاهر بلا معین ...... وہ اس ساری کائنات پر قاہر ہے...... مددگار اس کا کوئی نہیں

مدبر بلا مشیر ...... وہ اس ساری کائنات کا نظام چلاتا ہے مشیر اس کا کوئی نہیں

...... ولا یؤدہ حفظهما...... وہ اس نظام کو چلاتے ہوئے تھکتا کوئی نہیں......

لا تاخذہ سنة............ اونگھتا نہیں............ ولا نوم...... سوتا نہیں......

...... وما مسنا من لغوب...... وہ تھکتا نہیں...... وما کان ربک نسیا...... وہ بھولتا نہیں

...... وما هم بمعجزین...... وہ عاجز نہیں......

...... لا یضل ربی ولا ینسی ...... نہ وہ بھولتا ہے...... وہ اپنی قوت کے ساتھ ہے۔

﴿الحی القیوم ...... لا تاخذہ سنة ولا نوم...... له ما فی السموات وما فی الارض﴾

وہ ایسا زندہ ہے جس کو اسباب زندگی کی ضرورت نہیں...... وہ ایسا قائم ہے جس کو قائم رہنے کیلئے اسباب کی ضرورت نہیں...... وہ ایسے علم والا ہے جس کو علم کہیں سے ملا نہیں...... اس کے پیچھے جہالت نہیں......

...... هو الاول ...... لیس قبله شیٔ...... وہ ایسا اول ہے کہ جس کے پیچھے اس کی کوئی ابتداء نہیں،

...... قدیم بلا ابتداء...... وہ ایسا قدیم ہے جس کی ابتداء نہیں......

...... و دائم بلا انتها...... وہ ایسا دائم ہے کہ اس کی انتہاء کوئی نہیں...... اس کے ساتھ اس کا شریک کوئی نہیں......

...... الاول لیس قبله شیٔ...... اس سے پہلے کچھ نہیں......

...... والآخر لیس بعدہ شیٔ...... اس کے بعد کچھ نہیں

...... والظاهر لیس فوقه شیٔ ...... اس سے اوپر کچھ نہیں

...... والباطن لیس دونه شیٔ...... اس سے نیچے کچھ نہیں

...... لا تراہ العیون............ جو آنکھ کی رسائی سے آگے

...... ولا تخالطه الظنون .... تخیل کی بڑی سے بڑی پرواز سے بھی آگے ہے......

...... کل شیٔ هالك الا وجهه...... ہر چیز کو فنا ہے صرف اس ایک کو بقا ہے......

قیامت کی تیاری کب کرو گے؟

اللہ جل جلالہ نے ایک دن ہمیں کھڑا کرنا ہے ...... وہ غافل نہیں ہے...... عاجز نہیں ہے...... پکڑ سکتا ہے...... مار سکتا ہے...... توڑ موڑ سکتا ہے ...... لیکن اللہ کی ایک صفت ہے۔ کیوں نہیں مارتا بھائی ...... کیوں نہیں پکڑتا...... دو وجہ ہے۔

دو وجہ سے نہیں پکڑتا...... ایک تو اس وجہ سے کہ اللہ نے فیصلہ کا دن دنیا میں رکھا ہی نہیں.. فیصلہ آخرت میں ہے...... فیصلہ دنیا میں نہیں ہے۔ اس اللہ نے ایک دن رکھا ہے......

...... ﴿ان یوم الفصل کان میقاتا ...... ان یوم الفصل میقاتهم اجمعین﴾......

وہ فیصلہ کا دن ہے اس دن کھرا کھوٹا الگ کرے گا۔ دنیا میں نہیں قیامت کے دن اعلان ہوگا......

...... ﴿وامتازوا الیوم ایها المجرمون...... [illegible] تھے﴾......

کل قیامت کے دن مجرمین کی صف میں کھڑے [illegible]

نا! اندر تو اللہ ہی جانتا ہے کہ اندر کیا ہے؟ میں ہوں ...... یا میرا غیر ہے ...... مجرمین کو الگ متقین کو الگ ...... وہ ایک دن آگے آ رہا ہے۔

موت سے پاک ...... اسی نے اسباب کائنات بنائے ...... خود ایک ذرے کا محتاج نہیں تمام کائنات کو مسخر کیا ...... خود اس کی تسخیر کا محتاج نہیں ...... جنت بنائی ...... اس کا محتاج نہیں ...... جہنم بنائی ...... اس کا محتاج نہیں ...... انسان بنائے ان کا محتاج نہیں ......

گلشن تیری یادوں کا مہکتا ہی رہے گا

اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں ﴿یا ابن آدم یا عبادی ...... انی لم اخلقکم لاستکثر بکم من قلة﴾ میرے بندو! تمہیں اس لئے پیدا کیا کہ تمہاری وجہ سے میرے خزانے پورے ہو جائیں گے ......

......﴿ولا ستانس بکم وحشة﴾ ...... تمہیں اس لئے پیدا کیا کہ تمہاری وجہ سے دل لگاؤں گا

......﴿ولا لاستعینکم علی امر قد عجزت عنه﴾ ...... تمہیں اس لئے نہیں پیدا کیا تھا کہ تمہاری وجہ سے میرے کام بند پڑے تھے ...... تم آ کر میرے کام کرو گے ...... نہیں نہیں ......

﴿انما خلقتکم لتعبدونی طویلا و تذکرونی کثیراً و تسبحونی بکرة و اصیلا﴾ میں نے اس لئے پیدا کیا ہے کہ صبح شام میرے بن کے زندگی گزارو میری اتباع میں زندگی گزارو۔

آج کون بادشاہ ہے؟

میرے محترم بھائیو! سب کو فنا ایک کو بقاء ...... پھر زمین کو پکڑے گا ...... آسمان کو پکڑے گا ...... ساتوں زمین و آسمان کو لپیٹے گا ...... پھر ایک جھٹکا دے گا ...... جیسے دھوبی

عبرت انگیز بیانات

اس کو جھٹکا دیتا ہے ...... اللہ ایک جھٹکا دے گا پھر ارشاد فرمائے گا:

......انا الملك ...... میں بادشاہ ہوں ......

پھر دوسرا جھٹکا دے گا ...... پھر کہے گا ......

......انا القدوس السلام المومن ...... میں سلامتی والا ......

پھر اللہ تعالیٰ تیسرا جھٹکا دے گا پھر ...... کہے گا ......

......﴿انا المهيمن العزيز الجبار المتكبر﴾ ...... میں مہیمن ...... میں ...... میں جبار میں متکبر ...... پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا ......

......این الملوك ...... بادشاہ کہاں ہیں ......

......این الجبار ...... دنیا میں ظلم کرنے والے کہاں ہیں ......

......لمن الملك اليوم ...... آج کون بادشاہ ہے ......

کوئی ہو تو جواب دے ...... کوئی ہو تو بولے ...... اکیلا جواب دے گا ......

خود اپنے سوال کا جواب دے رہا ہے ......

اللہ ...... اللہ ...... اکیلے اللہ کی ہے ...... جو الواحد ہے ...... القہار ...... جو غالب ہے جس سے کوئی لڑ نہیں سکتا ...... ٹکرا نہیں سکتا ...... چھین نہیں سکتا ...... بھاگ نہیں سکتا ...... چھپ نہیں سکتا

...... این المفر ...... بھاگو ...... کہاں بھاگو گے ......

......لا تخفى منكم خافية ...... چھپو گے ......

......لا تنفذون الا بسلطان ...... لڑو کیسے لڑو گے ......

اللہ! مجھے بچا! اولاد کو جہنم میں ڈال دے

ایسے طاقتور بادشاہ کے سامنے ہم ایک دن پیش ہونے والے ہیں ...... میں نے وداع میں ہی کہا تھا ہم آزاد نہیں ...... اتنی بڑی ہستی کے ساتھ ہمارا واسطہ ہے، توکل کو

کھڑا کرنے والا ہے ولقد جئتمونا فرادا اکیلے اکیلے کما خلقنکم اول
جیسے اکیلے آئے اکیلے جارہے ہیں اللہ کی بارگاہ میں ماں بیگانی بن گئی ...... بیوی
بن گئی......

اولاد نے ساتھ چھوڑا......دوستوں نے آنکھیں پھیرلیں......
دشمن بھی پرائے اپنے بھی پرائے......اپنی جان بھی پرائی......
کہ یہ ہاتھ بولے گا......میں نے یہ ظلم کیا......
یہ پاؤں بولے گا...... میں وہاں تیری نافرمانی میں چلا......
یہ پیٹ بولے گا......میں نے فلاں حرام لقمہ کھایا......
یہ پورا جسم میرا مخالف ہوگا......میرے اہل وعیال مجھے چھوڑ گئے......اس دن مجرم پکارے گا۔

...... یود المجرم لو یفتدی من عذاب یومئذ ببنیہ ......میری اولاد کو ڈال دے دوزخ میں

...... و صاحبتہ و اخیہ......میری بیوی......میرے بھائیوں کو ڈال دے دوزخ میں،

...... و فصیلتہ التی تؤویہ......میرے خاندان کو ڈال دے دوزخ میں......
مجھے بچالے......اور اگر یہ بھی نہیں تجھے قبول......
......ومن فی الارض جمیعا......سارے انسانوں کو دوزخ میں ڈال دے مجھے بچالے

...... کلا......نہیں نہیں......یہ نہیں ہوسکتا......

مر کے مرجاتے تو مسئلہ آسان تھا مگر!

میرے بھائیو! مر کے مرجاتے تو مسئلہ آسان تھا......مر کے نہ اٹھتے تو بھی مسئلہ

آسان تھا...... مصیبت یہ ہے کہ مر کے مرنا نہیں......مر کے پھر زندہ ہوجاتا ہے......اگر ہم غفلت میں مر گئے......تو وہاں بہت بڑے خوفناک انجام کا سامنا کرنا پڑے گا...... اگر بے فکر چلے گئے تو بڑی خوبصورت زندگی ہے اس کا آغاز تو ہے لیکن اس کا انجام کوئی نہیں اس کی ابتداء تو ہے اس کی انتہاء کوئی نہیں......یہ کائنات بڑی تیزی کے ساتھ اپنے انجام کی طرف چل رہی ہے......

...... من مات فقد قامت قیامتہ ......جو مرتا ہے اس کی قیامت آہی جاتی ہے.
ایک قیامت اس کائنات کی بھی آنے والی ہے......عنقریب ختم ہونے والی ہے......اور اس کو موت کا جھٹکا توڑنے والا ہے...... اور ہمیں بالکل بے بس کردیا جائے گا...... قبر کی چاردیواری میں پھینک دیا جائے گا...... جہاں انسان چیخنا چاہے...... چلا نہیں سکتا...... بتانا چاہے بتا نہیں سکتا......کہیں میت ہوتی ہے تو کہتی ہے......
......لا تقدمونی...... مجھے نہ لے جاؤ......پوری کائنات اسکا نوحہ سنتی ہے......
......لا تقدمونی ...... مجھے قبر میں نہ لے جاؤ اس کا اختیار ختم ہوچکا ہے۔

قبر میں کیڑوں کی چادر

پوری دنیا اس خوفناک انجام کی طرف بڑھ رہی ہے...... ہم چھوٹے چھوٹے مسائل کو مسئلہ بنا کر بیٹھے ہیں......مرجانا ہے......یہ بھی تو بڑا مسئلہ ہے......
ہم تو پرانی چادر اتار کر بستر پر نئی چادر بچھواتے ہیں...... اور جس وقت مٹی کا بستر ہوگا؟
تو اس وقت کیا بات بنے گی......اور مٹی کی چادر ہوگی...... تو اس وقت کیا ہوگا......؟
جب بلب فیوز ہوجائے تو فوراً بلب لگاؤ......وہ کیا دن ہوگا جب اندھیرے کے گھر میں جا پڑیں گے
یہاں گھنٹی لگی ہوئی ہے......نوکر کو بلائیے وہ فوراً آجاتا ہے......

وہ کیا دن ہوگا نہ کوئی سن سکے گا......؟ نہ کوئی سنا سکے گا ..... تو کتنا خوفناک انجام
کپڑے پہ داغ لگا تو اتارو........ آج بدن پہ کیڑے رینگ رہے ہیں
گھنٹوں چہرے کو سجایا...... کتنے صابن...... کتنے شیمپو ..... خوشبوئیں کتنی
اور وہ کیا دن ہوگا ..... ان آنکھوں کو کیڑے کھا رہے ہوں گے ...
اور اسی پر چل رہے ہوں گے ...... پورا وجود کیڑوں کی غذا ہو چکا ہوگا
کیڑوں کو دوسرے کیڑے کھا رہے ہوں گے... افحسبتم انما خلقناکم عبثا
میرے بندو تمہیں کیا ہو گیا ہے؟
کیسے زندگی گزار رہے ہو...... کہ جیسے تمہیں آزاد پیدا کیا گیا ہے......
تم پر کوئی نگہبان نہیں ہے...... تمہیں خبر نہیں ہے کہ......

﴿وما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید ..... تمہاری زبان کا ہر بول میں لکھ رہا ہوں﴾

......﴿بلی و رسلنا لدیھم یکتبون ...... میرے فرشتے تمہارے ہر بول کو لکھ رہے ہیں﴾......

تو اللہ تعالیٰ کی کھلی کتاب ہمیں بتا رہی ہے...... تمہارا ہر بول لکھا جاتا ہے......
یعلم خائنۃ الاعین...... تمہاری آنکھ غلط دیکھتی ہے...... وہ بھی لکھا جاتا ہے......
وما تخفی الصدور...... تمہارے اندر میں غلط جذبات پیدا ہوتے ہیں...... وہ بھی لکھا جاتا ہے

......﴿وما خلقنا السماء والارض وما بینھما لعبین﴾......
زمین آسمان اور جو کچھ اس میں ہے میں نے کوئی کھیل کود کے لئے تو نہیں پیدا کیا......

......﴿لو اردنا ان نتخذ لھوا لاتخذنہ من لدنا﴾......
......اگر مجھے کھیل کا کوئی تماشہ بنانا ہی ہوتا اپنے پاس بناتا......

نہیں پیدا میں نے اس لئے تھوڑا کیا ہے؟ ..... تو جب ہم خود نہیں بنے اور خود جانا نہیں ہے اور پھر مر کے مر جاتے تو بڑا مسئلہ آسان تھا...... اگر مر کے مٹی ہو جانا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ مر کے مرنا نہیں ہے مر کے نئی زندگی میں داخل ہوتا ہے۔

دنیا ایک خواب ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے...... الناس نیام ......لوگ سوئے ہوئے

اذا ماتوا انتبھوا ...... جب موت آئے گی تو آنکھ کھل جائے گی......اور یہ دنیا ایک خواب ہے......

ایک آدمی خواب دیکھ رہا ہے میں بڑے خوبصورت گھر میں بیٹھا ہوں ...... ایک آدمی خواب دیکھ رہا ہے میں جھونپڑے میں بیٹھا ہوں ...... ایک آدمی خواب دیکھ رہا ہے میں کار چلا رہا ہوں ...... ایک آدمی خواب دیکھ رہا ہے میں ریڑھی چلا رہا ہوں...... موت دونوں کو قبر کے گڑھے میں پہنچا کے قبر کی مٹی سب کے لئے برابر کر دیتی ہے...... ایسے گھر میں رہنے والے کے لئے ٹائلیں نہیں لگائی جاتیں...... اور جھونپڑے میں رہنے والے کیلئے وہی سادہ مٹی نہیں ہوتی...... یہ بھی اسی مٹی میں وہ بھی اسی مٹی میں۔

فقیر اور بادشاہ مگر قبر ایک ہی

قطر میں ہماری جماعت گئی ہوئی تھی...... واپس آ رہے تھے...... ایئر پورٹ پر تو راستے میں ایک محل دیکھا...... بہت لمبا چوڑا...... میں نے سمجھا شاید شاہی خاندان میں سے کسی کا ہے...... تو میں نے پوچھا یہ کس امیر کا ہے تو وہ ہمارے ساتھی بتانے لگے کہ یہ شاہی خاندان کا تو نہیں لیکن یہ قطر کا سب سے بڑا تاجر تھا...... قطر میں سب سے زیادہ مالدار اور سب سے بڑا تاجر اور یہ اس کا محل ہے بنایا...... پانچ سال رہنے کی

نوبت آئی پھر مرگیا...... اور جہاں اس کی قبر ہے وہاں قطر کا سب سے فقیر
ہے...... ایک طرف قطر کا امیر ترین تاجر ہے اور اس کے پہلو میں قطر کا غریب
بدو...... جو سارا دن بھیک مانگ کے چلتا تھا...... ان دونوں کی قبر ساتھ ساتھ
میں دونوں کو برابر کر دیا گیا...... مر کے مرجاتے تو مزے ہو جاتے...... مر کے مرنا
......﴿یا ایھا الناس ان وعد اللہ حقاً...... اے لوگو خوب سن لو کہ میرا وعدہ
ہے﴾......

وہ کیا وعدہ ہے
......﴿منھا خلقناکم...... اس مٹی سے بنایا﴾ ﴿فیھا نعیدکم یعنی وا
پہنچادوں گا﴾...... ﴿و منھا نخرجکم تارۃً اخری اسی سے تمہیں دوبارہ زندہ کرو
گا تو قل بلی و ربی﴾......

دنیا جنت سے غافل نہ کر دے

اے لوگو دو عظیم چیزوں کو مت بھولنا...... پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم روئے......
روئے کہ داڑھی آنسوؤں سے تر ہوگئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا......
......﴿الجنۃ والنار...... اے لوگو! جنت کو نہ بھولنا...... اے لوگو دوزخ کو
بھولنا﴾......

پھر آپ ﷺ نے فرمایا......
......﴿اطلب الجنۃ جھدکم...... جتنا...... جنت...... کا زور لگا سکتے ہو
لگاؤ﴾......

......﴿و اھرب من النار جھدکم...... جتنا دوزخ سے بھاگ سکتے ہو
بھاگو﴾......

......﴿فان الجنۃ لا ینام طالبھا...... جنت کا چاہنے والا...... سوتا نہیں

......﴿والنار لا ینام غالبھا...... اور دوزخ سے ڈرنے والا...... غافل نہیں ہوتا

﴿فان الجنۃ الیوم محفوفۃ بالمارہ.. جنت آج ڈھانپی ہوئی ہے مشقتوں میں
...الوں میں﴾
﴿و ان الدنیا محفوفۃ بالشھوات و اللذات اور دنیا اور دوزخ ڈھانپی ہوئی
...لذتوں میں خواہشات میں﴾
تمہیں جنت سے یہ دنیا کی چیزیں غافل نہ کر دیں ان سے تمہیں راستہ بھلانا نہیں
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ہے جنت کا طلب کرنے والا......
......﴿فان الجنۃ لا خطر لھا...... جنت کوئی خطرے کی جگہ نہیں﴾......

3 بھائیوں کی کہانی آپ کی زبانی

حضور (ﷺ) تشریف فرما تھے...... آپ (ﷺ) نے فرمایا...... کہ ایک آدمی
...تین بھائی ہیں...... اور وہ مرنے لگے تو ایک کو بلایا...... کہا بھائی میرا کیا کرو گے؟......
...مر رہا ہوں...... وہ کہے گا...... تو مرجائے گا...... میں پرایا ہو جاؤں گا...... تو دوسرے
...پوچھا بھائی تو کیا کرے گا؟...... کہا موت تک تیرا علاج کروں گا مرجائے گا تو
...میں دفن کر کے واپس آجاؤں گا...... تیسرے سے پوچھا بھائی تو کیا کرے گا؟......
...اس نے کہا میں تیرا ساتھ دوں گا...... تیری قبر میں تیرے حشر میں...... تیرے ترازو
...میں...... جنت تک تیرا ساتھ دوں گا...... تو آپ نے فرمایا بتاؤ...... ان تینوں میں سے
...کون سا بھائی بہتر ہے؟...... تو صحابہ نے کہا کہ وہ جو آگے تک ساتھ دے گا...... وہ
...سب سے بہتر ہے...... تو آپ نے فرمایا پہلا بھائی مال ہے...... جو موت پر پرایا
...ہوا...... دوسرا بھائی اولاد...... رشتے دار ہیں جو قبر پر جا کے پرائے ہو گئے...... جب

میت کو قبر میں ڈالا جاتا ہے...... تو ایک فرشتہ قبر کی مٹی کو اٹھا کر مجمع کے اوپر پھینکتا ہے
ہے...... جاؤ اسے تم نے بھلا دیا...... یہ تمہیں بھلا دے گا...... تین دن کے بعد
ماتم خوشیوں میں بدل جاتے ہیں...... ہر کوئی بھول بھلیاں کر جاتا ہے...... کوئی
بھی گیا نام بھی مٹ گیا...... اور تیسرا آپ نے فرمایا وہ تمہارا عمل ہے...... جو تمہارے
ساتھ جائے گا......

ایک صحابی بیٹھے تھے...... عبداللہ بن قرض...... یا رسول اللہ (ﷺ) میں کوئی
کہوں...... اجازت ہو تو میں شعر کہوں...... آپ (ﷺ) نے فرمایا کہو...... اچھا
تھوڑی اجازت دیں...... اجازت ہوئی...... اگلے دن تشریف لائے...... آپ (ﷺ)
نے سارے صحابہ کو جمع کیا کہا بھئی...... سنو عبداللہ کیا کہتا ہے...... تو کھڑے ہو
کہا: (جس کا ترجمہ یہ ہے)

میں...... میرے ماں باپ...... میرے بیوی بچے...... میرے رشتے دار
پیسہ...... اور میرا عمل...... اس کی مثال اس آدمی کی ہے جو مر رہا ہے...... اور وہ تینوں کو
ہے...... بھائی اللہ کے واسطے میری مدد کرو...... جدائی کی طویل گھڑیاں شروع ہونے والی
ہیں...... تنہائی کا لمبا سفر شروع ہونے والا ہے...... اللہ کے واسطے میری کچھ مدد کرو......

پہلے بھائی کی آہ فغاں!

تو پہلا بھائی بولا...... یہ پیسہ بولا کیا بولا...... کہ بھائی میں تیرا بڑا گہرا دوست
ہوں...... ٹھٹھا یار جسے ہمارے سرائیکی میں کہتے ہیں...... میں تیرا بڑا گہرا دوست
ہوں...... لیکن صرف موت تک ہوں...... جب موت آئے گی تو پھر تیرے کفن دفن
پہلے ہی میرے اوپر لڑائی شروع ہو جائے گی...... میسلك بي في مهل من مهال
...... ابھی تیرے کفن کے لئے بعد میں تدبیریں سوچی جائیں گی...... پر میرے اوپر لوگ
پہلے ٹوٹ پڑیں گے...... لہٰذا اگر مجھ سے نفع اٹھانا ہے...... فان تبقني لاتبق...... اگر

اور تیری طرف سے میں تیرا دفاع کروں گا منکر نکیر کو تیرے قریب نہیں آنے دوں گا......
جو زمین کو چیرتے ہوئے آتے ہیں اور ان کی آنکھوں سے شرارے نکلتے ہیں......
ہاتھوں میں ایک گرز ہوتا ہے...... جسے ساری دنیا مل کے اٹھا نہیں سکتی...... تب میں
تیرا ساتھی بنوں گا...... اجادل عنك القول رجع التجادل...... میں جھگڑا کر کے تیری
طرف سے جواب دوں گا

حدیث میں آتا ہے کہ جب حافظ قرآن کو قبر میں رکھا جاتا ہے جو عمل والا ہو......
حافظ قرآن...... تو جب منکر نکیر آتے ہیں تو ایک دم ایک خوبصورت نوجوان قبر میں
نمودار ہوتا ہے...... منکر نکیر اور اس حافظ کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور ان کو آگے نہیں
بڑھنے دیتا...... تو یہ حیران ہوتا ہے کہ بھئی یہ کون ہے...... تو کہتا ہے گھبراؤ مت...... میں
تیرا قرآن ہوں...... جو تیرے سینے میں تھا

ہاں ڈاکٹری کی ڈگری...... ختم انجینئر ختم...... تاجر ختم...... زمیندار ختم...... حافظ جی
یہاں بھی کام دے رہے ہیں...... اب میں تیرا ساتھی ہوں...... وہ منکر نکیر کہتے ہیں......
تمہیں کس نے بھیجا ہے...... ہمیں اس سے سوال کرنے دو......

وہ کہتا ہے جس نے تمہیں بھیجا ہے اسی نے مجھے بھیجا ہے...... میں وہ قرآن ہوں جسے کبھی
راتوں کو پڑھتا تھا...... کبھی دن کو پڑھتا تھا...... میں اس کی طرف سے جواب دوں گا......

جب آپ نے یہ شعر ختم کئے تو آپ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو چکی تھی
اور سارے صحابہ کی چیخیں نکل رہی تھیں اور سب رو رو کے برے حال میں تھے......
حضرت جبرائیل حضور (ﷺ) کی خدمت میں تشریف لائے...... اور عرض کیا یا رسول
اللہ! اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں

......﴿عش ما شئت فانك ميت﴾......

......﴿اے میرے نبی جتنی زندگی چاہے لے لیجئے...... مگر موت آپ
پر بھی آئے گی﴾......

...... میں کہوں گا ایسا تھا میرا باپ...... ایسی تھی میری ماں...... ایسا تھا میرا خاوند...... ایسی تھی میری بیوی...... ایسا تھا میرا بچہ...... میں صرف تیری تعریفیں کرسکتا ہوں اور کیا کروں گا۔

تیسرے بھائی کی آہ وفغاں

پھر تیسرا بھائی بولا...... ان لاخ لا ترا...... احالك مثلي عند كرب الزلازل...... میں نہیں ایسا کہ جیسے یہ...... کہ موت تک چلے جائیں...... تو تو کیسا ہے؟ جنازے کے ساتھ بھی چلوں گا...... کندھا بھی دوں گا...... اب تو بڑے شہروں میں وہ رواج بھی ہے...... موٹر میں ڈالا...... چل سیدھا قبرستان میں...... کہا میں تجھے کندھا دوں گا...... اور تیرے ساتھ چلوں گا...... کہاں؟......

پھر کیا ہوگا؟...... قبر میں لے جاؤں گا...... جو آپ کا ٹھکانہ ہے...... جہاں آپ نے رہنا ہے...... اور وہاں آپ پر مٹی ڈال کے میں واپس آجاؤں گا...... وارجع مقرونا بما هو شاغل...... کیوں کہ مجھے اور بھی بڑے کام ہیں...... صرف آپ کا دفن کرنا ہی نہیں آپ کی زندگی کا تار تو کٹ گیا مجھے تو اور بھی بہت کام ہیں...... لہذا...... وارجع مقرونا بما هو شاغل...... پھر میں واپس آجاؤں گا...... مجھے اور کافی ڈیوٹیاں دینی ہیں...... پھر ایک دن ایسا آئے گا...... كان لم تكن بيني و بينك خلة...... تو ایک بھولی بسری داستان بن جائے گا...... حرف غلط کی طرح مٹا دیا جائے گا...... تیری قبر کا نشان بھی مٹ جائے گا...... ولا حسن ود مرة في التباذل...... پھر ایسا وقت آئے گا کہ کبھی لگا ہی نہیں کہ ہم کبھی مل بیٹھے تھے...... حضرت عائشہؓ کے بھائی کا انتقال ہوا...... عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ تو حضرت عائشہؓ نے دو شعر پڑھے......

دو بادشاہوں کی جدائی کا واقعہ

جزیمہ میں ایک بادشاہ گزرا ہے...... اس کے دو وزیر تھے...... بڑا لمبا عرصہ ان کی

رفاقت چلی...... 30،40 برس تو ایسا ہوگیا تھا کہ جیسے جدا ہی نہیں ہوں گے...... پھر ان میں سے ایک مرگیا تو اس پر اس کے دوسرے نے شعر کہے تھے...... تو اس نے ان دو شعروں کو پڑھا......

كنا كندماني جزيمة حقبة

من الدهر حتى قيل لن يتصدعا

فلما تفرقنا كأني و مالك

لطول اجتماع لم نبت ليلة معا

میں اور عبدالرحمٰن میرا بھائی ایسے تھے جیسے جزیمہ بادشاہ کے دو وزیر کہ جنہیں کہا جاتا تھا کہ کبھی جدا ہی نہ ہوں گے لیکن جب میں اور وہ جدا ہوئے تو ایسا لگا جیسے کبھی مل بیٹھے ہی نہ تھے......

ولا حسن ود مرة في التباذل...... ایسا ہوگا جیسے کبھی آیا ہی نہیں تھا......

جس نے راتوں کو جاگ کے اپنی اولاد کے لئے کیا کچھ نہیں کیا...... اور اپنی خواہشات کو ختم دیا......

اپنی خواہشات کے جنازے نکال کر اولاد کے لئے کیا کیا جمع کر کے گیا......

انہیں یہ بھی پتہ نہیں ہوگا کہ ہمارے باپ کی قبر کہاں ہے......؟

تو تیسرا بھائی بولا...... فقال امرء منهم انا الاخ لا ترا......

اے میرے بھائی میں ان دو جیسا نہیں ہوں کہ پیسہ تو موت پر ساتھ چھوڑ جائے اور رشتہ دار قبر تک جائیں اور واپس آجائیں...... نہیں میں ایسا نہیں ہوں...... احالك مثلي عند كرب الزلازل...... جب تیرے موت کے زلزلے شروع ہوں گے تو میں ان زلزلوں کو کم کرنے میں تیری مدد کروں گا...... جب تو قبر میں آئے گا تو میں تیرا استقبال کروں گا......

ہاں اور جب منکر نکیر سوال کو آئیں گے تو میں درمیان میں آڑے آجاؤں گا......

میرے دوست مجھ سے نفع اٹھاتا ہے..... تو میرے اوپر رحم نہ کھا..... فاستنفدنی مجھے خرچ کر دے...... وعجل فلاحا قبل حتف معاجل ......اور اس موت سے پہلے کچھ نیکی آگے بھیج دے...... میں موت کے بعد تیرا نہیں ہوں..... تیری قبر میں تیرے دفن سے پہلے ہی میرے اوپر لڑائیاں شروع ہو جائیں گی اور یہ تو آنکھوں دیکھے واقعات ہیں

دوسرے بھائی کی آہ وفغاں!

اب دوسرا بھائی بولا اچھا بھائی تو تو کسی کام کا ہی نہیں ...... فقال مرء من ہم قد کنت جدا احبہ واوثرہ من بینہم فی التفاضلی ..... پھر میرا وہ بھائی بولا جس کے لئے میں نے بڑے پاپڑ بیلے ...... جس کے لئے میں نے بڑے دکھ جھیلے وہ کہنے لگا اور جسے میں سب پر ترجیح دیتا تھا جس کے لئے میں نے کتنے کتنے مشقت کے راستے طے کئے وہ کیا بولا جو اپنے رشتے دار ہیں کہ میں موت تک آپ کا ساتھی نہیں ہوں ۔ میں آپ کے دوادوار کا بھی ساتھی ہوں...... اور آپ کے علاج کا بھی ساتھی ہوں، اور آپ کی قبر تک کا بھی ساتھی ہوں...... کیا ہوں میں ...... غناءی انی جاھد لک ناصح ...... یعنی میں آپ کا علاج کروں گا...... آپ کے لئے بہتر ڈاکٹر مہیا کروں گا..... آپ کے لئے سارے دولت کے اسباب پیدا کروں گا......

......اذا جد جد الکرب غیر مقاتلی لیکن موت کے درد سے میں نہیں لڑ سکتا ......موت سے میں نہیں لڑ سکتا

ولکننی باك علیك و معون ...... جب آپ مر جائیں گے تو میں گریبان چاک کر دوں گا

اور بال کھول دوں گا اور زور زور سے شور مچاؤں گا واویلا کروں گا..... نوحہ کروں گا۔

و من بخبیر عند من ھو سائلی ...... جو لوگ تعزیت کرنے کے لئے آئیں گے

......﴿واحبب من شئت فانك مفارقه﴾ .....

اور آپ کس چیز سے محبت کرتے ہیں؟ جس سے بھی محبت کر لیجئے یقیناً ایک دن آپ کو جدا ہونا پڑے گا

......﴿جدائی یقینی ہے...... دنیا میں وصال نہیں ہے...... دنیا میں فرق ہے﴾......

امیہ بن خلف کے اعتراض پر اللہ پاک کا جواب

امیہ بن خلف آیا...... یا عاص بن وائل آیا...... یا ولید بن مغیرہ آیا...... تین قول ہیں...... ہاتھ میں پرانی ہڈی تھی...... اس نے آپ (ﷺ) کو دکھائی...... پھر اسے مسلا...... پھر ہوا میں اڑا دیا کہنے لگا...... اتزعم ان ربك یحی ھذہ و ھی رمیم ...... کیا کہتا ہے تو اے محمد...... تیرا رب اسے بھی زندہ کرے گا...... حالانکہ یہ بکھر گئی...... اللہ تعالیٰ نے جبرائیل کو اتارا...... و ضرب لنا مثلا و نسی خلقہ ......قال من یحی العظام و ھی رمیم ...... قل یحییھا الذی انشاھا اول مرۃ ...... و ھو بکل خلق علیم ......میرے ہاتھ سے پیدا ہوا...... مجھے مثالیں دیتا ہے...... اور کہتا ہے...... اس ہڈی کو کون زندہ کرے گا؟ اے میرے نبی! اسے کہو...... تو وہ وقت یاد کر جب تو کچھ بھی نہیں تھا...... ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئا مذکورا ...... وہ دن یاد کر...... جب تو کچھ بھی نہیں تھا اور میں نے تمہیں عدم سے وجود بخشا۔

...... من نطفۃ...... ایک نطفے سے......من ماء مھین...... ناپاک پانی سے......

...... من نطفۃ امشاج...... مرد عورت کے پانی سے......

......من سلالۃ من طین...... کھنکتی ہوئی مٹی سے......

جب میں نے تمہیں عدم سے وجود دیا...... تو میں تیرے ذرات کو بھی جمع کر سکتا ہوں اور تجھے جمع کروں گا اور کھڑا کروں گا...... حضور (ﷺ) نے فرمایا سن لے اے عاص! اللہ اس ہڈی کو بھی جمع کرے گا...... اور اسے بھی زندہ کرے گا اور تجھے بھی زندہ

کرے گا اور تجھے جہنم کا عذاب چکھائے گا۔

سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کا وصال انتقال

حضرت فاطمہ کا جب انتقال ہونے لگا...... تو آپ بیمار تھیں...... حضرت علیؓ کسی کام سے باہر گئے ہوئے تھے...... اپنی خادمہ کو بلا کر فرمایا...... میرے لئے پانی تیار کر...... پانی تیار کیا۔

پھر فرمایا: مجھے غسل کروا...... غسل کروایا...... پھر اس کے بعد کپڑے پہنے......

پھر فرمایا: میری چارپائی درمیان میں کر دے...... انہوں نے چارپائی کو درمیان میں کر دیا...... پھر لیٹ گئیں اور قبلے کی طرف منہ کر لیا...... پھر فرمایا اب میں مر رہی ہوں...... میرا غسل ہو چکا ہے...... خبردار! میرے جسم کو کوئی نہ دیکھے...... بس یہی میرا غسل ہے اور یہ کہہ کر انتقال فرما گئیں۔

حضرت علیؓ کے درد بھرے اشعار

حضرت علی آئے تو دیکھا کہانی ختم ہو چکی ہے...... چوبیس سال کی عمر میں انتقال فرمایا...... تو ان کی خادمہ نے قصہ سنایا...... تو فرمایا اللہ کی قسم ایسا ہی ہوگا جیسے فاطمہ کہہ گئیں...... جب قبر میں دفن کر دیا...... لوگ بھی کھڑے ہوئے ہیں...... اب ایک منظر قائم کیا...... آواز دی...... یا فاطمہ...... دو تین مرتبہ آواز دی...... کوئی جواب نہ آیا...... پھر شعر پڑھے (جن کا ترجمہ یہ ہے)۔

یہ فاطمہ کو کیا ہوا؟

یہ تو میری ایک پکار پر تڑپ کے اٹھ جاتی تھی......

آج میری صدا...... صدائے بازگشت بن چکی ہے اور جواب نہیں آ رہا......

یہ جواب کیوں نہیں آ رہا...... ارے محبوب!

صرف قبر میں جاتے ہی ساری محبتیں بھول گئے......

ہاں کوئی کب تلک ساتھ رہتا ہے......

آخر ساتھ ٹوٹ ہی جاتے ہیں......

میں نے انہی ہاتھوں سے......

اپنے محبوب نبی کو دفن کیا......

آج...... انہی ہاتھوں سے میں نے فاطمہ کو گم کر دیا......

مٹی میں کھو دیا......

مجھ پر یہ بات کھل گئی......

کہ یہاں کسی کی دوستی سلامت نہیں رہ سکتی......

اور ایک دن مجھ پر بھی یہ رات آنے والی ہے......

جس دن میرا بھی جنازہ اٹھ جائے گا......

تو رونے والوں کا رونا میرے کس کام کا؟......

ہمیں کیا جو تربت پہ میلے رہیں گے

تہہ خاک ہم تو اکیلے رہیں گے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لے جا رہے تھے...... تو ایک قبر دیکھی...... فرمایا یہ ہے نوح علیہ السلام کے بیٹے سام کی قبر...... جب طوفان آیا سارے مر گئے...... تین بیٹوں سے پھر نسل چلی...... سام...... حام اور یافث...... ہم سارے سام کی اولاد ہیں...... سارے یورپ والے یافث کی اولاد ہیں...... سارے افریقا حام کی اولاد ہیں...... تو انہوں نے کہا یہ سام کی قبر ہے...... تو انہوں نے کہا یا نبی اللہ اس کو زندہ تو کریں، کیونکہ ان کے کہنے سے اللہ زندہ فرما دیتے تھے......

انہیں حکم دیا وہ زندہ ہو کے قبر سے باہر آ گئے...... کوئی بات چیت فرمائی کہا واپس چلا جا...... کہا اس شرط پہ دوبارہ واپس جاتا ہوں کہ مجھے دوبارہ موت کی تکلیف نہ ہو...... کہ موت کا درد آج بھی میری ہڈیوں میں موجود ہے...... اس کے لئے کوئی پین کلر (درد

مٹانے والی گولی) نہیں ہے...... سوائے تقویٰ اور توکل کے...... سوائے اللہ پاک کی بندگی کے...... کتنا بڑا حادثہ ہے...... جو ہر مرد و عورت پہ آنے والا ہے...... اور کتنی بڑی غفلت ہے کہ سب سے بڑے حادثے کو ہم نے کبھی تذکرہ نہیں کیا کہ موت کے لئے کیا جائے...... قبر کے لئے کیا کیا جائے......

اس چھوٹے سے گھر کو سجانے کے لئے سارا دن منصوبے بناتے ہیں...... جہاں رہنا ہے اور وہیں سے اٹھنا ہے...... اس کو بھی تو سجانے کے لئے کچھ سوچا جاتا...... کہ وہ گھر بھی ہمارا ہے وہ دن بھی آنے والا ہے...... بیت الوحشة...... بیت الغربة...... بیت الوحدة...... بیت الدود...... جو خود کہتی ہے...... قبر میں کیڑوں کا گھر...... میں وحشت کا گھر...... میں تنہائی کا گھر...... میں ظلمت کا گھر...... جب وہ مارنے پہ آتا ہے تو بند کمروں میں موت آ کے لے جاتی ہے......

خواب گاہوں سے موت اٹھا کے لے جاتی ہے...... اور حفاظتی پہروں میں موت اچک لیتی ہے...... کبھی موت کا بھی کسی نے راستہ روکا ہے......

حجاج بن یوسف نے کہا سعید بن جبیرؓ سے...... ابھی تیرا سر اڑانے لگا ہوں...... کہنے لگے...... تجھے اگر موت کا مالک سمجھتا تو تجھے ہی معبود بنالیتا...... میرا رب فیصلہ کر کے فارغ ہو چکا ہے کہ مجھے کب مرنا ہے......

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک بستی پر گزر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک بستی سے گزر ہوا...... دیکھا تو سب برباد ہوئے پڑے تھے...... آپ نے فرمایا کہ ان پر اللہ کے عذاب کا کوڑا برسا ہے...... فصب علیهم ربك سوط عذاب...... ان ربك لبالمرصاد...... تیرے رب کے عذاب کا کوڑا برسا ہے......

میرے بھائیو!

آج کے کفر پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا کوڑا کیوں نہیں برس رہا کہ آج کھرا اسلام والا میں کوئی نہیں ہے...... آج کھرے کلمے والے کوئی نہیں ہیں...... جس زمانے میں...... جس وقت میں...... ماضی میں...... مستقبل میں...... حال میں...... جب بھی یہ کلمے والے...... حقیقت والا کلمہ سیکھ لیں گے تو اللہ کے عذاب کا کوڑا بڑی سے بڑی مادی طاقت پر برسے گا...... چاہے وہ ایٹم کی طاقت ہو...... چاہے وہ تلوار کی طاقت ہو...... چاہے وہ حکومت کی طاقت ہو...... اللہ کے عذاب کا کوڑا برسے گا...... جب کلمے والے وجود میں آئیں گے۔

عیسیٰ علیہ السلام فرمانے لگے...... یہ سب اللہ کی نافرمانی کی وجہ سے ہلاک ہوئے ہیں...... اور آپ کو یہ پتہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی آواز پر مردے زندہ ہوتے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں سے سوال جواب

آپ نے ندا کی...... یا اهل القرية...... اے بستی والو! جواب آیا...... لبيك يا نبي الله...... لبیک اے اللہ کے نبی...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا...... ماذا جنايتكم وماذا سبب هلاككم...... تمہارا گناہ کیا تھا اور تمہیں کس سبب سے ہلاک کیا گیا؟ آواز آئی...... حب الدنيا و صحبة الطواغيت...... ہمارے دو کام تھے...... جس کی وجہ سے ہم ہلاک ہوئے...... ایک تو دنیا سے محبت تھی...... ایک طواغیت کے ساتھ محبت تھی...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا...... طواغیت کی صحبت سے کیا مطلب ہے؟ آواز آئی...... برے لوگوں کا ساتھ دیتے تھے...... بروں کی صحبت میں بیٹھتے تھے...... پوچھا دنیا کی محبت سے کیا مطلب ہے؟ آواز آئی...... دنیا سے محبت اس طرح تھی...... کحب الام لولدها...... جیسے ماں اپنے بچے سے محبت کرتی ہے...... جب دنیا آتی تھی تو خوش ہوتے تھے...... جب دنیا ہاتھ سے نکل جاتی تھی تو ہم غمگین ہو جاتے تھے......

حلال حرام کا خیال کئے بغیر دنیا کماتے تھے...... اور جائز ناجائز کی پرواہ کئے بغیر میں خرچ کرتے تھے...... کمائی میں حلال حرام کو نہیں دیکھتے تھے...... اور خرچ کرنے میں بھی جائز ناجائز کو نہیں دیکھتے تھے...... اس پر ہماری پکڑ ہوئی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا...... پھر تمہارے ساتھ کیا ہوا؟ آواز آئی

...... ﴿بتنا بالعافية ...... واصبحنا في الهاوية﴾ ......

رات کو اپنے گھروں میں سوئے لیکن جب صبح ہوئی تو ہم سب کے سب ہاویہ میں پہنچ چکے تھے...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا...... وما هاويه...... یہ ہاویہ کیا ہے؟

آواز آئی...... ﴿سجين ...... یہ سجین ہے﴾ ......

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا...... وما سجين...... یہ سجین کیا ہے؟

آواز آئی...... كل جمرة منها مثل اطباق الدنيا كلها ...... ودفن ارواحنا فيها ......

اے اللہ کے نبی...... سجین وہ قید خانہ ہے...... جس کا ایک ایک انگارہ ساتوں زمینوں کے برابر بڑا ہے...... اور ہماری ارواح کو اس میں دفن کر دیا گیا ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا...... تم ہی ایک بول رہے ہو...... دوسرے کیوں نہیں بولتے؟

آواز آئی اے اللہ کے نبی! تمام لوگوں کو آگ کی لگامیں چڑھی ہوئی ہیں وہ نہیں بول سکتے...... میرے منہ میں لگام نہیں ہے...... میں اس لئے بول رہا ہوں

فرمایا تو کیوں بچا ہوا ہے......

کہنے لگا میں ہاویہ کے کنارے پر بیٹھا ہوں اور میرے منہ پر لگام بھی نہیں ہے...... وجہ اسکی یہ ہے کہ میں ان کے ساتھ تو رہتا تھا لیکن ان جیسے کام نہیں کرتا تھا...... ان کے ساتھ رہنے کی وجہ سے میں بھی پکڑا گیا...... اب میں کنارے پر بیٹھا ہوں لیکن لگام نہیں چڑھی ...... پتہ نہیں نیچے گرتا ہوں یا اللہ اپنے کرم سے مجھے بچاتا ہے...... مجھے اس کی خبر نہیں ہے۔

کیا موت کو بھول گئے؟ جہنم کو بھول گئے

اللہ کے واسطے میری فریاد سنو! کہاں جا رہے ہو؟ ...... کیا کر رہے ہو؟ ...... ادھر منزل نہیں ہے۔

یہ راستہ خوفناک صحرا کی طرف جاتا ہے...... خوفناک غاروں کی طرف جاتا ہے بھائیو! اندھوں کے حوالے مت کرو...... اپنے آپ کو اس بینا کے حوالے کرو جو زمین پر بیٹھ کر عرش کی تحریر پڑھتا ہے...... جنت کو دیکھتا ہے...... جہنم کو دیکھتا ہے...... اس کا درد دیکھو...... اس کا رونا دیکھو......

محمود غزنویؒ! ویران کھنڈروں سے عبرت پکڑ

محمود غزنوی دنیا کا نمبر دو فاتح ہے...... فاتح اول...... چنگیز خان ہے...... جس نے سب سے زیادہ دنیا فتح کی...... اس کے بعد محمود غزنوی ہے...... جس نے دنیا میں سب سے زیادہ فتوحات کیں...... اس کے بعد تیمور لنگ ہے۔ محمود غزنوی نے محل بنایا...... بڑا عالیشان...... اس شہر کا تاجر چند کروڑ چند ارب کے دائرے میں ہی گھوم رہا ہوگا...... وہ محمود غزنوی ہے جس کے سامنے دنیا کے خزانے سمٹ چکے ہیں...... محل بنایا بڑا خوبصورت...... بڑا عالیشان...... ابھی شہزادہ تھا...... باپ زندہ تھا...... تو باپ کو کہا ابا جان میں نے گھر بنایا ہے...... ذرا آپ معاینہ تو فرمائیں...... اس کا والد سبکتگین بہت نیک سپاہی تھا...... اللہ نے بادشاہ بنا دیا...... اوقات یاد تھی...... آیا محل حسین...... حسن و جمال...... نقش و نگار کا نمونہ...... لیکن ایک لفظ نہیں کہا کہ کیسا خوبصورت ہے...... کیسا عالیشان ہے...... محمود غزنوی دل ہی دل میں بڑے غصے میں تھا...... میرا باپ کیسا بے ذوق ہے...... ایک لفظ بھی داد نہیں دی کہ ہاں بھئی بڑا اچھا ہے...... خاموش جب باہر نکلنے لگے تو اپنے خنجر کو نکالا دیوار پر جو ایسا زور سے مارا کہ دیوار پر نقش و نگار تھے وہ سارے

ٹوٹ گئے...... کہنے لگا...... بیٹا تو نے ایسی چیز پر محنت کی ہے جو خنجر کی ایک نوک برداشت نہیں کر سکتی...... تجھے مٹی اور گارے کو خوبصورت بنانے کے لئے اللہ نے نہیں پیدا کیا...... اس دل کو بنانے کے لئے اللہ نے تجھے پیدا کیا ہے۔

سونے چاندی کے محل میں رہنے والوں کو بھی موت کا پیالہ پینا پڑا!

چنگیز خان نے ساری دنیا فتح کی......

دنیا کا سب سے بڑا فاتح ہے...... چنگیز خان......

دوسرے نمبر پر ہے...... محمود غزنوی......

تیسرے نمبر پر ہے...... تیمور لنگ اور......

چوتھے نمبر پر ہے...... سکندر یونانی......

ساری دنیا فتح کر لی...... اور ستر برس خبیث کو گزر گئے لڑائیاں لڑتے لڑتے......

تو اب اس کو خیال آیا کہ عمر تو گزاری لڑائی لڑتے لڑتے...... جب حکومت کا دور آیا تو زندگی کی ڈور لپٹ چکی ہے...... تو سارے حکیموں کو بلا لیا...... ساری دنیا کے طبیب اکٹھے کیے...... مجھے بتاؤ......

میری زندگی کیسے بڑھ جائے...... حکومت تو میں نے اب کرنی ہے......

پہلے تو لڑتے ہی گزر گئی...... حکومت تو اب کرنی ہے......

مجھے بتاؤ میری زندگی بڑھ جائے......

انہوں نے کہا: خاقان اعظم زندگی تو ہم ایک پل بھی نہیں بڑھا سکتے......

جو ہے وہ صحت ہے...... گزر جائے...... اس کے اسباب بتا سکتے ہیں......

74 سال کی عمر میں مر گیا...... صرف چار برس اس لعنتی کو اللہ نے مہلت دی......

کھوپڑیوں کے ڈھیر لگا دیئے...... لاکھوں انسانوں کو تہہ تیغ کر دیا......

اور خود چار برس بھی حکومت نصیب نہ ہوئی...... تو کوئی چاہتا ہے ایسے گھر میں......

میں مر جاؤں...... جھونپڑے والا بھی نہیں چاہتا...... میں مر جاؤں تو یہاں رہنے والا کیسے چاہے گا میں مر جاؤں...... لیکن......

﴿كل نفس ذائقة الموت...... اين ما تكونوا يدرككم الموت ولو كنتم في بروج مشيدة......﴾

بھاگو! کہاں تک بھاگو گے...... یقیناً تمہیں موت کا سامنا کرنا ہے...... یہ کتنا بڑا ہے...... کہ ایک ہنستی کھیلتی زندگی ایک دم مٹی کے ڈھیر میں تبدیل ہو جاتی ہے...... تہہ خاک ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے...... ہڈیاں منتشر ہو جاتی ہیں...... ایسے خوبصورت جنہیں کیڑے کھا جاتے ہیں...... وہ آنکھیں جنہیں چشم آہو سے تعبیر کی جاتی...... ان پر کیڑے چل رہے ہوتے ہیں...... وہ جسم جو ہاتھ لگانے سے میلا ہوتا...... وہ کیڑوں کی غذا بن چکا ہوتا ہے...... اور وہ جسم جو ہزاروں لاکھوں قیمتی کپڑوں پہنایا جاتا تھا...... آج اسی سے ایسی بدبو پھیل رہی ہے کہ قبر کا تھوڑا سا سوراخ کر دیا...... تو سارے قبرستان میں بدبو ہی بدبو پھیل جاتی ہے......

12 ملکوں کو بادشاہ! مگر موت نے اسے بھی نہ چھوڑا!

واثق باللہ ایسا جابر بادشاہ تھا...... اس کی آنکھوں میں آنکھ ڈال کے کوئی بات نہیں تھا...... ایسا قہر برستا تھا...... اس کی آنکھوں سے اور جو موت نے جھٹکا دیا...... سکرات کا جھٹکا لگا تو ایک دم ہاتھ آسمان کو اٹھے...... یا من لا يزال ملكه ارحم من زال ملكه

اے وہ ذات! جس کے ملک کو زوال نہیں...... اس پر رحم کھا جس کا ملک زائل...... اور ہاں! جن آنکھوں میں کوئی آنکھیں ڈال کے نہیں دیکھ سکتا تھا...... مرنے کے بعد جو انہوں نے سر پر چادر ڈال دی تو تھوڑی دیر بعد اسکی حرکت محسوس ہوئی...... نیچے چہرے کے مقام پر...... یہ کیا؟ کیسی حرکت ہے؟ چادر اٹھا کے دیکھا تو ایک

موٹا چوہا اس کی دونوں آنکھیں کھا چکا تھا...... عباسی محل میں چوہے آ جائیں...... [illegible] کے محل میں 38 ہزار پردے لٹکے ہوئے تھے...... جن میں سونے کا پانی چڑھا ہوا تھا اور ہیرے وہاں ایسے لٹکائے جاتے تھے جیسے انگور کے گچھے لٹکائے جاتے ہیں...... تو چیونٹی کا گزر بھی مشکل سے ہوتا تھا...... یہ چوہا کہاں سے آ گیا؟ اور اس کی [illegible] میں...... یہ کہاں سے آیا ہے؟ یہ اللہ کا بھیجا ہوا ہے...... جو یہ بتانے کے لئے آیا ہے کہ جن آنکھوں سے یہ قہر برستا تھا...... تم سب دیکھ لو کہ سب سے پہلے انہی آنکھوں [illegible] چوہے کے سپرد کر دیا اور آگے جو قبر میں ہونے والا ہے وہ اگلی کہانی ہے...... اس کے [illegible] ہے...... کہ آگے اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔

دلوں کی سختی کب دور ہوگی

کوئی نہیں جانا چاہتا......

یک دم...... ایک دم ادھر سے موت شکار کرتی ہے......

ادھر سے اٹھا کے لے جاتی ہے......

ادھر سے اٹھا کے لے جاتی ہے......

اب تو ہمارا جی لگ چکا ہے...... اب ہم جانا نہیں چاہتے......

پہلے ہم آنا نہیں چاہتے تھے...... چاہت کیا؟ پہلے ہم تھے ہی نہیں...... ہم آئے اب ہم جانا نہیں چاہتے...... اور پھر دائیں...... بائیں...... چاروں طرف سے ہے

تروعنی الجنائز کل یوم

و یحزننی بکاھن احاطی

چاروں طرف سے رونے والیوں کی آوازیں...... وہ دل کو ہلاتی ہیں...... کبھی [illegible] کرتی تھیں...... اب تو گھر میں موت ہو تو کسی کا دل نہیں ہلتا...... ایسے پتھر ہو گئے قبرستان میں ٹیلی فون پہ سودے کر رہے ہوتے ہیں...... قبرستان میں...... قبرستان [illegible] ٹیلی فون پر سودے کر رہے ہیں...... ایسی دلوں پر آ گئی سختی...... اور سیاقتی کو دفن ہوتا [illegible] بھی موت یاد نہیں......

جتنی بھی عیاشیاں کر لو مگر موت ضرور آئے گی

سلیمان بن عبدالملک بڑا خوبصورت تھا...... وہ ایک وقت میں چار نکاح کرتا [illegible] چار دن کے بعد چاروں کو طلاق دیکر چار اور کرتا تھا...... پھر ان کو طلاق دیکر چار [illegible] تھا...... باندیاں الگ تھیں...... لیکن 35 سال کی عمر میں مر گیا...... چالیس سال [illegible] پورے نہیں کئے...... دنیا میں کتنی عیاشی کی...... اس کے مقابل عمر بن عبدالعزیز 41 سال ان کے بھی پورے نہیں ہوئے...... لیکن اس نے اللہ کو راضی کرنا [illegible] کر دیا...... اب دیکھئے کہ جب سلیمان کو قبر میں رکھنے لگے تو اس کا جسم ہلنے لگا...... تو [illegible] کے بیٹے ایوب نے کہا...... میرا باپ زندہ ہے...... حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا [illegible]ـعجل اللّٰہ بالعقوبۃ...... بیٹا! تیرا ابا زندہ نہیں ہے...... عذاب جلدی شروع ہو گیا [illegible] جلدی دفن کرو حالانکہ ظاہری طور پر سلیمان بن عبدالملک بنو امیہ کے خوبصورت [illegible] میں سے تھا...... عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں...... کہ میں نے اس کو قبر میں اتارا [illegible] سے کپڑے کو ہٹا کر دیکھا تو چہرہ قبلہ سے ہٹ کر دوسری طرف پڑا تھا...... اور [illegible] سیاہ ہو گیا تھا۔

[illegible] کے کیڑے نے جو چھوڑا تو قبر کی گرمی نے ہڈیوں کو بھی گلا دیا...... اسکی راکھ [illegible] وہ خوبصورت چہرہ وہ حسین آنکھیں...... ایک حدیث میں آتا ہے...... میرے [illegible] کو ہوس کی نظر سے مت دیکھ سب سے پہلے قبر میں کیڑا جس چیز کو کھاتا ہے وہ [illegible] ہے...... آنکھ جھکا لے نظر کو اپنی...... آنکھ کو بے حیا نہ بنا...... یہ آنکھیں اس [illegible] ہیں...... کہ تو اوروں کی بیٹیاں اور بیویاں دیکھے...... اور نادانوں کے بنائے [illegible] دیکھ کر...... چند سانس...... چند گھنٹے...... چند گھڑیاں...... چند ہفتوں کیلئے

کروڑوں کے گھر بنا کر بیٹھا ہوا ہے...... کروڑوں کے بنگلے بنا کر بیٹھا ہوا ہے...... اس سے بڑا نادان بھی کوئی ہے......؟ جو گرتی ہوئی شاخ پر آشیانہ بنائے...... جو ٹوٹی ہوئی دیواروں پر گھر کی بنیاد رکھے...... علی سرف جار...... جو گرتی دیوار سے ٹیک لگانے کی کوشش کرے...... جو ایسے جہاں سے دل لگانے کی کوشش کرے...... جو مچھر کا پر، دھوکے کا گھر اور مٹی والا گھر ہے...... مکڑی کا جالا ہے...... اور جس کے پل کا بھی بھروسہ نہ ہو...... اسی دنیا نے ہر ایک سے بغاوت کی...... یہ غدار دنیا...... یہ بے وفا دنیا...... میرے باپ کے پاس رہی...... نہ میرے پاس رہے گی...... آج ہم اس ٹوٹ جانے والے گھر پر سب کچھ لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں...... جب جنازہ قبر میں ڈلے گا...... کیڑے کھائیں گے...... قبر کی تپش اس کے گوشت کو گلائے گی...... اسکی ہڈیوں کو چورا کرے گی...... پھر ایک دن زمین انگڑائی لے گی...... نیچے کا اوپر والا حصہ نیچے اور اوپر سے ہوا آئے گی...... اس شہزادے کی ہڈیوں کی راکھ کو اڑا کر ختم کر دے گی...... جیسے یہ پہلے کچھ نہ تھا...... آج پھر کچھ نہ رہا۔

یہ میرا ہے...... یہ تیرا ہے...... یہ کر لیا ہے...... یہ کر رہا ہوں...... میرے بھائی! ساری زندگی کی محنت جب موت سے ضرب کھائے گی تو نتیجہ صفر ہو جائے گا...... تو اس کی تیاری کرو جدھر ہر لحہ ہمارا سفر جاری ہے...... من مات فقد قامت قیامتہ...... جو مرا اس کی قیامت تو آ جاتی ہے...... ایک قیامت اس کائنات کی بھی ہے...... اللہ تعالیٰ سنبھل کے چلنے کی دعوت دیتا ہے...... ہمارا مذہب رہبانیت نہیں سکھاتا کہ دنیا چھوڑ کر بیٹھ جاؤ۔

بداعمال شخص اور عذاب قبر

میرے اپنے قریبی گاؤں کا واقعہ ہے...... وہاں ایک زمیندار مر گیا اس کے لئے قبر کھودی گئی...... تو قبر کالے بچھوؤں سے بھر گئی...... اسے بند کر کے دوسری قبر کھودی گئی...... لحد بنائی گئی تو وہاں پر بھی کالے بچھوؤں سے قبر بھر گئی...... تین قبریں

تینوں قبروں کا یہی حال ہوا...... یہ زمین کے بچھو نہیں ہیں بلکہ یہ اس کی بداعمالیوں کے بچھو ہیں...... یہ اللہ تعالیٰ کبھی کبھی پردہ اٹھا کر دکھلاتا ہے...... اسی طرح ہم سب سے اللہ کہتا ہے کہ ذرا سنبھل کے چل...... سب سے بڑا محسن دنیا کا اس وقت کون ہے...... جو ان کو دوزخ سے بچالے...... وہ محسن نہیں ہے کہ روٹی پر لڑا دیں...... زمین پر لڑا دیں...... کپڑے پر لڑا دیں...... محسن وہ ہے...... جو دنیا والوں کو دوزخ سے بچالے...... تبلیغ دنیا کو جہنم سے بچانے کی محنت کا نام ہے...... یہ ہمارے نام لکھوانے سے لازم نہیں...... ختم نبوت کا عقیدہ دل میں پکڑا تو ساتھ ہی تبلیغ ذمہ ہوگئی...... اگر ہمارے ذمہ نہیں...... مسلمان کے ذمہ نہیں...... تو پھر آپ بتادو کس کے ذمہ ہے؟

رستم ہند کی قبر

میں میانی شریف قبرستان گیا...... ایک ساتھی کی قبر پر فاتحہ پڑھنے کیلئے...... ایک قبر نے مجھے روک لیا...... ایسی شکستہ اور ایسے برے حال میں کہ میں نے کہا شاید اس کو سب نے ہی بھلا دیا...... کوئی یہاں آتا ہی نہیں...... حالانکہ میرا اس سے کیا واسطہ؟ لیکن ایمانی رشتہ ہے جو ہر مسلمان کا دوسرے سے ہے...... تو میرے قدم رک گئے اور میں قبر کو دیکھنے لگا کہ یا اللہ اس طرح بھی انسان مٹ جاتے ہیں...... پھر میں نے قریب ہو کر اس کے کتبے کو پڑھا تو لکھا ہوا تھا...... "رستم ہند" میرے آنسو نکل پڑے...... کہ یہ رستم ہند کی قبر ہے...... تاریخ پیدائش 1844ء اور 1908ء تاریخ وفات لکھی تھی...... مجھے اپنے ساتھی کی فاتحہ بھول گئی...... اور میں نے اس کی قبر پر فاتحہ شروع کر دی...... کہ اس کی قبر پر کوئی آتا ہی نہیں ہوگا...... یہ بیچارا کس حال میں پڑا ہوگا۔

یہ بے وفائی کب تک کرتے رہو گے؟

شراب کا نشہ بھی ایک دن ختم ہو جاتا ہے

میرے بھائیو اور بہنو! ہم کب تک اپنے جسم و جان کے ساتھ وفا کریں گے؟..... تو اللہ تعالیٰ سے وفا کرلیں..... وفا کرنا انسان کی سرشت ہے..... بے وفائی کرنا بھی انسان کی سرشت ہے..... انسان بے وفا بھی ہے..... باوفا بھی ہے..... اگر اللہ سے وفا ہو جائے گی..... تو نفس و شیطان کے بے وفا بن جائیں گے..... پھر مزے ہی مزے ہوں گے..... اور اگر اللہ کے بے وفا ہو گئے..... پھر نفس و شیطان کے وفادار بنیں گے..... پھر مصیبت ہی مصیبت ہے..... آج ہر گھر بجلی کے قمقموں سے روشن ہے..... لیکن دل کالی رات سے زیادہ تاریک ہے..... مصنوعی قہقہے گونجتے ہیں..... مگر دل ان کے خون کے آنسو روتے ہیں..... چہرے ان کے چمکتے ہیں..... پر اندر ان کے ویرانی ہے..... لباس ان کے زرق برق ہیں پر اندر ان کے خاک آلود ہیں..... کوئی اندر اتر کے دیکھ نہیں سکتا۔

جس زندگی کو موت کھا جائے وہ بھی کوئی زندگی ہے

آج کی دنیا اور آج کی انسانیت کتنی دکھی انسانیت ہے..... کیونکہ اللہ کے بے وفا ہو گئے..... تو اللہ کیا کہہ رہا ہے.....

ارے! مٹ جانے والی بھی کوئی سلطنت ہوتی ہے..... ڈوب جانے والا بھی کوئی عروج ہوتا ہے.....

جس زندگی کو موت کھائے وہ بھی کوئی زندگی ہے.....

جس جوانی کو بڑھاپا کھالے وہ بھی کوئی جوانی ہے.....

جن خوشیوں کو غم نگل جائیں وہ بھی کوئی خوشیاں ہیں.....

جس مال پر فقر کا ڈر ہو وہ بھی کوئی مال ہے.....

جس صحت کے پیچھے بیماریاں ہوں وہ بھی کوئی صحت ہے.....

جس محبت کے پیچھے نفرتیں ہوں..... وہ بھی کوئی محبت ہے.....

اور جن گھروں نے اجڑ جانا ہو.....

جہاں مٹی کے ڈھیر بن جانے ہوں..... جہاں مکڑیوں کے جالے تن جانے ہوں..

کل بیت و ان قالت سلامتها ...... یوما ستدرکه النقباء والحبب ......

بڑے بڑے محل ذرا جا کے دیکھو تو سہی!..... آج وہاں مکڑیوں کے جالے ہیں..... مینڈکوں کا گھر ہے..... چوہوں کا گھر ہے..... مکڑیوں کا راج ہے.....

اور اس پہ راج کرنے والوں کو آج کیڑے کھا گئے..... اور ان کیڑوں کو اگلے کیڑے کھا گئے..... اور وہ کیڑے بھی مر کے مٹی ہو گئے..... اور ان کی قبریں اکھاڑ دی گئیں..... دنیا کا فاتح اعظم چنگیز خان ہے..... کوئی اس کی قبر تو بتا دے؟

فاتح اعظم چنگیز خان کی آج قبر نہیں ہے.....

دنیا ہماری محنت کا میدان نہیں..... ہم تو اللہ کا گیت گاتے ہیں.....

گودو پہلوان کی کہانی

تھانہ گودو پہلوان مرحوم..... یہ رائیونڈ آیا ہے..... میں رائیونڈ میں پڑھتا تھا..... [illegible] تھا..... جس نے سارے عالم کو چیلنج کیا اور کوئی اسے گرا نہ سکا..... تو میں نے اسے دیکھا تو نہ یہ کھڑا ہو سکتا تھا..... نہ بیٹھ سکتا تھا..... اسے سہارے سے اٹھایا سہارے سے بٹھایا گیا..... تو یہ کائنات نے اکھاڑے میں آ کے اعلان کیا جسے [illegible] ہرا سکا..... اسے وقت کے بے رحم پہیے نے..... لیل و نہار کی گردش نے ایسا چت [illegible] اٹھنے کے قابل نہیں رہا۔

یہاں موت کا رقص جاری ہے......

یہاں ہر قدم پر زندگی شکست کھا رہی ہے......

اور مسلسل شکست کھا رہی ہے......

ہر قدم پر موت جیت رہی ہے......

﴿فلولا اذا بلغت الحلقوم و انتم حینئذ تنظرون و نحن اقرب الیہ منکم ولکن لا تبصرون فلولا ان کنتم غیر مدینین ترجعونھا ان کنتم صدقین﴾

جب موت پنجے گاڑتی ہے...... وہ سکندر تھا یا چنگیز تھا...... وہ دارا تھا یا ہلاکو تھا تیمور تھا یا محمود تھا...... ذوالقرنین تھا یا دانیال تھا...... سب اس کے ہاتھوں شکست کھائے...... خاک میں خاک ہو گئے

ڈپٹی کمشنر کی موت

مصطفیٰ زیدی ایک ڈپٹی کمشنر مر گیا تھا...... تو اس کا پوسٹ مارٹم کیا گیا! میں اس وقت لاہور میں پڑھتا تھا...... اس وقت کی بات ہے تو اخبار والے نے لکھا وہ مصطفیٰ زیدی جو جہاں سے گزرتا تھا...... خوشبوؤں کے ہالے ساتھ لے کر گزرتا تھا...... آج جب اس کی قبر کو کھولا گیا تو سارے قبرستان میں اس کے جسم کی بدبو سے کھڑا ہونا مشکل ہو رہا تھا...... جس انسان کا انجام ایسا ہونے والا ہو...... کچھ تو سوچنا چاہیے ناں ہمارے دن رات کے کیا مسائل ہیں...... بچوں کی پڑھائی...... گھر کی روٹی سالن...... کپڑے اور زیور...... اور موت تک کی ضروریات...... ساری طاقت اس پہ لگ رہی ہے...... ہاں یہ تو بڑے آسان مسئلے ہیں...... ماں باپ ساتھی ہیں...... میاں بیوی ساتھی ہیں...... اولاد ماں باپ کی ساتھی ہے...... ماں باپ اولاد کے ساتھی ہیں...... بیوی خاوند کا ساتھ دے رہی ہے...... خاوند بیوی کا ساتھ دے رہا ہے...... لیکن وہ وقت جب

میری اولاد میرے سامنے مجھے بچا نہیں سکتی...... ڈاکٹر کھڑے ہوئے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ اب تو اللہ ہی کرے گا...... اور سانس اکھڑ رہا ہے...... اور جان نکل رہی ہے اور جو نظر آتا تھا وہ غائب ہو گیا...... اور جو غائب تھا نظر آ گیا...... فرشتے نظر آنے لگے اور گھر بار غائب ہونے لگے...... یہ وہ وقت ہے جب مجھے ضرورت ہے کہ میری کوئی مدد کرے...... یہاں جو چیز کام دے گی...... وہ اصل وفا کی چیز ہے۔

اٹھتے جنازے دیکھو...... جو پکار پکار کر کہتے ہیں...... کہ یہ دنیا آباد ہونے کے لئے نہیں...... برباد ہونے کے لئے ہے...... ہنسنے کا مقام نہیں...... رونے کا مقام ہے......

یہ ٹوٹ جانے کا گھر ہے......

مٹ جانے کا گھر ہے......

لٹ جانے والی دولت ہے......

مٹ جانے والا سرمایہ ہے......

اس سے جس نے جی لگایا اور جس نے اسکے پیچھے آخرت کو ٹھکرا دیا وہ بازی ہار گیا...... ہار گیا بازی۔

آج کسی پہ رونے والا کوئی نہ رہا......

آج کسی کو دفن کرنے والا کوئی نہ رہا......

آج کسی کو کفن پہنانے والا کوئی نہ رہا......

آج کوئی مرنے والوں پہ ماتم کرنے والا نہیں......

آج جائیدادوں کے چھن جانے پہ کوئی کیس کرنے والا نہیں۔

آج دربار موجود ہیں...... درباری کوئی نہیں......

تخت موجود ہیں...... تخت نشین کوئی نہیں......

شاہی موجود...... شاہ کوئی نہیں......

کاسہ گدائی موجود ہے...... گداگر کوئی نہیں......

کیا قبر کا اندھیرا بھول گئے

تو کیا ہوگا اس دن...... جن بچوں کی خاطر یا جس نفس کی خاطر اللہ سے بغاوت کی کہ اٹھا نہیں جاتا...... آیا نہیں جاتا...... گرمی بڑی ہے...... سردی بڑی ہے...... اندھیرا بہت ہے......

......کیا قبر کے اندھیرے یاد نہیں ہیں؟

......کیا قبر کی گرمی یاد نہیں ہے؟

......کیا جہنم کی آگ بھول گئے؟

......کیا جہنم کے عذاب بھول گئے؟

......کیا جنت کی نعمتیں بھول گئے؟

......وہ اللہ کا کلام بھول گئے؟

......وہ اللہ کا دیدار بھول گئے؟

......وہ اللہ سے ملاقات بھول گئے؟

......وہ محبوب خدا کی محفل بھول گئے؟

یہ کیسا اسلام ہے؟ یہ کیسے پتھر دل ہیں...... جو کمانے میں تو ایسے مست ہوئے...... کہ ہوش نہیں...... اور جب اللہ بلائے...... تو ایسے غافل ہو جائیں...... نہ بوڑھے...... اور جوان کو ہوش آئے...... نہ کسی عورت کو ہوش آئے...... نہ کسی مرد کو ہوش آئے...... نہ بازار بند ہوں گے۔

میرے بندے! تو مجھے کیوں غصہ دلاتا ہے؟

اللہ کو راضی کرنا اپنی زندگی کا کام بناؤ...... اللہ راضی ہو گیا...... تو سارے کام بن گئے...... اللہ تعالیٰ ناراض ہو گیا...... تو یہ جہاں میں کچھ دن اللہ تعالیٰ دے دیتا ہے......

کچھ وقت کے لئے مل جاتا ہے...... اللہ کافر کو بھی دیتا ہے مسلمان کو بھی دیتا ہے...... لیکن موت کے بعد بہت بڑی تباہی آنے والی ہے...... جس کو انسان برداشت نہیں کر سکتا...

﴿یا ابن آدم لا تتحمل سخطی ولا تطیق عذابی فتعصینی﴾

میرے بندے! میری نافرمانی کرنے سے پہلے سوچ لینا کہ تم میں طاقت نہیں کہ تیرا جسم آگ برداشت کر سکو...... تم میں طاقت نہیں کہ میرے غصے کو برداشت کر سکے..

گانے سننے سے پہلے سوچ لینا...... اس میں دوزخ کا پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا..

کسی کی بیٹی پر نظر اٹھانے سے پہلے سوچ لینا اس میں آگ کے کیل اتار دیے جائیں گے......

سود کھانے سے پہلے سوچ لینا...... کہ پیٹ کے اندر سانپ اور بچھو ڈال دیے جائیں گے...... پیٹ کے اندر سانپ چلے جائیں گے...... اندر بچھو چلے جائیں گے...... جو سود کھانے والے کو اندر سے کاٹیں گے...... وہ باہر سے کاٹتا ہے تو چالیس سال تڑپتا رہتا ہے......اور جس کے پیٹ کے اندر سانپ چلا جائے گا...... بچھو چلا جائے گا اور اس کا پیٹ ہوگا...... جیسے یہ پہاڑ ہے...... اتنا بڑا پیٹ ہوگا...... وہ سانپوں سے بھرا ہوا ہوگا...... وہ بچھوؤں سے بھرا ہوا ہوگا...... وہ اس کو کاٹیں گے...... اور اس کو بچانے والا کوئی نہیں ہوگا...

میں تجھ سے غافل نہیں ہوں

تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میری ناراضگی...... میری نافرمانی کرنے سے پہلے سوچ لو اگر تم نے آنا تو میرے پاس ہی ہے......

......﴿ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظلمون﴾

ان سے کہہ دو کہ میں غافل نہیں ہوں......

﴿ انما یؤخرهم لیوم تشخص فیه الابصار ﴾......

میں انہیں مہلت دے رہا ہوں...... جس دن آنکھیں پھٹ جائیں گی...... اس دن تک کے لئے مہلت ہے۔

بنگلے بنانے والوں سے اللہ کی ناراضگی

آج کے لوگ کماتے کماتے جب بال سفید ہو جاتے ہیں...... تو وہ اونچے اونچے بنگلے کھڑے کر کے اپنی ساری دولت کو برباد کر کے دکھاتے ہیں...... کہ ہم بڑے بن گئے...... اللہ تعالیٰ جس کے مال کو برباد کرنے کا ارادہ کرتا ہے...... اور اللہ تعالیٰ جس کے مال کو مردود کرنے کا ارادہ کرتا ہے...... اس کے مال سے بنگلے بنواتا ہے...... اور اس کے مال سے بڑے بڑے محل بنواتا ہے...... اور حدیث میں آیا ہے کہ اللہ جس کے مال کو ٹھکراتا ہے...... اسے گارے مٹی میں لگا کر محلات بنواتا ہے...... صحابہؓ نے محلات نہیں بنائے......

......فاطمہؓ کا گھر کوئی نہیں تھا......

......علیؓ کا گھر کوئی نہیں تھا......

......ام سلمہؓ کا گھر کوئی نہیں تھا......

......عائشہؓ کا گھر کوئی نہیں تھا......

لیکن ان کی محنت سے سارے عالم میں ایمان پھیل رہا تھا...... اور سارے عالم میں دین پھیل رہا تھا...... اور سارے عالم میں دین وجود میں آ رہا تھا...... اور ان کا یہ جذبہ بن گیا تھا...... کہ ہمیں تو بس اللہ کے نام پر مرنا ہے...... اور اللہ کے دین کو دنیا میں زندہ کرنا ہے...... ہمارا اور کوئی کام نہیں ہے...... باپ بیٹوں کو کہتے تھے...... جاؤ بیٹا اللہ کے نام پر مرو ہم بھی تمہارے ساتھ جنت میں جائیں گے...... مائیں کہتی تھیں...... جا بیٹا قربان ہو جا...... آج کسی ماں کا یہ جذبہ ہے...... کہ اس کا بیٹا اس کے سامنے مرے؟ ہر ماں کی کتنی ہی گزری کیوں نہ ہو...... وہ یہ کہتی ہے کہ میرا جنازہ میرا بیٹا اٹھائے...... میرے

سامنے میرا بیٹا نہ مرے...... لیکن صحابہ کی عورتیں وہ مائیں تھیں...... جن کا جذبہ تھا...... کہ ہمارے بیٹے قربان ہو جائیں۔

بخاری میں ہے...... صحابی بشیرؓ فرماتے ہیں...... میں اپنی ماں کے ساتھ ہجرت کر کے آیا...... والدہ کا انتقال ہو گیا...... اکیلا معصوم بچہ باپ حضور اکرم (ﷺ) کے ساتھ ایک غزوے میں چلے گئے...... وہ وہاں شہید ہو گئے جب لشکر واپس آیا تو فرماتے ہیں میں اپنے باپ کے استقبال کیلئے مدینہ سے باہر ایک چٹان پر بیٹھ گیا...... کہ یہاں سے لشکر گزرے گا تو باہر نکل کر اپنے باپ کا استقبال کروں گا...... تو اسے کیا خبر کہ باپ کے ساتھ کیا ہو چکا...... جب سارا لشکر گزر گیا...... اور باپ کو نہیں دیکھا...... وہ تو شہید ہو گئے تھے......

تو چٹان سے اترے اور دوڑتے ہوئے حضور اکرم (ﷺ) کے سامنے کھڑے ہو گئے...... آپ بھی کھڑے ہو گئے...... پوچھا یا رسول اللہ (ﷺ) میرے باپ نے کیا کیا۔

تو حضرت بشیرؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم (ﷺ) نے دوسری طرف منہ پھیر لیا...... میں رویا اور سامنے آیا تو میں نے پھر کہا......

یا رسول اللہ (ﷺ)! میرے باپ کا کیا بنا؟ آپ (ﷺ) کی آنکھوں میں پانی بھر آیا اور آپ رونے لگے...... میں آپ (ﷺ) کی ٹانگوں سے لپٹا...... اور رویا اور میں نے کہا یا رسول اکرم (ﷺ)...... میری ماں رہی اور نہ باپ رہا...... یا رسول اکرم (ﷺ)......

یہ حقوق العباد ظاہر ہو گئے...... آج کی ہماری سوچ کے مطابق...... یہاں سے صاحب شریعت (ﷺ) نے حضرت بشیرؓ کو اٹھا لیا اور سینے سے لگا لیا اور ارشاد فرمایا......

......﴿ یا بشیر اما ترضی ان یکون عائشه امك و انا ابوك (او کما قال) ﴾......

بشیر کیا تو اس پر راضی ہے کہ اللہ کا رسول تیرا باپ بن جائے اور حضرت عائشہ تیری ماں بن جائے...... تو حضرت بشیر فرمانے لگے...... یا رسول اکرم (ﷺ) میں راضی ہوں میری مراد پوری ہو گئی......

جوانی کی عبادت

صدیاں گزر گئیں کہ ہم نے ختم نبوت کا کام چھوڑ دیا...... بھول گئے اور پھر یہ بھی بھول گئے...... آج اس امت کا آدمی بوڑھا ہو جائے...... اللہ کو اس کی ادا اسے پسند اس امت کا آدمی جوان ہو...... اطاعت میں ہو...... اللہ کو ادا پسند...... وہ جوان جو اپنی جوانی کو پاک دامنی سے گزارے...... عبادت میں گزار دے...... تو عرش کے سائے ... جائے...... اور بوڑھا ہو جائے...... داڑھی سفید ہو جائے تو اللہ اس کو عذاب دیتے شرماتے ہیں...... کیسے اس امت کے اللہ نے لاڈ برداشت کئے ہیں......

یحییٰ بن اکثمؒ کی قابل رشک موت

یحییٰ بن اکثم کا انتقال ہوا...... محدث ہیں...... خواب میں ملے...... پوچھا ... ہوا...... کہا اللہ نے پوچھا او بدکار بوڑھے! تو نے یہ کیا...... تو نے یہ کیا...... آگے میں نے کہا...... اے اللہ میں نے تیرے بارے میں یہ حدیث نہیں سنی...... علم کی شان دیکھو ... کے سامنے بھی حدیث بیان ہو رہی ہے......

حضرت عائشہ نے بتایا...... انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا...... ان کو جبرائیل علیہ السلام نے بتایا...... جبرائیل کو یا اللہ آپ نے بتایا کہ

جب کوئی مسلمان بوڑھا ہو جاتا ہے تو عذاب دیتے شرماتا ہوں...... اور میں اسلام میں بوڑھا ہوا ہوں...... تو اللہ نے مجھے اس پر معاف کر دیا...... اس امت کو عزت ملی ...... کیونکہ یہ گھروں کو چھوڑ کر نکلتے ہیں......

صحابہ کی قبریں بنتی گئیں اور دین پھیلتا گیا

ایک صحابیؓ کی قبر پر ہماری جماعت گئی تو ان کی قبر کے اوپر حدیث لکھی ہوئی تھی

گھر تشریف لے گئے...... تو ان کی چھوٹی بچی...... آپ سے لپٹ کر رونے لگی...... تو آپ بھی رونے لگے...... سعد ابن عبادہ نے پوچھا یا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیسا رونا ہے...... تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ رونا ایک حبیب کا حبیب کے لئے ہے...... آپ نے زید کو بیٹا بنایا ہوا تھا...... فرمایا اللہ کے راستے میں نکلتے ہوئے وہ چھوٹا بچہ چھوڑ کر گئے تھے......

آج توبہ کر کے اٹھو...... حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کو سیکھنے کے لئے اٹھو...... اس کو سیکھنے کے لئے وقت دو...... اس کو سیکھنے کے لئے پھرو۔

21 آدمیوں کو نبی ﷺ کا نام ہی معلوم نہ تھا

اور ہمارا نبی (ﷺ) آخری ہے...... اس کے بعد کوئی نبی نہیں...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ساری دنیا کے انسانوں تک پہنچانا ہم پر فرض ہے...... جب فرائض مٹ رہے ہیں تو تبلیغ فرض ہو جاتی ہے...... جب فرائض مٹ رہے ہوں تو تبلیغ فرض ہوتی ہے..

ارے! میں تمہیں کیا بتاؤں...... کسی گاؤں کا قصہ نہیں سنا رہا...... ملتان اپنے ضلع کا قصہ سنا رہا ہوں...... نویں شہر کی بھر پور آبادی میں فٹ پاتھ پر کھڑے ہو کر ہمارے ایک ساتھی نے اکیس آدمیوں سے پوچھا: بھائی ہمارے نبی (ﷺ) کا نام کیا ہے؟ انہیں نے کہا...

سائیں میں کوں پتہ کائیں نیں (مجھے پتہ نہیں......)

صرف دو آدمیوں نے بتایا...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

جو جانتے ہیں...... ان کا گھر میں بیٹھنا آج جرم عظیم ہے...... اس کی معافی نہیں ہے......

میں نے خود ایک گاؤں میں بیس لڑکوں سے پوچھا...... ہمارے نبی (ﷺ) کا نام کیا ہے؟ کہا...... جی پتہ کوئی نہیں...... پتہ کوئی نہیں۔

میرے بھائیو! اللہ کے واسطے! اس پیغام حق کو لیکر پھرو۔

...... ﴿وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین﴾ ......

اللہ کے نافرمانوں کا عبرتناک انجام

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُه وَنَسْتَعِيْنُه وَنَسْتَغْفِرُه وَنُؤمِنُ بِه وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْه .. وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا .. مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَه وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَه .. وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَه لَا شَرِيْكَ لَه وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُه وَرَسُوْلُه .....

اَمَّا بَعْدُ... فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ... بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ... قُلْ هٰذِه سَبِيْلِيْ اَدْعُوْا اِلَى اللّٰه ... عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ... وَسُبْحٰنَ اللّٰه وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ... وَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم... يَا اَبَا سُفْيَانَ جِئْتُكُمْ بِكَرَامَةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة

میرے بھائیو!

اللہ تعالیٰ نے یہ جہاں نہ بے کار بنایا...... نہ باطل بنایا...... نہ کھیل کود کیلئے بنایا...... پھر ہمیں بھی نہ بے کار بنایا...... نہ ہمیں چھوڑ دیا...... کہ جو مرضی کرو...... نہ بالکل آزاد اختیار دیا ہے...... خبر دی ہے...... ولا تحسبن الله غا فلا عما يعمل الظالمون ...... تمہارے ظلم سے...... تمہارا رب غافل نہیں ...... ظالم ظلم کر رہا ہے...... کوئی [illegible] نہیں...... کیا اس اندھیرے میں کوئی ہے...... نہیں...... نہیں...... اس اندھیرے میں کوئی نہیں ہے...... دنیا اور آخرت سنسان ہو رہا ہے...... لیکن دیکھنے والا دیکھ رہا ہے...... ایک دن تیری گردن کو مروڑ دے گا...... سارے بل نکل جائیں گے...... پھر انسان جو [illegible] اعمال کرتا ہے...... ان سب کی اللہ خبر دے رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز بھی چھپی ہوئی نہیں

کمرے میں بند ہو گیا...... کنڈیاں لگا دیں...... پردے لگا دئے...... کہ اب تو کوئی نہیں دیکھ رہا...... ایسے تو کوئی نہیں دیکھ رہا...... اب اس کو اللہ نے خبر دی...... ما يكون من النجوى ثلثه الا هو رابعهم ...... تم تین بیٹھے ہوئے ہو...... تو چوتھا اللہ ہے...... ولا خمسة الا هو سادسهم ...... تم پانچ ہو...... تو چھٹا اللہ ہے...... ولا ادنیٰ من ذلك ...... اس سے تھوڑے ہوں ...... پانچ...... چار...... تین...... دو...... ایک...... ولا اکثر...... پانچ سے پانچ ہزار ہوں...... الا هو معهم اين ما كانو ...... تمہارا رب تمہارے ساتھ ہے...... ثم ينبئهم بما عملوا ...... پھر جو کچھ تم نے کیا...... ایک دن تمہیں بتلا دے گا...... کہ یہ کیا تھا تم نے...... پھر اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں......

واسروا قولكم...... آہستہ بولو...... اور اجهروا به زور سے بولو...... انه عليم بذات الصدور ...... وہ تمہارے دل کے اندر کو بھی جانتا ہے...... و نعمل ما توسوس به نفسه ...... کچھ باتیں ایسی ہیں...... جو آدمی اپنے دل ہی دل میں کرتا ہے...... اس کو وہ خود بھی نہیں سنتا...... نہ اس کے کان سنتے ہیں...... تو پرایا کیسے سنے گا...... وہ تو کوئی نہیں سن رہا......

اس کو حدیث النفس کہتے ہیں...... اور اس کو اخفاء کہتے ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ یہ کہہ رہے ہیں...... کہ یہ جو تم اپنے آپ سے باتیں کرتے ہو...... میں اس کو بھی سنتا ہوں...... اب اللہ سے کوئی بات کیسے چھپے...... خیال میں بھی نظر یوں اٹھی...... یا یوں اٹھی کہ...... فرشتوں کو بھی یہ پتہ نہیں چلتا...... کہ یہ بدنظر ہے...... یا اچھی ہے...... یا برائی کی نظر سے دیکھا...... یا نیک نظر سے دیکھا...... کسی کو عزت سے دیکھا...... کسی بھی چیز کو دیکھا...... فرشتوں کو بھی پتہ نہیں چلتا...... ذہن میں جو باتیں گھوم رہی ہیں...... جس کے ساتھ چالاک بنتے ہیں......

اللہ تعالیٰ اس کو الگ سمجھا رہا ہے۔

اللہ سے کائنات کا ایک ذرہ بھی نہیں چھپا ہوا

......یعلم خائنة الاعین ...... کہ تمہاری نظر غلط ہوئی...... تیرے رب نے اس کو بھی دیکھ لیا...... وما تخفی الصدور ...... نظر کے غلط ہونے سے دل میں غلط خیال آیا ...... اس کو بھی اللہ نے دیکھ لیا...... اور پکڑ لیا...... جو کچھ انسان کر رہا ہے...... ویعلم ما جرحتم بالنہار ...... دن میں جو کچھ تم کرتے ہو...... اللہ جانتا ہے...... صرف دن میں کرنے کو...... رات کو نہیں......

﴿سواء منکم من اسر القول ومن جهر به ومن هو مستخف بالیل وسارب بالنهار ه له معقبات من بین یدیه ومن خلفه یحفظونه من امر الله﴾

کہ یہ نہیں کہ روشنی ہوگی...... تو اللہ کو پتہ چلے گا...... یا لاؤڈ اسپیکر کا اعلان ہوگا...... اللہ کو پتہ چلے گا...... اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرما رہے...... کہ تم زور سے بولو...... تم آہستہ بولو...... بلکہ اللہ نے وہ سب کچھ سنا...... جو تم نے دن میں کہا...... اللہ نے وہ سب کچھ دیکھا...... جو تم نے رات کو کیا...... اللہ نے دیکھا...... مستخف بالیل ...... رات تو چھپی ہوئی ہے...... وسارب بالنہار...... دن میں کر رہا ہے...... اللہ پاک کے ہاں رات کا اندھیرا...... اور دن کی روشنی برابر ہے...... اللہ تعالیٰ کے لئے اندر کمرے میں آدمی اکیلا...... اور ایک لاکھ کا مجمع برابر ہے...... اللہ کے لئے سمندر کے نیچے کی دنیا...... اور عرش کی دنیا اوپر برابر ہے...... جیسے وہ جبرائیل کو دیکھ رہا ہے۔

اسی طرح...... اس زمین پر چلنے والی چیونٹیوں کو بھی دیکھ رہا ہے...... اور وہ جبرائیل ...... اسرافیل...... میکائیل کی بھی سنتا ہے...... اور سمندر میں تیرنے والی مچھلیوں کی بھی سنتا ہے...... اور وہ اپنی جنت کو اپنے سامنے دیکھ رہا ہے...... اس کے سامنے دور......

قریب برابر ہے...... بلکہ دور قریب کچھ نہیں...... سارا ہی قریب ہے...... وہ اپنی ذات میں اتنا دور ہے...... کہ...... لا تدرکه العیون ...... کہ آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں...... پھر آنکھ تو بس یہاں تک دیکھتی ہے...... لا تخالطه الظنون ...... کہ آدمی خیال کرے...... یا تصور کرے...... پھر اس کو بھگائے...... دوڑائے ...... اللہ تعالیٰ یہی کہتا ہے...... کہ تمہارا خیال بھی اللہ تک نہیں پہنچ سکتا ہے...... بھئی جب اللہ اتنا دور ہو گیا...... تو کام کیسے بنے گا...... تو یوں ارشاد فرمایا...... اس کا اوپر ہونا...... اسے تم سے دور نہیں کرتا......

...... نحن اقرب الیه من حبل الورید ...... وہ تمہاری شہ رگ سے زیادہ تمہارے قریب ہے...... تو سارا جہاں اس کے سامنے برابر ہے...... ظالم ظلم کر رہا ہے...... مظلوم ظلم سہہ رہا ہے...... عادل عدل کر رہا ہے...... اور ظالم ظلم کر رہا ہے...... دیانت دار دیانت سے چل رہا ہے...... بددیانت بددیانتی کر رہا ہے...... سچا سچ بول رہا ہے...... جھوٹا جھوٹ بول رہا ہے...... زانی زنا کر رہا ہے...... پاک دامن اپنی عزت کے ساتھ چل رہا ہے...... حرام کھانے والا حرام میں چل رہا ہے...... حلال کھانے والا...... اپنی ضرورتوں میں پس رہا ہے۔

میرے بھائیو!

اپنے اعمال درست کر لو ورنہ! اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جگہ جگہ ...... پچھلی قوموں کا تذکرہ کیا ہے...... اس کا مقصد...... قصہ کہانیاں بیان کرنا نہیں ہے...... بلکہ انہیں تنبیہ کرنا ہے...... کہ اپنی حرکتوں کو درست کر لو...... ورنہ تمہارا بھی ایسا ہی انجام نہ ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے...... ایک قوم تم سے پہلے آئی...... نوح علیہ السلام کی انہوں نے زمین کو کفر سے بھر دیا...... وہ میرے نبی سے کہنے لگے......

......﴿فاتنا بما تعدنا ان کنت من الصادقین﴾......

وہ عذاب لاؤ جس سے تم ہمیں ڈراتے تھے...... اور وہ عذاب لاؤ...... جس کا تم

نے وعدہ کیا ہوا ہے پھر ہمارا دن آیا...... ففتحنا ابواب السماء...... بماء منہمر و فجرنا
الارض عیونا فالتقی الماء...... علی امر قد قدر...... فجرنا الارض عیونا
ہم نے پوری زمین کو چشمہ بنادیا، روئیں روئیں سے پانی ابلنے لگا اور آسمان سے
پانی گرا...... زمین سے اپنا اگلا...... اور ساری کائنات میں وہ پانی پھیلا......

اپنے ہی پیشاب میں ڈوب گئے

ایک تفسیر میں...... میں نے پڑھا...... کہ اگر اللہ تعالیٰ اس دن کسی پہ رحم کرتا......
تو ایک عورت پر رحم کرتا...... جو بچے کو لے کے بھاگ رہی تھی کہ کوئی جائے پناہ ملے
اور میں بچ جاؤں...... اور وہ بھاگتے بھاگتے...... ایک اونچے پہاڑ پر چڑھی
جس سے اونچا پہاڑ کوئی نہیں تھا...... پیچھے سے پانی آیا اس نے پہاڑ کو جو ڈبویا
پھر اس کے پاؤں پر چڑھا...... پھر اس کے سینے پر آیا...... پھر اس نے بچے کو اوپر کرلیا
پھر اس کی گردن تک آیا...... تو اس نے بچے کو یوں اپنے سر سے اوپر کرلیا......
شاید بچہ بچ جائے.. پر پانی کی موج نے.. نہ بچے چھوڑے.. نہ بڑے چھوڑے..
سب کو برابر کردیا...... یہاں تک کہ نوح کے اپنے بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے ان کے
سامنے غرق کردیا......

...... وحال بینہما الموج فکان من المغرقین...... تین آدمی ایک غار میں
چھپ گئے......

اور اوپر سے پتھر رکھ لیا...... کہ یہاں پانی نہیں آئے گا...... چاروں طرف جو پانی کا
تماشا دیکھا...... تو اندر بیٹھ گئے...... تھوڑی دیر میں تینوں کو تیز پیشاب آیا...... اور
ہو کر پیشاب کرنے بیٹھے...... اللہ نے پیشاب کو جاری کردیا...... اور وہ پیشاب کرتے
کرتے...... اپنے ہی پیشاب میں غرق ہو کے مر گئے...... جو کام قوم نوح کرتی تھی وہ
آج ہو رہے ہیں...... ساری دنیا میں ہو رہے ہیں......

قوم عاد کی ہلاکت

قوم عاد کوئی بڑی طاقتور یہاں تک کہ للکارنے لگے...... من اشد منا قوۃ...... کوئی
ہے ہم سے بڑا طاقتور تو لاؤ نا...... ہمیں کس سے ڈراتے ہو؟...... ان نقول الا اعتراک
بعض الھتنا بسوء...... ہمارے خدا نے تیری عقل خراب کردی ہے...... ہم سے بڑا
کوئی طاقتور نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا...... ﴿اولم یروا ان الله الذی خلقھم ھو
اشد منھم قوۃ﴾......

اے ہودا! انہیں بتاؤ جس نے تمہیں پیدا کیا وہ تم سے زیادہ طاقتور ہے......
تو جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ حجت پوری ہوئی...... اور وہ اپنے تکبر میں بڑھتے
رہے...... نافرمانی میں بڑھتے رہے...... تو اللہ تعالیٰ نے عذاب کا دروازہ کھولا...... قحط آگیا......
انسان ایسے بھوکے...... اور وہ انسان ہماری طرح تو نہیں تھے...... بلکہ چالیس
ہاتھ قد ہوتا تھا...... تیس ہاتھ قد ہوتا تھا...... آٹھ سو سال...... نو سو سال عمر ہوتی تھی...... نہ
بوڑھے ہوتے تھے......

نہ بیمار ہوتے تھے...... نہ دانت ٹوٹتے نہ کمزور ہوں...... نہ نظر کمزور ہو...... جوان
تندرست و توانا...... صرف موت آتی تھی...... اس کے علاوہ انہیں کچھ نہیں ہوتا تھا......
اب ان کو بھوک بھی زیادہ لگی...... اور وہ اپنی ضرورتوں کا غلہ بھی کھا گئے...... حلال
بھی کھا گئے...... حرام بھی کھا گئے...... پھر کتے بھی کھا گئے...... بلے بھی کھا گئے......
گدھے بھی کھا گئے...... جو چیز ہاتھ میں آئی...... سانپ بھی کھا گئے...... ہر چیز کھا گئے......
نہ بارش کا قطرہ گرا نہ زمین کا دانہ پھوٹا...... یہاں تک کہ درخت توڑ توڑ کے ان کے
پتے بھی چبا گئے...... قحط دور نہ ہوا۔

تو پھر انہوں نے ایک وفد بیت اللہ بھیجا...... کہ ہمیں بارش دو...... تو جب مصیبت
آتی تھی اوپر والے کو پکارتے تھے...... جب وہ کام کردیتا تھا...... پھر سرکش ہو جاتے تھے

......پھر انہیں پتھروں کو پوجتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے تین بادل سامنے کیے ......
آئی ...... ان میں سے ایک کا انتخاب کرو...... ایک سفید ...... ایک سرخ ...... ایک کالا
تو آپس میں کہنے لگے ...... سفید تو خالی ہوتا ...... سرخ میں ہوا ہوتی ہے ...... کالے
میں پانی ہوتا ہے ...... انہوں نے کہا ...... یہ کالا بادل چاہیے ......
آواز آئی کہ پہنچے گا ...... یہ واپس پہنچے ...... انہوں نے کہا بارش ہو گئی ...... تو پھر
ساری قوم اکٹھی ہوئی ...... تو اللہ نے وہ بادل بھیجا ...... ﴿فلما راوہ عارضا مستقبل
اودیتھم﴾

وہ بادل آیا کالا کہنے لگے ...... ھذا عارض ممطرنا ...... وہ دیکھو آئی بارش!
اللہ نے کہا ...... بل ھوما استعجلتم بہ ...... یہ بارش نہیں ہے ...... یہ وہ عذاب
ہے جو تم ہود سے کہتے تھے ...... کون ہے؟ ...... ہم سے بڑا ...... جو ہمیں کچھ کرے!
...... اب تیار ہو جاؤ ......

......﴿ریح فیھا عذاب الیم ...... تدمر کل شیء
بامر ربھا﴾ ......

اب دیکھو ...... کیسے تمہارا رب تمہیں اڑاتا ہے ...... ان کے گھروں کو ہوا نے اڑا
دیا ...... ان کو ہوا نے اڑا دیا ...... ساٹھ ساٹھ ہاتھ اونچے قد کے لوگ ...... اور تنکے کی
طرح ...... ہوا میں اڑ رہے تھے ...... ان کے سروں کو آپس میں ہوا ٹکرا رہی تھی ......
گھومتے تھے ...... سر ٹکراتے تھے ......
گھومتے تھے ...... سر ٹکراتے تھے ...... بعض لوگ بھاگ کے ...... غاروں میں چھپ
گئے ......

تو ہوا کا بگولا ایسے زوردار طریقے کے ساتھ غار کے اندر جاتا ...... اور پھر ایک دھماکے
ساتھ ان کو باہر نکالتا پھر ان کو ہوا میں اچھال دیتا ...... گیند کی طرح ...... پھر ان کے سر آپس
میں ٹکراتے ......

ان کی کھوپڑیاں پھٹ گئیں ...... اور ان کے بھیجے ان کے چہروں پر نکل آئے ...... او
پھر اللہ نے الٹا کے ان کو زمین پر مارا ...... سر الگ ہو گیا ...... دھڑ الگ ہو گیا ......
پھر اللہ نے للکار کے پوچھا ...... ﴿فھل تری لھم من باقیہ ...... کوئی ہے باقی تو
بتاؤ﴾ ......
کہ اس کا بھی صفایا کر دوں ...... کوئی نظر نہ آیا ...... سب کو اللہ نے مٹایا ...... جو کام
قوم عاد کرتی تھی ...... وہ کام آج فیصل آباد میں ہو رہے ہیں ......

قوم ثمود کی نافرمانی اور عذاب

پھر ایک قوم ثمود آ گئی ...... انہوں نے سنا تھا ...... کہ عاد کو ہوا نے اڑا دیا تھا ...... تو
انہوں نے پہاڑ کے اندر گھر بنا لیے ...... کہ اندر کون ہمیں کچھ کہے گا ...... اندر تو ہوا جا ہی
نہیں سکتی ...... جائے گی بھی تو کہاں تک اندر جائے گی ...... نافرمانی نہیں چھوڑی ......
اکیلے کام کو چل پڑے ...... تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہوا نہیں بھیجی ...... ایک فرشتہ آیا ......
مکرو مکرا ...... انہوں نے ...... مکر کیا ...... ومکرنا مکرا ...... ہم نے ان کے
مکر کو توڑ دیا ...... فانظر کیف کان عاقبہ مکرھم ...... آج ان کا انجام دیکھو ......
انا دمرنھم وقومھم اجمعین ...... فتلك بیوتھم خاویہ بما ظلموا ...... ان فی
ذالك لآیہ لقوم یعلمون ...... وانجینا الذین امنو کانوا یتقون ...... اللہ تعالیٰ
نے کہا ...... کہ یہ دیکھو ...... ایک فرشتہ آیا ...... اس نے چیخ ماری ...... اور ان کے کلیجے پھٹ
گئے ...... چہرے نیلے اور ...... کالے ہو گئے ...... اور ساری قوم کو اللہ آن کی آن میں
ہلاک کر دیا ......

قوم شعیب کا دہشتناک انجام

پھر اس پر قوم شعیبؑ کا اللہ نے قصہ سنایا ...... یہ تاجر قوم تھی ...... فیصل آباد کے
بازاروں میں جو ناپ تول میں کمی ہے ...... وہ وہاں ہو رہی تھی ...... جو جھوٹ ہے ...... وہ

نے وعدہ کیا ہوا ہے پھر ہمارا دن آیا...... ففتحنا ابواب السماء ...... بماء منھمر
الارض عیونا فالتقی الماء ...... علی امر قد قدر...... فجرنا الارض عیونا
ہم نے پوری زمین کو چشمہ بنا دیا، روئیں روئیں سے پانی ابلنے لگا اور آسمان سے
پانی گرا...... زمین سے اپنا نکلا...... اور ساری کائنات میں وہ پانی پھیلا...

اپنے ہی پیشاب میں ڈوب گئے

ایک تفسیر میں...... میں نے پڑھا...... کہ اگر اللہ تعالیٰ اس دن کسی پہ رحم کرتا...
تو ایک عورت پر رحم کرتا...... جو بچے کو لے کے بھاگ رہی تھی کہ کوئی جائے پناہ ملے
اور میں بچ جاؤں...... اور وہ بھاگتے بھاگتے...... ایک اونچے پہاڑ پر چڑھی
جس سے اونچا پہاڑ کوئی نہیں تھا...... پیچھے سے پانی آیا اس نے پہاڑ کو جوڑ بویا
پھر اس کے پاؤں پر چڑھا...... پھر اس کے سینے پر آیا...... پھر اس نے بچے کو اوپر کرا
پھر اس کی گردن تک آیا...... تو اس نے بچے کو یوں اپنے سر سے اوپر کر لیا......
شاید بچہ بچ جائے.. پر پانی کی موج نے.. نہ بچے چھوڑے.. نہ بڑے چھوڑے
سب کو برابر کر دیا...... یہاں تک کہ نوح کے اپنے بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے ان کے
سامنے غرق کر دیا......

...... وحال بینھم الموج فکان من المغرقین...... تین آدمی ایک غار میں
چھپ گئے......

اور اوپر سے پتھر رکھ لیا...... کہ یہاں پانی نہیں آئے گا...... چاروں طرف جو ہل
تماشا دیکھا...... تو اندر بیٹھ گئے...... تھوڑی دیر میں تینوں کو تیز پیشاب آیا...... اور
ہو کر پیشاب کرنے بیٹھے...... اللہ نے پیشاب کو جاری کر دیا...... اور وہ پیشاب کر
کرتے...... اپنے ہی پیشاب میں غرق ہو کے مر گئے...... جو کام قوم نوح کرتی تھی
آج ہو رہے ہیں...... ساری دنیا میں ہو رہے ہیں......

قوم عاد کی ہلاکت

قوم عاد کوئی بڑی طاقتور یہاں تک کہ للکارنے لگے...... من اشد منا قوۃ...... کوئی
ہے ہم سے بڑا طاقتور تو لاؤ نا...... ہمیں کس سے ڈراتے ہو؟...... ان نقول الا اعتراک
بعض الھتنا بسوء...... ہمارے خدا نے تیری عقل خراب کر دی ہے...... ہم سے بڑا
کوئی طاقتور نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا...... ﴿اولم یروا ان اللہ الذی خلقھم ھو
اشد منھم قوۃ﴾......

اے ہود! انہیں بتاؤ جس نے تمہیں پیدا کیا وہ تم سے زیادہ طاقتور ہے......
تو جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ حجت پوری ہوئی...... اور وہ اپنے تکبر میں بڑھتے
رہے...... نافرمانی میں بڑھتے رہے...... تو اللہ تعالیٰ نے عذاب کا دروازہ کھولا...... قحط آ گیا...
انسان ایسے بھوکے...... اور وہ انسان ہماری طرح تو نہیں تھے...... بلکہ چالیس
ہاتھ قد ہوتا تھا...... تیس ہاتھ قد ہوتا تھا...... آٹھ سو سال...... نو سو سال عمر ہوتی تھی...... نہ
بوڑھے ہوتے تھے......

نہ بیمار ہوتے تھے...... نہ دانت ٹوٹتے نہ کمزور ہوں...... نہ نظر کمزور ہو...... جوان
تندرست و توانا...... صرف موت آتی تھی...... اس کے علاوہ انہیں کچھ نہیں ہوتا تھا......
اب ان کو بھوک بھی زیادہ لگی...... اور وہ اپنی ضرورتوں کا غلہ بھی کھا گئے...... حلال
بھی کھا گئے...... حرام بھی کھا گئے...... پھر کتے بھی کھا گئے...... بلے بھی کھا گئے......
چوہے بھی کھا گئے...... جو چیز ہاتھ میں آئی...... سانپ بھی کھا گئے...... ہر چیز کھا گئے......
پر نہ بارش کا قطرہ گرا نہ زمین کا دانہ پھوٹا...... یہاں تک کہ درخت توڑ توڑ کے ان کے
پتے بھی چبا گئے...... قحط دور نہ ہوا۔
تو پھر انہوں نے ایک وفد بیت اللہ بھیجا...... کہ ہمیں بارش دو...... تو جب مصیبت
آتی تھی اوپر والے کو پکارتے تھے...... جب وہ کام کر دیتا تھا...... پھر سرکش ہو جاتے تھے

...... پھر انہیں پتھروں کو پوجتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے تین بادل سامنے کیئے ...... آواز آئی ...... ان میں سے ایک کا انتخاب کرو ...... ایک سفید ...... ایک سرخ ...... ایک کالا ......

تو آپس میں کہنے لگے ...... سفید تو خالی ہوتا ...... سرخ میں ہوا ہوتی ہے ...... کالے میں پانی ہوتا ہے ...... انہوں نے کہا ...... یہ کالا بادل چاہئے ......

آواز آئی کہ پہنچے گا ...... یہ واپس پہنچے ...... انہوں نے کہا بارش ہوگئی ...... تو پھر جب ساری قوم اکٹھی ہوئی ...... تو اللہ نے وہ بادل بھیجا ...... ﴿فلما راوہ عارضا مستقبل اودیتھم﴾

وہ بادل آیا کالا کہنے لگے ...... ھذا عارض ممطرنا ...... وہ دیکھو آئی بارش!

اللہ نے کہا ...... بل ھو ما استعجلتم به ...... یہ بارش نہیں ہے ...... یہ وہ عذاب ہے جو تم ہود سے کہتے تھے ...... کون ہے؟ ...... ہم سے بڑا ...... جو ہمیں کچھ کرے؟ ...... اب تیار ہو جاؤ ......

...... ﴿ریح فیہا عذاب الیم ...... تدمر کل شئی بامر ربہا﴾ ......

اب دیکھو ...... کیسے تمہارا رب تمہیں اڑاتا ہے ...... ان کے گھروں کو ہوا نے اڑا دیا ...... ان کو ہوا نے اڑا دیا ...... ساٹھ ساٹھ ہاتھ اونچے قد کے لوگ ...... اور تنکے کی طرح ...... ہوا میں اڑ رہے تھے ...... ان کے سروں کو آپس میں ہوا ٹکرا رہی تھی ...... وہ گھومتے تھے ...... سر ٹکراتے تھے ......

گھومتے تھے ...... سر ٹکراتی تھے ...... بعض لوگ بھاگ کے ...... غاروں میں چھپ گئے ......

تو ہوا کا بگولہ ایسے زوردار طریقے کے سات غار کے اندر جاتا ...... اور پھر ایک دھماکے ساتھ ان کو باہر نکالتا پھر ان کو ہوا میں اچھال دیتا ...... گیند کی طرح ...... پھر ان کے سر آپس میں ٹکراتے ......

ان کی کھوپڑیاں پھٹ گئیں ...... اور ان کے بھیجے ان کے چہروں پہ نکل آئے ...... اور پھر اللہ نے الٹا کے ان کو زمین پر مارا ...... سر الگ ہو گیا ...... دھڑ الگ ہو گیا ......

پھر اللہ نے للکار کے پوچھا ...... ﴿فهل ترى لهم من باقيه ...... کوئی ہے باقی تو دکھاؤ﴾ ......

کہ اس کا بھی صفایا کردوں ...... کوئی نظر نہ آیا ...... سب کو اللہ نے مٹایا ...... جو کام قوم عاد کرتی تھی ...... وہ کام آج فیصل آباد میں ہو رہے ہیں ......

قوم ثمود کی نافرمانی اور عذاب

پھر ایک قوم ثمود آگئی ...... انہوں نے سنا تھا ...... کہ عاد کو ہوا نے اڑا دیا تھا ...... تو انہوں نے پہاڑ کے اندر گھر بنالئے ...... کہ اندر کون ہمیں کچھ کہے گا ...... اندر تو ہوا جا ہی نہیں سکتی ...... جائے گی بھی تو کہاں تک اندر جائے گی ...... نافرمانی نہیں چھوڑی ...... اکیلے کام کو چل پڑے ...... تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہوا نہیں بھیجی ...... ایک فرشتہ آیا ...... مکرو مکرا ...... انہوں نے ...... مکر کیا ...... ومکرنا مکرا ...... ہم نے ان کے مکر کو توڑ دیا ...... فانظر كيف كان عاقبة مكرهم ...... آج ان کا انجام دیکھو ...... انا دمرنهم وقومهم اجمعين ...... فتلك بيوتهم خاوية بما ظلموا ...... ان فی ذلك لآية لقوم يعلمون ...... وانجينا الذين امنوا وكانوا يتقون ...... اللہ تعالیٰ نے کہا ...... کہ یہ دیکھو ...... ایک فرشتہ آیا ...... اس نے چیخ ماری ...... اور ان کے کلیجے پھٹ گئے ...... چہرے نیلے اور ...... کالے ہو گئے ...... اور ساری قوم کو اللہ آن کی آن میں ہلاک کر دیا ......

قوم شعیب کا وحشتناک انجام

پھر اس پر قوم شعیبؑ کا اللہ نے قصہ سنایا ...... یہ تاجر قوم تھی ...... فیصل آباد کے بازاروں میں جو ناپ تول میں کمی ہے ...... وہ وہاں ہو رہی تھی ...... جو جھوٹ ہے ...... وہ

وہاں چل رہا تھا...... اور دیکھا نہ دنیا یہ وہاں چل رہا تھا...... تو میں زیادہ ناپنے میں زیادہ یہ سارا کام جو کچھ ہو رہا ہے......

وہ وہاں ہوا...... اور بڑھتا گیا...... اور ساری دنیا کی تجارت انہوں نے اپنے قبضے میں کر لی...... اور شعیب نے کہا...... کہ بھائی اس سے باز آ جاؤ...... اوفوا الكيل ...... وزنوا بالقسطاس المستقيم ...... صحیح تولو...... صحیح...... ناپ تول میں کمی نہ کرو ...... جواب آیا......

اے شعیب تو مسجد میں بیٹھ جا...... ہمارے کاروبار میں دخل نہ دے...... یہ تیری نمازیں...... ہمیں کہتی ہیں...... کہ ہم باپ دادا کا طریقہ چھوڑ دیں...... اور ہم اپنے کاروبار تیرے طریقے پر کریں...... تو ہم تو تیرے ہو جائیں......

اگر کسی سے آپ کہیں کہ بھئی دیانت سے تجارت کرو...... تو کہے گا کہ مجھ سے تو بجلی کا بل بھی ادا نہیں ہو سکتا...... میں روٹی کہاں سے کھاؤں گا...... میں نے ایک تیل والے سے کہا...... تم ملاوٹ کیوں کرتے ہو؟...... اس نے کہا کہ اگر ملاوٹ کریں تو ایک ڈرم کے پیچھے ہیں پانچ سو روپے اور پانچ سو روپے میں تو کتنے دن گزر جاتے ہیں...... تو قوم شعیب نے کہا

...... اصلاتك تامرك ان نترك ما يعبد اباؤنا او ان نفعل في اموالنا ما نشاء...... اے شعیب اپنے گھر بیٹھ جا...... ہمیں تیری تبلیغ نہیں چاہیے...... ہمیں اپنا کاروبار کرنے دے۔

اللہ کے تین عذاب

تو اللہ تعالیٰ نے اس قوم پہ تین عذاب مارے...... جو پہلی کافر قومیں تھی...... ان پہ ایک ایک عذاب آیا...... یہ کافر کے ساتھ بددیانت تھے...... لوگوں کا حق بھی لوٹتے تھے...... اللہ نے ان پر تین عذاب مارے......

اخذتهم الرجفة...... زلزلہ......

اخذ الذين ظلموا الصيحة ...... چیخ ......

اخذهم عذاب يوم الظلة ...... انگاروں کی بارش......

ہماری جماعت شعیب علیہ السلام کی قوم کے علاقے میں گئی ہے وہ اتنا ٹھنڈا علاقہ ہے کہ جب ہم وہاں سے گزرے تو وہاں تقریباً تین تین فٹ برف پڑی ہوئی تھی ایسا ٹھنڈا علاقہ ہے۔

اللہ نے ایک گرم ہوا بھیجی...... وہ جھلس گئے...... تڑپ گئے...... آبلے پڑ گئے......

تو اس کے بعد ایک دم ہوا ٹھنڈی ہوئی...... تو سارے بھاگ کے باہر آئے......

کہ شکر ہے ٹھنڈی ہوا آئی...... اوپر سے بادل آیا...... کہا شکر ہے بادل آیا......

اس کے ساتھ ہی زمین میں زلزلہ آنا شروع ہوا...... اور اس کے اوپر فرشتے کی چیخ آئی..

اور اوپر وہ بادل کالا ایک دم سرخ ہو گیا...... پھر اس میں سے ایک دم بڑے بڑے انگارے برسے!

اور ساری شعیب علیہ السلام کی قوم کو...... اور مدین کی منڈی کو اللہ نے جلا کر راکھ کر دیا......

اگر یہ بازاروں والے توبہ نہیں کریں گے...... تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں ان منڈیوں پر بھی وہ انگارے نہ برس جائیں جو مدین کی قوم پہ برسے تھے...... اللہ تعالیٰ کی کسی سے رشتے داری کوئی نہیں ہے......

میرے بندے! تیری ایک ایک حرکت میرے سامنے ہے

میرے بھائیو اور بہنو! یہاں ہم آزاد نہیں ہیں...... افحسبتم انما خلقنكم عبثا ...... میرے بندو!...... تمہیں کیا ہو گیا ہے؟...... کیسے زندگی گزار رہے ہو؟...... کہ جیسے تمہیں آزاد پیدا کیا گیا ہے...... تم پر کوئی نگہبان نہیں ہے...... تمہیں خبر نہیں ہے کہ......

......﴿ما یلفظ من قول الا لدیه رقیب عتید﴾......

تمہاری زبان کا ہر بول میں لکھ رہا ہوں۔

......﴿بلی ورسلنا لدیهم یکتبون﴾......

میرے فرشتے تمہارے ہر بول کو لکھ رہے ہیں......

اور اللہ تعالیٰ کی کھلی کتاب ہمیں بتا رہی ہے...... کہ تمہارا ہر بول لکھا جاتا ہے......

......﴿یعلم خائنة الاعین﴾......

تمہاری آنکھ غلط دیکھتی ہے...... وہ بھی لکھا جاتا ہے......

﴿وما تخفی الصدور﴾......

تمہارے اندر غلط جذبات پیدا ہوتے ہیں...... وہ بھی لکھا جاتا ہے

﴿وما خلقنا السماء والارض وما بینهما لعبین﴾......

زمین و آسمان اور جو کچھ اس میں ہے...... میں نے کوئی کھیل کود کے لئے تو نہیں پیدا کیا......

......﴿لو اردنا ان نتخذ لهوا لا تخذنه من لدنا﴾......

اگر مجھے کھیل کا کوئی تماشہ بنانا ہی ہوتا اپنے پاس بناتا تمہیں پیدا میں نے اس لئے تھوڑا ہی کیا ہے۔

دل کو توڑنے والے اعمال بد

حدیث پاک میں ہے:

......﴿لا تجسسوا...... ولا تحاسدوا...... ولا تدابروا......

ولا تباغضوا﴾......

یہ پانچ اعمال ہیں...... جو دلوں کو توڑتے ہیں...... اور چھٹا ﴿ولا یغتب بعضکم بعضا﴾...... یہ چھ ہوئے...... اگر یہ چھ چیزیں نہ ہوں...... تو ایک نیو یارک میں

ین ہو جائیں...... تو کچھ بھی نہ ہوگا...... محبت ہی محبتیں ہوں گی...... اگر یہ چھ ہوں تو سارے کے سارے...... ایک ہی مصلے پر آ کے کھڑے ہو جائیں...... پھر بھی بغض و نفرتوں سے بھرے ہوئے ہوں گے......

﴿۱﴾ ﴿لا تجسسوا﴾...... کسی کے عیب تلاش نہ کیا کرو...... کسی برائیوں کی تانک جھانک نہ کیا کرو...... کہ کیا کرتا ہے کیا نہیں کرتا۔

﴿۲﴾ ﴿لا تحاسدوا﴾...... حسد نہ کیا کرو......

﴿۳﴾ ﴿لا تدابروا﴾...... کسی کو آگے بڑھتے ہوئے دیکھ کر...... اس کی ٹانگیں نہ کھینچا کرو...... اس پر رشک کریں...... کہ اللہ اور دیں...... اللہ اور دیں...... یا اللہ مجھے بھی دیں...... اور اس کو بھی دیں...... حسد مت کرو...... تجسس مت کرو۔

﴿۴﴾ ﴿لا یغتب﴾...... غیبت مت کرو...... بغض مت رکھو...... یہ چھ کام ہیں جب ہوں گے...... تو امت محبت سے محروم ہو جائے گی...... ساری امت آپس میں لڑ پڑے گی...... چاہے سب کے سب...... ایک ہی مصلے پر نماز کیوں نہ پڑھتے ہوں......

میرے بیٹے یاد رکھ! اللہ دیکھ رہا ہے

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی......

﴿یبنی انها ان تك مثقال حبة من خردل فتكن فی صخرة اوفی السموت اوفی الارض یات بها الله﴾ (سورۃ لقمان)

- ...... اے میرے بیٹے! یاد رکھنا گناہ کرو گے......
- ...... یا برائی کرو گے...... یا اچھائی کرو گے......
- ...... پہاڑ کے اندر چھپ کے کرو...... تو اللہ کو پتہ چل رہا ہے......
- ...... اور وہ رائی کے برابر...... برائی یا اچھائی ہے......
- ...... یا زمین کے اندر گھس جاؤ...... وہاں بیٹھ کر کرو

۞ ...... کہ کسی کو پتہ نہ چلے...... یا آسمان پر چڑھ کے کرو......

۞ ...... پھر بھی تیرا رب تجھے دیکھ رہا ہے......

۞ ...... یات بھا اللہ...... اللہ اسے ظاہر کردے گا......

۞ ...... لہٰذا اللہ کی ذات کو ہر وقت سامنے رکھ کر...... اس سے ڈرتے رہو......

ہم بے کار نہیں پیدا ہوئے

جنید بغدادیؒ کے پاس ایک آدمی آتا ہے...... کہ نصیحت فرمائیے...... تو جنید بغدادیؒ نے فرمایا...... بیٹا گناہ کرنا ہے...... تو وہاں چلا جا جہاں اللہ نہ دیکھتا ہو...... کہا اللہ تو ہر جگہ دیکھتا ہے...... تو فرمایا پھر گناہ کرنا ہی چھوڑ دے...... جب اللہ ہر جگہ دیکھتا ہے ...... تو توبہ کرلے۔

میرے بھائیو اور بہنو! اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے کار پیدا نہیں کیا...... نہ بے مقصد پیدا کیا ہے...... افحسبتم انما خلقنا کم عبس وانکم الینا لا ترجعون ...... تمہارا کیا خیال ہے...... کہ تم بے کار ہو...... اور میرے پاس آنے والے نہیں ہو...... اللہ تعالیٰ کا زبردست نظام میرے...... اور آپ کے گرد ہے......

۞ ...... زبان کی ہر حرکت...... آنکھوں کی حرکت......

۞ ...... کان کی سماعت...... دل میں آنے والے جذبات...... احساسات......

۞ ...... سب پر اللہ تعالیٰ کا زبردست پہرا ہے......

...... مایلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید ...... بولتے ہیں...... تو لکھا جاتا ہے ...... انا علیکم لحافظین ...... کراماً کاتبین...... سو رہے ہوں...... جاگ رہے ہوں...... کاروبار میں ہوں...... تنہائی میں ہوں...... دو نگہبان دائیں بائیں بیٹھے ہیں ...... جنہیں نہ کھانے کی ضرورت نہ سونے کی ضرورت...... نہ آرام کی ضرورت ...... ہماری ہر ہر حرکت پر کڑی نگاہ ہے......

آج جو کرنا ہے کرلے مگر کل!!!

﴿ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان عنه مسئولا﴾

اور اللہ پاک اعلان فرمارہے ہیں...... کہ میرے پاس سنبھل کے آنا...... تمہاری آنکھوں سے پوچھوں گا...... کیا جذبات لے آئے ہو...... اور اس دن ان پر تیرا زور نہیں چلے گا......

بلکہ یہ میرے حکم سے بولیں گے...... اور جسم کا ایک ایک عضو بولے گا...... اور یہ کہے گا......

تمہیں کیا ہوا...... میرے ہی خلاف تم گواہی دینے لگ گئے؟...... وہ جواب میں کہیں گے...... ﴿انطقنا اللہ الذی انطق کل شیء﴾...... ہم کیا کریں ...... ہمیں وہ بلوا رہا ہے......

جس نے ہر چیز کو قوت گویائی عطا فرمائی ہے۔ کہے گا...... ﴿سفلکن ان کنت کنت انا بل﴾ تمہارا بیڑا غرق ہو...... تمہاری وجہ سے تو میں اللہ کی نافرمانی کرتا رہا ...... آج تم ہی میرے خلاف ہوگئے

﴿الیوم نختم علی افواههم وتکلمنا ایدیهم وتشهد ارجلهم بما کانوا یکسبون﴾

آج ہم تمہاری زبانیں بند کردیں گے...... تمہارے ہاتھ پاؤں...... تمہارے کئے کرائے کا کھلا ثبوت...... اپنی زبان سے پیش کریں گے......

اس وقت ساری دنیا کے مرد اور عورت...... اس اعتبار سے زندگی نہیں گزار رہے کہ ان پر کوئی نگہبان ہے...... جو انہیں دیکھ رہا ہے...... دن رات ان کی نقل و حرکت پر اس کی نگاہ ہے...... اور اس سارے کئے کرائے کو...... وہ سامنے رکھ کر پیش کرے گا...... اس اعتبار سے ہماری زندگی نہیں گذر رہی......

﴿یعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا وھم عن الآخرۃ ھم غفلون﴾......

ہم اس دنیا ہی کی چار روزہ زندگی کے جھمیلوں میں...... اتنا پھنس گئے ہیں...... کہ آخرت کی زندگی سے ہی غافل ہو گئے...... آنے والی گھاٹیوں سے غافل ہو گئے...... آنے والے عذاب سے غافل...... ﴿ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظلمون﴾ ...... بتادو...... میرے بندوں کو...... میری بندیوں کو...... عورتوں مردوں کو بتادو...... جو کچھ تم کرتے ہو...... میں غافل نہیں ہوں...... پکڑتے کیوں نہیں...... کیوں نہیں پکڑتے......

﴿انما یؤخرھم لیوم تشخص فیہ الابصار﴾

...... پکڑ کا ایک دن رکھا ہے...... اس وقت تک مہلت دی ہوئی ہے...... پکڑنے کی طاقت پوری ہے......

...... ﴿افامن الذین مکروا السیات ان یخسف اللہ بہم الارض﴾ ......

اے میرے حبیب انہیں بتایئے...... کہ میں زمین کو حکم دوں...... تم سب کو اندر لے جائے...... دھنسادے تمہیں...... ایک کو زندہ نہ چھوڑے......

﴿یصیبھم العذاب من حیث لا یشعرون﴾...... یا وہاں سے عذاب کا کوڑا برساؤں...... کہ تمہیں وہم وگمان بھی نہ ہو......

قیامت کی نشانیاں

یہ ترمذی شریف کی روایت ہے...... اذا تخذ الفئی دولا...... جب حکومت کے مال میں حکومت کے کارندے خیانت کریں گے...... یا جب مال چند ہاتھوں میں آجائے گا...... جب لوگ دولت سمیٹ لیں گے...... سود کے نظام سے...... سٹہ بازی کے نظام سے...... جوئے کے نظام سے...... ذخیرہ اندوزی کے نظام سے...... جب دولت چند ہاتھوں میں ہوگی...... والامانۃ مغنما...... امانت کھائیں گے...... کوئی امانت والا نہیں ہوگا...... والزکوٰۃ مغرما...... کوئی زکوٰۃ دینے والا نہیں ہوگا...... زکوٰۃ کو ٹیکس کہیں گے...... زمیندار کہیں گے...... ہمارے خرچے پورے نہیں ہوتے...... ہم عشر کہاں سے دیں؟...... تاجر کہیں گے ہم نے خود کمایا ہے...... ہم کیوں غریب کو دیں؟...... ہماری ذاتی محنت کی کمائی ہے......

وتعلم لغیر الدین... اور جب یہ امت علم دین کو...... دنیا کمانے کے لئے پڑھے گی...... اللہ کے لئے نہیں پڑھے گی...... واطاع الرجل زوجتہ لوگ اپنی بیویوں کی فرمانبرداری کریں گے......

وعق امہ...... اور ماؤں کی نافرمانی کریں گے......

وادنی صدیقہ...... اپنے دوست کو گلے لگا کے ملیں گے......

واقصی اباہ باپ کو دیکھ کے راہ بدل جائیں گے کہ کہیں اس سے بات نہ کرنی پڑے......

وساد القبیلۃ فاسقھم... قبیلے کا سردار شرابی ہوگا...... نافرمان ہوگا......

وکان زعیم القوم ارذلھم...... حکومت نااہل اور ذلیل انسانوں کے ہاتھ میں ہوگی

واکرم الرجل مخافۃ شرہ ایک دوسرے کو سلام کریں گے مگر اللہ کیلئے نہیں...... اس کے شر سے بچنے کے لئے......

وارتفعت الاصوات فی المساجد مسجدوں میں لڑائیاں ہوں گی...... اونچی آوازیں ہوں گی......

وظھرت القینات...... گانے والیاں معزز ومحترم ہو جائیں گی...... گانے والیوں کو شہرت مل جائے گی......

والمعازف...... اور گانا بجانا عام ہو جائے گا......

وشربت الخمور...... اور شراب پی جائے گی اور اسکو گناہ نہیں سمجھا جائے گا

ولبس الحریر...... اور مرد ریشم پہنیں گے......

ولعن آخر ھذہ الامۃ اولھا ...... اور آج کے لوگ پہلے لوگوں کو برا کہیں گے ......

وہ ایسے ہی ان پڑھ زمانہ تھا...... آج ترقی کا زمانہ ہے...... وہ اونٹوں کا دور تھا...... آج راکٹ کا دور ہے...... جب یہ پندرہ کام یہ امت کرے گی...... حالانکہ اس سے زیادہ سخت گناہ کافر کر رہے ہیں...... مگر ان کو چھٹی ہے...... یہ ان کے مقابلے میں چھوٹے کام ہیں......

جب یہ کام میری امت کرے گی...... تو ان پر موسم بدل جائیں گے...... اور ہواؤں کے طوفان آئیں گے...... اور زمین پر زلزلہ ہوں گے...... آسمان سے پتھر برسیں گے...... ان کے چہرے مسخ ہو جائیں گے...... اور وہ پے در پے عذاب میں مبتلا ہوں گے......

لوگوں سے توبہ کراؤ

ہم نے کاروبار کو نہیں چھوڑا...... دوکان کو نہیں چھوڑا...... زمین کو نہیں چھوڑا بیوی بچوں کو نہیں چھوڑا...... گھر کو نہیں چھوڑا...... اگر چھوٹی موٹی آگ لگ جائے تو فائر بریگیڈ کا انتظار ہوتا ہے...... اگر پورے محلہ میں آگ لگ جائے...... تو ہر آدمی لے کر بھاگتا ہے...... ہر آدمی سمجھتا ہے...... کہ اگر فائر بریگیڈ کا انتظار کیا...... تو پورا شہر جل کر خاک ہو جائے گا...... اب جب کہ پوری دنیا میں نافرمانی کی آگ لگ چکی ہے ہر ایک کو بھاگنا ہو گا......

ہر ایک سے منت کرنا ہو گی...... تب جا کر لوگوں میں...... اللہ کی طرف رجوع نصیب ہو گا......

ورنہ سارے اعمال ایسے ہیں...... جو اللہ کے عذاب کو دعوت دے رہے ہیں...... لوگ کہتے ہیں...... کہ مہنگائی ہو گئی...... ہم کہتے ہیں...... کہ شکر کرو...... کہ ہم زندہ ہیں......

ورنہ ہمارے اعمال ایسے ہیں...... کہ زمین پھٹ کر ہمیں اندر لے جا چکی ہوتی جو ہم کر رہے ہیں...... کب سے آسمان کی بجلیاں کڑک جائیں...... جو کچھ ہو رہا ہے...... کب کا آسمان کے فرشتے اگر کر زمین کو پیخ دیتے...... جو ہو رہا ہے یہ اللہ کا شکر ہے کہ ہم زندہ ہیں...... اس لئے ہم کہتے ہیں...... حکومتوں کے پیچھے مت بھاگو...... ریلیں نہ کرو...... مسجد میں آجاؤ...... توبہ کراو......

آج پاکستان ہی میں کتنے مسلمان شراب پیتے مر گئے...... چوری کرتے مر گئے زنا کرتے مر گئے...... ڈاکہ ڈالتے ہوئے مر گئے...... سود کھاتے ہوئے مر گئے آپ بتاؤ...... یہ کہاں چلے گئے؟

جو دنیا میں شراب پیتا ہوا مر گیا...... تو جہنم میں شرابی عورتوں کی شرم گاہ سے جو پیپ نکلے گی...... اس کو اللہ تعالیٰ جمع کر کے شراب پینے والوں کو پلائے گا...... جو اس حالت میں مرا...... بتاؤ تو اس کا کتنا بڑا نقصان ہوا...... جو تکبر کے ساتھ مرے گا...... اس کو جنت کی ہوا نہیں لگے گی...... اگر اس سے ہم توبہ کروا لیتے تو کتنے بڑے نقصان سے وہ بچ جاتا......

اللہ کی ڈھیل کا ناجائز فائدہ نہ اٹھاؤ

اس کا ہماری گردنوں پر قبضہ ہے...... دل پر قبضہ ہے...... دماغ پر قبضہ ہے...... سوچ پر قبضہ ہے...... جسم کے ایک ایک ذرے پر قبضہ...... ایک ایک رگ پر قبضہ ہے جسم کی ایک ایک بوٹی پر قبضہ ہے...... تو وہ اللہ انسانوں کو سیدھا نہیں کر سکتا...... ابھی آنکھ نے غلط دیکھا...... ایک تھپڑ پڑا...... اور آنکھ نکل کر رہ گئی......

کانوں سے گانا سنا...... تو اللہ کا تیر آیا اور کانوں سے پار ہو گیا...... سماعت گئی
چھوڑ دے یہ گانے بجانے...... جونہی ہاتھ سے ظلم ہونے لگا...... ہاتھ شل ہو گیا
پاؤں غلط چلا تو شل ہو گیا...... شہوت غلط راہ پر چلی...... تو اللہ نے زمین پر ...
کر دکھایا

زبان جھوٹ بولے تو فالج گرا دے...... کیا اللہ کو قدرت نہیں ہے؟...... ہر
طرح قادر ہے......

دو عرب سردار آئے مشورہ کر کے...... کہ اللہ کے رسول ﷺ کو (نعوذ باللہ) قتل
کریں گے...... ایک نے کہا میں ان کو باتوں میں لگاؤں گا...... اور تو قتل کر دینا...... ایک
باتیں کرنے لگا...... تو دوسرے نے تلوار پر ہاتھ رکھا...... ہاتھ شل ہو گیا...... وہ ہٹانا چاہتا
ہے...... مگر ہاتھ تلوار سے دستے سے ہٹتا ہی نہیں......

ابراہیم علیہ السلام کی بیوی سارا کو...... بادشاہ ظالم نے پکڑ لیا...... غلط ارادے ...
تو اللہ نے سارا منظر ابراہیم علیہ السلام کی تسلی کے لئے کھول کر دکھا دیا...... اور ابراہیم علیہ
السلام دیکھ رہے ہیں...... کہ وہ ہاتھ بڑھاتا تو ہاتھ شل ہو کر گر پڑتا نیچے...... تھوڑی دیر
کے بعد وہ پھر ہاتھ بڑھاتا...... تو ہاتھ شل ہو کر نیچے گر پڑتا...... (سارے زانیوں کو اللہ
نہیں پکڑ سکتا؟) قادر ہے...... طاقتور ہے......

غافل بہت بڑا ظالم ہے

...... لا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظلمون...... ظالمو اللہ کو غافل
سمجھو...... یہ سارے کام جو میں نے بتائے یہ ظلم ہیں...... گانا سننا بھی کوئی ظلم
...... ارے اللہ کے بندو اس سے بڑا ظلم کیا ہوگا...... کہ اتنے بڑے اللہ کے حکم کو توڑ دیا
...... الجفاء ما الجفاء من سمع النداء فلم یجبه...... ظالم ہے...... سب سے
بڑا ظالم...... سب کی نظریں اٹھیں...... یا رسول اللہ ﷺ کون؟...... فرمایا: جس نے

آواز سنی...... اور مسجد کو نہیں گیا...... دیکھو!...... یہ ساری مارکیٹ...... بازار ظالموں
سے بھری پڑی ہے......

کہ جس اللہ نے ان کو مٹی سے وجود دیا ہے...... اس اللہ کے حکم کو ماننے سے انکاری
... پڑی ہے...... دو ہزار کا ملازم رکھا ہو تو اپنی بات منواؤ گے اس سے...... کہ نہیں؟

موسیقی...... زوال کا بڑا سبب

یہ موسیقی جس قوم میں آئی...... وہ قوم تباہ ہو گئی...... دنیا کی تاریخ پڑھو...... جس قوم
نے راگ و رنگ چھیڑا...... جس قوم کی نسل کے ہاتھوں میں بنسریاں آئیں...... اور ان
کی قوم اس کی آواز پر تھرکنے لگے...... اور رنڈیوں کے گانے عام ہوئے...... اس قوم کو
آسمان نے دیکھا...... اور یہ گواہ ہیں...... یہ ہوا گواہ ہے...... یہ فضا گواہ ہے...... کہ
وہ برباد ہوئیں...... وہ قومیں تباہ ہوئیں...... وہ قومیں ہلاک ہوئیں...... ان قوموں کو
طاقت نہ بچا سکی...... ان قوموں کو مادی طاقت نہ بچا سکی...... ان قوموں کو ثقافتی
... نہ بچا سکی...... ان قوموں کو ان کے سیاسی نظام نہ بچا سکے...... کافر ہو کر بھی......
اور کبھی جن قوموں میں موسیقی پھیلے اور زنا پھیلا اور سود پھیلا...... اللہ تعالیٰ نے
... ہستی سے مٹایا اور ان پر رندہ پھیر دیا...... اپنے عذاب کا کوڑا برسایا...... وہ
... زندہ رہنے کے قابل رہتے ہیں نہ آخرت میں کوئی قابل ذکر قوم ہیں......

حرام چھوڑا ہر جگہ عزت مل گئی

ارے بھائیو ان کانوں کو حرام سننے سے بچا لو...... تو کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ کی تسبیح
آپ کو سنائی دے گا...... ایک ایک چپہ...... ایک ایک پتھر...... ایک ایک تنکا......
ایک پہاڑ...... ایک ایک گلی کی ایک ایک اینٹ تمہیں اللہ اللہ کرتی سنائی دے گی......
... کو حرام سننے سے جو بچائے گا...... ان آنکھوں کو حرام دیکھنے سے جو بچائے گا
... زبان کو حرام بولنے سے جو بچائے گا...... اس پیٹ کو حرام کھانے سے جو بچائے

گا...... اپنی شہوت کو حرام استعمال کرنے سے جو بچائے گا...... اللہ کائنات میں اپنا آ
اسے دکھادے گا......

دنیا مٹ جانے والا گھر ہے

اس کائنات کی ہر چیز اس کے زوال کا...... اس کی ہلاکت اور تباہی کا خود پیغا
ہے...... یہ دنیا مٹ جانے کا گھر ہے...... آئی ہوئی بہار دیکھ کے یوں لگتا ہے...... کہ
کبھی نہیں جائے گی...... ہوا کا ایک جھونکا جب اسے خزاں میں بدلتا ہے...... تو لوگ ہو
ہی جاتے ہیں...... کہ کبھی بہار بھی تھی...... جوانی کی ترنگ میں جب آدمی مچلتا ہے
اچھلتا ہے......

﴿فلما ترعرع و كدرت واشتد اعبدك......﴾

اس کے اندر جوانی کی لہریں دوڑتی ہیں...... وہ سمجھتا ہے...... کہ یہ جوانی سدا
گی...... گھنٹوں اپنے چہرے کو دیکھتا ہے...... کبھی ایک زاویے سے کبھی دوسرے زاو
سے...... بڑے بڑے شیشے لگے ہوئے آگے سے بھی دیکھتا ہے...... پیچھے سے بھی
نظر آتا ہوں...... اپنے اوپر خود اتراتا ہے...... اپنے اوپر خود اسے گمان ہوتا ہے
ہوتا ہے...... اپنی ذات سے پیار ہوتا ہے...... کہ میں کیسا لگ رہا ہوں......

چند صبحیں گزرتی ہیں...... چند شامیں گزرتی ہیں......
وہی شخص ہے وہی مرد ہے...... وہی عورت ہے......
آئینے کا سامنا کرتے ہوئے گھبراتا ہے...... نہیں! نہیں!......
یہ وہ چہرہ نہیں جو کبھی تروتازہ تھا......
جو کبھی گلاب سے تشبیہ دیا جاتا تھا......
جو کبھی صبح صادق سے تشبیہ دیا جاتا تھا......
نہیں! نہیں! یہ وہ نہیں! اس پر تو مکڑی کے جالے کی طرح......

بڑھاپے نے جھریوں کا تانا بانا بن دیا ہے......
وہ چشم غزال...... اس کی تو ہرنی جیسی آنکھ ہے......
ان آنکھوں کو بڑھاپے کے زبردست......
اور ظالم ہاتھ نے اس کے پپوٹوں کو اس کی آنکھوں پر گرادیا......
وہ آنکھ اٹھنے کو نہیں...... دیکھنے کو نہیں...... چشمے چڑھ گئے......
پھر انہوں نے بھی دیکھنے سے انکار کر دیا......

اللہ کا کھا کر اس کی نافرمانی کرنا اچھا نہیں ہے

میرے بھائیو! بغیر توبہ کے نہ رہیں...... یہ ظلم نہ کریں...... یہ ظلم نہ کریں...... اللہ کے واسطے......

اسی کا کھا کر اسی کو غرانا...... یہ تو کتا بھی نہیں کرتا...... یہ تو بلی بھی نہیں کرتی......
یہ تو شیر بھی نہیں کرتا...... وہ چڑیا گھر میں ہو یا سرکس والے ہوتے ہوں گے......
اس کو جو گوشت کھلاتا ہے...... اس کے سامنے وہ بھی بکری بن جاتا ہے......
ہاں! اللہ کی زمین پر رہیں...... اور اللہ کی زمین کو گناہوں سے جلادیں......
اللہ کی فضا کو استعمال کریں...... اور ساری فضاؤں میں گناہوں کا دھواں بھر دیں......
آنکھوں کی شمع اس نے جلائی...... اور ہم اوروں کی عزتوں کو دیکھیں......
کانوں کے ٹیلی فون اس نے دے دیے...... اور ہم رنڈیوں کے گانے سنیں......
دل...... دماغ اس نے دیا...... اور ہم نافرمانی میں استعمال کریں......
شہوت اس نے رکھی...... اور وہ زنا میں استعمال ہو......
جسم اس نے دیا...... اور وہ نافرمانی میں استعمال ہو...... یہ تو کوئی عقل کی بات نہیں ہے......
کتا ایک روٹی کھا کر ساری زندگی کے لئے...... وفادار بن جاتا ہے......

آپ سوتے ہیں...... وہ جاگتا ہے......

ساری رات پہرہ دیتا ہے...... تو میں کتے سے بیچے نہ جاؤں ......

کہ جو ایک روٹی پہ ایسی وفا کر جائے...... اور میں سارے جہاں کی نعمتیں کھا کر اسی سے ٹکرا جاؤں...... کوئی انسانیت نہیں ہے......

ورنہ آخری سانس میں بھی توبہ کرلے...... تو وہ بھی قبول ہے......

لیکن موت کا پتہ نہیں کب آجائے...... تو آج ہی کرنی ہے......

من چاہی چھوڑ دو!

جب پردہ کے حکم کی آیت اتری......

﴿قل لا زواجك وبناتك ونسآء المؤمنين يدنين عليهن من جلابيبهن......﴾

اے میرے حبیب! بتا دو اپنی بیٹیوں کو...... اپنی بیویوں کو...... ساری مسلمان عورتوں کو...... کہ اب پردے کا حکم آگیا ہے...... ساری رات بیٹھ کر عورتوں نے اپنے لئے...... فجر کی نماز میں جب آئیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

...... کانهن غراب: ...... یوں لگا جیسے کوے مسجد میں آگئے......

کالی چادروں میں ڈھکی ہوئی...... چھپی ہوئی......

ادھر حکم آیا ادھر اطاعت آئی......

ادھر حکم آیا ادھر اطاعت آئی......

...... کہ اپنی من چاہی کو اللہ پر قربان کرنے کا جذبہ پیدا ہو گیا تھا......

اپنی چاہتیں اللہ پہ قربان کرنے کے جذبے آگئے...... بس وہ کریں گے جو اللہ کہے گا......

عبداللہ ابن ام مکتومؓ نابینا گھر میں آئے...... حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ بیٹھی تھیں

...... آپ ﷺ نے فرمایا اٹھ اندر چلی جاؤ...... انہوں نے کہا: جی اندھا ہے...... وہ تو اندھا ہے...... تو آپ ﷺ نے کہا: تم تو اندھی نہیں ہو؟ فعمیاوان انتما...... وہ تو اندھا...... لیکن تم تو اندھی نہیں ہو......

یہ کون عورتیں ہیں؟ نبی کی بیویاں...... جن کی پاکیزگی قرآن بتائے۔ اور عبداللہ ابن ام مکتوم کون ہے، جن کے لئے حضور (ﷺ) کو ڈانٹ پڑ گئی...... یہ وہ ہستی ہے...... والا کھ صحابہ میں...... یہ ایک شخص ہے ایسا...... کہ جس کے بارے میں دو دفعہ قرآن میں ایسے حیرت انگیز طریقے سے آیا ہے...... کہ کسی کے بارے میں نہیں آیا......

حضور (ﷺ) تشریف فرما ہیں اور دعوت دے رہے ہیں...... قریش مکہ کو...... سرداران مکہ کو...... یہ آگئے...... انہیں کیا پتہ کون بیٹھے ہوئے ہیں؟ آ کے کہا: یارسول اللہ کچھ مجھے تو بتائیں...... آپ ﷺ کو اچھا نہیں لگا...... کہ یہ سردار بیٹھے ہوئے ہیں...... یہ نفرت کھا جائیں گے...... کہ یہ اس وقت نہ آتا تو اچھا تھا...... تو آپ ﷺ ان کی سنی ان سنی کرتے ہوئے انہی سے بات کرتے رہے...... ابھی وہیں بیٹھے تھے کہ وحی آگئی:

﴿عبس وتولى ان جاءه الاعمى وما يدريك لعله يزكى او يذكر فتنفعه الذكرى)......﴾

اے میرے حبیب! آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا اور اس سے ماتھے پہ بل آگئے......

کیوں آپ ﷺ کے ماتھے پہ بل پڑے؟ یہ وہ شخص ہے...... اس کے بعد جب بھی عبداللہ ابن مکتومؓ جب کبھی حضور (ﷺ) کے دربار میں آتے...... تو آپ (ﷺ) فرماتے:

﴿مرحبا لمن عاتبني فيه ربي مرحبا مرحبا﴾

"جس کی وجہ سے میرے رب نے مجھے تنبیہ فرمائی......"

اور یہ وہ شخص ہے...... کہ قرآن میں آیت آئی:

﴿لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاهدون فی سبیل اللہ﴾

یہ آیت آئی...... کہ اللہ کی راہ میں نکلنے والے...... جہاد کرنے والے...... گھر بیٹھنے والے برابر نہیں ہو سکتے...... تو عبداللہ ابن ام مکتومؓ نابینا تھے...... کہنے لگے: یا اللہ! میں کیا کروں؟...... تو تو جانتا ہے...... میں اندھا ہوں...... میرے لئے تو گنجائش نکال...... میں کیسے تیری راہ میں نکلوں؟...... آیت اتر چکی ہے...... جبرائیل علیہ السلام پھر ایک لفظ لے کر دوبارہ آئے......

ایک لفظ جس کے لئے قرآن میں دوبارہ اتارا گیا اور آیت کو بدلا گیا...... یا رسول اللہ ﷺ! اب اس آیت کو یوں پڑھئے:

﴿لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر﴾

یہ لفظ بڑھایا گیا...... (غیر اولی الضرر والمجاهدون فی سبیل اللہ) ،، مسلمان جنہیں عذر کوئی نہیں اور گھر بیٹھے ہوئے ہیں...... وہ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے...... ہاں! جو عذر والے ہیں ان کے لئے معافی ہے......

(غیر اولی الضرر)...... ایک لفظ کے لئے جبرائیلؑ کو بھگایا گیا......

یہ ہے وہ عبداللہ ابن ام مکتوم...... ان سے حضور (ﷺ) اپنی فرشتوں سے پاکیزہ بیگمات کو فرما رہے ہیں: اندر چلی جاؤ...... اندر چلی جاؤ...... یا رسول اللہ ﷺ! اندھا ہے...... کہا: تم تو اندھی نہیں...... ارے! یہ ان کی وجہ سے نہیں ہو رہا...... اس محبوب (ﷺ) کو پتہ تھا...... میری امت آگے آ کر کیا کرنے والے ہے...... یہ ان کے لئے اصول بنائے جا رہے ہیں......

قرآن اوراق سے نکل کر جسم میں آ جائے......

کتابوں سے نکل کر اندر میں آ جائے......

پورے تیس پارے انسان کے پانچ فٹ کے جسم میں آ جائیں......

پھر اس مسلمان پر جس کا ہاتھ اٹھے گا اللہ اس ہاتھ کو توڑے گا......

جو پاؤں اٹھے گا اللہ اس پاؤں کو کاٹے گا......

جو آنکھ اٹھے گی اللہ اس آنکھ کو پھوڑے گا......

جب مسلمان حضور اکرم ﷺ والی کتاب کو لے کر کھڑا ہو جائے گا......

نرس کی مریض سے التجا! آپ مجھ سے شادی کر لیں

گلاسکو میں ہمارا ایک ساتھی تھا...... بیمار ہو گیا...... ہسپتال میں داخل ہوا...... تین دن تک داخل رہا...... چوتھے دن نرس اس سے کہنے لگی...... جو اٹینڈ نیس تھی...... آپ مجھ سے شادی کر لیں...... اس نے کہا کیوں؟ میں مسلمان ہوں...... تیرا میرا ساتھ نہیں ہو سکتا...... کہنے لگی میں مسلمان ہو جاؤں گی...... کیا وجہ ہے؟ کہا میری جتنی سروس ہے ہسپتال میں میں نے آج تک کسی مرد کو کسی عورت کے سامنے آنکھیں جھکاتے نہیں دیکھا سوائے تیرے...... تم میری زندگی میں پہلے شخص ہو...... جو عورت کو دیکھ کر نظر جھکا لیتے ہو...... میں آتی ہوں...... تو تم اپنی آنکھیں بند کر لیتے ہو......

اتنا بڑا حیا سچے دین کے سوا کوئی نہیں سکھا سکتا...... آنکھوں کی حفاظت نے اس کے اندر اسلام داخل کر دیا...... مسلمان ہو گئی...... دونوں کی شادی ہو گئی...... وہ لڑکی اب تک کتنی لڑکیوں کو اسلام میں لانے کا ذریعہ بن چکی ہے...... کتنی وہاں کی برٹش خواتین مسلمان ہو چکی ہیں......

اللہ کے لئے خوبصورت کو ٹھکرا دیا! حسن کو چھوڑا تمغہ یوسف مل گیا

حضرت ربیع ابن خثیمؒ ایک بڑے بزرگ گزرے ہیں...... کچھ لوگ ان سے حسد کرنے لگے...... ایک فاحشہ عورت تھی...... بڑی خوبصورت اور حسن و جمال والے...... اسے انہوں نے ہزار درہم دے کر کہا...... کہ تو ربیع کو گمراہی پر لے آ...... اور سب سے

بڑا فتنہ تو اسی وقت شروع ہوتا ہے ...... جب مرد اور عورت کا آزادانہ اختلاط ہوتا ہے...... ہزار درہم مال آدمی کو اندھا کر دیتا ہے...... جیسے آج ہم اندھے ہو چکے ہیں...... اس عورت نے ...... لبست باحسن ماعندها ماقدرت ...... جو سب سے عمدہ لباس تھا وہ پہنا...... اور سب سے عمدہ خوشبو لگائی...... اور سب اعلیٰ بناؤ سنگھار کے ساتھ اپنے آپ کو سجایا......

وہ رات کو نماز پڑھ کے جب مسجد سے نکلے...... فبرزت له وهي سافرة ...... ایک دم ان کے سامنے چہرہ کھولے بڑے انداز سے چلتی ہوئی آئی...... جب حضرت ربیعؒ کی نظر پڑی...... تو فوراً چہرہ جھکا لیا...... اور فرمایا اے بہن! جس حسن پر تجھے ناز ہے اور جس حسن پر تو مجھے بہکانے آئی ہے...... تو اس دن کو یاد کر...... کیف بك لو حلت بك الحمة......

وہ دن یاد کر جب اللہ تجھے کوئی بیماری ڈال دے...... اور تیرے چہرے کی رونق کو چھین لے......

اور تو ہڈیوں کا ڈھانچہ بن جائے...... تو تیرا حسن کہاں جائے گا؟
...... کیف بك لو بك الحمة............ تیرا کیا حال ہوگا؟
جب تجھے قبر کے گڑھے میں ڈالا جائے گا......
اور تیرے اسی خوبصورت چمکتے دمکتے چہرے پر......
جس پر آج تجھے ناز ہے......
اس پر قبر کے کیڑے چل رہے ہوں گے......
اور وہ تیری آنکھوں کو کھائیں گے......
اور تیرے بالوں کو نوچ لیں گے......
اور تیری ہڈیوں کو تیرے گوشت سے الگ کر دیں گے......
اور تو ایک ڈھانچہ پڑی ہوگی......

اور تو وہ دن یاد کر جب تجھے قبر میں منکر نکیر اٹھا کے بٹھائیں گے......
اور تجھ سے سوال کریں گے......
تو بتا آج تو کس حسن پر ناز کرتی ہے؟
جو کل کو کیڑوں کا شکار ہونے والا ہے......
انہوں نے ایسے درد سے اس عورت سے بات کی......
کہ وہ بے ہوش ہو کے زمین پر گر گئی......
جب اسے ہوش آیا تو اس نے ایسی توبہ کی...... کہ اپنے وقت کی بہت بڑی ولیہ عابدہ اور زاہدہ بنی...... اس کے پاس دعائیں کروانے کے لئے لوگ آتے تھے......

میں کیسا لگ رہا ہوں

انسان میں اللہ نے ایک مادہ رکھا ہے...... یہ نمایاں ہونا چاہتا ہے...... اپنی مدح چاہتا ہے اور یہ بہت چھوٹی عمر سے یہ چیز ہوتی ہے......

میرے دو بھتیجے کھڑے تھے...... دونوں چھوٹے چھوٹے...... کوئی ڈیڑھ سال کا فرق دونوں میں...... تو وہ جو چھوٹا تھا...... اس نے ابھی نئے کپڑے پہنے تھے...... اور جو بڑا تھا اس نے نہیں بدلے تھے...... تو میں نے چھوٹے سے کہا:...... ماشاء اللہ بڑے پیارے لگ رہے ہو...... وہ جو ساتھ اس کا بھائی کھڑا تھا...... اس کو یہ بات پسند نہیں آئی...... کہ میری تو تعریف کی نہیں...... چاچا نے اس کی کی!...... تو جلدی سے بولا...... چاچا! جوتے اس نے میرے پہنے ہوئے ہیں...... یعنی مجھے بھی تعریف میں شامل کریں...... مجھے آپ نے کیوں نیچے کر دیا؟ یہ جوتے اس نے میرے پہنے ہوئے ہیں...... میں نے کہا: اچھا بابا! آپ بھی بڑے اچھے لگ رہے ہیں...... اتنی عمر سے یہ احساس پیدا ہو جاتا ہے......

تو یہ ایک فطری چیز ہے...... اس کو ہم روک نہیں سکتے ...... یہی جذبہ انسان کو اکڑواتا ہے۔ اس جذبے کو اگر صحیح رخ پہ موڑ دیا جائے...... تو پھر یہ روشن شاہراہ ہے......

جس کے آخر میں جنت ہے ...... یہ جذبہ اگر غلط مڑ جائے ...... تو اسکے آگے خوفناک گھاٹیاں ہیں ...... جس کی انتہاء کوئی نہیں

نہیں ناخوش کریں گے نفس کو اے دل تیرے کہنے سے

ارے میرے بھائیو!

رقص وسرور کی محفلوں کے مزے تو چکھے ہوئے ہیں......

کبھی رات کو اللہ کے سامنے رونے کا مزہ بھی چکھ کے دیکھو......

نظر کو اٹھانے کا مزا تو چکھے ہوئے ہیں ...... کبھی نظر جھکانے کا مزہ بھی چکھ کے دیکھو......

میرے رب کی قسم! اگر دل میں لہریں نہ دوڑ جائیں ...... تو میرا گریبان پکڑ لینا......

راتوں کو ناچنے کودنے کی لذتیں دیکھیں ہیں ...... رات کو مصلے پر کھڑا ہونے کی لذت کو بھی چکھو......

اوروں کو بھی رلاتے پھرو گے ...... خود کیا روؤ گے......

یہ وہ لذت ہے ...... کہ جس کے سامنے ساری لذتیں ختم ہو جاتی ہیں......

نظر جھکانے کی جو لذت ہے ...... نظر اٹھانے کی لذت اس کے مقابلے میں کچھ نہیں......

بے حیائی کی لذت کو دیکھا ہے ...... پاک دامنی کی لذت کو بھی چکھ کے دیکھو......

ان قدموں کو غلط محفلوں میں لے کے چلیں ہیں ...... وہ لذت دیکھی ہیں......

ان قدموں کو مسجد میں آنے کا عادی بناؤ ...... یہ لذت بھی چکھ کر دیکھو......

بڑے لوگوں کے سامنے سر جھکاتا ...... چاپلوسی کرنا سیکھا ہے......

کبھی اپنے مالک الملک کی خوشامد میں سر کو زمین پہ ٹکا کے ...... یہ لذت بھی دیکھو کہ کیسی لذتوں کے ...... کیسے محبت کے ...... دروازے کھلتے ہیں......

جب سر آپ کا زمین پر ہو ...... زبان پہ اللہ کا نام ہو......

عرش تک دروازے کھل چکے ہوں

اور اللہ اپنے بندے کو دیکھ رہا ہو ...... کہ سارا اسلام آباد ...... سویا ہے......

یا شراب کی محفل ہے ...... یا رقص کی محفل ہے......

ارے فرشتو آ جاؤ آ جاؤ ...... دیکھو یہ میرا بندہ ...... جب لوگ ناچنے گانے میں مشغول ہیں ...... یہ میرے سامنے سر رکھے ہوئے تڑپ رہا ہے ...... مچل رہا ہے ...... رو رہا ہے ...... دیکھو اسی وجہ سے میں نے تمہیں کہا تھا ...... کہ میرا انسان خلیفہ بن سکتا ہے ...... تم نہیں میرے خلیفہ بن سکتے ...... تم میں تو لذت کا احساس ہی نہیں ...... تمہارے اندر نہ دکھ کا احساس ...... نہ خوشی کا احساس ...... نہ لذت کا احساس ...... نہ تکلیف کا احساس ...... اسے دیکھو جو ساری حرام لذتیں ...... چھوڑ کر میرے سامنے پڑا ہوا رو رہا ہے اللہ اکبر......

سارے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں ...... جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں ...... اور جب جنت کی حوریں ...... جنت کے دروازوں ...... پر آ کر کھڑی ہو کر ...... اس نوجوان کو مبارک دیتی ہیں ...... کہ اللہ تجھے اسی حال پہ پکار لے ...... جب تو آئے گا تو دیکھے گا ...... کہ کیا تیرے استقبال ہوتے ہیں......

اور میرے بھائیو کبھی اس وادی میں بھی تو چل کر دیکھو ...... کب تک ان قدموں کو چلاؤ گے غلط راستوں پر کب تک ان نظروں سے غلط دیکھو گے ...... کب تک ان کانوں سے غلط سنو گے ...... صحیح سننے کی لذت چکھو ...... کبھی نظر جھکانے کی بھی لذت بھی چکھو کبھی پاک دامنی کی لذت بھی چکھو ...... یہ وہ لذت ہے ...... جو ساری لذتوں کو توڑ رکھ دیتی ہے......

کیا اللہ یہ نہیں کر سکتا ...... کہ سب کو سیدھا کر دے ...... ہو جاؤ سیدھا......

جو نہی نظر نے غلط دیکھا وہ ہمیں تھپڑ مارا ...... آنکھ نکل کر رہ گئی......

جو نہی کانوں نے گانا سنا ...... وہیں تیر آیا اللہ کا اور کانوں سے پار ہو کر نکل گیا......

چھوڑ دے تو اشیاء لائی گانے سنتا ہے......
جونہی ہاتھ سے ظلم ہونے لگا...... ہاتھ شل ہو گیا......
پاؤں غلط محفل کو اٹھا ...... پاؤں شل ہو گیا......
شہوت...... زنا کو چلی تو اللہ پاک نے زمین پہ گرا کے پچھاڑ کے دکھا دیا......
کیا اللہ کو قدرت نہیں ہے؟ زبان جھوٹ بولے تو فالج گرا دے......
ہاتھ غلط تولے تو ہاتھ شل کرا کے دکھا دے...... پوری طرح قادر ہے......

اللہ کی مدد

دو عرب سردار آئے...... ایک نے کہا: میں اللہ کے رسول سے بات کروں گا...... تو قتل کر دینا (یہ دونوں نے منصوبہ بنایا پھر آپ ﷺ کے پاس آئے)......

اب ایک نے باتوں میں لگایا اور دوسرے نے تلوار پہ ہاتھ رکھا...... نکالنے کے لئے ہاتھ رکھا...... ہاتھ وہیں شل ہو گیا...... وہ ہٹانا چاہے...... ہٹتا ہی نہیں...... وہ سمجھا...... کہ ہاتھ کی طاقت میری اپنی ہے

شاہ ملک نے ابراہیم علیہ السلام کی بیوی سارہ کو پکڑ لیا...... اور اس سے زیادتی کرنے لگا...... تو اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو تسلی کے لئے...... کہ کہیں ان کو شک نہ پڑے سارا منظر ابراہیم کو کھول کے دکھا دیا...... ابراہیم علیہ السلام اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں...... وہ یوں ہاتھ بڑھاتا تو ہاتھ شل ہو کے نیچے گر جاتا...... پھر وہ ہاتھ بڑھاتا تو ہاتھ شل ہو کے نیچے گر جاتا......

سارے زانیوں کو اللہ نہیں روک سکتا؟ جو زنا کو چلے اللہ پکڑ کے دکھا دے...... جو عورت فحاشی کو چلے...... اس کو رسوا کر کے دکھا دے...... یہ طاقت نہیں ہے؟

خالق کی نافرمانی سے مرجانا بہتر ہے

آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿الامیتہ فی طاعۃ اللہ خیر من حیوۃ فی معصیۃ الخالق﴾......

یاد رکھنا! فرمانبرداری میں مرجانا...... یہ نافرمان بن کر زندہ رہنے سے بہتر ہے...... یہ حدیث یہ بتا رہی ہے...... کہ حکومتوں کی دوڑ میں اگر اللہ ناراض ہو رہا ہو...... تو حکومت چھوڑ دو۔

ایک ذہن تو یہ ہے...... کہ کائنات میں آئے...... جیسے مرضی آئے...... زندگی گزارے وہ ایک بہت بڑا طبقہ اس طرح زندگی گزار رہا ہے...... اس چیز سے متاثر ہو کر مسلمانوں کا ایک بہت بڑا طبقہ ہے...... جو اپنی چاہت کی من چاہی زندگی گزار رہا ہے...

سن لو! میں دیکھ رہا ہوں

لیکن میرے بھائیو! اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی کتاب میں...... ولا تحسبن اللہ غافلا...

اے میرے بندو مجھے غافل نہ سمجھو...... میں دیکھ رہا ہوں......
شراب پی رہے ہو...... یہ بھی دیکھ رہا ہوں......
ناچ رہے ہو...... یہ بھی دیکھ رہا ہوں......
سجدہ کر رہے ہو...... یہ بھی دیکھ رہا ہوں......
حلال کما رہے ہو...... یہ بھی دیکھ رہا ہوں......
حرام کما رہے ہو...... یہ بھی دیکھ رہا ہوں......

لا تاخذہ سنۃ...... تیرا رب اونگھتا نہیں...... ولا نوم...... سوتا نہیں...... لا یؤدہ حفظہما...... تھکتا نہیں...... ولا تحسبن اللہ غافلا...... غافل نہیں ہوتا...... وما کان ربك نسیا...... وہ بھولتا نہیں...... وما ھم بمعجزین...... وما کان اللہ لیعجزہ من شیء...... کائنات میں کوئی چیز تمہارے رب کو عاجز نہیں کر سکتی ...... ای

طاقت کو روک نہیں سکتی...... کسی چیز کو چھپا نہیں سکتی ...... وہ کائنات کی تہہ تک چلا جاتا ہے......انها ان تک مثقال حبة من خردل فتکن فی صخرة او فی السماء او فی الارض یاتی بها الله......

ایک رائی کے دانے کے برابر اچھائی کرو...... برائی پہاڑ کے اندر چھپ کر کرو...... زمین کے نیچے جا کر کرو...... آنکھوں میں دیا جلا کر کرو......

جہاں کرو گے اللہ کی آنکھ وہاں چل رہی ہے...... الم تر ان الله یعلم ما فی السموت و ما فی الارض ...... بتاؤ ان ظالموں کو...... کہ تمہارا رب تمہیں دیکھ رہا ہے شرم کھاؤ......ما یکون من نجوی ثلثة الا هو رابعهم ...... تم تین آدمی چھپ کر اپنے دروازے بند کر کے...... برائی کرو تو چوتھا اللہ ہے تم کو دیکھنے والا...... توبہ کر لو......

اللہ کے محبوب (ﷺ) کی زندگی کو اپنی زینت بناؤ......

اپنی آنکھوں کو حیاء کا کاجل لگاؤ......

اپنے کانوں کو قرآن کے نغموں سے آشنا کرو......

اپنے چہرہ کو حضور ﷺ کی سنت سے سجاؤ......

اپنے لباس کو حضور ﷺ والا لباس بناؤ......

اپنے پاؤں میں اللہ کی محبت کی بیڑیاں ڈالو......

اپنے ہاتھوں میں اس کے عشق کی ہتھکڑیاں ڈالو......

اپنے گلے میں اس کی اطاعت کا گلوبند ڈالو......

اپنے ماتھوں پہ اس کے سجدوں کا جھومر سجاؤ......

پھر دیکھو اللہ کو کیسے پیارے لگو گے......

ہم تو کتے سے بھی زیادہ بے وفا ہیں

جب انسان دنیا میں آیا...... اور اس میں جوانی کی لہریں دوڑیں...... و بدن قوی

ہو گیا...... اس کے بازو طاقتور ہو گئے...... جوانی کی طاقت پیدا ہو گئی...... تو اب چاہیے تھا...... کہ ساری پچھلی زندگی کو دیکھ کر میرے سامنے جھک جاتا......

جیسے کتا تمہاری ایک روٹی کھاتا ہے...... اور سر جھکا دیتا ہے...... اس کو کھانا کھاتے ہوئے روٹی چھوڑ کر آ جاتا ہے...... اس کو لات مارو...... چھری مارو...... سر نہیں اٹھاتا...... گھر والا بھی اس کی پٹائی کرے تو سر نہیں اٹھاتا...... باہر سے کوئی چھ فٹ کا بھی آ جائے تو اس کی ٹانگوں کو پڑ جاتا ہے...... جان کی پرواہ نہیں کرتا...... دو روٹی وفا کرتا ہے...... بلاؤ تو اٹھ کر آ جاتا ہے...... کھانا کھاتا چھوڑ کر آ جاتا ہے...... ایک ہمارا حال ہے...... کہ جس مالک کی کھاتے ہیں...... اسی کی نافرمانی کرتے ہیں

ہم تو اچھا کتا ہے جو مالک سے وفا تو کرتا ہے...... ہم کتے سے گئے گزرے نہ ہیں پھر تو سوچیں کب تک اللہ کی نافرمانی کرتے رہیں گے...... آخر یہ کل ہماری کب ختم ہو گی ایسا نہ ہو اللہ کو اور نفس کو دھو...... کہ دیتے دیتے عمر ہی تمام ہو جائے......

اللہ کے رحمت کے جھونکے

اس امت کا نوجوان ایسا قیمتی ہے...... کہ اگر یہ اللہ پاک کی اطاعت پر آ جاتا ہے...... تو میرے بھائیو! ...... اس کے نکلے ہوئے خوف کے آنسو اللہ کے عذاب کو اڑا دیتے ہیں...... اور اس امت کا بوڑھا اتنا قیمتی ہے...... اگر یہ جھکی ہوئی کمر کے ساتھ قدم اٹھاتا ہے...... تو اللہ کا عرش بھی ہلتا ہے...... اور آئے ہوئے عذاب بھی اٹھ جاتے تھے...... اس امت کے ساتھ اللہ کا خصوصی معاملہ تھا

﴿ اذا بلغ عبدی خمسین سنة حاسبة حساباً یسیرا ﴾

جب یہ میرا بندہ پچاس برس کا ہو جائے...... میرے نبی کا کلمہ پڑھتا

......تو میں پھر اس کا حساب آسان کر دیتا ہوں......

﴿ و اذا بلغ ستین سنة حببت الیهم انابا ﴾

اور جب یہ ساٹھ برس کا ہو جائے ...... تو میں اسے اپنی محبت دینا شروع کر دیتا ہوں......

کہ اب تو میرے آنے کے قریب ہو گیا ہے...... اب تو دنیا سے نکل...... دکان میں بیٹھنا جائز نہیں ہے...... اب تو نکل...... حببت الیھم انابیا...... اب تو ساٹھ برس کا ہو گیا...... میری طرف کو آ...... میں اپنی طرف رجوع دیتا ہوں......

......﴿واذا بلغ سبعین سنة احب او اھل السمآء﴾......

جب ستر سال کو ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کہتے ہیں پھر میں بھی اور میرے فرشتے بھی محبت کرتے ہیں کہ ستر برس کا بوڑھا ہو گیا ہے...... داڑھی سفید ہو گئی ہے

واذا بلغ ثمانین سنة...... جب اسی برس کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

﴿ابناء الثمانین استحیی ان اعبھم بالنار﴾......

اسی برس کے بوڑھے کو دوزخ کا عذاب دیتے ہوئے مجھے ویسے ہی شرم آتی ہے......

اللہ اکبر میں کیسے عذاب دوں...... کہ یہ بوڑھا ہو گیا...... ہاں کتبت حسناته والقیت سیئاته...... اللہ تعالیٰ کہتا ہے...... بھائی اب اس کی نیکیاں ہی لکھتے رہو بس وہ بوڑھا ہو گیا...... فرزدق ایک شاعر گزرا ہے...... شاعر آزاد ہی ہوتے ہیں عام طور پر لیکن اس زمانے کا آزاد سے آزاد بھی آج بڑے قطب غوث سے بھی اونچا درجہ رکھتا ہے

اللہ سے یاری لگا لو!

میرے دوستو بھائیو!...... اللہ سے یاری کر لو...... تبلیغ کا کام کسی جماعت کا کام نہیں ہے...... تبلیغ کا کام اللہ سے یاری لگانے...... اور دوستی جوڑنے کا کام ہے...... اللہ

بن گیا ہے...... تجارت بھی بت بن گئی...... زراعت بت بن گئی...... حکومت بھی بت بن گئی...... قوم کی بھی بت بن گئی ہے...... پیشہ بھی بت بن گیا ہے...... سونا چاندی بھی بت بن چکے ہیں...... ان سب سے ہٹ کر ابراہیم والا اعلان کرو......

......﴿انی وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین﴾......

میں سب سے ہٹ گیا...... سب کو چھوڑ دیا سب سے منہ موڑ اللہ کی طرف رخ کر لیا

سب پر تھوک دیا اللہ کی طرف چلا اللہ کی طرف کوئی چلے اللہ کہتا ہے......

من تقرب الی فلقیته من بعید...... جو میری طرف چل کے آئے گا...... میں آگے بڑھ کر تمہارا استقبال کروں گا......

......﴿من تقرب الی شبرا تقربت الیه ذراعا...... من تقرب الی ذراعا تقربت الیه باعاً من اتینی یمشی اتیته ھرولة﴾......

تم میری طرف ایک بالشت آؤ...... میں ایک ہاتھ آؤں گا...... تم ایک ہاتھ آؤ میں دو ہاتھ آؤں گا...... تم چل کے آؤ میں دوڑ کے آؤں گا...... تم آؤ تو صحیح میں انتظار کر رہا ہوں......

تمہاری نافرمانیوں کے باوجود تمہیں مہلت دے رہا ہوں...... میرے فرشتے غصے میں ہیں آسمان اور زمین غصے میں ہیں...... کہ اجازت ہو تو نافرمانوں کے سر قلم کر دیں زمین پھٹ جائے...... بادل گر پڑیں...... ہوائیں چل پڑیں...... کہ اڑا دیں آندھی چل پڑیں...... کہ ریزہ ریزہ کر دیں...... لیکن وہ رحیم کریم ذات ہے انتظار کرتا ہے...... کہ میرا بندہ کبھی بھی توبہ کر لے گا تو میں اس کی توبہ قبول کر لوں گا

......﴿وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین﴾......

ساری کائنات میں صرف زمین کا تیسرا حصہ آباد ہے ۔ اس ایک حصے میں ایک چھوٹا سا پاکستان ہے..... اس میں ایک چھوٹا سا حیدر آباد ہے..... اور اس میں ایک چھوٹا سا ڈاکٹر ہے..... اور پروفیسر ہے اور وہ کہتا ہے..... کہ میں سب کچھ جانتا ہوں..... کہ تو اس سے بڑا بے وقوف کون ہوگا..... عقل بھی اس کو تسلیم نہیں کرتی کہ ہم سب کچھ جانتے ہیں..... پہلے عام طور پر یہ ہوتا تھا..... کہ ارے جی ! کوئی نئی بات بتاؤ باقی ہم جانتے ہیں..... الحمدللہ آج کل یہ کم ہوگیا ہے.....

﴿واسرو قولکم او اجھروا بہ انہ علیم بذات الصدور ﴾..... تم آہستہ بولو..... زور سے بولو..... میں تو دل کے بھید کو بھی جانتا ہوں ..... وہ بھاگیں گے کہاں؟ تو چھپیں گے کہاں..... یعلم مایلج فی الارض ..... زمین کے اندر چھپی ہوئی چیزوں کو جانتا ہے.....

ومایخرج فیھا..................... زمین سے نکلنے والی ہر چیز کو جانتا ہے.....

وما ینزل من السماء ..... آسمان پہ چڑھنے والی ہر چیز کو جانتا ہے.....

یعلم عدد ورق الاشجار..... دنیا میں درختوں کو کوئی نہیں گن سکتا.....

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں..... میں ساری دنیا کے درختوں کی تعداد کو بھی جانتا ہوں.....

پھر اس میں پتے کتنے ہوں گے..... اس کو بھی جانتا ہوں آج کتنے گرے ہیں.....

ماتسقط من ورقۃ الا یعلمھا ..... آج کتنے پتے گر گئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھے تو پتہ ہے۔

ہم اپنے گھر کے درخت سے گرنے والے پتوں کو نہیں گن سکتے..... اللہ تعالیٰ کائنات میں پھیلے ہوئے لمبے لمبے سینکڑوں میل کے جنگلات اور کہیں کنارے میں کہیں پہاڑی پر کہیں دامن میں کہیں وادی میں کہیں صحرا میں کتنے درخت ہیں..... ان تمام کے عدد کو جانتا ہے.....

ندامت کے آنسو

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ .. وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا .. مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ .. وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ....

اَمَّا بَعْدُ... فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ... بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ... قُلْ ھٰذِہٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ ... عَلٰی بَصِیْرَۃٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ... وَسُبْحٰنَ اللّٰہِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ...وَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم... یَا اَبَا سُفْیَانَ جِئْتُکُمْ بِکَرَامَۃِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

کائنات کی وسعت

یہ کائنات اتنی لمبی چوڑی ہے..... کہ اس میں جو کہکشائیں ہیں..... اس میں جو سیارے گردش کر رہے ہیں..... ان کا اگر کوئی فرضی نام رکھا جائے جیسے سورج..... چاند..... عطارد..... اسی طرح ہر ستارے کا کوئی نہ کوئی نام رکھ دیا ستاروں کو صرف گننے کے لئے تین سو کھرب سال چاہئیں اور اتنی لمبی پھیلی ہوئی میں ہماری زمین ایک چھوٹی سی گیند ہے..... اس میں تین حصے پانی ہیں اور ایک ہے..... اس ایک خشک حصے میں دو حصے جنگل ہیں..... دریا ہیں..... پہاڑ ہیں ہیں..... صرف ایک حصہ آباد ہے.....

ان کے پتوں کو جانتا ہے............ سبز کو جانتا ہے......

گرے ہوئے کو جانتا ہے......جو گرنے والا ہے...... اسے جانتا ہے......

جس پہ کلی بنی ہے اسی جانتا ہے...... جو خوشہ بنے گا...... اسی جانتا ہے......

اس خوشے پہ کتنے پھل لگیں گے...... ....اس کو جانتا ہے......

وہ پھل کب پکے گا............ ....اس وقت کا پتہ ہے......

کب کٹے گا؟......................اس وقت کا پتہ ہے

طوطا کھائے گا......کوا کھائے گا...... گلہری کھائے گی......اس کا بھی پتہ ہے......

پھر کون سی منڈی میں فروخت ہوگا؟............ اس کا بھی پتہ ہے......

کون اسے خرید کے کھائے گا؟............ اس کا بھی پتہ ہے......

یہ گٹھلی کہاں پھینکی جائے گی اس کا بھی علم ہے......وہ گٹھلی آگے کہاں درخت بنے گی......اس کا بھی علم ہے...... اس سے آگے کتنے درخت بنیں گے اس کا بھی علم ہے......ایک گٹھلی سے کتنے درخت بننے والے ہیں...... اس کا بھی علم ہے...... ہر ایک پر کتنے پھل لگنے والے ہیں......ان پھلوں کو کون کون کھانے والا ہے......

اللہ کا علم اتنا کامل اتنا تام کہ...... وعدد مثاقیل الجبال...... پہاڑوں کے وزن کو جانتا ہے......ان میں کتنے خزانے گھسے ہیں اسے......جانتا ہے......

اس میں ہیرا کہاں پر ہے......یاقوت .... کہاں پر ہے......

زمرد کہاں پر ہے؟........................ اسے جانتا ہے

......سمندر میں کتنا پانی؟............اس کا پتہ......

کتنی مچھلیاں اس کا پتہ، چھوٹی کتنی...... بڑی کتنی......اس کا پتہ......

کتنی اس میں آج پیدا ہوئیں...... کتنوں کو آج بڑی مچھلیوں نے کھایا......

یہ مچھلی کون سی مچھلی کھائے گی............ اسے کون سی مچھلی کھائے......

پھر اس مچھلی کو کون سی مچھلی نے کھایا............پھر یہ مچھلی کون سے شکاری کے جال

میں پھنسے گی۔

یورپ کا شکاری لے جائے گا............کہ ایشیاء کا شکاری لے جائے۔

پھر وہ کس کشتی میں سفر کرے گی............ کس منڈی میں بکے

.... کس ملک میں فروخت ہوگی......

اس کے دس ٹکڑے ہوں گے............ کہ آٹھ ہوں گے

..................................اسے کون کون کھائے گا......

اس کے پنجرے کو کون سی بلی کھائے گی............کون سا کتا کھائے گا......

اللہ کا علم اتنا کامل ہے اس سے ہم کیسے چھپ سکتے ہیں......

......وہ اللہ......جس نے آسمان اٹھا دیئے......

......وہ اللہ......جس نے زمین بچھا دی......

......وہ اللہ......جس نے سورج چمکا دیا......

......وہ اللہ......جس نے چاند کو گھٹا دیا...... بڑھا دیا......

......وہ اللہ......جس نے رات کو اندھیرا دے دیا......

......وہ اللہ......جس نے دن کو روشنی دے دی......

......وہ اللہ......جس نے ستاروں کو جگمگاہٹ دے دی......

......وہ اللہ......جس نے انسانوں میں روح ڈال دی......

......وہ اللہ......جو ہواؤں کا مالک......

......وہ اللہ......جو فضاء کا مالک......

......وہ اللہ......جو بحر و بر کا مالک

......امن خلق السموت والارض...... کس نے زمین...... آسمان بنائے؟ اللہ سوال کرتا ہے......

......وانزل لکم من السماء ماء...... پانی کس نے اتارا؟......

تھا...... کہ ایک آم سر پر گرا...... کہا اے اللہ تیرا شکر ہے...... تربوز ہوتا تو سر ہی ٹوٹ جاتا...... اب سمجھ میں آیا...... کہ تربوز زمین پر ہے...... یہ اللہ کا نظام بالکل ٹھیک ہے......

بلی کی تربیت کون کر رہا ہے؟

بلی حاملہ ہوتی ہے تو وہ کونہ تلاش کرنے لگتی ہے...... بچہ دینے کے لئے...... اس کو اس کی ماں نے نہیں بتایا...... کہ تجھے بچہ دینا ہے...... تو کسی کونے میں چھپنے کی جگہ دیکھنی ہے۔

کسی ٹیچر سینٹر سے نہیں سیکھا...... کسی نرسنگ ہاؤس سے ٹریننگ نہیں لی...... اس کو اوپر سے الہام ہے...... کہ میں ایک ایسی جگہ بچہ دے دوں...... کہ وہ ضائع نہ ہو جائے...... اس کا کوئی ٹیچر یا استاذ نہیں...... اللہ کا اوپر سے نظام ہے...... اس کو بھی ہدایت دیتا چلا آ رہا ہے...... بلی کونے میں جا کر بچہ دیتی ہے تو بچہ کو نہیں پتہ...... کہ میری ماں کی چھاتی کہاں ہے اور اس میں میری غذا ہے......

اس کو ماں نے نہیں بتایا ہم تو خود اپنے بچے کو سینے سے لگاتے ہیں...... اور اس کے منہ میں چھاتی دیتے ہیں...... وہ چوستا ہے...... بلی تو ایسی نہیں کرتی...... اس کے بچے کی آنکھیں بند ہوتی ہیں......

خود سر کتا ہوا ادھر کو چل رہا ہے...... اس کی تقدیر اور اللہ کی ربوبیت اس کو اس طرف لے جا رہی ہے...... اس کو چوسنے کا طریقہ بتا رہی ہے...... ہم تو بچے کی منہ میں چوسنی دے دیتے ہیں تو اس کو چوسنے کا طریقہ آ جاتا ہے اور اس کی مختلف طریقوں سے تربیت کرتے ہیں تو وہ سیکھتا ہے......

بلی کا بچہ ہے جس نے کبھی دیکھا نہیں سنا نہیں...... وہ خود بخود چھاتی کی طرف لپکتا ہے اور دودھ پیتا ہے...... یہ سارے کا سارا نظام اللہ تعالیٰ غیب کے پردوں سے چلا رہا ہے۔

اس بچہ کو کس نے سکھایا

ایک مادہ ہے وہ انڈے دیتی ہے...... انڈے دینے کے بعد وہ کیڑے کو ڈنگ مارتی

ہے...... ایسا ڈنگ مارتی ہے...... کہ وہ مرے نہیں بے ہوش ہو جائے...... مر جائے تو گل سڑ جائے گا تو اتنا ڈنگ مارتی ہے...... کہ بے ہوش ہو جائے...... مرے نہیں۔

وہ ان کیڑوں کو اپنے انڈوں کے پاس رکھ لیتی ہے...... اور ان کی بے ہوشی اتنی طویل ہے...... کہ جب تک وہ بچے انڈے سے باہر نہیں آتے ہیں تو ان کو ہوش نہیں آتا...... جب وہ بچہ انڈے کے اندر سے نکلتا ہے...... تو پہلے سے اس کے لئے گوشت کا انتظام کیا جا چکا ہوتا ہے......

وہ ماں چلی جاتی ہے...... انڈے سے نکلنے والا بچہ جب دیکھتا ہے...... کہ میرے لئے کھانا تیار ہے...... تو پھر اس کو کھاتا ہے...... پروان چڑھتا ہے...... پھر اس کے پر نکلتے ہیں...... پھر پورے گاؤں میں بکھر جاتے ہیں...... یہ بچہ جب بڑا ہو کر انڈے دینے لگتا ہے تو اسی کام کو کرتا ہے جو اس کی ماں نے کیا تھا...... نہ وہ اپنی ماں کو دیکھتا ہے نہ اپنی ماں سے سنتا ہے...... نہ اپنی ماں سے سیکھتا ہے

﴿وصببنا السماء صبا ثم شققنا الارض شقا فانبتنا فیها حبا وعنبا وقضبا وزیتونا ونخلا وحدائق غلبا وفاکهة وابا متاعا لکم ولانعامکم﴾

قربان جاؤں تیری قدرت پر

ہوائیں چلیں...... بادل اٹھے...... فرش سے قطرہ قطرہ بن کر زمین پر پھیلی...... دانہ اندر گیا...... بلبل زرخیز ہوئی...... پھر ہم نے دانہ ڈالا...... اس کی ایک شاخ اوپر اٹھی اس کی جڑ نیچے گئی...... اس کو غذا پہنچائی...... زمین کی رگوں سے سمیٹ کر جڑ تک پہنچایا......

اور اس کو اٹھایا ہے جو اوپر اٹھایا ہے...... کہیں شاخ نکلی...... کہیں ڈالی نکلی کہیں پھول نکلا...... کہیں شگوفہ نکلا...... کہیں پھل لگا......

اس میں مٹھاس ڈالی.........اس میں رس ڈالا...... اس میں رس بھرا......
اس میں ذائقے بدلے.........اس میں ذائقے بھرے،...... ہر رنگ الگ......
مٹھاس الگ.........ذائقہ الگ.........خوشبو الگ......
ہر ایک پر ٹائم لکھا.........فرشتوں کو مقرر کیا......

کہ جب تک یہ آم میرے بندے کے منہ میں چلا نہ جائے میرے پاس واپس لوٹ کے مت آنا...... اتنے بڑے رحیم و کریم نظام چلانے والے کے سامنے سر جھکانے کے بجائے شیطان کے سامنے جھکائیں گے......تو کہاں جائیں گے؟

بوٹ پالش کرنے والا آئن اسٹائن سے عقلمند

ایک چھوٹا سا سیل ہے...... انسان کے جسم میں وہ ہمیں نظر نہیں آتا...... سوائے خوردبین کے...... کہ اس کے ساتھ دیکھنے سے نظر آتا ہے......ایک لبلبہ ہے جو انسولین بناتا ہے...... اس کے بگڑنے پر انسان کو شوگر ہوجاتا ہے......جب یہ انسولین چھوڑ دیتا ہے تو اس کو کنٹرول کرنے سے شوگر کا جو سسٹم ہے وہ خراب ہوجاتا ہے...... شوگر کی وجہ سے کھانا ہضم نہیں ہوتا......اس لئے سارا کام خراب ہوجاتا ہے......اس سیل جو...... کہ خوردبین سے نظر آتا ہے......بغیر اس کے نظر نہیں آتا......اس وقت اس پر لاکھوں انسان پی ایچ ڈی کر چکے ہیں......

ارب ہا ارب ڈالر اس پر خرچ ہو چکے ہیں......تو اس ایک سیل کے فنکشن کا حال معلوم نہیں ہوسکا تو انسانی جسم کل ۲۵ کھرب سیل پر مشتمل ہے...... یہ سارے اندازے ہیں۔ ۲۶،۲۵ کھرب سیل سے بنا ہوا انسان ہے......تو ایک سیل میں جہاں کا دماغ لگا اور اتنے پیسے لگے اور نتیجہ یہی ہے......کہ ابھی تک پورا فنکشن معلوم نہیں ہوا......

......اللہ کون ہے؟......

جو بنجر زمین میں پھل پھول اور تناور درخت کو اگاتا ہے...... جو دل کو پھاڑتا ہے...... گٹھلی کو توڑتا ہے......زمین کی رگوں سے غذا کو کھینچ کر جڑوں تک پہنچاتا ہے...... زمین کی رگوں سے اس کے لئے پانی آرہا ہے......غذا آرہی ہے...... پھر اللہ نے جڑوں میں چھلنیاں لگادیں...... ضرورتی غذا کو اوپر لا رہا ہے اور غیر ضروری غذا کو وہیں چھوڑ دیتا ہے...... یہ تمام کام ہم تو نہیں کررہے......بل...... کہ یہ رب العالمین کر رہا ہے...... پھر یہ اللہ تعالیٰ درخت کی شاخ کو حکم دیتا ہے تو وہ موٹی ہوتی ہے...... پھر اس کو حکم دیتا ہے تو وہ تنا بنتا ہے...... پھر اس کو حکم دیتا ہے......تو وہ شاخیں نکلتی ہیں...... پھر وہ شاخیں اس کے حکم سے پتے نکالتے ہیں...... پھر ان کو حکم دیتا ہے......تو اس میں پھول آتے ہیں...... پھر اللہ کے حکم سے وہ خوشے بنتے ہیں...... پھر اس کے حکم سے اس میں پھل بنتا ہے......
وما تخرج من ثمرات من اکمامھا ...... تیرا رب ہی ہے...... کہ درخت کی شاخوں سے پھول اور پھول سے پھل پیدا کرتا ہے ایہ کون کر رہا ہے......رب العالمین ......

پھیکے پانی سے میٹھے آم کا پیدا ہوتا

پھر اس کو الگ کر دیا...... پھر اس میں مٹھاس بھر دی...... خوشبو بھر دی...... ہم نے تو زمین کے اندر چینی کو دفن نہیں کیا...... لیکن زمین کے اندر اللہ پاک گنے کو چینی سے بھر کر اس میں مٹھاس پیدا کر کے اوپر لاتا ہے...... یا آم کے درخت کے نیچے ایک دو بوری شکر ڈال دو......

آم کا درخت یہاں کی شوگر لے لے کے میٹھا ہوجائے گا...... سبحان اللہ...... پھیکی زمین اور پھیکے پانی سے آم میں میٹھا پانی پیدا کر رہا ہے...... ہواؤں کو چلانا...... سورج کی کرنیں اور چاند کی چاندنی...... یہ اللہ کا نظام ہے......
چھ مہینے کے بعد خوبصورت آم اور سیب ہمارے لئے تیار ہو کے آتا ہے...... یہ تمام

امور انجام کس نے دیئے؟ یہ خوبصورت رنگ والے سیب کہاں سے لے کر آیا؟ سیب کیسا خوبصورت رنگ پکڑتا ہے...... ایک سیب رکھا ہوا ہو تو وہ سارے کمرے کو مہکا دیتا ہے...... یہ خوشبو سیب کے اندر کہاں سے آ گئی...... رب العالمین کی طرف سے......

بادل اللہ کی قدرت کا نمونہ!

یہ پانی بادل کی صورت میں سمندر پر برسا...... شہروں پر برسا...... بیابانوں میں برسا...... صحراؤں میں برسا...... ایک پانی سے اللہ تعالیٰ اپنی ربوبیت کا رنگا رنگ نظام دکھا رہا ہے......

اسی پانی کو گائے پی رہی ہے...... تو دودھ بن رہا ہے......

سانپ اور بچھو پی رہے ہیں...... تو زہر بن رہا ہے......

انسان پی رہا ہے تو...... زندگی کا سامان بن رہا ہے......

درخت پی رہے ہیں...... تو پھل میوے بن رہے ہیں......

پھول پی رہا ہے...... تو کلیاں بن رہی ہیں...... خوشبو پھیل رہی ہے اور مہک رہی ہے......

ہم اوپر ٹنکی میں پانی پہنچانے کے لئے پریشر موٹر لگاتے ہیں...... جو پانی کو پمپ کر کے پانی کو اوپر پہنچاتی ہے...... اللہ تعالیٰ کے درخت ہیں...... جو سو دو سو فٹ اونچے ہوتے ہیں...... اللہ تعالیٰ پانی زمین کی رگ سے اٹھاتا ہے...... اور جڑ میں پہنچاتا ہے...... اور بغیر کسی پریشر موٹر کے درخت کے آخری پتے تک زمین کا پانی پہنچانا ہوتا ہے......

پھر اللہ تعالیٰ اس پانی کو مساوی اور برابر تقسیم کرتا ہے...... تنے میں پہنچاتا ہے...... ڈالیوں میں پہنچاتا ہے...... پتوں اور شاخوں میں پہنچاتا ہے...... پھر پانی خوشبوؤں تک اور پھلوں تک پہنچاتا ہے...... پھر پانی کو رس میں بدلتا ہے...... پھر رس میں مٹھاس پیدا فرماتا ہے...... پھر اس کو رنگ میں تبدیل کرتا ہے...... پھر اس کو ذائقہ دیتا ہے......

سارے کا سارا اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا نظام ہے...... جو فرعون کے لئے بھی چل رہا ہے...... اور موسیٰ علیہ السلام کے لئے بھی چل رہا ہے......

اتنے بڑے عظیم الشان رب کا دربار ہے...... جو دشمنوں کے لئے کھلا رہتا ہے...... اور دوستوں کے لئے بھی کھلا رہتا ہے...... اپنے کو بھی دیتا ہے...... اور پرائے کو بھی دیتا ہے...... ماننے والے کو بھی دیتا ہے...... اور نہ ماننے والے کو بھی دیتا ہے...... حرام کھانے والے کو بھی اور حلال کھانے والے کو بھی دیتا ہے...... جھوٹ بول کے کمانے والے کو بھی دیتا ہے...... اور سچ بول کر کمانے والی کو بھی دیتا ہے...... رشوت دینے والے کو بھی دیتا ہے...... اور حلال پر گزارہ کرنے والے کو بھی...... نظام اس کا سارا چلتا ہے......

اللہ کو ناراض کرنا بہت بڑا ظلم ہے

میرے بھائیو! ایسے رب کو نہ ماننا اور اس کی اطاعت نہ کرنا بہت بڑی زیادتی ہے...... بہت بڑی ہلاکت ہے...... اور بہت بڑا ظلم ہے...... میرے دوستو! اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا...... ہم ہی اپنے جانوں پر ظلم کرتے ہیں...... اللہ کی ربوبیت کا یہ نظام ہمیشہ سے چل رہا ہے اور آئندہ بھی چلے گا

تو بھائیو!

ہم خود ہی توبہ کریں...... کہ اللہ سے کٹ گئے...... بچہ ماں سے بچھڑ کے اتنا نہیں تڑپتا...... جتنا اللہ سے بچھڑ کے انسانیت تڑپتی ہے اور ایک بات بتاؤں...... ماں سے بچھڑ کر ماں کو بچے کے لوٹنے کا اتنا انتظار نہیں ہوتا جتنا اللہ کو اپنے نافرمان بندے کے لوٹنے کا انتظار رہتا ہے...... ماں رات کو کنڈی نہیں لگاتی...... ذرا کھلا رکھتی ہے شاید...... شاید...... رات کے کسی وقت آ جائے...... وہ ہوا کے جھونکے کو بھی بیٹے کے قدم کی آہٹ سمجھ کر اٹھ بیٹھتی ہے......

وہ ہر دستک میں اپنے بیٹے کی آواز سنتی ہے...... اس سے زیادہ اللہ کو انتظار ہوتا ہے

...... نافرمان بندے کا ...... کہ آجا میرے بندے! آجا...... تیرے لئے راہیں کھلی ہیں...... بازو پھیلے ہیں...... دامن کشادہ ہے تو آ تو سہی...... توبہ تو کر...... پھر دیکھ تیرا میرا تعلق بنتا کیسے ہے؟

سب سے بنا دیکھی ...... اب مولا سے بھی بنا کے دیکھ لے......
سارے ہی گھاٹ کا پانی پی لیا...... اب نبوی گھاٹ کا بھی پانی پی کے دیکھ لے......
نظر اٹھانے کے مزے چکھ لئے...... نظر جھکانے کا بھی مزہ چکھ لے......

تو توبہ کر پھر دیکھ میری رحمت

...... من اقبل الی ...... جو میری طرف چل پڑتا ہے...... چاہے سارا دامن اس کا گناہوں سے آلودہ ہے...... اور رواں رواں اس کا گناہوں میں جکڑا ہوا ہے...... میری طرف چل پڑے...... تلقیۃ من بعید...... میں آگے بڑھ کر اس کا استقبال کروں گا...... اللہ اکبر...... جس سے آپ کو تعلق ہوتا ہے ناں آپ اسے دیکھ کر اٹھ پڑتے ہیں......

اور آگے بڑھ کر اس کو ملتے ہیں...... نہیں ملتے......؟ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں......
جو میری طرف آجائے...... میں آگے بڑھ کر اس کو ملوں گا......
پھر یہی نہیں جو ہم سے منہ موڑے...... ہم دس دفعہ منہ موڑتے ہیں......
اللہ کیا کہہ رہے ہیں...... ومن اعرض عنی...... اور جو مجھ سے منہ موڑ لیتا ہے......

نادیتہ عن قریب...... میں اس کے قریب جا کر اسے کندھے سے پکڑ کر یوں بلاتا ہوں......

اے میرا بندہ کہاں جا رہا ہے...... مسئلہ تو ادھر حل ہوگا...... مجھے چھوڑ کر کہاں چل دیا...... اور اس کو قرآن میں اللہ نے یوں بیان کیا ہے:

﴿...... یاایھا الناس ...... ماغرک بربک الکریم﴾

اے میرے پیارے بندے...... تجھے کس نے دھوکہ دے دیا...... اپنے رب کی ...لہ کے بارے میں...... جو تو رب سے دور جا کر بیٹھا اور مخلوق سے وفا کر بیٹھا ہے......
...رک بربک الکریم ...... کیا ہوا تجھے...... کہ رب کو بھلا کر مخلوق کے پیچھے بھاگ ...یہ قرآن کے الفاظ ہیں......

...... تو بھائیو! اللہ کی طرف آئیں جو انتظار میں ہے......
...... اس کا فضل...... اس کا کرم اس کی پکڑ سے آگے......
...... اس کا درگزر اس کا انتظام سے آگے......

اللہ کے نافرمانوں کے لئے خوشخبری

...... عرش پر کچھ نہیں...... سوائے اللہ کے...... اس پر اس نے ایک تختی پر خود لکھوایا ...

...... ﴿ان رحمتی سبقت غضبی﴾...... ''میری رحمت میرے غصے سے آگے ...''

...... ﴿یداود بشر المذنبین﴾...... اے داؤ! جاؤ میرے نافرمانوں ...ری سنا دو......

...داؤد علیہ السلام حیران...... یا اللہ! تیرے نافرمانوں کو کیا خوشخبری سناؤ؟ کون ...؟

...... ﴿لایتعاظم علی ذنب ان اغفرہ﴾......

...ہارا رب بڑے سے بڑا گناہ معاف کرتے ہوئے نہیں گھبراتا...... پس ادھر تم ...ے ہو اور ادھر وہ معاف کر دیتا ہے...... ایک ماں کو منانا ہو تو دانتوں پسینے آتے ...اپ کو منانا ہو تو کیا کیا پاؤں پکڑنے پڑتے ہیں......

میرے بھائیو! آج تک جو ہوا اپنے اللہ کے سامنے سر جھکا دو...... یا اللہ!

بس میری توبہ! میں آ گیا...... جئتك تائبا فاقبلنی: میری توبہ! بس قبول فرما!

اور ادھر بھی اتنا کھلا دربار ہے...... لا الہ الا اللہ......

شیطان نے کہا: ولا ابرح اغوا عبادك: تیرے بندوں کو مسلسل گمراہ کروں گا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ولا ابرح اغفرلھم استغفرلی: اور میں بھی انہیں

معاف کروں گا...... جب تک وہ توبہ کرتے رہیں گے...... شیطان نے گمراہی کا در

اور اللہ نے معافی کا در کھولا...... اس نے گمراہی کے اسباب بنائے...... اللہ نے توبہ کے

اسباب بنائے......

کہا: چل توبہ کر! تیرے لاکھ برس کے ہوں...... یا ہزار برس کے ہوں......

ایک بول پر سب معاف کردوں گا...... کہاں تک ہوں؟ آسمان کی چھت تک گناہ

جائیں......

اتنے کرے گا کون؟...... اور کون کرسکتا ہے؟

اور کیسے کرسکتا ہے؟ ...... اور کیسے ہوسکتے ہیں؟

زمین آسمان کے برابر گناہ اور اللہ کی معافی

اللہ کہتا ہے...... کر تو اتنے کر اور سارے دل کے ارمان نکال...... اور

اپنے گناہوں سے بھر کر آسمان کی چھت تک اپنے گناہوں کو پہنچا دے...... تو

بول پر کہ: یا اللہ! معاف کردے...... میں سارے معاف کردوں گا...... اور مجھے

نہ ہوگی......

لا ابالی کہا: مجھے پرواہ ہی نہیں...... کیا ہوا...... ان استطالنی اقلت...

توبہ توڑ دے اور پھر منہ مارلے گناہوں میں...... پھر آ جا پھر توبہ کرلے...... ہم

کردیں...... پھر ٹوٹ گئی...... پھر توبہ کرلے ہم پھر معاف کردیں گے...... کیوں

﴿...... لاتضرہ الذنوب ولا تنقصہ المغفرہ......﴾

ہمارے گناہوں سے اس کو نقصان نہیں ہوتا...... اور معاف کرنے سے وہ کم نہیں

لہذا وہ انتظار میں ہی رہتا ہے...... کہ کب توبہ کرے اور ہماری معافی کا پروانہ

دیا جائے......

ہاتھوں کو سجدہ سے سجالو

میرے بھائیو! اللہ کے واسطے اللہ کی گھروں کو آباد کرلیں......

ان ہاتھوں کو سجدہ سے سجالیں......

اس زبان کو سچ سے مزین کرلیں......

اس دامن کو پاک کرلیں...... پاکیزہ کرلیں......

اور اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی دیر...... دیر نہیں...... ادھر ہم توبہ کریں گے......

اور ادھر ساری زندگی کے گناہ دھو کے اللہ تعالیٰ باہر نکال دے گا......

اور ایک دفعہ بھی طعنہ نہیں دے گا...... دیر سے کیوں آئے ہو؟

ماں طعنے دے گی...... باپ طعنے دے گا......

بھائی طعنے دیتے ہیں...... دوست طعنے دیتے ہیں......

پہلے کہاں تھے؟ اللہ طعنہ نہ دے گا...... پچاس سال کے بعد توبہ کرنے آ گئے

پہلے کہاں تھے؟

اور جوں ہی ہم کہیں گے: یا اللہ! میں آ گیا...... اللہ تعالیٰ کہے گا: مرحبا!

میں تو پچاس سال سے تیرے انتظار میں بیٹھا تھا...... مرحبا آ جاؤ......

اسی سال سے تیرے انتظار میں بیٹھا تھا...... مرحبا!

اتنے برس سال سے دیکھ رہا تھا...... کہ کب تیری زندگی میری طرف مڑ جائے

مرحبا! آ جاؤ! آ جاؤ...... میرے راستے کھلے ہیں...... میری بانہیں کھلیں ہیں

میرا در کھلا ہے...... میرا در بار کھلا ہے...... تیری توبہ ہوئی اور ساتوں آسمان پہ ڈنکا بجا
ساتوں آسمان پہ چراغاں ہوتا ہے...... ساتوں آسمان پہ روشنیاں...... جیسے شادی والے
گھر میں روشنی...... پتہ چلا شادی ہو رہی ہے...... ساتوں آسمان میں روشنی...... فرشتے
کہتے ہیں...... یہ روشنی کیسی روشنی ہے؟

اللہ کا پسندیدہ بول، اللہ میری توبہ!

میرے بھائیو! اللہ پاک کی ذات منفعل ہے...... منفعل عربی زبان کا لفظ ہے
کا مطلب ہے کسی واقعے سے دل پر اثر نہ لینا...... اللہ پاک کی ذات منفعل ذات
...... اثر سے پاک ذات ہے...... یہ نہیں کہتا...... اچھا اب آئے ہو جب منہ میں دانت
نہیں رہے اور نظر آتا نہیں...... اب آئے ہو توبہ کرنے...... نہیں نہیں...... زندگی
آخری سانس میں بھی توبہ کرے تو قبول ہے...... پر توبہ کرے...... اے اللہ مجھے معاف
کر...... یہ جملہ اللہ کو ایسا پسند ہے...... کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا! تم اگر سارے
فرمانبردار بن جاؤ اور تم میں کوئی گناہ نہ کرے...... تو اللہ تم سب کو موت دے کر ایسی مخلوق
لائے جو گناہ کرے...... پھر توبہ کرے...... پھر اللہ ان کو معاف کرے...... لوجدوا اللہ
توابا رحیما...... کہا...... تم مجھے مہربان پاؤ گے توبہ کرو......

میری توبہ ہوگئی...... میری دنیا اور آخرت کی مصیبتیں اب ٹل جائیں گی
اللہ تعالیٰ منا رہے ہیں...... جس کو ہماری توبہ کی پرواہ نہیں...... ہم توبہ کریں تو وہ غنی
ہم نماز پڑھیں تو وہ غنی...... نہ پڑھیں پھر غنی......
ہماری اطاعت اس کو اونچا نہیں کرتی......
ہماری نافرمانی اس کو پست نہیں کرتی......
ہماری فرمانبرداری سے اس کی عزت زیادہ نہیں ہوتی......
ہماری نادانی سے اس کی عزت کم نہیں ہوتی......

لیکن پھر بھی وہ چراغاں کرتا ہے...... چلو بھئی میرا بندہ میرے پاس آ گیا......
اور جو مجھ سے روٹھ جاتا ہے تو میں اس کے پیچھے جاتا ہوں...... اسے کندھے سے
پکڑتا ہوں...... ادھر آ جا...... ادھر آ جا...... جیسے ماں شفقت سے بچے کو پکڑتی ہے ادھر
آ جا میرا بچہ...... اسی طرح اللہ اپنے بندے اور بندی کے کندھے پہ ہاتھ رکھتا ہے......
ادھر آ جا...... ادھر تیرے لئے ہلاک کے سوا کچھ نہ ہوگا...... میں تیرا انتظار کر رہا ہوں......

میں تیرے انتظار میں ہوں تو آ تو سہی

ان ذکرتنی ذکرتك
تو مجھے یاد کرتا ہے میں تجھے یاد کرتا ہوں......

ان نسیتنی ذکرتك
تو مجھے بھول جاتا ہے میں پھر بھی تجھے یاد کرتا ہوں......

طوالبنی و اوالیق
تو مجھ سے دوستی لگاتا ہے میں تجھ سے بڑھ کے دوستی لگاتا ہوں......

اللہ کہہ رہا ہے:

نحن اقرب الیه من حبل الورید
میں تیری اس شہ رگ سے زیادہ تیرے قریب ہوں اور اللہ مل گیا...... سب کچھ مل
گیا...... مال نہیں ملا کوئی بات نہیں...... مل گیا...... الحمد للہ...... نہ ملا پھر بھی الحمد للہ......
اللہ مل گیا...... سب کچھ مل گیا......

تو مل گیا تو سب مل گیا

لیتك تحلو و الایام مریرة...... لیتك ترضی...... و الانام
غضاب

تو مل گیا مگر سارا جہان روٹھ گیا تو کوئی پرواہ نہیں

لیت الذی بینی وبینک عامر ...... وبینی وبین العالمین

خراب

تیرا میرا تار جڑ گیا مگر سارے جہان سے میرا تار کٹ گیا تو کوئی پرواہ نہیں......

فاذا صح منک الود فالکل هین و کل الذی فوق التراب

التراب

اے میرے مولا...... تیرے میرے تعلق میں کوئی حرف نہ آئے...... کوئی فرق نہ آئے اور سارا جہاں چھن چھن جائے اور مٹی ہو جائے...... چاہے میں بھی مٹی ہو جاؤں...... پر کوئی پرواہ نہیں...... کہ میری تیری محبت باقی رہے گی...... اور اسی پر تو مجھے اٹھائے گا......

ادھر توبہ! ادھر مغفرت کا پروانہ

میرے بھائیو! جب اللہ اتنا کریم ہے تو آج نیت تو کرلو...... یا اللہ میری توبہ...... ارے بولو تو سہی...... بھائی ہم آج توبہ کرلیں...... اب خوشخبری سنو...... مجھے نہیں پتہ ...... کہ کس نے سچی کی...... کس نے منہ زبانی کی...... لیکن جس نے سچی توبہ کی ہے...... مجھے اس رب کی قسم جس نے:

☆...... آسمان کی چھت کو تانا......

☆...... زمین کے فرش کو بچھایا......

☆...... چاند کو گھٹایا اور بڑھایا......

☆...... رات کو اندھیرا بخشا......

☆...... دن کو اجالا بخشا......

مجھے اس ذوالجلال والاکرام کی قسم...... جو اس مجمع میں سچی توبہ کر چکے ہیں انہیں

مبارک ہو...... آج اس وقت وہ ویسے ہیں...... کہ ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہوں...... موج کرو...... تمہارے الٹے ہاتھ والی فائل اللہ نے پھاڑ دی...... پھینک دی...... فرشتے کی تیس سالہ محنت ضائع چلی گئی...... بیس سالہ...... پچاس سالہ...... ستر سالہ...... اسی سالہ...... پچیس سالہ...... چالیس سالہ...... اس کی محنت ضائع ہوگئی...... ہماری فائل اللہ نے پھاڑ دی...... جلادی اور فرمایا نئی لگادو......

مبارک ہو اس کو جنہوں نے سچی توبہ کی...... اب جنہوں نے جھوٹ موٹ کی ہے وہ اب سچی توبہ کرلیں...... معاملہ پاک ہو جائے...... صاف ہو جائے...... اب کیا ہوا چند معاف...... حقوق باقی...... سو روپے دبالیا...... سو روپے کی چوری معاف ہوگئی...... سو روپے ادا کرنا باقی ہے......

نماز چھوڑی...... نماز کا چھوڑنا یہ جرم معاف...... نماز کی ادائیگی باقی...... اس لئے کہہ رہا ہوں...... سارے معاف ہوگئے...... ہاں حقوق ہیں...... ان کی ادائیگی رہ گئی...... جرم معاف ہوگیا تو بھائی یہ کام تو کرلیا سب نے؟

آج شیطان بھی اللہ سے امید لگائے بیٹھا ہے

اللہ اس درجے کا رحیم ہے...... کہ ایک حدیث میں آتا ہے...... کہ اگر شیطان کو بھی اس کی رحمت کا پتہ چل جائے تو وہ بھی جنت کا امیدوار بن جائے...... حالانکہ اس کو اللہ نے کہہ دیا ہے...... کہ تیرے لئے جہنم ہے...... اللہ کے ہاں شدت نہیں ہے...... مریض کا آپریشن ہو تو کیا ڈاکٹر ظلم کرتا ہے؟ مسلمانوں کے پاس وسائل نہیں ہیں تو کیا مطلب اللہ ظالم ہے؟...... نہیں عین رحمت ہے...... کہ ان کو دنیا میں گناہوں سے دھونا چاہتا ہے...... اگر پکڑے تو برباد ہو جائیں...... ہماری گاڑی کا پہیہ پنکچر ہے...... ورنہ سڑک تو بڑی اچھی ہے...... جب ہماری گاڑی کا ٹائر پنکچر ہو تو سڑک پر کیسے چلے؟

نافرمانی کے باوجود اللہ کی کرم نوازی تو دیکھئے

اللہ فرماتے ہیں میرے بندے جب تم میں جوانی کی لہر اٹھی...... اور تو بڑا ہوا تیرے بازو مضبوط ہوئے...... تو نے کیا کیا؟ اے برے انسان تو میرا ہی نافرمان ہو گیا...... تو نے مجھے کیسے للکارا...... میرا نافرمان ہو گیا...... میرے حکموں کو توڑ دیا۔

...... بالمعاصی...... نافرمانی کے ساتھ مجھ سے ٹکر لی...... ماذالک...... اس کے باوجود......

کہ تو میرا نافرمان ہے...... ماذالك...... ان سالتنی اعطیتك...... تو مانگتا ہے میں دیتا ہوں

استغفرتنی غفرة لك...... تو توبہ کرتا ہے...... میں تیری توبہ کو قبول کر لیتا ہوں ...... استغلتنی اغلت لك...... تو پھر توبہ توڑتا ہے...... پھر آ کے توبہ کرتا ہے میں تیری توبہ قبول کر لیتا ہوں...... ھکذا جزاء من احسن الیك...... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے!

فیصلہ کر...... کہ احسان کرنے والے کے ساتھ یہی کیا جاتا ہے...... جو تو میرے ساتھ کر رہا ہے؟...... ھکذآ جزاء من احسن الیك...... یہی کیا جاتا ہے جو تم کر رہے ہو؟

ماں باپ کیوں دکھی ہوتے ہیں اولاد پر...... اولاد نافرمان ہوتی ہے...... احسان یاد آتے ہیں ہم نے یہ کیا...... یہ کیا...... اللہ کا احسان تو دیکھ...... کہ اس نے گندے پانی سے خوبصورت انسان بنایا...... پھر اس کا کتنا بڑا احسان ہے...... کہ اس نے اسلام کی دولت بخشی...... کتنا بڑا ظلم...... کتنی بڑی ہلاکت ہے کفر پر مرجاتا...... کبھی بھی تو نہیں جہنم سے نکلیں گے...... وماھم بخارجین من النار...... کوئی تو دن آتا...... کہ یہ جہنم سے نکلتے...... کوئی دن نہیں آتا...... کتنا بڑا اللہ نے احسان کیا...... کہ ایمان کی دولت دی۔

میں تیرے انتظار میں بیٹھا ہوں

عرش کے اوپر ایک بہت بڑی تختی ہے...... جس کی لمبائی چوڑائی کو اللہ کے علاوہ کوئی جانتا...... اللہ نے خود لکھوایا ہے...... میری رحمت میرے غصے سے آگے چلی گئی...... (اللہ فرماتے ہیں) اے میرے بندے میں تو تجھے یاد رکھتا ہوں...... تو مجھے بھول جاتا ہے...... میں تو تیرے گناہوں پر پردہ ڈالتا ہوں...... تو پھر بھی مجھ سے نہیں ڈرتا...... میں پھر بھی تجھے یاد رکھتا ہوں تو مجھے بھول جاتا ہے...... میں پھر بھی تجھے یاد رکھتا ہوں...... تو ناراض ہو کر منہ پھیر جاتا ہے...... میں نہیں منہ پھیرتا...... میں تیرے انتظار میں رہتا ہوں......

گھوڑے سے وفاداری سیکھو

میرے بھائیو! اللہ کی رحمت کا مطلب یہ تھوڑا ہے...... کہ اللہ بڑا مہربان ہے...... اس کی نافرمانی کرو...... اللہ نے سورہ عادیات میں کیسا گلہ کیا ہے؟......

اللہ تعالیٰ نے گھوڑے کی کیوں قسمیں کھائیں؟...... اے میرے بندے! نہ تو نے گھوڑا بنایا ہے...... نہ تو نے اسے پالا...... میں نے تیری ملکیت میں دیا...... چند دن تو نے دانہ کھلایا...... پانی پلایا...... اب تو اس پر زین رکھتا ہے؟ اس کو ایڑ لگاتا ہے اور وہ تیری مان کے چلتا ہے...... دشمن پر حملہ کرتا ہے سینے پر تیر کھاتا ہے...... تھکا ہارا آتا ہے...... پھر تو صبح اٹھ کر اس کی پیٹھ پر زین رکھتا ہے......

پھر اس کو ایڑ لگاتا ہے...... وہ نہیں کہتا میں تھکا ہوا ہوں...... چھوڑ دو...... مجھے آرام کرنے دو...... نہیں تیری لگام کے اشارے کو سمجھتا ہے...... ٹھاپ مارتا ہے...... چنگاری اڑاتا ہے...... دوڑتا جاتا ہے...... غبار اڑاتا جاتا ہے...... دشمن کے درمیان میں گھستا ہے......

اے میرے بندے! گھوڑے نے تو تیری فرمانبرداری کی پر تو میرا نافرمان نکلا......

میرا اناشکر انکلا...... کیسا گلہ اللہ نے کیا...... تجھے کس نے دھو...... کہ میں ڈال دیا......

مجھ سے جس کی رحمت کی انتہا نہیں...... پوری دنیا مل جائے تو اتنے گناہ نہیں کر سکتی......

کہ زمین بھر جائے...... آسمان اور خلا و بھر جائے...... پوری دنیا مل جائے تو اتنے گناہ نہیں کر سکتی......

لیکن اس کی رحمت پہ قربان جائیں...... ایک آدمی کو اللہ بلائے گا قیامت کے دن جو توبہ کر چکا ہے۔ میرے بندے تو نے یہ گناہ کیا...... جی ہاں...... یہ گناہ کیا ہے...... اللہ گناہ گنتا جائے گا اور وہ کانپتا جائے گا...... کہ اب مر گیا...... تو جب اس کی حالت غیر ہوگی تو اللہ فرمائے گا......

اچھا سنو...... تو نے جتنے گناہ کئے ہیں...... میں نے سب کو نیکیوں سے بدل دیا تو وہ جلدی سے کہے گا اے اللہ! وہ میرے گناہ تو تو نے گنوائے ہی نہیں...... جو پچھلے کئے ہوئے ہیں تا کہ اور نیکیاں مل جائیں...... یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اتنی آگے ہے...... کہ ان کے گناہوں کو بھی اللہ نیکیوں سے بدل دے گا......

کسی نے بے شمار گناہ کئے ہوں اور ہزاروں سال کے بعد ایک دفعہ کہہ دے یا اللہ! معاف کر دے...... اللہ وہیں کہتا ہے: آ جا! آ جا! میں نے معاف کر دیا......

لاکھ بار گناہ! لاکھ بار توبہ

ماں کو منانا پڑتا ہے...... منتیں کرنی پڑتی ہیں...... اللہ کی تو منت نہیں کرنا پڑتی...... اتنا کہنا پڑتا ہے...... یا اللہ معاف کر دے...... اللہ کہتا ہے میں تو کب سے انتظار میں تھا...... تو ایک دفعہ تو کہہ معاف کر دے...... جا میں نے معاف کر دیا...... جا میں نے معاف کر دیا...... اور دیکھ سن لے اگر توبہ ٹوٹ جائے تو گھبرانا نہیں...... پھر آ جانا...... پھر معاف کر دوں گا...... پھر ٹوٹ جائے......

پھر آ جانا...... میں پھر معاف کر دوں گا...... میں دنیا کا بادشاہ نہیں ہوں...... کہ تنگ

پڑ جاؤں...... تیری توبہ لاکھ دفعہ ٹوٹ جائے...... تو لاکھ دفعہ جوڑ...... اور ہو تو سچا...... سچے دل سے کے ساتھ تو میں لاکھویں دفعہ بھی اسی محبت کے ساتھ تیری توبہ کو جوڑ دوں گا...... جیسے تیری پہلی توبہ کو قبول کر کے جوڑا تھا...... اسی سے بغاوت کرنی ہے......

جب آدمی توبہ کرتا ہے تو سارے آسمان پر چراغاں کیا جاتا ہے...... ارے بھائی یہ کیا ہو رہا ہے...... تو ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے...... کہ آج ایک بندے نے اپنے اللہ سے صلح کر لی...... اور توبہ کر لی ہے...... اس کی خوشی میں چراغاں ہے...... چراغاں تو وہ کریں...... جس نے توبہ کی ہے...... چراغاں وہ کر رہا ہے...... جس کو ہماری توبہ کی ضرورت ہی نہیں...... اللہ اکبر......

گناہگار کی توبہ پر اللہ کی خوشی

جب آدمی توبہ کرتا ہے...... تو آسمان پہ ایسے چراغاں ہوتی ہے...... جیسے یہ آپ نے لائٹیں جلائی ہوئی ہیں...... تو فرشتے کہتے ہیں کیا ہوا بھائی...... یہ روشنیاں کیوں ہیں؟...... تو فرشتہ اعلان کرتا ہے...... اصطلح العبد علی مولاہ...... بھائی آج ایک بندے نے اپنے مولا سے صلح کر لی ہے...... توبہ کر لی ہے...... اللہ تعالیٰ نے کہا ہے...... کہ اس خوشی میں چراغاں کرو!...... کہ میرا بندہ آ گیا...... تو بھائی ہم چاہے پولیس والے ہوں...... چاہے زمیندار ہوں...... چاہے تاجر ہوں...... مسئلہ تو ہم سب کا اللہ ہی سے جڑا ہوا ہے...... لہذا بھائی ہم اپنے اللہ کو منانے کے لئے اللہ کی طرف رجوع کریں...... اور توبہ کریں...... مزے ہو گئے بھائی کیا کریں؟ بھائی توبہ کر لیں۔

شیطان کی اسکیم

شیطان کیا کہتا ہے...... اللہ بڑا غفور الرحیم ہے...... لہذا سب کام کرو...... جھوٹ بھی بولو...... شراب بھی پیو...... رشوت بھی لو...... یہ تمام کام کیوں کرو...... کہ اللہ بڑا غفور الرحیم ہے...... یہ عجیب فلسفہ چل پڑا ہے...... اللہ بڑا مہربان ہے...... جی...... لہذا ب

سب جھوٹ...... رشوت...... بددیانتی...... خیانتی...... خیانت...... تمام کام کرو...... کیوں کہ اللہ بڑا مہربانی ہے...... ہاں بھئی کتے سے سبق لو...... کہ ایک روٹی کے ساتھ وہ وفا کرتا ہے...... کہ ساری زندگی آپ کا در نہیں چھوڑتا...... آپ اس کو ماریں تو آگے ٹوں کرتا ہے...... کاٹتا نہیں ہے...... آپ کے سامنے لیٹ جاتا ہے اور پٹنے کو تیار ہو جاتا ہے...... دو دن روٹی نہ ڈالو...... آپ کے در کو چھوڑ کے کسی دوسرے کے در پر نہیں جاتا...... اللہ تھوڑا اسے چھٹکارا دے دے تو سب کی ہائے ہائے...... ہم ہی ملے ہیں اللہ کو اور کوئی ملا ہی نہیں

تو بھائی اللہ کریم ہے تو ہم کیا کریں...... کہ ہم توبہ کریں...... جو میرے اوپر اتنا احسان کر رہا ہے...... تو میں بھی اس کے احسان کا بدلہ دوں...... جس نے ہواؤں کو حکم دیا...... چلو میرے بندے کے لئے کبھی بادلوں کے ٹولے لے کر...... کبھی کشتیوں کو لے کر...... جس نے زمین کو حکم دیا...... کہ نکالو اپنے خزانے...... کبھی سونے کی شکل میں...... کبھی چاندی کی شکل میں...... کبھی پیتل کی شکل میں...... کبھی لوہے کی شکل میں...... کبھی تانبے کی شکل میں...... کبھی کھوٹ کی شکل میں...... کبھی تلواروں کی شکل میں...... جس طرح بادلوں کو حکم دیا...... کہ برسو میرے بندوں پر قطرہ قطرہ بن کے

میں تجھے عذاب دے کر کیا کروں گا

اور ایک وجہ نہ پکڑنے کی یہ ہے...... کہ اللہ اپنے بندوں پہ مہربان ہے...... رحیم ہے...... کریم ہے...... ان سے توبہ چاہتا ہے......

......﴿ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم و امنتم و کان اللہ شاکراً علیماً﴾...... میں تمہیں عذاب دے کے کیا کروں گا...... اگر تم ایمان لے آؤ اور میرے فرمانبردار بن جاؤ...... تو میں تمہیں عذاب دے کر خوش نہیں ہوں......

اللہ تعالیٰ اپنے عذاب کو ٹالتا ہے...... بندے کی توبہ کا انتظار کرتا ہے...... سبحان

اللہ...... قربان جائیں اس کی رحمت پر...... میں اس ظالم کی توبہ کا انتظار کر رہا ہوں......

......﴿ان اعطانی لیلاً قبلته﴾......شاید کسی رات میں توبہ کر لے......

......﴿ان اعطانی نهاراً قبلته﴾......شاید کسی دن میں توبہ کر لے

کوئی وقت تو آئے گا اس پر...... کسی رات تو خیال آئے گا...... کسی دن میں تو خیال آئے...... کہ اب توبہ کر لوں...... اب اللہ کی طرف لوٹوں اور جب توبہ کرتا ہے...... سبحان الخالق...... سارے متقی ہو جائیں...... اسے پرواہ نہیں...... سارے مجرم ہو جائیں اسے پرواہ نہیں...... اس کے باوجود وہ اللہ وہ رحیم...... کریم...... حنان...... منان...... مہربان ہے......

آنسوؤں کی کرامت

جب کوئی مرد یا عورت اپنی پچھلی زندگی سے توبہ کرتا ہے...... اور اللہ کی طرف لوٹتا ہے...... اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کے دو قطرے نکلتے ہیں...... تو اللہ تعالیٰ اس خوشی میں سارے آسمان پر چراغاں کر دیتے ہیں...... پورے آسمان پہ روشنیاں ہی روشنیاں ہوتی ہیں۔

فرشتے کہتے ہیں یہ کیوں روشنیاں ہو رہی ہیں؟

تو اوپر سے اعلان ہوتا ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے:

......﴿اصلح العبد علی مولاہ﴾......

آج ایک روٹھا ہوا بندہ اپنے مولیٰ کے پاس پہنچ گیا اور اپنے رب سے صلح کر لی......

ہمیں ضرورت ہے چراغاں کرنے کی یا اللہ کو ضرورت ہے...... توبہ کی ہمیں ضرورت ہے...... یا اللہ کو ضرورت ہے اور میں ضرورت مند...... محتاج ہوں...... قدم قدم پر...... سانس سانس...... ہر آن...... ہر گھڑی میں اللہ کا محتاج ہوں...... بجائے اس کے...... کہ ہم خوش

ہوں...... اللہ خوش ہو رہا ہے...... اللہ تعالیٰ فرشتوں میں اعلان کر رہا ہے......
جاؤ...... اعلان کرو...... آج میرا ایک بندہ جو مجھ سے روٹھا ہوا تھا...... آج مجھ سے مل
اور اس نے توبہ کر لی......

میں تو ماں سے بھی زیادہ مہربان ہوں

آج میری ایک باندی نے...... آج میری ایک بندی نے جو مجھ سے روٹھی ہوا
تھی...... آج اس نے توبہ کر لی ہے اور میرے در پہ آ گئی ہے...... اللہ خوش ہو
ہیں...... اس لئے اللہ نہیں پکڑتا ہے...... بل...... کہ اللہ مہلت دیتا ہے...... اے میرا
کرلے توبہ کرلے...... توبہ کرلے...... توبہ...... وہ ایسا رحیم و کریم ہے...... کہ جب
آدمی توبہ کرتا ہے...... معافی ہوتی رہتی ہے...... ماں باپ سے آدمی ایک دفعہ نا فر
کر کے معافی مانگے وہ کر دیں گے...... دوسری دفعہ...... تیسری دفعہ کریں گے......
وہ کہیں گے...... تو نے وتیرہ بنا رکھا ہے...... ہمارا مذاق اڑاتا ہے...... تو ہماری بے
کرتا ہے...... پھر کہتا ہے معاف کرو......

اللہ پاک کی ذات کے قربان جائیں...... ساری زندگی توبہ توڑتا ہے اور
زندگی کہتا ہے اے اللہ معاف کر دے...... پر ہو چکی توبہ...... اللہ تعالیٰ کہتا ہے:

......﴿ان تستغفرنی غفرت لك﴾......

اے بندہ تو کہتا ہے...... کہ معاف کر دے تو میں معاف کرتا ہوں...... تو
توڑتا ہے اور پھر کہتا ہے:......﴿یالله ان استقالنی﴾...... پچھلا معاملہ تو خراب
اب میں نیا معاہدہ کرتا ہوں...... پھر نئے سرے سے توبہ کرتا ہوں...... میرے پچھلے
معاف کر دے...... تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے:......﴿ان استقالنی عفوته﴾...... بندہ
...... کہ پچھلی چھوڑ دو تو میں کہتا ہوں...... کہ اچھا چھوڑ دیجئے...... ختم کر دیجئے
......﴿ان استعاذنی اعذته﴾...... بندہ کہتا ہے اے پناہ دے دے

دوبارہ پناہ دے دینے کیلئے تیار ہو جاتا ہوں......

......﴿لو بلغت ذنوبك عنان السماء﴾...... تم اتنے گناہ کرو...... کہ زمین
بھر جائے...... سیارے...... ستارے بھر جائیں...... پھر تمہارے گناہ میرے آسمان کو لگ
جائیں...... میرا آسمان تیرے گناہوں سے کالا ہو جائے...... لیکن پھر تجھے خیال آئے
گا اور تو کہے اے اللہ تو مجھے معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:......﴿غفرت لك
ولا ابالی﴾......

ماں سے زیادہ پیار کرنے والا کون؟

میں سارے ہی معاف کر دیتا ہوں...... مجھ سے کوئی پوچھنے والا نہیں...... ایسا کوئی نہیں
ملے گا...... کہ جب ہم کہتے ہیں یا اللہ وہ آگے سے کئی دفعہ کہتا ہے...... لبیك لبیك یا عبدی
جو ماں کا اکلوتا بیٹا جگر کا ٹکڑا آنکھوں کا تارا جب کہتا ہے ماں! وہ کہتی ہے جی وہ کہتا
ہے اماں! وہ کہتی ہے جی...... پھر وہ کہتا ہے اماں!...... وہ کہتی ہے چپ کر سر نہ کھا......
باپ بھی یہی کہتا ہے...... وہ کہتا ہے ابا! تو وہ کہتا ہے جی! وہ کہتا ہے ابا! وہ کہتا ہے
ہاں! وہ کہتا ہے ابا!...... وہ کہتا ہے بکواس نہ......

اس مالک کے قربان جائیں پورا جسم نافرمانی میں نمایاں ہے...... رواں رواں اللہ
کی نافرمانی سے داغدار ہے...... سارا دامن تار ہے...... اس زندگی کا کوئی گوشہ خیر کا
نہیں...... کوئی عمل بھلائی کا نہیں...... اس ساری گندیوں کے باوجود اگر وہ ہاتھ اٹھا کر کہتا
ہے...... یا اللہ تو کہتا ہے: لبیک لبیک یا عبدی اور میرا بندہ بول تو سہی...... کیا کہتا
ہے؟ ہم اللہ اللہ پکارتے ہیں...... وہ لبیک لبیک کہتا ہے رہے گا...... ہم پکارتے پکارتے
تھک جائیں گے...... جواب دیتا نہیں تھکے گا......

ایک گلوکار کی توبہ کا محبت بھرا واقعہ

حضرت عمرؓ کے زمانے میں ایک گویا تھا...... چھپ چھپ کے گاتا تھا...... گانا بجانا تو

حرام ہے...... چھپ چھپ کر گا کے وہ اپنا شوق پورا کرتا تھا...... لوگ کچھ اس کو پیسے دے دیتے تھے...... ایک دفعہ جب وہ بوڑھا ہو گیا...... آواز ختم ہو گئی...... تو آیا فاقہ...... آئی بھوک...... اب گیا جنت البقیع میں ایک جھاڑی کے پیچھے بیٹھ گیا اور کہنے لگا اے اللہ! جب آواز تھی تو لوگ سنتے تھے...... جب آواز نہ رہی تو سننا چھوڑ گئے تو سب کی سنتا ہے...... تجھے پتہ ہے میں ضعیف ہو...... کمزور ہوں...... بے شک تیرا نافرمان ہوں......
پر اے اللہ میری ضرورت کو پورا فرما......

ایسی آواز لگائی...... ایسی صدا بلند کی...... کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں لیٹے ہوئے تھے...... آواز آئی...... کہ میرا بندہ تجھے پکار رہا ہے...... اس کی مدد کو پہنچو...... بقیع میں فریادی ہے اسی کی فریاد رسی کرو......

عمر رضی اللہ عنہ ننگے پاؤں دوڑے...... دیکھا تو بڑے میاں جھاڑی کے پیچھے اپنا قصہ سنا رہے ہیں...... جب انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو اٹھ کر دوڑنے لگے...... کہا بیٹھو بیٹھو...... ٹھہرو...... ٹھہرو...... میں آیا نہیں بلکہ بھیجا گیا ہوں...... کہا کس نے بھیجا ہے؟......

کہا...... جسے تم بلا رہے ہو...... اسے نے بھیجا ہے...... جسے تم پکار رہے ہو اسی نے بھیجا ہے......

تو اس نے آسمان پر نگاہ ڈالی...... اے اللہ ستر سال تیری نافرمانی میں گذرے تجھے کبھی یاد نہ کیا...... جب یاد کیا تو اپنے پیٹ کی خاطر یاد کیا...... تو نے پھر بھی میری آواز پہ لبیک کہا...... اے اللہ مجھ نافرمان کو معاف کر دے...... اور ایسا رویا...... کہ جان نکل گئی...... موت ہو گئی۔

حضرت عمرؓ نے خود اس کا جنازہ پڑھایا...... تو میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ پکڑنے اس لئے نہیں...... کہ اللہ جل جلالہ رحیم ہیں...... کریم ہیں اور اپنے بندے پر رحم چاہتے ہیں...... اپنے بندے پر فضل کرنا چاہتے ہیں...... اپنے بندے کو جہنم میں ڈالنا

چاہتے...... تو میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ نے دروازے کھول دیئے ہیں...... موت تک کے لئے توبہ کے دروازے کھلے ہوئے ہیں...... باب التوبة مفتوح مالم يغرغر...... توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے...... جب تک آدمی کی جان نکل کر حلق میں نہ آ جائے...... غرغرہ کے شروع ہونے سے پہلے پہلے توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے...... مردوں کے لئے بھی عورتوں کے لئے بھی......

گنہگار بندے کی توبہ کا حیرت انگیز واقعہ

بنی اسرائیل میں ایک نوجوان تھا...... بڑا نافرمان تھا...... شہر والوں نے اس سے بائیکاٹ کر دیا...... اس کو شہر سے باہر نکال دیا...... وہ ویرانے میں چلا گیا...... کسی کو راہ راست پر لانے کا یہ طریقہ نہیں ہوتا...... کہ اس کا بائیکاٹ کر دیا جائے...... بلکہ...... کہ اس سے محبت کی جائے...... اس کے لئے دعا کی جائے...... اس کو سمجھایا جائے تو انہوں نے نکال دیا...... وہ ویرانے میں چلا گیا...... وہاں کوئی آنے والا نہیں...... جانے والا نہیں...... حالات کی تنگی نے جب جھٹکا دیا تو بیمار ہو گیا...... بیمار ہوا تو کھانے کو کچھ نہیں پینے کو کچھ نہیں...... موت کے آثار شروع ہوئے...... مرتے دم تک توبہ نہیں کی...... اکڑتا رہا...... جب موت کے آثار نظر آئے تو اب کہنے لگا......

اے اللہ! ساری زندگی کٹ گئی تیری نافرمانی میں...... اب موت دیکھ رہا ہوں...... سامنے ہے...... لیکن مجھے بتا مجھے عذاب دینے سے تیرا ملک زیادہ ہو جائے گا؟ اور معاف کرنے سے تیرا ملک تھوڑا ہو جائے گا؟...... اے میرے رب! اگر مجھے یہ پتا ہوتا...... کہ مجھے عذاب دے گا اور تیرا ملک بڑھ جائے گا اور معاف کر دے گا تو تیرا ملک گھٹ جائے گا...... تو میں تجھ سے کبھی بخشش نہ مانگتا...... مجھے پتہ ہے...... کہ مجھے عذاب دے تو تیرے ملک میں زیادتی نہیں...... مجھے معاف

کرے تو تیرے ملک میں کمی نہیں...... یہ دیکھ لے میں نافرمان تو ہوں
......اور بڑے ذلت میں مر رہا ہوں...... کوئی میرا سنگی نہیں...... کوئی
ساتھی نہیں...... سب نے مجھے چھوڑ دیا...... میرے سارے سہارے
ٹوٹ گئے ہیں...... اب تو مجھے نہ چھوڑ...... مجھے معاف کر دے......
مجھے معاف کر دے اور اتنے میں جان نکل گئی......

موسیٰ علیہ السلام پر وحی آئی...... کہ ''اے موسیٰ! میرا ایک دوست وہاں کھنڈرات میں مر گیا ہے...... اس کا جا کے غسل کا انتظام کرو...... اس کا جنازہ پڑھو اور شہر کے سارے نافرمانوں میں اعلان کرو...... آج جو بخشش چاہتا ہے اس کا جنازہ پڑھ لے...... اس کی بھی بخشش ہو جائے گی......''

جب موسیٰ علیہ السلام نے اعلان کیا تو لوگ بھاگے ہوئے گئے...... دیکھا تو وہی جواری...... شرابی...... زانی...... تو انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا آپ کیا کہتے ہیں...... یہ تو وہ ہے جس کو ہم نے نکال دیا تھا اور آپ کا رب کہہ رہا ہے...... کہ جس کو بخشش چاہیے...... اس کا جنازہ پڑھ لے......

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جب عرض کی تو اللہ پاک نے فرمایا...... ''یہ بھی سچے ہیں...... میں بھی سچا ہوں...... یہ ایسا ہی تھا جیسے بتا رہے ہیں...... لیکن یہ مرنے لگا:

......﴿فرأیت نفسه حقیره وسعیره وذلیله﴾......

میں نے اس کو دیکھا...... کہ ذلیل ہو کر مر رہا ہے...... تنہائی میں مر رہا ہے...... ولا کریما ولا قریبا...... کوئی دوست نہیں...... کوئی رشتہ دار نہیں...... ایسی بے بسی میں جب اس نے کہا:

اے اللہ! سب نے چھوڑا تو نہ چھوڑنا تو میری رحمت کو اور میری محبت کو جوش آیا...... میری غیرت کو جوش آیا...... کہ جب سب چھوڑ چکے ہیں...... میں اپنے بندے کو نہیں چھوڑوں گا...... اے موسیٰ! میری عزت کی قسم وہ کم ظرف نکلا...... صرف اپنی بخشش

مانگی...... میری عزت کی قسم اگر آج پوری دنیا کے انسانوں کی بخشش مانگتا تو میں سب کو معاف کر دیتا......

ہم صرف کہتے ہیں...... کہ اس رب سے صلح کر لیں اور ہم کچھ نہیں کہہ رہے...... ہم کہتے ہیں اللہ سے جڑ جاؤ بھائیو...... اور کچھ نہیں کہہ رہے...... کیوں کہ ہمارا واسطہ اللہ کی ذات سے پڑنے والا ہے...... یہ جہاں چھوٹ جائے گا اور پھر مسئلہ آسان ہے...... کہ اللہ پاک کو راضی کرنے کے لئے ہمیں یہ گھر نہیں چھوڑنے...... ان گھروں کے طریقے چھوڑنے ہیں...... ہمیں یہ شہر کو نہیں چھوڑنا...... اس میں غلط طریقوں کو چھوڑنا ہے اور اللہ کے محبوب مصطفیٰ سید الکونین تاجدار مدینہ ﷺ کا طریقہ داخل کرنا ہے...... بس اور کچھ نہیں کرنا...... بس ہم وہ کریں جو اللہ کا حبیب ہمیں بتا گیا ہے

جادوگری چھوڑی تمغہ شہادت مل گیا

بھائی سمجھ میں نہیں آ رہا کہ ایک ڈاکٹر تھا وہ ایک منٹ کی ایک ہزار ڈالر فیس لیا کرتا تھا...... دنیا کے بڑے بڑے ہوٹلوں میں اس کے پروگرام ہوتے تھے...... اور اس نے کفر کئے ہوئے تھے...... شیاطین اور پتہ نہیں کیا چیز عجیب چیز تھا وہ...... ہمیں بھی اس نے بہت سی چیزیں دکھائیں...... تو ایک دن مجھ سے کہنے لگا...... جمعہ کی نماز کے بعد میرے پاس آ کر کہنے لگا...... میرا شیطان آیا تھا...... میرے پاس اور آ کے بیٹھ کر رونے لگا

...... کہنے لگا ڈاکٹر راکی...... راکی اس نے اپنا نام رکھا ہوا تھا...... عبدالقادر تھا...... ویسے وہ عبدالقادر جیلانیؒ کی نسل میں سے تھا...... نسل عربی...... حسنی...... قادری...... اور کام یہ کر رہا تھا تو کہنے لگا...... کہ آج میرا شیطان میرے پاس آیا تھا...... اور کہہ رہا تھا کہ ڈاکٹر راکی تم نے بیس سال کی دوستی کو پانچ منٹ میں توڑ دیا......

تو میں نے ان سے کہا بیس سال میں نے جھوٹ کو آزمایا ہے...... اب کچھ دن سچ کو بھی آزمانے دو تو آگے مجھ سے کہتا ہے...... بات تو تمہاری ٹھیک ہے...... کہ سچ ہی

میں نجات ہے...... لیکن پھر بھی جلدی کیا ہے...... بعد میں توبہ کر لینا...... یہاں آ
مار دیتا ہے...... کہ ابھی جلدی کیا ہے...... پھر توبہ کر لینا...... اس میں بہت سے بغیر ت
کے مر جاتے ہیں...... دوسرا کیا کہتا ہے...... توبہ کا کیا فائدہ ادھر کروں گا...... تو
جائے گی...... ایسی توبہ کا کیا فائدہ......

شیخ عبدالقادر جیلانی قافلے میں علم حاصل کرنے کے لئے جا رہے تھے......
سال کی عمر تھی...... راستے میں ڈاکہ پڑ گیا لوٹ لیا انہوں نے...... یہ بچے تھے کسی کو خیال
نہیں آیا...... کہ ان کے پاس کچھ ہوگا...... ایک ڈاکو نے ایسے ہی سرراہ پوچھا بیٹا تیر
پاس کچھ ہے...... کہا ہاں ہے...... کیا ہے...... کہا چالیس دینار ہیں...... چالیس د
مطلب تھا...... کہ وہ پورے ایک سال کا راشن ہے تو بہت بڑی دولت تھی
دینار...... تو وہ حیران ہو گیا...... کہنے لگا کہاں ہیں کہاں۔ یہ میرے اندر سیئے ہو
ہیں...... اندر کی آستین میں...... اس نے کہا: بچہ اگر تو مجھے نہ بتاتا تو مجھے کبھی خبر نہ
...... کہ تیرے پاس ہیں...... تو تو نے کیوں بتا دیا...... کہا مجھے میری ماں نے کہا
...... کہ بیٹا سچ بولنا...... چاہے جان چلی جائے...... اب یہ ماں کا سبق ہے ناں......

اور جب ماں کو ہی نہ پتا ہو...... کہ سچ بولنے میں نجات ہے...... تو وہ بچے کو کیا
گی...... تو وہ ڈاکو اس کو پکڑ کر...... ڈاکوؤں کے سردار کے پاس لے گیا...... کہ سردار اس
بات سنو...... تو ساری کہانی سنائی...... تو سردار نے کہا بیٹا کیوں تو نے بتا دیا... نہ بتاتا تو
کوئی پتا نہ چلتا...... کہا میری ماں نے مجھے کہا تھا...... جھوٹ نہ بولنا...... سچ بولنا...... چاہے
چلی جائے...... اس پر جو وہ رویا ہے ڈاکوؤں کا سردار اور اس کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی

اے اللہ یہ معصوم بچہ اپنی ماں کا اتنا فرمانبردار اور میں پورا مرد جوان ہو کر
نافرمان مجھے معاف کر دے...... سارے ڈاکوؤں سے توبہ کروائی...... اور اس کا
ماں بی جو گیلان میں بیٹھی ہوئی ہے...... جس کو پتہ بھی نہیں رہا ہے...... کہ اس کا بچہ
سے کہاں تک پہنچ گیا ہے......

ادھر توبہ! ادھر مغفرت کا پروانہ مل گیا

بنی اسرائیل میں قحط آیا...... جو بڑا زبردست قحط تھا...... بنی اسرائیل نے کہا اے موسیٰ دعا کرو اللہ قحط دور کر دے...... موسیٰؑ نے ستر ہزار لوگوں کو لے کر نماز پڑھی اور دعا مانگی...... اے اللہ بارش برسا...... فما زادت الشمس الا تقشعا...... سورج کی آگ اور بڑھ گئی...... وہ کہیں یا اللہ ہم بارش کی دعا کر رہے...... آپ سورج کی تپش کو بڑھا رہے ہیں...... تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا...... ان فیکم رجلا یبارزنی بالمعاصی منذ اربعین عام...... تم میں ایک آدمی ہے...... جس نے پچھلے چالیس سال میں ایک نیکی بھی نہیں کی اور چالیس برس ہو گئے...... مجھے للکار رہا ہے...... اور میری نافرمانی پہ تلا ہوا ہے...... اس کی وجہ سے بارش رکی ہوئی ہے...... اسے کہو...... کہ باہر آ کر اپنے آپ کو ظاہر کرے...... تب بارش ہو گی......

موسیٰؑ نے فرمایا...... یا من عصی اللہ اربعین سنۃ...... ارے او بدبخت انسان...... جسے چالیس سال گزر گئے...... کوئی اچھا کام نہ کیا...... باہر آ! تیری وجہ سے ہم عذاب میں ہیں...... اسے تو پتہ ہے...... کہ میں کون ہوں...... لیکن کسی کو نہیں پتہ...... کہ کون ہے...... نہ اللہ نے بتایا...... کہ فلاں آدمی ہے...... اب لوگوں نے ادھر ادھر دیکھا...... کوئی بھی باہر نہ نکلا...... وہ اپنے دل میں کہنے لگا...... میں اگر باہر نکل کے آؤں تو اپنے آپ کو ذلیل و رسوا کروں...... اور اگر کھڑا رہوں تو میری وجہ سے بارش رکے ساری مخلوق پریشان ہو گی......

اس نے اپنی چادر میں اپنے منہ کو چھپا لیا...... کہ کوئی دیکھے نہیں...... کہ میرے آنسو نکل رہے ہیں...... سر جھکایا اور سر پر چادر ڈال کر آنسوؤں کے دو قطرے نکالے اور کہنے لگا:

یا اللہ...... عصیتک اربعین سنۃ فامھلتنی...... یا اللہ میں چالیس سال نافرمانی کرتا رہا اور تو مجھے مہلت دیتا رہا...... تو نے کسی کو نہ بتایا

دنیا سے محبت کا عبرتناک انجام

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ .. وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا .. مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ .. وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ....

اَمَّا بَعْدُ..... فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ... بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ... قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ... عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ... وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ... وَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم... يَا اَبَا سُفْيَانَ جِئْتُكُمْ بِكَرَامَةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

میرے بھائیو!......

اللہ کی بادشاہی بے مثل اس کے ارادے اٹل...... اس کے فیصلے بدلتے نہیں...... لا راد لما قضیت...... جو فیصلہ کرلے وہ بدلتا نہیں...... لا مانع لما اعطیت...... جس کو دے کوئی روک نہیں سکتا...... لا معطی لما منعت...... اور جس کو نہ دے اس کو کوئی دے نہیں سکتا...... ان یمسسك اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو...... وہ پکڑے تو کوئی چھڑا نہیں سکتا...... ان یردك بخیر فلا راد لفضلہ...... وہ اپنا چاہے تو سارا جہان مل کے اسے روک نہیں سکتا...... ما یفتح اللہ للناس من الرحمۃ فلا ممسك لھا...... جب رحمت کے در کھولتا ہے...... تو کوئی بند نہیں کرسکتا...... وما یمسك فلا مرسل لہ من بعدہ...... اور جب وہ بند کرتا ہے...... تو کوئی اس سے کھلوا نہیں سکتا۔

اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے؟

ان ساری آیات سے اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے......

وہ ہم سے اپنی بادشاہی منوانا چاہتا ہے...... کہ میں بہت بڑا بادشاہ ہوں......

لہٰذا اے لوگو!......

جیسے تم دنیا کے جھوٹے بادشاہوں کے تابع ہوتے ہو......

ان کی خوشامد کرتے ہو...... ان کے پیچھے دوڑتے ہو......

ان کے پیچھے دوڑنا چھوڑو...... میرے بنو...... میری مان کے چلو......

﴿لا نـدلك لا مثل لك انت الغنی لا ظہیر لك العلی لا سمیالہ﴾

اس کا شریک کوئی نہیں ہے ایسا غنی ہے جس کا مشیر کوئی نہیں وہ بلند بالا ہے اس کا ہمسر کوئی نہیں

کل شیی ھالك الا و جھك کل ملك ذائل الا ملكك کل ظل حالس الا ظلك

ہر چیز کو فنا ہے...... سوائے تیرے لئے بقا ہے......

ہر ملک کو زوال ہے...... سوائے تیری بادشاہی کے......

ہر سایہ ڈھلتا ہے...... اس کا سایہ نہ ڈھلتا ہے...... نہ چڑھتا ہے......

یہ اللہ کی ذات ہے...... مبدی وہ کچھ نہ ہو...... وہ سب کچھ بنا دے......

الباری...... جو کچھ نہ ہو اور سب کچھ بنا دے اس کو باری کہتے ہیں......

معیط...... جو سب کچھ مٹا کر پھر بنا دے......

مبدی...... کوئی نمونہ سامنے نہیں......

سیمپل کوئی نہیں بغیر سیمپل...... کے بنا دیا......

آم کا کوئی سیمپل نہیں تھا...... تو اس کا حکم دیا بن جا بن گیا......

جانور...... درخت...... پودے...... پرند...... چرند......

پھول...... تتلیاں...... تالیاں...... خوشبو پھل......

سب کو رنگ...... اور شکل...... اپنے غیب کے خزانے سے دے کر حکم دیا بن جا

کیوں......

- جس کی عزت کی حد نہیں...... ☆ جس کے کمال کی حد نہیں......
- جس کے ملک کی حد نہیں...... ☆ جس کی طاقت کی حد نہیں......
- جس کی قدرت کی حد نہیں...... ☆ جس کی ہیبت کی حد نہیں......
- جس کی عطا کی حد نہیں...... ☆ جس کی پکڑ کی حد نہیں......
- جس کی رحمت کی حد نہیں...... ☆ جس کے غضب کی حد نہیں......
- جس کے جمال کی حد نہیں...... ☆ جس کے خزانوں کی حد نہیں......
- اپنی ذات میں جس کی کوئی حد نہیں جب اس کو اسکا مقام نہیں دیا جاتا۔

اللہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے

میرے بھائیو...... یہاں صرف اور صرف اللہ کی چلتی ہے...... کسی اور کی نہیں چلتی ...... بادشاہ بھی اللہ...... مالک بھی اللہ...... خالق بھی اللہ...... اور ہوتا یہاں وہ ہے...... جو اللہ چاہتا ہے

یفعل ما یشاء...... جو چاہے تیرا اللہ کرے...... وربک یخلق ما یشاء و یختار...... تیرا اللہ جو چاہے کردے...... جو چاہے پسند کردے...... فعال لما یرید...... جو چاہتا ہے کر دیتا ہے یھدی من یشاء...... جسے چاہے ہدایت دے...... یضل من یشاء...... جسے چاہے گمراہ کردے...... یعذب من یشاء جس کو چاہے پکڑ لے ...... یغفر لمن یشاء...... جس کو چاہے معاف کردے...... یفتح الرزق لمن یشاء...... جس کی چاہے روزی کھول دے...... تؤتی الملک من تشاء...... جس کو

چاہے بادشاہی دے دے......

وہ اللہ جس نے دن کو بنایا رات کو بنایا...... یہ سب سے انوکھی بات ہے لتسکنوا فیہ...... رات کو آرام کرو......

ولتبتغوا من فضلہ...... اور دن میں کام کر کے...... رزق کو تلاش کرو......

ولعلکم تشکرون...... شاید کہ اللہ کا شکر ادا کرسکو...... اللہ کا خالق ہونا ان آیات سے سمجھ آرہا ہے...... والجبال...... کہ اللہ کا پہاڑ کا گاڑنا...... والارض کیف سطحت...... زمین پر غور کر کے دیکھو تو سہی...... افلا ینظرون الی الابل...... اونٹ میں غور کیوں نہیں کرتے ہو...... کیا غور کریں......؟

کیف خلقت...... بنانے والے نے بنایا کیسے...... والی السماء کیف رفعت...... آسمان کی طرف نگاہیں اٹھا کے غور کیوں نہیں کرتے ہو...... کہ اس کے بنانے والے نے اس کو کیسے بنایا؟

میرے بھائیو اور دوستو!...... بات دراصل کرنے کی اس وقت یہ ہے...... کہ ہم سب کے سب اللہ کی طرف رجوع کرلیں...... ساری دنیا...... اور آسمان کی حکومت اللہ کے ہاتھ میں ہے...... اس کا شریک کوئی نہیں

موسیٰ علیہ السلام...... سے بنی اسرائیل کہنے لگے...... کہ تیرا رب سوتا ہے......؟ موسیٰ...... کو غصہ آگیا...... اللہ تعالیٰ نے فرمایا...... ٹھہرو...... میں انکو سمجھاتا ہوں...... تم رات کو پیالہ لیکر کھڑے ہو جاؤ...... وہ پیالہ لئے کھڑے ہوئے...... جب آدھی رات ہوگی...... تو اس کو اونگھ آنے لگی...... ارے پیالہ ٹوٹ جائے گا سوتے ہو......؟ جب رات کا آخری وقت آیا تو سو گئے...... وہ پیالہ گر کر ٹوٹ گیا...... تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا...... کہ تیرا رب رات یا دن کو کسی وقت سو جائے...... تو آسمان و زمین...... سورج اور چاند...... پیالے گر کر ٹوٹ جائیں گے...... اور تباہ ہو جائیں گے۔

حضرت علیؓ کی نصیحت

میرے بھائیو!...... ایمان کا تقاضا ہے...... کہ دنیا بیچتی...... پڑے ہوئے کو بیچو آخرت کو نہ بیچو...... حضرت علی کی نصیحت سنو جو اپنے بیٹے امام حسن سے فرمائی۔ جملہ اس میں سے ایک ہے جو سنانا چاہتا ہوں ورنہ ساری آپ کو پڑھ کر سنانا...... یا بنی (اے میرے بیٹے) جب خنجر لگ چکا ہے...... تلوار لگ چکی ہے...... جانے کا وقت قریب آ چکا ہے تو آخری وقت کی نصیحت ہے...... احیی قلبك موعظة...... میرے بیٹے! دل کو زندہ رکھنا...... کس سے؟ اللہ کی باتیں سن سن کر...... ابھی آدھا گھنٹہ پہلے آئے...... تو کیفیت اور...... اور اللہ کی آدھا گھنٹہ بات سنی تو کیفیت اور...... یہ کس لئے بدل گئی؟ ایمان کو تھوڑا سا پانی ملا ہے...... تو کیفیت بدل گئی......

تو یہ فرمارہے میرے بیٹے...... ہر وقت اللہ کی باتیں سنتے رہنا...... اس سے دل زندہ رہے گا...... ونوره بالحكمة...... اور اسے حکمت سے نورانی بنانا...... حکمت کیا ہے......؟ اللہ کے نبی کی باتوں سے اس کو نورانی بنانا...... وقوه بالقلب...... اور اپنے دل کو طاقتور بنانا...... دنیا کو لات مار کر...... دنیا کو پیروں میں ڈال کر...... دنیا کو ٹھوکر مار کر...... دنیا سے بے رغبت ہو جانا...... تیرا دل مضبوط ہو جائیگا...... وفوره بال لفنا...... اور دل کو روزانہ سمجھانا کہ تو نے مرنا ہے...... تو نے مرنا ہے...... وصلله بالموت...... اور موت یاد دلا کر...... اس کی لگام اپنے ہاتھ میں رکھنا...... لگام دل کا نہ چھوڑنا ورنہ بے قابو ہو جائیگا...... لگام ہاتھ میں رکھنا کس طرح......؟ موت یاد دلا کر...... وحظره و سورة الدهر ونسخ البالی والایام...... اور اپنے آپ کو سناتے رہنا...... پچھلی قوموں کے قصے...... جن کو اللہ نے اٹھا کر پٹخ دیا...... زمین میں دھنسایا...... پتھر برسا کر مارا...... پانی کے طوفان سے اڑایا...... ہواؤں کے طوفان سے ختم کیا......

ان ٹوٹی ہوئی عمارتوں سے عبرت لو

ان قوموں کے واقعات سناؤ...... ان کے کھنڈروں میں جاؤ...... والنظر فی الارهم...... انکی ٹوٹی دیواروں میں غور کرو...... جاؤ ٹیکسلا میں...... ہڑپہ میں...... کیا شاہی قلعہ لاہور میں...... جاؤ جاؤ ان دیواروں سے پوچھو...... مغل کہتے تھے کہ یہ ہمیشہ آباد رہیں گے...... مغل کہتے تھے کہ ان قلعوں کو کوئی ہلا نہیں سکتا...... جاؤ اس سے پوچھو...... ان حلوا تمہارے بنانے والے کہاں چلے گئے......؟ تو تمہیں ایک دیوار پکار کر کہے گی...... قد اغفلوا من دار الغر و نزل فی دار الغرابة...... وہ ہمیں چھوڑ گئے...... ہم دھوکے کا گھر تھے...... جا کے سو گئے...... اندھیر کوٹھڑی میں...... ویران گھر میں...... وحشت اور تنہائی کے گھر میں جا کر سو گئے...... والك لسرت كاحدهم...... میرے بیٹے ایک دن تو بھی قبر میں جا کر سوئے گا...... آخری جملہ اب سنو...... جو میں بتانا چاہتا تھا...... میں نے سارا قول حضرت علی کا آپ کو سنایا......

فلا بیع آخر لك بالدنیا ك بل بع دنیاك...... بالاخر تک تیرے بچے جب کبھی دنیا...... اور آخرت میں ٹکر ہو...... دنیا بیچ آخرت نہ بیچنا...... دنیا چھوڑ دینا آخرت نہ چھوڑنا...... کہ دنیا پھر بھی چھوٹ جائے گی...... تو تم دنیا چھوڑنا آخرت نہ چھوڑنا...... آپ کو بیچ دے آخرت خریدنے...... جھوٹ بول کر سودا نہ کرنا...... سود پر مل نہ چلانا دنیا کو خرید ے اور آخرت کو بیچا ہے...... یہ دنیا کو خریدا ہے اور جنت کو بیچا ہے کیا نادان تاجر ہے جو کو بیچ گیا......

یہ دنیا چار دن کی چاندنی ہے

یہ کیا مقصد زندگی ہے...... جو چار قدم پر چل کے ساتھ چھوڑ جائے......؟ یہ کیا خوشیاں ہیں...... جو چار دن بھی ساتھ نہ دے سکیں...... اور آگے موت کے خوفناک گڑھے میں جا کے پھینک دیا جائے...... یہ اقتدار کون سا اقتدار ہے...... جو آگے بیٹھے بھی نہ تھے کہ نکالے گئے...... یہ حسن کیسا حسن ہے...... جو چند سال کے بعد لمبے چوڑے

میک اپ کا محتاج ہوا...... پھر چند سال کے بعد میک اپ نے بھی ساتھ چھوڑ دیا...... لاکھ جھریوں کو چھپایا...... لاکھ ہونٹوں کی سیاہی کو سرخی سے چھپایا...... لاکھ چہرے کی ملاہٹ کو مصنوعی سرخیوں سے سجایا...... لیکن کیا کریں ...... ان ظالم جھریوں جنہوں نے...... آ کر مکڑی کی طرح چہرے کا تانا بانا بن دیا...... اب سارے میک اپ دھرے رہ گئے...... اور بڑھاپے نے پکار پکار کے کہا...... اب آگے کا سامان کرو... آ چکا ہے...... یہ حسن و جمال کی جگہ نہیں ہے......

- ......کبھی تجھ کو دھن ہے رہو سب سے اعلیٰ
- ......ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا
- ......جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا؟
- ......تجھے حسن ظاہر نے دھوکے میں ڈالا
- ......تجھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا
- ......جوانی نے پھر تجھ کو مجنوں بنایا
- ......بڑھاپے نے پھر آ کے کیا کیا ستایا
- ......اجل تیرا کر دے گی بالکل صفایا
- ......جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
- ......یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

ہمارے ایک رشتہ دار تھے...... بڑی دولت اکٹھی کی...... جتنے آپ باہر جا کر کماتے ہیں...... اس سے بھی زیادہ اس بندے نے اکٹھے کئے...... اس کی بیٹی کو طلاق ہو گئی...... وہ کہتا تھا کہ...... میں نے اپنی بیٹی کو اتنا دے دیا کہ مرتے دم تک کسی کی محتاج نہ ہو گی...... اسے کسی کی ضرورت نہیں پڑے گی...... اور اس کی بیٹی کو سسک سسک کر مرتے ہم نے خود دیکھا...... کہ وہ کیسے محتاج ہو گئی......

کوئی پیسہ کام نہیں دیتا ماں باپ اولاد کا مقدر نہیں بناتے...... وہ اپنا مقدر لے کر خود

ہیں...... اگر ہم فرض کریں کہ ان کے لئے کچھ اکٹھا کر لیا ہے...... تو ان کے پاس نام کتنا تھوڑا ہے...... صرف ساٹھ ستر سال ہیں...... پھر وہ بھی مر جائیں گے...... ستر سال کیا زندگی ہے۔

یہ زندگی چند گنے، چنے سانس کا نام ہے

ہم سب فقیر ہیں...... کہ ہمارے پاس وقت بہت تھوڑا ہے...... پیسے تو بہت ہیں...... لیکن زندگی قلیل ہے...... چند سانس ہیں...... چند گھڑیاں ہیں...... پتہ ہی نہیں کہ...... کیسے وقت گزر رہا ہے...... جس کے پاس پیسے تھوڑے ہوتے ہیں...... وہ سوچ سمجھ کر خرچ کرتا ہے...... جسے مہینے کے پندرہ سو روپے ملیں...... وہ تو نہیں بغیر سوچے سمجھے پیسے خرچ کرے گا...... وہ تو بجٹ بنائے گا...... ایک ایک روپے پر سوچے گا کہ...... لگاؤں یا نہ لگاؤں...... مہینہ گزارنا ہے...... وہ پورا حساب رکھے گا...... تاکہ غیر ضروری چیز میں خرچ نہ ہو...... جس کے پاس زیادہ پیسے ہوتے ہیں...... وہ نہیں سوچتا کہ کیسے خرچ کرتا ہے...... ہمارے پاس زندگی کے گنے چنے سانس ہیں...... آج کی انسانیت نے اس مختصر زندگی کو...... مال و دولت کی دوڑ میں ضائع کر دیا...... تو بہت بڑا نقصان ہوگا۔

......زندگی......

- ......روٹی کا نام نہیں ہے......
- ......کپڑے پہننے کا نام نہیں ہے......
- ......عیش پرستی کا نام نہیں ہے......
- ......خوبصورت گھر بنانے کا نام نہیں ہے......
- ......بڑے بڑے کارخانے چلانے کا نام نہیں ہے......
- ...... اگر یہی زندگی کا مقصد ہے تو پھر موت پہ یہ سب کچھ چھن کیوں جاتا ہے؟

زمین کا ایک جھٹکا دنیا کے نشہ کو ختم کر سکتا ہے

کون ہے...... جو ہمارے ارمانوں کو...... پورا ہونے سے...... پہلے ہی ان کا خون کر کے انہیں تہہ خاک سلا دیتا ہے...... اور ساری محنت کی کمائی...... اوروں کے حوالے کر دیتا ہے...... میں تو کماتے کماتے مر گیا...... میری ہڈیوں کا گودا بھی خشک ہو گیا...... اور میری زندگی کی ساری خوشیاں برباد ہو گئیں...... کہ میرا کام چمک جائے...... میری تجارت چمک جائے...... میرا گھر اچھا ہو...... کیسی فیکٹریوں کے محل کھڑے ہوئے ہیں...... لیکن بہت سے بنانے والے زیر خاک جا چکے ہیں...... آج ان کی ہڈیاں بھی ختم ہو چکی ہوں گی...... جن کیڑوں نے ان کے گوشت کھائے ہوں گے...... ان کیڑوں کو اگلے کیڑے کھا گئے ہوں گے...... اور ان کیڑوں کو اگلے کیڑوں نے دبا دیا ہو گا...... اور پھر وہ کیڑے اپنے ہی موٹاپے سے پھول کر مر چکے ہوں گے...... قبر کی تپش نے ان کی ہڈیوں کو گلا دیا...... ان کے گوشت کو اڑا دیا...... انکی کھال بال برابر کر دیئے...... پھر زمین نے پہلو بدلا...... کروٹ بدلی...... تھک گئی...... ایک طرز پر لیٹے لیٹے جیسے میں پہلو بدلتا ہوں...... جیسے مرد و عورت سوئے ہوئے۔

دنیا کو ہوس کی نظر سے مت دیکھ!

سب سے پہلے کیڑا قبر میں تیری آنکھ کو!!!

ایک حدیث میں آتا ہے:...... "میرے بندے...... دنیا کو ہوس کی نظر سے مت دیکھ...... سب سے پہلے قبر میں کیڑا جس چیز کو کھاتا ہے...... وہ تیری آنکھ ہے...... آنکھ جھکا لے...... اپنی نظر کو بے حیا نہ بنا...... یہ اس لئے نہیں کہ...... تو اوروں کی بیویاں اور بیٹیاں دیکھے...... یہ اس لئے نہیں ہے...... کہ تو نادانوں کے کھڑے محل دیکھے......

ان سے بڑا بھی کوئی نادان ہے......؟ جو چند سانس...... چند گھڑیاں...... چند

گھنٹے...... چند ہفتوں...... کے لئے کروڑوں کے گھر بنا کے بیٹھا ہو...... کروڑوں کے اٹیچ بنا کے بیٹھا ہوا ہے

آبشاریں لگائے بیٹھا ہوا ہے...... ان سے بڑا نادان بھی کوئی ہے...... جو گرتی ہوئی شاخ پہ آشیانہ بنائے...... جو ٹوٹے ہوئے کنارے پر گھر کی بنیاد اٹھائے......

❁...... جو گرتی دیوار کے نیچے سہارا لے......

❁...... جو گرتی دیوار سے ٹیک لگانے کی کوشش کرے......

❁...... جو مٹتے ہوئے جہان سے جی لگانے کی کوشش کرے......

❁...... جو اڑتے ہوئے آشیاں میں بچے رکھنے کی کوشش کرے......

دنیا کی مکاری سے عبرت لو!

❁...... جو مچھر کا پر اور دھوکے کا گھر اور مکڑی کا جالا......

❁...... اور پل کا بھروسہ نہ ہو جس کا......

❁...... اس نے ہر ایک سے دغا کی......

❁...... ہر ایک سے غداری...... ہر ایک سے مکاری کی......

❁...... یہ غدار دنیا...... ❁ یہ مکار دنیا...... ❁...... یہ بے وفا دنیا......

نہ پہلوں کے پاس رہی...... نہ میرے پاس رہے گی...... نہ آپ کے پاس رہے گی......

مٹائے موت نے نشاں کیسے کیسے... اجل نے چھوڑا نہ کسریٰ نہ دارا......

پڑا رہ گیا یہ ٹھاٹ سارا...... جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے......

یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے...... یہی تجھ کو دھن ہے رہوں سب سے اعلیٰ..

وہ زینت نرالی...... وہ فیشن نرالا...... جیا کرتا ہے کیا جونہی مرنے والا......

تجھے حسن ظاہر نے دھوکہ میں ڈالا...... جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے......

یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے!

دنیاوی زندگی کی موت

دنیا تین دن کی زندگی ہے...... یوم الامس مضی ......کل چلا گیا...
غد... کل آ رہی ہے......لا تدری قدر کہ ام لا یقین ......ہے کہ کل آپ
ہے......الله یتوفی الانفس حین موتها واللتی لمه تمت ......سوتے کو اٹھا
لے جائے ......تو پھر سویا اور گیا......کوئی پتہ نہیں کہ کل کا دن میرا ہے یا نہیں ہے
یوم انت فیه ......ایک دن تیری زندگی ہے......اس اللہ نے اسے متاع قلیل
کہا ہے......

جب جیب خالی ہوتی ہے...... پھر اللہ کے پاس آتے ہیں...... جب تک جیب
بھری ہوئی ہوتی ہے......تو اللہ سے مانگنے کی ضرورت ہی کوئی نہیں کرتا......یا عبادی
انکم جائعون الا من اطعمته فتطعمو نی اطعمکم......اے میرے بندو
سب کے سب بھوکے ہو......میں تم کو کھلاتا ہوں تمہارا ڈالر تمہیں نہیں کھلاتا......مجھ سے
مانگو میں تم کو کھلاؤں گا...... ان الله هو الرزاق ذو القوة المتین......شریعت میں اللہ
نے عافیت رکھی ہے...... الا بذکر الله تطمئن القلوب...... وجعل الغناء فی
قلبه......اور اس کے دل کو بادشاہ کر دے گا...... جعل الله شمله......اللہ اس کے
بکھرے ہوئے کاموں کو اکٹھا کرے گا...... اور دنیا ناک رگڑ کے اس کے پاس
میں آئے گی......

دنیا کا عاشق کون؟

عیسیٰ علیہ السلام...... نے خواب میں دیکھا......ایک گائے تھی اس کا ماتھا پھٹا ہوا
اور دم کٹی ہوئی تھی......عیسیٰ علیہ السلام...... نے کہا تم کون ہو؟......کہا کہ دنیا......
عیسیٰ نے فرمایا...... تیرا یہ حال کیا ہے؟ تو......کہا جو میرے عاشق ہیں......میرے
بھاگتے ہیں......انہوں نے ق نے دم تو کاٹ دی......لیکن مجھے قابو نہیں کر سکے

کہا ......یہ ماتھا کیوں پھٹا ہوا ہے؟......کہا جو لوگ مجھے چھوڑ کے بھاگتے ہیں میں ان
کے پیچھے بھاگتی ہوں......انہوں نے مجھے ٹھوکریں مار مار کر زخمی کر دیا میں ان کو قابو
نہیں کر سکی۔

دنیا کی مذمت پر امام شافعیؒ کا قول

امام شافعیؒ نے کہا...... ان هذه الدنیا تخادعنی کما مرأة ست اعرف
مالها......یہ اسی کا ترجمہ ہے......یہ دنیا مجھے دھوکہ دینے آتی ہے ...۵۰،۷۰ سال کی
عورت سرخی پاؤڈر لگا کر...... کسی کو دھوکہ دے سکتی ہے؟......ہاں جس کی آنکھیں خراب
ہوں ......وہ اسے دھوکے میں ڈالے تو الگ بات ہے ......یہ دنیا مجھے دھوکہ دے رہی
ہے......میں اس کی سرخی کے پیچھے اس کی سیاہی کو جانتا ہوں......میں اس کے حسن کے
پیچھے......اس کی بدصورتی کو جانتا ہوں ...... میں اس کی چمک کے پیچھے اس کے
اندھیروں کو جانتا ہوں......میں اس کی خوشیوں کے پیچھے اس کے غموں کی بارش کو جانتا
ہوں...... هدتالی بیمینها اس نے مجھے ہاتھ دیا......کہ آج و قطعتها و شمالها میں
نے وہ ہاتھ بھی کاٹ لیا......اور اس کا الٹا ہاتھ بھی کاٹ لیا......منع الی حرامها وا
ستغنیت حلالها ......اللہ نے کہا تھا...... حرام نہ کھانا میں نے حلال کو بھی چھوڑ دیا......
یعنی میں نے حلال کو بھی پھونک پھونک کر استعمال کیا...... فرایتها محتاجة ......غور کیا
تو وہ بیچاری خود ہی محتاج تھی......

جگہ جی لگانے کی یہ دنیا نہیں ہے

اور جسے آخرت کا غم لگے گا اللہ اس کے دل سے دنیا کا غم نکال دے گا......جو دنیا
میں عیش و عشرت کی زندگی گزارے گا......اللہ آخرت کے......عیش و عشرت سے محروم کر
دے گا......اور جو آخرت کے عیش و آرام کو سامنے رکھے گا...... وہ دنیا کے عیش و آرام
سے جدا ہو کر چلے گا......میرے نبی ﷺ نے فرمایا......" جو دنیا کی زیب و زینت کو مقصد

بنا تا ہے ..... اللہ اس کو دنیا کے بارے میں پریشان کر دیتا ہے ..... اس کے رزق
دیتا ہے ..... اور آخرت اس سے دور چلی جاتی ہے ..... دنیا میں مقدر کے علاوہ
نہیں ..... جو آخرت کے لئے روتا ہے ..... اس کے آنسو دنیا کی چیزوں کے
نکلتے ..... اپنی آخرت کو یاد کرتا ہے ..... بے چین ہو کر بستر سے اٹھ جاتا ہے .....
آرام میں ..... قبر کی تاریک کوٹھڑی اسے یاد آتی ہے ..... وہ راتوں کو اٹھ اٹھ
تنہائیوں کو سوچتا ہے ..... اپنی ہڈیوں کے شکستہ ہونے کو ..... اور اپنے جسم میں کیڑوں
چلنے ..... کو سوچتا ہے ..... اور حشر کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے کو سو
..... یہ غم اس کی نیند کو اڑا دیتا ہے ..... یہ غم اسے دنیا سے غافل کر دیتا ہے .....
کہ متعمد رکی روزی نہیں چھینتا مقدر کا رزق جو میری قسمت میں ہے اسے دنیا کی
طاقت چھین نہیں سکتی۔

دنیا سے محبت اور موت کی دستک

تو میری بہنو! یہ سنت ہے کہ آخرت کا غم لگے گا تو ..... اللہ دنیا میں چین
فرمائے گا اور اگر دنیا کا غم لگے گا تو آخرت کا غم دل سے نکل جائے گا ..... جو اللہ سے
کرے گا ..... تو اللہ دنیا کی محبت اس کے دل سے نکال دے گا ..... اور اگر دنیا کی
کرے گا ..... تو اللہ اپنی محبت اس سے چھین لے گا جس کے سامنے آخرت ہوتی
جسے جنت کی فکر لگ جاتی ہے ..... وہ نیکیوں کی دوڑ لگاتا ہے ..... جسے جہنم کا خوف لگ
ہے ..... وہ دنیا کے عیش و عشرت سے ہٹ کر چلتا ہے
(حضور ﷺ نے فرمایا:) ..... اے معاذ! ..... عیش پرست نہ بننا ..... اللہ
بندے عیش پرست نہیں بنتے ..... یہ دنیا گزرگاہ ہے ..... گزر کے جاتا ہے ..... کوئی
گیا ..... کوئی کل گیا ..... یہ سب حرص و ہوس کا سامان یہیں رہ جاتا ہے ..... یہ دنیا
ساز و سامان بناتے بناتے ..... ہم تھک جاتے ہیں ..... جب نفع اٹھانے کا وقت

تو موت دروازے پر دستک دینے لگتی ہے ..... زندگی سمیٹنے والا ..... آ کر سمیٹ
جاتا ہے ..... اور سب سامان دھرے کا دھرا رہ جاتا ہے ..... یہ دنیا دل لگانے کی جگہ نہیں
یہ تو اپنی آخرت بنانے کا وقت ہے ..... حشر کو یاد کیا جائے .....
جب تجھے قبر کے گڑھے میں ڈالا جائے گا ..... چہرے پر جب قبر کے کیڑے چل
رہے ہوں گے ..... وہ تیری آنکھوں کو کھائیں گے ..... تیرے گالوں کو نوچیں گے
اور تیری ہڈیوں کو تیرے گوشت سے الگ کر دیں گے۔ تو قبر میں ہڈیوں کا ڈھانچہ بنی
ہوئی ہو گی ..... اور وہ دن یاد کر ..... جب کروٹ بدلتے ہیں ..... اسی طرح کبھی کبھی اللہ
زمین کو کروٹ دیتا ہے .....
تو صحیح صاحب ..... میاں صاحب ..... چوہدری صاحب ..... سردار صاحب .....
بادشاہ صاحب ..... وزیر صاحب ..... امیرن صاحبہ ..... غریبن صاحبہ .....
امیر آخرت صاحب ..... وبیگم صاحبہ .....
سب کو زمین نے پہلو بدل کر اوپر سے نیچے کر دیا ..... نیچے کا اوپر کر دیا ..... وہ حسن و جمال کا پیکر جو قبر میں چورا چورا بنا پڑا تھا ..... اسے بھی ہواؤں نے سلامت نہ چھوڑا ..... ظالم ہوا کا ایک جھونکا آیا ..... اور اس حسن کے وجود کو اس نے اسی طرح فضا میں بکھیر دیا ..... جیسے کبھی وہ ماں کے پیٹ میں آنے سے پہلے تھا ..... اور اس طرح مٹ گیا ..... ایسے نامعلوم ہو گیا ..... اسی طرح اس کائنات میں کھو گیا ..... جیسے وجود میں آنے سے پہلے وہ کھویا ہوا تھا ..... اس کا کہیں کوئی نشان نہ تھا ..... ایک زمانہ آیا کہ قبر بھی مٹ گئی ..... ہڈیاں بھی رل گئیں ..... نشان بھی مٹ گئے فضاؤں میں گم ہو گئے ..... کچھ ہاتھ نہ رہا ..... سارا کیا ہوا اور لے گئے ..... اور یہ خود جا کر اپنے کئے کی سزا قبر میں بھگتنے کے لئے پہنچ گیا .....

جہنم کے شعلے

تو میری بہنو! ..... ہم تو دنیا کے سامنے ..... ایسے پھنسے کہ موت بھولی ..... اللہ کے

سامنے کھڑا ہونا بھولا...... کیا وحشت ناک منظر ہے...... کہ جہاں سب بہن بھائی [illegible]
ہٹ جائیں گے اس دن ماں بیٹی...... بہن بھائی...... خاوند بیوی...... جدا جدا [illegible]
دوسرے کے قریب بھی نہ ہوں گے...... ہر آدمی کی پکار ہوگی یا اللہ مجھے بچالے...... [illegible]
کے شعلے...... لپک لپک کر...... انسانوں کو للکار رہے ہوں گے...... مجھ اور آپ سے
جواب طلبی ہو رہی ہوگی...... اور عورت کا دل تو ویسے بھی کمزور ہوتا ہے...... بتا کہاں [illegible]
تجھے دیا تھا...... کہاں گیا جو تجھے پہنایا تھا...... جو تجھے مال دیا...... رزق دیا عقل دی......
سکا کیا کر کے آیا ہے...... ہر مرد عورت کانپ رہا ہوگا...... بڑوں بڑوں کے پتے پانی
ہو جائیں گے دائیں طرف دیکھے گا...... اعمال اپنے نظر آئیں گے...... بائیں طرف
دیکھے گا...... اعمال اپنے نظر آئیں گے...... سامنے دیکھے گا...... جہنم کی چیخ و پکار ہوگی۔

اے کاش...... میں آج کے لئے کچھ کر لیتا...... میں لوگوں کی نہ مانتا...... اپنے [illegible]
دبائے گا...... اس دن ہاتھ چبا جائے گا...... لیکن کچھ بھی کام نہ آئے گا...... نکلے ہوئے
آنسو جہنم کی آگ کو ٹھنڈا کر دیتے ہیں...... آپ ﷺ نے فرمایا...... میں نے [illegible]
مومن کو دیکھا جو جہنم میں گر رہا تھا...... اور جہنم سے نکال کر...... ایک طرف کھڑا کر
گیا...... انسان کہے گا کہ...... کہاں چھپوں...... کوئی راستہ نہیں ہے...... کوئی چھپنا چاہے
...... تو چھپ نہیں سکتا...... بھاگنا چاہے...... تو بھاگ نہیں سکتا...... کہاں بھاگوں......
فرمائیں گے...... آج تیرے پاؤں...... باندھ دیئے جائیں گے...... آج میں
بتاؤں گا کہ...... تو نے کون سے گناہ کئے ہیں...... دنیا میں اللہ کتنا رحیم ہے...... [illegible]
ڈالتا ہے...... چھپاتا ہے...... درگزر کرتا ہے...... ہماری آنکھ غلط دیکھتی ہے...... [illegible]
آ کر تھپڑ نہیں مارتا...... میری پاؤں غلط چلتے ہیں...... فرشتے کی لاٹھی میرے پاؤں [illegible]
توڑتی...... اللہ مہلت دیتا ہے۔

دنیا سے محبت کا انجام

قیامت کے دن دنیا آئے گی...... بوڑھی شکل میں...... کالی شکل میں...... اللہ کہے گا جانتے ہو یہ کون ہے؟...... کہیں گے نہیں...... کہا یہ دنیا ہے...... جس کے عشق میں تم نے مجھے بھلا دیا...... اللہ تعالیٰ فرمائیں گے لے جاؤ...... اس کو دوزخ میں...... اس کو دوزخ میں لے چلیں گے...... وہ کہے گی میرے بچے تو میرے ساتھ کر...... میں بیٹوں کے بغیر...... بیٹیوں کے بغیر کیسے جاؤں...... تو اللہ تعالیٰ کہیں گے...... جس نے تجھ سے عشق کیا...... ان کو بھی لے کے چلی جا...... سب جا رہے...... سب کھینچے جا رہے...... ہم دنیا کے غلام نہیں ہیں...... ہم اللہ کے غلام ہیں۔

موجوں میں گھری ہوئی...... کشتی کا ملاح...... جو اپنے گھاٹ کو کھو دیتا ہے...... جیسے وہ اضطراب سے کبھی افق کو دیکھتا ہے...... کبھی پانی پر نگاہیں دوڑاتا ہے...... نشانیاں گم کر بیٹھا ہے...... گھاٹ کا پتہ نہیں؟...... منزل سامنے نہیں؟...... بے چین ہے اندر ہی اندر۔

میرے بھائیو! ان سب کی بے چینی تھوڑی ہے...... اور وہ انسان جس نے...... اللہ کو مقصد نہ بنایا...... اور اللہ کو اپنی منزل نہ سمجھا...... اور اللہ کے راضی کرنے کو اپنی زندگی کا محور نہ بنایا؟...... جتنا یہ انسان بے چین زندگی گزارتا ہے...... اتنا کوئی بھٹکا ہو مسافر...... کوئی بچھڑا ہوا مسافر...... کوئی بھی بھٹکا ہوا ایسا نہیں بھٹکا...... جو اللہ سے بھٹک کر انسان اس کائنات میں بھٹکتا ہے۔

احمق کون؟

میرے بھائیو اور دوستو! کوئی بصیرت والا ایسا نہیں...... جو اس سے دل لگا سکے...... اس پر فریفتہ ہو سکے...... اس کو دل دے سکے...... بلکہ جو دیکھے گا...... غور سے دیکھے گا...... بصیرت سے دیکھے گا...... تو پکار اٹھے...... کہ یہ دھوکہ کا گھر ہے...... یہ کچھ نہیں...... یہ فریب ہے...... مجھے چھوڑ کے جانا ہے...... مجھے اس سے دل لگانا نہیں ہے......

جب بنانے والے نے...... اعلان بے قیمت ہونے کا کر دیا...... اور اس کی قیمت بتائی ...... تو کون ایسا احمق ہے؟...... جو اس سے دل لگائے بیٹھے گا...... نہیں...... نہیں...... نہیں

ہم تو پردیسی ہیں...... ہم تو راہی ہیں...... مسافر ہیں...... ہم آپ کے کراچی آئے ہوئے ہیں...... کام پر آئے ہوئے...... ہمیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں...... کیوں ؟...... ہمیں چلے جانا ہے...... آپ کراچی میں ہیں...... میں ملتان میں ہوں...... جو جہاں ہے وہ پردیسی ہے...... وہ موت کا راہی ہے...... وہ جنت کا مسافر ہے...... وہ دوزخ کا مسافر ہے...... یا جنت اس کا گھر ہے...... یا دوزخ اس کا گھر ہے...... اللہ کی بات مان گیا...... تو جنت کا راستہ کھل گیا...... شیطان کی بات مان گیا...... تو جہنم کا راستہ کھل گیا......

حضرت عمرؓ کے ایمان لانے پر صحابہ کی خوشی

حضرت عمرؓ...... جن کے اسلام لانے کی تمنا کی گئی...... یعنی مراد ہیں...... مراد ...... یا اللہ اعز الاسلام باحد العمرین و بعمر بن الخطاب خاصۃ ...... یا اللہ ان دو عمروں میں سے...... ایک دے دے...... باقی مجھ سے پوچھے...... تو میں عمر بن خطاب چاہتا ہوں ...... و بعمر بن الخطاب خاصۃ ...... مانگے گئے...... بدھ اور جمعرات کی درمیانی رات کو ...... یہ دعا مانگی گئی...... اور جمعرات کو...... حضرت عمرؓ اسلام میں داخل ہو گئے......

جب یہ مسلمان ہوئے...... تو صحابہؓ نے نعرۂ تکبیر بلند کیا...... جبرئیل آ گئے...... یا رسول اللہ آپ بڑے خوش ہو رہے ہیں...... عمر کے اسلام پر؟ فرمایا...... بہت زیادہ ...... تو جبرئیل بولے آسمان کے فرشتے بھی خوش ہو رہے ہیں...... عمر کے اسلام پر۔

عرفات کے میدان میں...... آپ تشریف فرما ہیں...... سوا لاکھ صحابہ کا مجمع سامنے ہے آپ نے فرمایا...... اللہ تعالیٰ میرے صحابہ پہ فخر کر رہا ہے...... عمرؓ پر خاص طور پر فخر ہو رہا ہے۔

یہ وہ عمرؓ ہیں...... جن کے دور میں...... ۲۲ لاکھ مربع میل میں کلمہ حق بلند ہوا......

یہ وہ عمر ہیں...... جدھر سے گزرتے تھے...... تو شیطان راستہ چھوڑ جاتا ...... میرے بعد کوئی نبی ہوتا...... آپ نے فرمایا تو عمر ہوتا...... میں تھوڑا سا ان کا مقام اس لئے بتا رہا ہوں...... تاکہ آپ کو پتہ چلے...... وہ کس حال میں دنیا سے جا رہے ہیں؟

مٹ جانے والے گھر سے دل لگانا!!!!

...... ارے مٹ جانے والی بھی کوئی سلطنت ہوتی ہے......

...... ڈوب جانے والا بھی کوئی عروج ہوتا ہے......

...... جس زندگی کو موت کھائے وہ بھی کوئی زندگی ہے......

...... جس جوانی کو بڑھاپا کھالے وہ بھی کوئی جوانی ہے......

...... جن خوشیوں کو غم نگل جائیں وہ بھی کوئی خوشیاں ہیں......

...... جس مال پہ فقر کا ڈر ہو وہ بھی کوئی مال ہے......

...... جس صحبت کے پیچھے نفرتیں ہوں وہ بھی کوئی محبتیں ہیں......

...... اور جن گھروں نے اجڑ جانا ہو...... جہاں مٹی کے ڈھیر بن جانے ہوں...... جہاں مکڑیوں کے جالے تن جانے ہوں...... کل بیت وان طالت سلامتھا...... یوم ستدرکہ النقباء والحب...... بڑے بڑے محل...... ذرا جا کے دیکھو تو سہی آج وہاں مکڑیوں کے جالے ہیں...... مینڈکوں کا گھر ہے...... چوہوں کا گھر ہے...... مکڑیوں کا راج ہے اور اس پہ راج کرنے والوں کو آج کیڑے بھی کھا گئے...... وہ کیڑوں کو اگلے کیڑے کھا گئے...... اور وہ کیڑے بھی مر کے مٹی ہو گئے ان کی قبریں اکھیڑ دی گئیں۔

دنیا کا فاتح اعظم چنگیز خان ہے...... کوئی اس کی قبر تو بتا دے؟...... فاتح اعظم چنگیز خان کی آج قبر نہیں ہے...... دنیا ہماری محنت کا میدان نہیں...... ہم تو اللہ کا گیت گاتے ہیں۔

ہمارے مسائل کا حل

ہم آپس میں لڑنے کے بجائے ...... اللہ سے کیوں نہ لڑیں؟ ...... اور یہ کتنا آسان ہے ...... کہ ہم اللہ کے بن جائیں ...... اللہ ہمارے مسائل کو حل کر دے گا ...... لوگوں سے مانگنا ...... لوگوں

سے چھیننا ...... دنیا سے لڑنا ...... کبھی مسلمان بھی دنیا کے لئے لڑتا ہے؟ ...... دنیا بھی ایسی چیز ہے ...... اللہ نے اس کی قیمت بتائی ...... بنانے والے نے اس کی قیمت بتائی۔ جناح بعوضۃ مچھر کا پر ...... مکڑی کا جالا ...... بیت العنکبوت طوطے [illegible] گھر ...... کسراب بقیعۃ یحسبہ الظمان ماء ...... بنانے والے سے پوچھ [illegible] ...... جس کے سامنے دنیا کا نقشہ ہے ...... یہ جہاں ...... یہ دنیا ...... اس کی قیمت طوطے کا گھر ہے ...... یہ مچھر کا پر ہے ...... یہ مکڑی کا جالا ہے ...... یہ مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہے ...... یہ جو نظر آ رہا ہے ...... یہ بھی تھوڑا ہے ...... اور دھوکہ ہے ...... متاع الغرور اللہ اس کی تعریف یہ کر رہے ہیں ...... یہ سب کچھ نظر آ رہا ہے ...... یہ کچھ بھی نہیں ہے ...... انسان کہتا ہے کہ ...... یہ حقیقت ہے ...... یہ لمبی عمارتیں یہ بلڈنگیں ...... یہ گاڑیاں یہ ساز و سامان ...... اللہ تعالیٰ دوسری تعبیر فرماتا ہے ...... کہ تم اسے حقیقت کہتے ہو تو ...... لو متاع قلیل ...... بہت چھوٹی سی حقیقت ہے ...... بہت تھوڑا سا سامان ہے ...... اللہ نے اپنے نبی سے فرمایا ...... لا یغرنک تقلب الذین کفروا فی البلاد متاع قلیل ...... ثم ماوٰہم جہنم وبئس المہاد ...... اے میرے حبیب ...... یہ کافروں کی چمک دمک ...... آپ کو دھوکہ میں نہ ڈال دے ...... کبھی نبی کو دھوکہ لگ سکتا ہے؟

دنیا کا نشہ تھوڑی دیر کا ہے

پوری دنیا قابل رحم ہے ...... جہاں دوا ہے ...... جس نے زخم کو بھرنا بھی ہے ...... اور اس سے مندمل بھی کرنا ہے ...... اور صحت کو لوٹانا بھی ہے ...... اس طرف انسانیت کا [illegible]

نہیں ...... اور جہاں مرض نے اور بڑھنا ہے ...... زخم نے اور گہرا ہونا ہے ...... اور جہاں اور زیادہ کانٹے چبھیں گے ...... جہاں اور زیادہ نشتر لگیں گے ...... ادھر کو بھاگے چلے آ رہے ہیں ...... زمین آسمان ...... کے درمیان کوئی چیز ایسی نہیں ...... جس کو پانے کے بعد انسان ...... اپنی زندگی کو کامیاب سمجھ سکے ...... یا اس کی زندگی ...... میں قرار آ جائے ...... یا اسے چین آ جائے ...... وہ ایسا ہی ہے ...... جیسے شرابی شراب پی کر ...... چند گھڑیوں بے خبر ہو جاتا ہے ...... اور جب ہوش آتا ہے ...... تو زندگی کے تلخ حقائق ...... پھر اس کے سامنے منہ کھول کر کھڑے ہوتے ہیں۔ ...... اس نے تو اپنے آپ کو چند گھڑیوں کے لئے ...... مدہوش کیا تھا ...... یہی حال پوری دنیا کی انسانیت کو ہے ...... انسانی علم خطا کھا گیا ...... وہ خواہشات کو مقصد سمجھ بیٹھا۔

یعلمون ظاھراً من الحیوۃ الدنیا وھم عن الاٰخرۃ ھم غفلون۔

دنیا کو منزل سمجھ بیٹھے ...... دنیا کو اپنی پناہ گاہ سمجھ بیٹھے۔

نہیں بھائیو! یہ تو بنانے والے نے کہا ...... یہ تو دھوکے کا گھر ہے ...... یہ مچھر کا پر ہے۔ آپ اپنی پرواز تو سوچیں ...... کیوں گارے مٹی کے پیچھے اپنی عاقبت کو برباد کر رہے ہو ...... وہ کپڑا جو پھٹ کر پرانا ہو جائے ...... اور کوڑے کرکٹ کے ڈھیر میں جا گرے ...... وہ حسن جس پر بڑھاپا چھا جائے۔

وہ چہرہ جو مرجھا جائے ...... وہ زندگی جو موت سے بدل جائے ......

وہ خوشی جو غم سے بدل جائے ...... وہ راحت جو بے چینی سے بدل جائے ......

وہ بھی کوئی چیز ہے جس کے لئے آدمی اپنی آخرت کو خراب کرے کیوں دیوانے بن گئے ہم؟

ٹوٹ جانے والے جہاں سے عبرت لو!

آج کا مسلمان دنیا پر مر رہا ہے...... انگلستان سے تابوت آ رہا ہے...... کہ جی فلاں مر گیا...... اب اس کا تابوت آ رہا ہے...... اجی یہ انگلستان کیوں گیا تھا؟...... جی کمائی کے لئے گیا تھا...... امارات سے تابوت آ رہے ہیں...... سعودی عرب سے تابوت آ رہے ہیں...... کیوں تابوت آ رہے ہیں؟...... کمائی کے لئے دھکے کھاتا پھرتا ہے...... مسلمان غیرت والا تھا...... اللہ کے نام پر مرتا تھا...... دولت تو اس کے پاؤں کی جوتی تھی۔

ارے ٹوٹ جانے والے جہاں سے عبرت لو......

اللہ کے واسطے! اس کا حرص چھوڑو...... اس کی طمع چھوڑ دو......

اس کے دیوانے نہ بنو...... اس کے دیوانوں کے لئے...... ذلت کے سوا کچھ نہیں۔

سائے کے پیچھے دوڑنے والے کے لئے...... دیوار کے ساتھ ٹکرانے کے سوا کچھ نہیں......

ریت پہ پانی تلاش کرنیوالے کے لئے...... سوائے پیاس کے کچھ نہیں......

اس کی عزت سے...... دھوکا کھانے والے کے لئے...... سوائے ذلت کے کچھ نہیں ہیں...

اس کی جوانی پر اترانے والے کے لئے...... بڑھاپے کی خوفناک آہیں ہیں، سسکیاں ہیں...... انتظار کرو...... جب بڑھاپا اس کی...... جوانی کو کھا جائے گا...... اس دن کا انتظار کرو......

جب اس کی اولاد بھی کہے گا:...... مرتی ہی نہیں اماں...... ابا مرتا ہی نہیں...... تجھے قبر میں منکر نکیر اٹھا کر بٹھائیں گے...... اور تجھ سے سوال کریں گے...... آج کس حسن پہ تجھے ناز ہے؟...... جو قبر کے کیڑوں کا شکار ہونے والا ہے......

بربار بستی والوں کا قصہ

حضرت عیسیٰؑ کا ایک بستی پر گزر ہوا...... دیکھا تو سب برباد ہوئے پڑے ہیں......

آپ نے فرمایا...... ان پر اللہ کے عذاب کا کوڑا برسا ہے...... فصب علیھم ربك سوط عذاب ان ربك لبالمرصاد...... تیرے رب کے عذاب کا کوڑا برسا...... لیکن آج کے کفر پر...... اللہ کے عذاب کا کوڑا...... کیوں نہیں برس رہا؟...... کہ آج کھرا اسلام دنیا میں کوئی نہیں...... آج کھرے کلمے والے کوئی نہیں ہیں...... جس زمانے میں...... جس وقت...... ماضی میں...... مستقبل میں...... حال میں...... جب بھی یہ کلمے والے...... حقیقت والا کلمہ سیکھ لیں گے...... تو اللہ کے عذاب کا کوڑا...... بڑی سے بڑی مادی طاقت پر برسے گا۔

...... چاہے وہ ایٹم بم کی طاقت ہو......

...... چاہے وہ تلوار کی طاقت ہو......

...... چاہے وہ حکومت کی طاقت ہو......

اللہ کے عذاب کا کوڑا برسے گا...... جب کلمے والے وجود میں آئیں گے۔

حضرت عیسیٰؑ فرمانے لگے...... یہ سب ہلاک ہوئے ہیں...... اللہ کی نافرمانی کی وجہ سے...... اور آپ کو یہ پتہ ہے...... کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آواز پر...... مردے زندہ ہوتے تھے...... آپ نے ندا کی...... یا اھل القریة...... کہ اے بستی والو!

جواب آیا...... لبیك یا نبی اللّٰہ لبیك...... ہم حاضر ہیں اے اللہ کے نبی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا...... ماذا جنا یتکم وما ذا سبب ھلا ککم تمہارا گناہ کیا تھا؟...... اور تمہیں کس سبب سے ہلاک کیا گیا؟......

آواز آئی...... حب الدنیا و صحبة الطواغیت...... ہمارے دو کام تھے...... اس کی وجہ سے ہم ہلاک ہوئے...... ایک تو ہمیں دنیا سے محبت تھی...... دوسرا طواغیت

......کیساتھ محبت تھی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا...... طواغیت کی محبت سے کیا مطلب؟......

آواز آئی...... برے لوگوں کا ساتھ دیتے تھے...... اور بروں کی صحبت میں بیٹھتے تھے...... پوچھا...... دنیا کی محبت سے کیا مطلب؟...... آواز آئی...... دنیا سے محبت اس طرح تھی...... ام کحب الولدھا ...... جیسے ماں اپنے بچے سے محبت کرتی ہے...... جب دنیا آتی تھی...... تو ہم خوش ہوتے تھے...... اور جب دنیا ہاتھ سے نکل جاتی تھی......تو ہم غمگین ہوتے تھے...... حلال...... حرام کا خیال کئے بغیر دنیا کماتے تھے...... اور جائز و ناجائز کا خیال کئے بغیر...... دنیا کی دولت خرچ کرتے تھے...... کمائی میں حلال و حرام کو نہیں دیکھتے تھے...... اور خرچ کرنے میں بھی جائز و ناجائز کو نہیں دیکھتے تھے...... اس پر ہماری پکڑ ہوئی۔

جنت کا یقین ہوتا تو اللہ کی نافرمانی نہ کرتے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا...... وما سجین...... یہ سجین کیا ہے؟

آواز آئی...... كل جمرة منها مثل اطواق الدنيا كلها و دفن ارواحنا فيها ...... اے اللہ کے نبی...... سجین ...... وہ قید خانہ ہے...... جس کا ایک ایک انگارہ ...... ساتوں زمین سے بڑا ہے...... اور ہماری ارواح کو...... اس کے اندر میں دفن کر دیا گیا ہے...... اور ہم اس میں دفن پڑے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا...... تم ہی ایک بول رہے ہو...... دوسرے کیوں نہیں بولتے؟ آواز آئی اے اللہ کے نبی! تمام لوگوں کو آگ کی لگامیں چڑھی ہوئی ہیں...... نہیں بول سکتے...... میرے منہ میں لگام نہیں ہے...... میں اس لئے بول رہا ہوں...... فرمایا تو کیوں بچا ہوا ہے؟...... کہنے لگا میں ہاویہ (جہنم) کے کنارے پر بیٹھا ہوں...... اور میرے منہ پر لگام بھی نہیں ہے...... وجہ اسکی یہ ہے کہ میں ان کے ساتھ رہتا تھا لیکن ان جیسے کام نہیں کرتا تھا...... ان کے ساتھ رہنے کی وجہ سے میں بھی پکڑا گیا...... اب میں کنارے پر بیٹھا ہوں لیکن لگام نہیں چڑھی...... پتہ نہیں نیچے گرتا ہوں یا اللہ اپنے کرم سے مجھے بچاتا ہے...... مجھے اس کی خبر نہیں ہے۔

میرے دوستو اور بھائیو! اگر جنت کا یقین ہو...... تو کوئی کسی کو نہ ستائے...... اور کسی کے خون کے درپے نہ ہو جائے...... اور کوئی کسی کے خون کا پیاسا نہ ہو...... کوئی جھگڑے نہ ہوں...... یہ لوٹ گیا...... وہ لوٹ گیا...... یہ کھا گیا...... وہ کھا گیا...... جس کو جنت ملنے والی ہو...... تو اس کے سامنے دنیا کی کیا قیمت ہے...... اور کیا حیثیت ہے؟...... یہ دھوکہ کا گھر ہے...... فنا ہونے والا گھر ہے...... یہ لذتوں کو توڑنے والی زندگی ہے...... یہ مصیبتوں کا گھر ہے...... پریشانیوں کا گھر ہے...... وحشتوں کا گھر ہے...... پردیس کا گھر ہے...... اجنبی کا گھر ہے...... یہاں ہر وقت موت کا پیغام جاری و ساری ہے...... دائیں بائیں جماعتیں...... دائیں بائیں ماتم۔

حضرت عمرؓ بیت المقدس فتح کرنے کیلئے تشریف لے جارہے ہیں کس حال میں؟

جب عمرؓ بیت المقدس پہنچے...... تورات میں ایک ایک چیز لکھی ہوئی تھی...... کہ وہ آئے گا...... اور اونٹ پر سوار ہوگا...... اور اس کے کرتے میں...... چودہ پیوند ہوں گے...... اور یہ شکل ہوگی...... یہ حلیہ ہوگا...... حضرت عمرؓ آئے...... تو پھر انہوں نے کتاب کھولی...... کہا...... ہاں وہی ہے...... یہ وہی ہے...... پھر انہوں نے کرتے پہ نگاہ لگائی ...... وہ کہنے لگے...... اس میں بارہ پیوند ہیں...... دو اور نہیں ہیں...... حضرت عمرؓ نے ایسے بغل اونچی کردی...... بازو اونچے کر دیئے...... دو پیوند بغلوں میں لگے ہوئے تھے...... یہاں ایک...... یہاں ایک۔

جیسے ہم اپنے ظاہر کو مزین کرنے کی فکر میں رہتے ہیں...... اللہ تعالیٰ کہتا ہے

......میرا بندہ دل کو میرے لئے مزین کرلے......ٹوٹا ہوئے دل اللہ کا عرش ہے۔

اس عرش (دل) پہ میرا جلوہ اترتا ہے......دل کو خوبصورت بنالو......تو پھر میں اس میں آ جاؤں گا......جو نہ زمین میں آتا ہے......نہ آسمان میں آتا ہے......میں اسے اپنا مسکن بنالوں گا......اور تیرا دل میرے عرش ہے......زیادہ روشن ہوگا......عرش سے زیادہ وسیع ہوگا......

عرش تو اللہ کی ایک تجلی نہیں سہہ سکتا......جل کے راکھ ہوجائے......اور یہ دل ......ساری تجلیاں پی جائے گا......اس لئے کہا......انا عند المنكسرة قلوبهم ٹوٹے دل میرے عرش ہیں......میں ان میں رہتا ہوں......تو اس دل کو اللہ کے لئے بنالیں......یہ دل اللہ کیلئے فارغ ہوجائے۔......وہ خواجہ مجذوب کے شعر پر

ہر تمنا دل سے رخصت ہوگئی

اب تو آجا......اب تو خلوت ہوگئی

ساری دنیا ہی سے وحشت ہوگئی

اب تو آجا......اب تو خلوت ہوگئی

پوری ایک نظم ہے......ان کی اس وزن پر......حضرت تھانویؒ نے کہا......اگر میرے پاس لاکھ روپے ہوتے......تو آپ کو اس ایک شعر پہ انعام دے دیتا......تو دل کو فارغ کردو......کہ اے اللہ! اپنا تعلق دے دے۔

اپنا آپ دے دے......اپنی محبت دے دے روپیہ کا نشہ

ہشام نے انیس برس حکومت کی......اور اس کے بیٹے......مسجد کی سیڑھیوں پر بیٹھ کر بھیک مانگا کرتے تھے......القاہر باللہ عباسی خلیفہ وہ بذات خود ایک خلیفہ وقت تھا جب مسجد کے دروازے پر بیٹھ کر......بھیک مانگا کرتا تھا......اس لئے یہ دھوکہ ......پیسے کے نشے میں کبھی نہ رہنا......تو ایک تجارت......اللہ ہمیں بڑے خوبصورت انداز میں بتارہا ہے۔

بھولو پہلوان کا واقعہ

یہ جو بھولو پہلوان تھا ناں......یہ رائے ونڈ آیا......میں رائے ونڈ میں پڑھتا تھا تو یہ وہ شخص تھا......جس نے سارے عالم کو چیلنج کیا......اور کوئی دنیا کا پہلوان اسے گرا نہ سکا......تو میں نے جب اسے دیکھا......تو یہ بغیر سہارے کے وہ نہ بیٹھ سکتا تھا نہ اٹھ سکتا تھا......تو جس نے پورے عالم کو چیلنج کیا......اور کوئی اسے نہ گرسکا......اس یہاں موت کا رقص جاری ہے......یہاں ہر قدم پر زندگی شکست کھارہی ہے......اور مسلسل شکست کھارہی ہے۔

رابعہ بصریہؒ سے فرشتوں کا سوال؟ تمھارا رب کون ہے؟

رابعہ بصریؒ کا انتقال ہوگیا......تو خواب میں اپنی خادمہ کو ملیں......انہوں نے کہا......کہ اماں آپ کے ساتھ کیا ہوا؟......کہا کہ میرے پاس منکر ونکیر آئے......مجھ سے کہنے لگے......من ربك......تیرا رب کون ہے؟......تو میں نے ان سے کہا......کہ ساری زندگی جس رب کو نہ بھولی......چار ہاتھ نیچے زمین پر آ کر......اس کو بھول جاؤں گی؟......یہ نہیں کہا......کہ ربی اللہ......کہا کہ جس رب کو ساری زندگی نہیں بھولی......اس کو چار ہاتھ زمین کے نیچے آ کر......بھول جاؤں گی......انہوں نے کہا کہ چھوڑو اس کا کیا حساب لینا......

کہنے لگی کہ......آپ کی گدڑی کیا ہوئی؟......گدڑی ہوتی ہے......ایک لمبا سا کہا......جو عرب پہنتے ہیں......ہمارے ہاں اس کا کوئی دستور نہیں......تو حضرت رابعہؒ نے کہا تھا کہ......مجھ کو کفن میری گدڑی میں ہی دے دینا......میرے لئے نیا کپڑا نہ لانا......

لیکن ان کی خادمہ نے دیکھا کہ......بہت عالی شان پوشاک پہنی ہوئی ہیں......

کہنے لگی کہ......وہ گدڑی کہاں گئی؟......کہا کہ اللہ نے سنبھال کر رکھ دی ہے کہ قیامت کے دن میری نیکیوں میں اس کو بھی تولے گا......اس کا بھی وزن کرے گا...

تیری سادگی پر رونے کو جی چاہتا ہے

امیر المومنین حضرت عمرؓ ......ملک شام کے گورنر ...... حضرت ابو عبیدہؓ سے ملے گئے ......اور خیمے میں ملاقات کی ......ملاقات کے وقت فرمایا ......ابو عبیدہؓ تیرے خیمے میں چراغ کوئی نہیں؟ ......فرمایا ......اے امیر المومنین! ......دنیا میں گزارا ہی تو کرنا ہے ......دنیا کونسی رہنے کی جگہ ہے ......گزارہ ہی تو کرنا ہے ...... پھر حضرت عمرؓ نے کہا ......اپنا کھانا تو کھلاؤ ......تو ابو عبیدہؓ کہنے لگے ......میرا کھانا کھاؤ گے تو روؤ گے ......کہنے لگے ......نہیں ......نہیں ......حالانکہ حضرت عمرؓ کا کھانا مشہور تھا ......کہ انکا کھانا ......کوئی کھا نہیں سکتا تھا ......اتنا سخت کھانا تھا ......حضرت ابو عبیدہؓ نے کونے میں سے لکڑی کا پیالہ اٹھایا ......جس میں روٹی پانی میں بھگوئی پڑی تھی ......خشک روٹی ......اس پر تھوڑا سا نمک ڈال کر ......حضرت عمرؓ کے سامنے رکھا ......حضرت عمرؓ نے لقمہ اٹھایا ......بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکلے۔

ارے ابو عبیدہؓ! ملک شام کے خزانے فتح ہوئے ......اور تو نہ بدلا ......انہوں نے کہا ......حضور ﷺ سے عہد کر چکا تھا ......کہ جس حال پر چھوڑ کے جا رہے ہیں ......اسی حال پہ آپ ﷺ سے ملوں گا ......جب آپ ﷺ نے فرمایا تھا جس حال پہ چھوڑ کر جا رہا ہوں ......اسی حال میں تم نے میرے پاس آنا ہے ......دنیا کے چکر میں نہ آنا ......اور دنیا کے دھوکے میں نہ آنا ......مسلمان کے لئے اتنا کافی ......گزارہ کے لئے اس کے پاس روٹی کھانے کو مل سکے ......دنیا تو ہے ہی ......جدائی کا گھر ......دنیا کے کاروبار ......اولاد کو ......ماں باپ سے ......جدا کر دیتے ہیں دنیا کے دھندے اولاد کو ......جدا کر دیتے ہیں ......ہم اکثر دیکھتے ہیں ......ماں باپ اکیلے ہیں ......بچہ کمانے کے لئے کسی اور جگہ چلا گیا ......بچی جوان ہوئی ......تو کہاں ہندوستان میں بیاہی گئی ......کوئی کہیں اور دور چلی گئی ......اب ایک اجنبی کی طرح کئی

سالوں بعد ملنا ہوتا ہے ......دنیا تو ہے ہی سفر کی جگہ۔

مولانا طارق جمیل کے والد کا رونا

میرے والد صاحب کبھی کبھی رویا کرتے تھے ......کہ ہم نے تمہیں جنا کس کام آیا؟ ایک بیٹی فیصل آباد ہے ......ایک لاہور ہے ......تو ہر وقت تبلیغ میں رہتا ہے ......اور چوتھا ......ڈاکٹری میں کبھی کہیں ......کبھی کہیں رہتا ہے ......ہم دونوں اکیلے کے اکیلے رہ گئے مجھے بھی کبھی رونا آ جاتا تھا ......میں ان سے کہتا ......ابا جان! بس چند دنوں کی بات ہے ......پھر اللہ ایسا اکٹھا کرے گا ......کہ جس کے بعد کوئی جدائی نہیں ہوگی ......جب ان کا انتقال ہوا ......تو ہمارے ساتھی نے ان کو خواب میں دیکھا ......کہ جنت میں ایک گنبد یا بارہ دری ہے ......جس میں وہ بیٹھے ہوئے ہیں ......انہوں نے کہا ......میاں صاحب آپ کہاں چلے گئے؟ ......اچانک انتقال فرمایا تھا ......انہوں نے کہا ......ہم تو بہشت کے تختوں پر ہیں ......آمنے سامنے بیٹھے ہیں ......انہوں نے کہا ......آپ ہمیں چھوڑ کے چلے گئے ......کہنے لگے ......نہیں ......نہیں ......عنقریب ہم سب اکٹھے ہو جائیں گے ...... اکٹھے ہونے کی جگہ اللہ نے جنت بنائی ہے ......دنیا ......تو دنیا کے کاروبار میں بھی جدا کر دیتی ہے ......اور اگر دین کیلئے جدائی ہوگئی ......تو پھر کونسی بڑی بات ہے ......اللہ ہمیشہ اکٹھا کر دے گا۔

میں نے دنیا تو بنانے والے سے نہیں مانگی! واقعہ

ہشام بن عبد الملک شاہی خلیفہ طواف کر رہا تھا ......اس کے ساتھ سالم بن عبداللہ (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے) بھی طواف کر رہے تھے ......تو ہشام نے کہا سالم کوئی ضرورت ہو تو بتاؤ ......میں پوری کر دوں ......سالم نے کہا ......اتق اللہ ......اللہ سے ڈرتا نہیں ......میں اللہ کے گھر میں ہوں ......تو پھر بھی مجھے اپنی طرف متوجہ کرتا ہے ......تو ہشام چپ ہو گیا۔

جب باہر نکلے تو کہا اب تو بتاؤ؟...... کہنے لگے...... دنیا کی بتاؤں یا آخرت کی
بتاؤں؟...... ہشام نے کہا دنیا کی بتاؤ...... آخرت کی خواہش تو میں پوری کر ہی نہیں
سکتا...... تو فرمانے لگے...... ما سالت من یجعلها و کیف من یملکها؟
......تو میں نے دنیا بنانے والے سے نہیں مانگی...... تو تجھ سے کیا مانگوں گا؟

ہم ایسے مسافر ہیں جن کی کوئی منزل نہیں

بہت سے فقیر ایسے ہیں...... جو دل کے بادشاہ ہیں...... بہت سے بادشاہ ایسے
ہیں...... جو دل کے فقیر ہیں...... آپ غور تو کیجئے...... از خود نظر کی دنیا کھلی ہوئی نظر آ
گی...... اور کیا پتہ ہر گھڑی میں ہزاروں غم و رنج والم کی داستانیں جنم لیتی ہیں...... اور
ہوتی ہیں...... زندگی چاروں طرف دکھوں کا ہی نام ہے...... ان میں سے کوئی چیز
انسانی منزل نہیں بن سکتی...... کسی ایک چیز کے پیچھے دوڑتا ہے...... وہاں پہنچتا ہے
پتہ چلتا ہے...... کہ یہ تو میری منزل نہیں تھی...... پھر نئے سرے سے کمر باندھتا ہے
پھر دوڑ لگاتا ہے...... پھر ایک جگہ پہنچتا ہے...... پتہ چلتا ہے کہ یہ بھی میری منزل نہیں
میرا ایک کلاس فیلو تھا...... اسکول و کالج میں اکٹھے رہے پھر جدا ہو گئے......
سال کے بعد ملاقات ہوئی مجھ سے کہنے لگا!...... میں یہ سمجھتا تھا کہ...... عزت......
......شہرت...... میری زندگی کا مقصد ہے۔ میں نے اس کے لئے پچیس برس
کی...... اب جب سب کچھ مل چکا ہے...... اس وقت میرے پاس دولت بھی ہے
عزت بھی ہے...... شہرت بھی ہے...... لیکن مجھے اب پتا چلا ہے کہ...... میں نے
کے انتخاب میں غلطی کھائی ہے...... میری زندگی کا مقصد جو ہے...... اس کا مجھے پتہ
......جس کا انتخاب کیا...... پچیس سال کے بعد پتہ چلا...... کہ وہ غلط ہے...... یہی
دنیا کے انسانوں کا حال ہے...... انسان اپنے علم میں ناقص ہے...... اس کا علم تھوڑا
......یہ اپنے علم سے اپنے مقصد تک...... پہنچ نہیں سکتا تھا۔

اللہ کی طرف دوڑو

اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو بھیجا...... جنہوں نے آکر کر بتایا کہ...... کہاں بھاگے جا رہے
ہو؟...... کدھر کی دوڑ لگا رہے ہو...... ففروا الی اللہ...... اللہ کی طرف دوڑ لگاؤ...... جہاں
اٹھاؤ...... ہر قدم تمہاری پیاس کو بجھاتا چلا جائے گا...... تمہاری تھکن کو اتارتا چلا جائے
گا...... جب منزل کے آثار نظر آجائیں...... تو تھکی ہوئی سواریوں میں بھی قوت دوڑ آتی
ہے...... اور انسان کا شوق بھی جوان ہو جاتا ہے۔

پہلا قدم جو اللہ کی طرف اٹھے گا...... وہ زندگی کے سارے دکھ دردوں کو کھینچتا چلا جائے
گا...... نکالتا چلا جائے گا...... یہ نبیوں نے آکر خبر دی...... ہم تو جاہل تھے...... ہمیں تو صرف
یہ پتہ تھا کہ...... کھانا ہے...... کمانا ہے مرنا ہے...... انسانوں کے نظریات تو یہ تھے......

عمر رحمۃ اللہ علیہ اور خوف خدا

حضرت عمرؒ کی خلافت کا زمانہ ہے...... یہ وہ عمرؒ ہے...... عمرؒ بن عبدالعزیز جب گلی
میں گزرتا تھا...... تو اس کی خوشبوؤں کے حلے کی وجہ سے گھروں میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو
پتہ چلتا تھا...... کہ عمر گلی سے گزر رہا ہے...... ایسا حسن و جمال تھا...... چہرے پر آنکھیں
نہیں ٹکتی تھیں...... اور ایسی نخرے والی چال تھی...... جو دیکھتا تھا...... وہ دنگ رہ جاتا
...... اور لمبی عبا ہوتی تھی...... کہ گھسٹتی ہوئی جاتی تھیں...... ایک دفعہ ایک بزرگ نے
راستے میں ٹوک دیا...... اے عمرؒ! دیکھو اپنے ٹخنے پر کپڑا اونچا کرو...... انہوں نے کہا
...... اگر جان کی خیر ہے...... تو آئندہ یہ بات مت کہنا...... ورنہ گردن اڑا دی جائے
گی...... ایک وقت یہ ہے......

اور جب آئے خلافت پر...... جو آدمی دنیا کی طلب کرے گا...... اور جو آدمی مال کی
طلب کرے گا...... جب اس کے ہاتھ میں مال آئے گا...... تو فرعون بنے گا...... اور جو
آدمی اس سے بھاگے گا...... اور اس سے جان چھڑائے گا...... اور اس سے پلہ بچائے

گا.....پھر جب اس کے پاس مال آئے گا.....تو وہ اس کے ذریعے سے.....جنت کمائے گا۔

سلیمان مرنے لگا.....تو رجاء ابن حیاۃ نے کہا.....کوئی ایسا کام کر.....جس سے تیری آخرت بن جائے.....کہا کیا کروں؟.....کہا خلافت کے لئے کسی انسان کا انتخاب کر.....

سوچ میں پڑ گیا.....اس کا ارادہ تھا.....بیٹے کو خلیفہ بنانے کا.....کہنے لگا.....ان شاء اللہ ایسا کام کر جاؤں گا.....کہ جس میں میرے نفس.....اور شیطان کا کوئی حصہ نہیں ہوگا.....کہا لکھو!.....میں عمر کو خلیفہ بناتا ہوں.....اور اس کو لپیٹا.....اور ماچس کی ایک ڈبیہ میں ڈالا.....کہا جاؤ اس پر لوگوں سے بیعت لو.....جب رجاء نے بیعت لی.....تو حضرت عمر دوڑ کر آئے.....اے رجاء! تجھے اللہ کا واسطہ.....اگر اس میں میرا نام ہے.....تو اس کو مٹا دے.....مجھے خلافت نہیں چاہئے.....اس نے کہا جاؤ جاؤ.....میرا سر نہ کھاؤ.....مجھے نہیں پتہ کس کا نام ہے!.....آگے ہشام ابن عبدالملک ملا.....اس نے کہا رجاء! اگر اس میں میرا نام نہیں.....تو اس میں لکھ دے.....ایک کہتا ہے.....میرا نام مٹا دے.....ایک کہتا ہے.....میرا نام لکھ دے۔

تین بر اعظم کا بادشاہ ہے! مگر کپڑے پھٹے پرانے

جب ڈبیہ پر بیعت لی.....اور کھولا.....اس کو کہا آؤ بھئی.....اے عمر! اٹھو تجھے خلیفہ بنایا جاتا ہے.....تو عمر کھڑے نہیں ہو سکے.....دو آدمیوں نے سہارا دے کر اٹھایا.....اور لڑکھڑاتے ہوئے.....منبر پر آئے.....اور کہا.....مجھے خلافت نہیں چاہئے.....تم اپنے فیصلے سے کسی اور کو بنا دو.....انہوں نے کہا.....نہیں امیر المومنین نے کہہ دیا ہے.....ہشام کی چیخ نکلی.....ایک شامی نے تلوار نکالی.....آئندہ تو نے ایسا کی.....تو تیری گردن اڑا دوں گا.....تو امیر المومنین کے حکم کے سامنے آواز نکالتا ہے۔

پھر آئے تو یوں کہا.....اب اس سے آخرت کو کما کے دکھاؤں گا.....تاکہ ساری دنیا کو

انسانوں کو پتہ چل جائے.....کہ بادشاہت میں بھی آخرت کمائی جاسکتی ہے

پھر وہ وقت آیا.....عید کا دن تھا.....عید سے ایک دو دن پہلے کی بات ہے.....اور وہیں چھوٹے چھوٹے بچے رو رہے ہیں.....کہنے لگے.....بچے کیوں رو رہے ہیں؟.....بیوی نے کہا.....بچے یہ کہہ رہے ہیں.....ہمارے سارے دوستوں نے کپڑے بنوائے ہیں.....عید کے لئے.....اور ہمارا باپ تو امیر المومنین ہے.....ہمارے کپڑے پھٹے ہوئے ہیں.....ہمیں بھی تو کپڑے لے کر دو.....حضرت عمر نے فرمایا.....میرے پاس تو پیسے ہی نہیں ہیں.....میں کہاں سے لے کر دوں؟

وظیفہ لیتے تھے.....بیت المال سے.....جو تمام مسلمانوں کا تھا.....وہ روٹی کا خرچ بڑی مشکل سے پورا ہوتا تھا.....تو بیوی نے کہا.....اب کیا کریں؟.....بچوں کو کیسے سمجھائیں؟.....خود تو صبر کر سکتے ہیں.....بچے تو نہیں جانتے.....بچوں پر آدمی ایمان کو بیچتا ہے.....اور جب بیچتا ہے تب پھر وہ اولاد باپ کی گستاخ بنتی ہے.....باپ سے کہتی ہے.....تو نے ہمارے لئے کیا کیا ہے؟.....کیا کمایا ہے؟.....ہمارے لئے.....چونکہ اس کی جڑوں میں حرام کو ڈالا گیا ہوتا ہے.....اس لئے یہ اب کبھی ماں باپ کی فرماں بردار بن کر نہیں چلے گی۔

یہ ماں کو بھی جوتے مارتے ہیں.....اور باپ کو بھی جوتے مارے گا.....حضرت عمر نے کہا.....میں کہاں سے دوں؟.....میرے پاس تو پیسے نہیں ہیں.....اس نے کہا کہ کیا کریں؟.....ان کو کیسے سمجھائیں؟.....انہوں نے کہا.....تو پھر میں کیسے سمجھاؤں؟.....بیوی نے کہا.....مجھے ایک ترکیب سمجھ میں آئی ہے.....آپ اپنا وظیفہ ایک ماہ پیشگی لے لیں.....جو مہینہ کا وظیفہ ملتا ہے.....ہمارے بچوں کو کپڑے بن جائیں گے.....ہم صبر کر لیں گے.....انہوں نے کہا.....یہ ٹھیک ہے.....اپنا خادم نہیں.....غلام ہے.....غلام زر خرید مزاحم.....اسے بلایا.....خزانچی تھا.....ارے میاں مزاحم! ہمیں ایک مہینہ کا وظیفہ پیشگی دے دو.....اور وہ مزاحم فرمانے لگے۔

امیرالمومنین ایک بات عرض کروں...... کیا آپ مجھے ضمانت دیتے ہیں؟...... کہ آپ ایک مہینہ زندہ رہیں گے...... جو آپ مسلمانوں کا مال لینا چاہتے ہیں؟...... اگر آپ ایک مہینہ کی ضمانت دے سکتے ہیں...... کہ میں مہینہ زندہ رہوں گا...... تو آپ بیت المال میں سے مجھ سے لے لیں...... اور اگر ضمانت نہیں دے سکتے...... تو آپ کی گردن قیامت کے دن پکڑی جائے گی...... حضرت عمرؓ کی چیخ نکلی...... نہیں...... نہیں۔

﴿کم من مقبل مقبل یوما لا یکمله کم من مستقبل لغدلا یدرکه﴾

حضور ﷺ فرمارہے ہیں۔

﴿کم من مقبل یوما لا یکمله﴾

کتنے وہی ہیں...... دن دیکھنے والے...... جو سورج کا غروب ہونا...... نہیں دیکھ پاتے...... اور قبروں میں چلے جاتے ہیں...... وکم من مستقبل لغدلا یدرکه...... اور کتنے ہی ہیں...... جو کل کا انتظار کررہے ہیں...... اور کل کا سورج نہیں دیکھ پاتے اور قبر میں چلے جاتے ہیں...... کہا اے بچو! صبر کرلو...... جنت میں جاکر لے لینا...... میرے پاس اس وقت کوئی نہیں۔

امر کو نہیں توڑا...... بچے کی خواہش کو توڑ دیا...... اپنے جذبات کو توڑ دیا...... اللہ کے امر کو نہیں توڑا...... ضرورت کو قربان کردیا...... امر الٰہی کو قربان نہیں۔

گھر میں آئے...... بیٹیاں منہ پر کپڑا رکھ کر بات کریں...... حضرت عمرؓ کہنے لگے...... بیٹی کیا بات ہے؟...... منہ پر کپڑا کیوں رکھتی ہو؟...... فاطمہ نے کہا...... اے امیرالمومنین!...... آج تیری بیٹیوں نے کچے پیاز سے روٹی کھائی ہے...... اس لئے ان کے منہ سے بدبو آرہی ہے۔

اللہ کی چاہت پر زندگی گزارنے کا انعام

ہاں وہ امیرالمومنین...... جس کا امر تین براعظم پر چلتا ہو...... اور اربوں مخلوق

اس کے سامنے گردن جھکائے کھڑی ہو...... دمشق سے لے کر مصر تک...... دمشق سے لے کر چاڈ تک...... دمشق لے کر اندلس تک...... پرتگال اور فرانس تک...... جس کا امر چل رہا ہو...... اس کی بیٹی کچے پیاز سے روٹی کھارہی ہے...... آج ہمارے تو چھابڑی والے کی بیٹی کچے پیاز نہیں کھاتی...... اور اتنے بڑے بااقتدار کی بیٹیاں پیاز سے روٹیاں کھاتی ہیں...... حضرت عمر رونے لگے...... ہائے میری بیٹی...... تمہیں بڑے اچھے کھانے کھلا سکتا تھا...... لیکن تیرا باپ دوزخ کی آگ برداشت نہیں کرسکتا...... میرے سامنے دو راستے ہیں...... تمہیں حلال حرام اکٹھا کرکے کھلاتا...... تو میں خود دوزخ میں جاتا...... میں اسے برداشت نہیں کرسکتا۔

موت کا وقت آیا...... مسلمہ نے کہا...... امیرالمومنین کا لباس تو تبدیل کردو...... میلا ہوگیا ہے...... اپنی بہن سے کہا ہے...... حضرت فاطمہ بیوی تھی انہوں نے کہا کہ...... اے میرے بھائی! اللہ کی قسم امیرالمومنین کے پاس ایک ہی جوڑا ہے...... تبدیل کہاں سے کروں؟...... ایک ہی جوڑا ہے...... مسلمہ نے کہا...... امیرالمومنین یہ آپ کے بچے ہیں...... فقروفاقے کی حالت میں آپ انہیں چھوڑ کر جارہے ہیں...... فرمایا۔

مجھ سے ایک لاکھ روپیہ لے لیجئے...... اپنے بچوں کو دے دیجئے...... انھوں نے کہا تمہارے بھانجے ہیں...... اس نے کہا ہاں...... تو فرمایا...... چلو ایک لاکھ وہاں واپس کردو...... جہاں سے تم نے اس کو ظلم اور رشوت سے کمایا ہے...... میرے بچوں کو حرام نہیں چاہئے پھر بیٹیوں کو بلایا...... اور کہا...... میرے بیٹیوں! جہنم تو سہہ نہیں سکتا تھا...... میں نے تمہیں اللہ سے مانگنا سکھادیا...... ضرورت پڑے تو اس سے مانگ لینا...... وہ تمہارا کفیل ہوگا وہ کہتا ہے۔

...... وھو یتولی الصالحین۔ ☆...... میں ہوں نیک آدمیوں کا والی۔

جب موت آئی...... اور جنازہ اٹھا...... قبرستان کی طرف چلا...... اور قبروں پر رکھا تو آسمان سے ایک ہوا چلی...... اس میں سے ایک کاغذ کا پرچہ گرا...... اس کاغذ کو

اٹھایا گیا ...... اس پر لکھا تھا!

﴿بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم براءۃ من اللہ لعمر ابن عبد العزیز من النار بسم اللہ الرحمن الرحیم﴾

اور یہ ...... اللہ تعالیٰ کی طرف سے ...... عمر بن عبدالعزیز کے لئے ...... آگ سے نجات کا پروانہ ہے ...... ہم نے عمر کو ...... دوزخ سے نجات دے دی ...... ساری دنیا کو ...... بتا دیا کہ سن لو ...... ہم نے عمر کو ...... دوزخ سے نجات دے دی۔ اور ...... اس پروانے سمیت ...... حضرت عمر کو ...... قبر میں اتارا گیا ......

مومن کی موت کا منظر ...... روم کے علاقے میں ایک مسلمان قید ہوا اور وہاں سے بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور تیسری رات ہے ان کو روم کے علاقے میں چلتے ہوئے ...... اور ان کے ساتھ آٹھوں ساتھی قتل ہو چکے تھے ...... یہ نویں بچ گئے تھے ...... وہاں سے بھاگ کر آ رہے تھے ...... تو پیچھے سے گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز آئی ...... مجھے لگے کہ بس میں تو پکڑا گیا ہوں ...... پیچھے آئے پکڑنے والے ...... پیچھے جو دیکھا مڑ کر ایک نے آواز دی حبیب ...... ارے یہ میرا نام کیسے جانتا ہے؟ ...... حبیب قریب آئے ...... تو دیکھا وہ ساتھی جو قتل ہو گئے تھے ...... گھوڑے پر سوار نظر آئے ...... حبیب نے کہا ارے ...... الیس قد قتلتم ...... ارے تم تو سارے قتل ہو گئے تھے ...... فرمایا ہاں ...... تمہیں خبر ہے ...... کیا ہوا کہ ...... عمر بن عبدالعزیز کا انتقال ہو چکا ہے ...... اور اللہ تعالیٰ نے تمام شہداء سے کہا ہے کہ ...... ان کا جنازہ پڑھو جا کر ...... ہم سب وہاں جا رہے ہیں ...... تم نے گھر جانا ہے ...... یہ روم ہے ...... کہتے ہیں ہاں ...... تو اس نے کہا ...... نا ولنی ...... ہاتھ پکڑاؤ ...... میرا ہاتھ پکڑا ...... واردفنی ...... اور مجھے پیچھے گھوڑے پر بٹھایا ...... اس کا گھوڑا چند قدم چلا ہوگا ...... خفقنی خفقۃ ...... اس نے مجھے زور سے کہنی ماری ...... اور میں الٹ کے گرا ...... تو گھر کے دروازے کے سامنے پڑا تھا ...... روم سے عراق ...... یہ استقبال ہو رہا ہے۔

﴿تتنزل علیہم الملائکۃ ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا

بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیاء کم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ ولکم فیہا ما تشتہی انفسکم ولکم فیہا ما تدعون نزلا من غفور رحیم﴾

اللہ کی طرف سے مہمانی ہو رہی ہے ...... فرشتے آ رہے ہیں ...... حضرت کا جب وصال ہونے لگا ...... تو کہنے لگے ہٹ جاؤ ...... کچھ لوگ آ رہے ہیں ...... جو نہ انسان ہیں ...... نہ جنات ہیں ...... اور زبان پر یہ آیت آ گئی۔

﴿تلک الدار الاخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا﴾

"یہ وہ جنت کا گھر ہم نے بنایا ہے اپنے ان بندوں کے لئے جو دنیا میں بڑائی نہیں چاہتے ...... فساد نہیں چاہتے"۔

جو بڑائی چاہتے ہیں ...... انہیں پست کیا جاتا ہے ...... جو بڑائی نہیں چاہتے ...... انہیں اٹھایا جاتا ہے ...... فرشتے آتے ہیں ...... حضرت عزرائیل آتے ہیں ...... اور چار فرشتے آتے ہیں ...... دو فرشتے ...... پاؤں دباتے ہیں ...... دو فرشتے ہاتھ دباتے ہیں ...... حضرت عزرائیل ...... خوشخبری دیتے ہیں۔

﴿یا ایتہا النفس الحمدۃ کانت فی الجسد الحمید ......﴾

"اے مبارک روح جو مبارک جسم کے اندر تھی ...... اخرجی ...... اب آؤ باہر اب آپ کے باہر آنے کا وقت آ گیا"۔

﴿وابشری بروح وریحان وربک راض عنک غیر غضبان﴾

"اب آپ خوش ہو جاؤ ...... جنت آپ کیلئے تیار ہے اور اللہ آپ پر راضی ہو چکا ہے اور اللہ جنت کا دروازہ کھولتا ہے۔"

......﴿واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین﴾

جنت کی پری چہرہ حور

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه .. ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيات اعمالنا .. من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له .. ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان محمدا عبده ورسوله ..

اما بعد... فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم... بسم الله الرحمن الرحيم ... قل هذه سبيلي ادعوا الى الله ... على بصيرة انا ومن اتبعني... وسبحن الله وما انا من المشركين... وقال النبي صلى الله عليه وسلم... يا ابا سفيان جئتكم بكرامة الدنيا والآخرة

اللہ سے یاری لگالو!

میرے بھائیو! اپنے اللہ کو ساتھ لے لیں اللہ سے بڑا شفیق کوئی نہیں...اللہ سے [illegible] مہربان کوئی نہیں...اللہ سے زیادہ محبت کرنے والا کوئی نہیں...ماں بھی کتنا کچھ سنے گی [illegible] بھی کہے گی بیٹا بس کر مزید سننے کی مجھ میں طاقت نہیں۔اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے...!

...سنا...سنا...ساری زندگی...سنا.........!

میں سنوں گا......کبھی نہ تھکوں گا..........!

میں دوں گا...اور کبھی نہ گھبراؤں گا......!

اللہ سے یاری لگانی ہے تو مانگو....اور لوگوں سے یاری توڑنی ہے تو ان سے [illegible] شروع کردو........

وہ آپ کی گلی چھوڑ جائے گا....اور اللہ پاک سے یاری لگانی ہے تو اس سے سوال کرنا شروع کردو....

وہ آپ کا بن جائے گا....لوگوں سے جان چھڑانی ہے تو ان سے قرض مانگو........

وہ ایک سال پورا آپ کی گلی میں نہیں آئے گا.....اور اللہ پاک سے جی لگانا ہے تو اس سے مانگنا شروع کردو وہ دیتا جائے گا کہ اس کے خزانوں میں کمی کوئی نہیں ہے۔

چونکہ یہ زخم روح پہ ہیں اور یہ جو کچھ کر رکھا ہے یہ صرف اس کے جسم کو نفع پہنچانے کا سامان ہے۔

روح نہ تو عورت کو جانے.......نہ شراب جانے......نہ موسیقی جانے...

......نہ پیسہ جانے......نہ حکومت جانے......نہ سیاست جانے..........

نہ سیر جانے......نہ سبز پوش پہاڑ جانے.....نہ برفانی پہاڑ جانے........

.......نہ صحراء جانے..............نہ خوبصورت وادیاں جانے........

جسے اللہ نہ ملا اسے کچھ بھی نہ ملا

وہ تو اللہ کو جانے......اگر اسے اللہ نہیں ملا تو اس سے کچھ نہیں ملا......اگر اسے اللہ مل گیا تو سب کچھ مل گیا جو انسان اپنی روح کو اللہ سے توڑ لیتا ہے ساری کائنات سونا چاندی بن کے اس کے سامنے ڈھیر کر دی جائے تو میں اللہ کی قسم کھا کے کہتا ہوں کہ یہ ناکام انسان ہے......یہ دل کی دنیا کا ویران انسان ہے......

خود اللہ کا اعلان سنو...... الا بذكر الله تطمئن القلوب ......سوائے اللہ کی یاد کے کوئی چیز نہیں جو دل کی دنیا کو چین دے سکے۔

بھاگ کے دیکھو......دوڑ کے دیکھو......اللہ سے کٹ کے دیکھو.......اگر کہیں چین مل جائے تو آکے میرا گریبان پکڑنا اور اللہ پاک سے مل کے دیکھ لو......اسے اپنا بنا کے

دیکھ لو... پھر اگر روح میں کوئی خلا رہ جائے یا سینے پہ کوئی داغ رہ جائے یا دل میں کوئی حسرت رہ جائے تو پھر بھی مجھے آ کے پکڑنا۔

اللہ جسے ملا... اسے سب کچھ ملا... جسے اللہ نہ ملا... اسے کچھ نہ ملا... اللہ انسان کی شہ رگ سے زیادہ قریب ہے... اور انسان کے اندر اللہ کی طلب ایسے ہے... جیسے روٹی اور پانی کی طلب ہوتی ہے... جسے روٹی نہ ملے... تو بے قرار ہو جاتا ہے... پانی نہ ملے... تو بے قرار ہوتا ہے... ایسے ہی جس روح کو اللہ نہ ملے... اس کی بے قراریوں کا سوائے اللہ ملنے کے کوئی علاج نہیں ہے۔

اللہ سے دوستی کرنے کا انعام

میرے بھائیو اور دوستو! اس آئندہ کل میں اللہ نے حقیقی زندگی کو چھپا کے رکھا ہے۔

آدمی ملک چاہتا ہے...... واذا رایت ثم رایت نعیما وملکا کبیرا......

میرا بندہ مجھ سے صلح کر کے آ جا...... تجھے ایسا ملک دوں گا جسے کوئی چھین نہ سکے گا......

جس کو پھر زوال کوئی نہیں..... یہ ملک تو چھوٹنے والا ہے اس ملک کو زوال کوئی نہیں۔

تجھے جوانی دوں گا ایسی جوانی کہ...... ان لکم ان تشبو فلا تحرمو ابد...... جس میں بڑھاپا ہرگز نہیں

تجھے زندگی دوں گا ایسی زندگی جس میں موت نہیں...... ان لکم ان تحیو فلا تموا تو ابدا

ہمیشہ زندہ رہو کبھی موت نہیں۔

تمہیں ایسا رزق دوں گا جس کے پیچھے فقر نہیں...... ان لکم ان تنعموا فلا تدعسرو ابدا......

تمہیں ایسی صحت دوں گا جس کے پیچھے بیماری کوئی نہیں...... ان لکم ان تصحو فلا تسقمو ابدا

یہ زندگی یہاں نہیں بن سکتی یہ زندگی اللہ نے آگے کل کو چھپا کے رکھی ہے آدمی چا...

...اب کچھ یہیں دنیا میں پورا ہو جائے ہر جائز و نا جائز

اللہ کی محبت کا زیور پہن لو

اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے...... یلبسون ثیابا خضری من سندس واستبرق......

میں تمہیں جنت کا ریشمی لباس پہناؤں گا۔ یہاں مردوں کو بھی شوق چڑھا ہوا ہے۔

سونے کی زنجیریں پہنی ہوئی ہیں.........

سونے کے لاکٹ پہنے ہوئے ہیں........

سونے کی انگوٹھیاں چڑھائی ہوئی ہیں....

یہاں کہا!........ عورت نہ بنو............. مرد بنو........

تمہارا زیور تقویٰ ہے.............. تقویٰ کا زیور پہنو..........

میری محبت کا زیور پہنو.......... پاکدامنی کا زیور پہنو............

حیا کا زیور پہنو............... سخاوت کا زیور پہنو...............

یہ سونا عورت کے لئے ہے... تو جنت میں آ جا میں پہناؤں گا...

یحلون فیھا من اساور من ذھب...... میں تمہیں سونے کے کنگن پہناؤں گا۔

یہ سونے کے تاجروں سے آپ پوچھیں سارے کا سارا زیور کھوٹا ہے، اس وقت تک کھرا ہی نہیں ہو سکتا تا بنہ جب تک نہ ملے اللہ نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے... وہ تمہارا زیور بنا رہا ہے... جس دن مرے گا زیور بنا تا مرے گا... اور زیور جنت والوں کے لئے بنا رہا ہے... کہ میرے بندے آئیں گے... انہوں نے میری اطاعت کا زیور آج میں انہیں جنت کا زیور پہناؤں گا

بوسیدہ ہونے والی دنیا بھی کوئی دنیا ہے

جس زندگی کو ہم یہاں تلاش کرتے وہاں ہے ہم چاہتے ہیں بھئی گھر

عالیشان ہوا تو اللہ تعالیٰ نے کہا یہ کیا گھر ہے.... جو کل کو مٹ جائے گا...... ختم ہو جائے گا
کسریٰ نے محل بنایا تھا چالیس مربع میل میں پھیلا ہوا اور اسے اس میں دس سال
رہنا نصیب نہیں ہوا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اللہ نے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کروا دیا
یہ لوگ کیا گھر بنائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تو میرے پاس تو آ وہ دوں گا کہ

لبنة من لؤلؤة بيضاء ایک اینٹ لگائی ہوئی ہے سفید موتی کی......

ولبنة من ياقوتة حمراء ...... ایک اینٹ لگائی ہوئی ہے سرخ یاقوت کی...

ولبنة من زمردة خضراء...... ایک اینٹ لگائی ہوئی ہے سبز زمرد کی......

ملاطها المسك...... مشک کا گارا...... حشيشها الزعفران...... زعفران کی
گھاس..

سقفها عرش الرحمن ...... اور اپنے عرش کو میں نے اس کی چھت بنایا ہے۔

موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا یا اللہ...... انك تقدر على المؤمن ...... آپ مسلمان
کو بڑی تنگی دیتے ہیں؟ تو اللہ نے جنت کا دروازہ کھول دیا جب جنت کو دیکھا
......تجری من تحت الانهار......

......بہتی ہوئی نہریں...... ایک اینٹ موتی کی..... ایک اینٹ یاقوت کی
ایک اینٹ زمرد کی...... مشک کا گارا...... زعفران کی گھاس...... اور اللہ کا عرش
اس کی چھت ہے۔

یہ جنت کا میٹریل ہے اور پھر دن میں پانچ دفعہ اللہ جنت کو مزین کرتا ہے اس کا
حسن و جمال کیا ہوگا۔...... زوجنهم بحور عين ...... ہم نے جنت کی خوبصورت
عورتوں سے ان کا نکاح کر دیا۔ وہ عورت جو تھوک سات سمندر میں ڈال دے
ساتوں سمندر شہد سے زیادہ میٹھے ہو جائیں...... حالانکہ اس میں تھوک نہیں ہے۔ تھوک
تو ایک عیب ہے........ لیکن اگر وہ ایسا کرے....... تو ساتوں سمندر شہد سے زیادہ
ہو جائیں گے........ تو اس کے بول میں کیا مٹھاس ہوگی......؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

کہاں ہیں وہ بندے؟ جنہوں نے دنیا میں گانا نہیں سنا...... شیطانی نغمے نہیں سنے..
شیطانی موسیقی نہیں سنی........ آج وہ جنت کا راگ سنیں........ جنت کا نغمہ سنیں..
اللہ جنت کی حوروں سے فرمائے گا اسناو........!

موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے یا اللہ! تیری عزت وجلال کی قسم! اگر کافر کو سارا جہاں مل جائے...اور مر کے دوزخ میں چلا جائے...تو اس نے کچھ نہیں دیکھا...اگر آخرت خراب ہو.....تو دنیا کی کامیابی بھی اتنی ہی بے معنی ہے...جتنی کہ ناکامی بے معنی ہے..... اگر آخرت خراب ہوگئی........ تو دنیا کی عزت و ذلت ایک چیز ہے...... دنیا کی تونگری و فقر ایک چیز ہے...... اور اگر آخرت بن گئی تو دنیا کا فقر کوئی فقر نہیں۔

یہ سب سن کر موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے یا اللہ اگر مسلمان کے ہاتھ کٹے ہوئے ہوں اور پاؤں کٹے ہوئے ہوں...... مقطوع اليدين والرجلين...... دونوں ہاتھ کٹے ہوئے ہوں..... اور پاؤں کٹے ہوئے ہوں.... اور ناک زمین پر گھسٹ رہی ہو..... نہ کوئی کھلائے... نہ پلائے.... اور وہ قیامت تک زندہ رہے ...... وعاش الدهر كله وہ قیامت تک زندہ رہے..... لیکن مر کے یہاں چلا جائے..... جو میں نے دیکھا ہے... تو یا اللہ تیری عزت کی قسم! اس نے کوئی دکھ نہیں دیکھا۔

بھنگی کو کیا خبر کہ خوشبو کیا ہے؟ واقعہ

مسلمان کو یہاں کی موسیقی نے ہی حرام میں ڈال دیا اسے کیا خبر کہ جنت کی موسیقی کیا ہے جو گندگی کھاتا رہتا ہے اسے کیا خبر کہ زعفران کی خوشبو کیا ہے؟

ایک بھنگی عطر والے کی دکان سے گزرا تو خوشبو کا حلہ چڑھا وہ بے ہوش ہو کے گر گیا.... اب سارے اکٹھے ہوئے کیا ہوا؟ انہوں نے کہا بھئی بے ہوش ہو گیا کوئی روح کیوڑہ لاؤ... کوئی گلاب کا عرق لاؤ... کوئی خمیرہ لاؤ.... ایک بھنگی اور گزرا... اس نے دیکھا یہ تو میری برادری کا ہے... اس نے کہا! ارے اللہ کے بندو! تمہیں کیا خبر پیچھے ہٹو.... وہ

تھوڑی سے گندی اٹھا کے لایا... اسکے ناک پہ جو لگائی تو وہ فوراً ہوش میں آ کے بیٹھ گیا۔

اللہ کے دیدار کی نعمت کو یاد کیا کرو

آج سارے مسلمانوں کا یہ حال ہے..... کہ جنت کے نغمے بھول گیا... قرآن کے نغمے بھول گیا... اپنے آپ کو گندگی میں ڈبو دیا... سر ہلا رہا ہے... ارے کبھی تیرا سر قرآن پر ہلا کرتا تھا... اور کبھی تیرے آنسو قرآن سننے پر اکلا کرتے تھے... لیکن آج تجھے شیطان نے برباد کر دیا..... جب تو یہاں اپنے آپ کو حرام سے نہیں بچائے گا..... اللہ تجھے اپنی ذات عالی کا دیدار کیسے کرائے گا؟ اللہ جنت والوں سے پوچھے گا..... یا اهل الجنة.....

دوزخ والوں سے کہے گا..... یا اهل النار ..... سر اٹھائیں گے...... اللہ جنت والوں سے پوچھے گا...

کم لبثتم فی الارض عدد سنین...... دنیا میں کتنا رہ کے آئے؟

قالو لبثنا یوما او بعض یوم...... یا اللہ ایک دن یا آدھا دن...!

ساٹھ سال ستر سال ہزار سال نہیں۔ اے اللہ آدھا دن اچھا او......!

نعم ما اتجرتم فی یوم او بعض یوم.... بھئی تم نے اس دن یا آدھے دن میں کھرا سودا کیا....

ورحمتی و کرامتی و جنتی..... تم نے آدھے دن کی تکلیف کو برداشت کر کے میری جنت کو لے لیا... میری رحمت کو لے لیا... میری مہمان نوازی کو لے لیا.....

چند دن کی عیاشیوں کے لئے جہنم کو خریدنے والوں کی آواز

جاؤ مزے کرو تیرے پیچھے موت آئے گی.....

نہ بڑھاپا نہ غم آئے گا.........

نہ پریشانی نہ دکھ آئے گا.........

تجھے آزادی مل گئی.........

کہتے ہیں اگر قیامت کے دن موت ہوتی تو یہ خوشی سے مر جاتے۔

پھر جہنم والوں سے پوچھا جائے گا وہ کہیں گے۔

یوما او بعض یوم...... اے اللہ ایک دن یا آدھا دن تو اللہ فرمائیں گے۔

بئس ما اتجرتم فی یوم او بعض یوم اے بندو... اے عورتو.... اے مردو.....!

کتنا تم کھوٹا سودا کر کے آئے ہو............

کتنا غلط سودا کر کے آئے ہو..............

صرف چار دن کے ناچ کود کی خاطر.......

تم نے میرے غضب.... کو میری آگ کو..... میری جہنم کو...... خرید اجاؤ

تمہیں بھی ہمیشہ ہی رہنا ہے... تم خوشیاں بھول جاؤ... جوانی بھول جاؤ... راحت بھول جاؤ....

وھم یصطرخون فیھا..... جاؤ چلے جاؤ چیخو اور چلاؤ۔

لھم فیھا زفیر و شھیق.... تمہیں چیخنا ہے یا چلانا ہے۔

سواء علینا اجزعنا ام صبرنا... اب چاہے صبر کرو چاہے واویلا کرو۔

میرے دروازے تم پر بند ہیں کہتے ہیں اگر اس دن موت ہوتی تو یہ غم سے مر جاتے۔

جنت کی دوڑ

اور اوپر درجے کی جو جنت الفردوس ہے اسکی حوروں کا حسن و جمال اور ہے نیچے کا اور ہے اوپر کا اور ہے.... ایک کھوکھا لگاتا ہے.... ایک دکان بناتا ہے... ایک فیکٹری بناتا ہے... ایک کارخانہ بناتا ہے.... ہر ایک کا نفع الگ الگ ہے کہ نہیں ہے؟

ایسے ہی جنت کی دوڑ ہے... ایک اپنے نماز، روزے کی جنت ہے.... یہ سب سے

چھوٹی جنت ہے ...ایک اس سے بڑی جنت ہے ...کہ اپنا نماز روزہ کرو ساتھ اپنے پڑوس کو بھی کہہ لو ...یہ تھوڑی سی اس سے بڑی جنت ہے ....اور ایک ہے محمد عربی ﷺ کی جنت ... جنت الفردوس ....کہ جو ساری دنیا میں کلمہ پھیلانے کا غم کھائے گا .....اور ساری دنیا میں دین پھیلانے کی نیت کرے گا .....اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے میں تجھے اس جنت میں لے جاؤں گا جسے میں نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے۔

جنت الفردوس کے پھل

جنت الفردوس کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے کس سے بنایا بھائی؟ اپنے ہاتھ سے اور

...... خلق الفردوس بیدہ ......فردوس کو ہاتھ سے بنایا

......شق فیھا انھارھا......نہریں چلائیں......

...... فیھا اشجارھا......درخت لگائے........

یہ طوبیٰ کا درخت ...جنت الفردوس میں ہے اور اس میں محلات ہیں ...جو نیچے کی جنتیں ہیں ...ان کے محلات سونے اور چاندی کے ہیں ...اور جو جنت الفردوس ہے.... اسکے محلات بھی سونے اور چاندی کے ہیں ...لیکن ایک قسم خاص اس فردوس میں ہے جو پوری جنت میں نہیں ہے۔

......لبنة من لولوة بیضاء......ایک اینٹ سفید موتی کی ہے۔

...... لبنة من یاقوتة حمراء......ایک اینٹ سرخ یاقوت کی ہے۔

......لبنة من زمردة خضراء ......تیسری اینٹ سبز زمرد کی ہے۔

ملاتھا المسک......کستوری کا گارا ہے۔

حصباؤھا اللؤلؤ......اور اس پر موتی جڑے ہوئے ہیں۔

حشیشھا الزعفران......زعفران کی گھاس کے پلاٹ ہیں۔

......و سقفھا عرش الرحمن ...... اللہ کا عرش اسکی چھت ہے۔

کہاں بھاگ گیا مسلمان ... ہم گارے مٹی کے مکانوں پہ ساری طاقت لگادی ... صحابہ رضی اللہ عنہم نے کیوں نہ بڑے بڑے پکے گھر کئے؟ یہ اللہ کے عرش والے محل نظر آ رہے تھے۔

جنت کے خوبصورت لباس

حدیث میں آتا ہے اس (جنت الفردوس) میں ایک درخت ہے اس کے نیچے ... ہے ...سرخ یاقوت کا گھوڑا ....اور شاخوں سے نکلتے ہیں .....جوڑے، جب وہاں ... گا ...اور اس سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار ہو کر اور جوڑے کو پہن کر ہوا میں ... گا .....تو اسکے چہرے کا نور ساری جنت میں پھیلتا چلا جائے گا ...اور نیچے والے اس شان کو دیکھ کر کہیں گے!

......بم بلغ......یا اللہ اتنا بڑا درجہ اسے کیوں دیا.........؟

تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا...... لانک تقعد عند اھلک فی البیت ...... وھو مجاھد فی سبیل اللہ......

تو اپنے گھر میں بیوی کے پاس بیٹھتا تھا ...اور یہ میرے راستے میں در بدر پھرتا ...اس لئے میں نے اس کو یہ درجہ دیا ہے بیٹھنے والے ....اور پھرنے والے برابر نہیں ہو سکتے......

جنت کی دلکش نہریں

جنت میں ایک اور نہر ......اسمہ بردل......اس کا نام بردل ہے۔ اس کے دونوں کناروں پر جنت کی خوبصورت لڑکیاں کھڑی ہیں......جو ہر وقت جنت والوں کے لئے گاتی رہتی ہیں.....اللہ کی تسبیح و تحمید کے میٹھے بول سے ساری جنت گونجتی ہے ...پھر ایک

اور نہر ہے.....اس کا نام ریان ہے.....اس پر مرجان کا شہر ہے.....جس کے
سونے چاندی کے دروازے ہیں.......جو اللہ تعالیٰ حافظ قرآن کو عطا فرمائے گا۔
پھر ایک نہر اور ہے.....اسکا نام بیدخ ہے.......جو بند ہے موتیوں سے
کے اندر مشک...عنبر...زعفران...کافور...ملتا ہے اوپر اللہ کے نور کی تجلی پڑتی
اس میں سے حور نکل کر باہر آ جاتی ہے.....ایسی جنت ہے جو نہروں سے بھری ہوئی
......پھر ان نہروں کے ساتھ کیا ہے۔

......﴿عينان تجريان﴾......﴿چشمے بہتے ہوئے﴾

......﴿عينان نضاختان﴾......﴿چشمے اوپر اٹھتے ہوئے﴾

کوئی چشمہ اوپر جائیگا...پھر نیچے آئیگا...کوئی چشمہ بہہ رہا ہے...کوئی اوپر جا

جنت کے خوبصورت گھر

اللہ تعالیٰ نے ان نہروں کے کناروں پر خوبصورت خیمے لگا دیے اور خیمہ سا
لمبا چوڑا ایک ایک خیمہ کپڑے کا نہیں....اون کا نہیں....کھال کا نہیں....موتی کا
بھی کوئی نہیں سات میل لمبا چوڑا خیمہ ہے جن میں جنتیوں کی بیویاں بیٹھی ہوئی ہیں
بات کیا فرما رہے ہیں۔

......ومساكن طيبة في جنت عدن......تمہیں ایسی جنت میں پہنچاؤں گا
نام عدن ہے اور اس میں ایسے گھر عطا فرماؤنگا جو بڑے پاکیزہ خوبصورت ہیں۔

ایک آدمی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا مساکن طیبہ کیا ہوتے ہیں۔ انہوں
نے فرمایا جنت میں ایک گھر ہے۔

......له فيه سبعون دارا......ایک بڑا جنت کا محل ہے.....جسکے اندر......
دارا من ياقوته حمراء......ستر حویلیاں ہیں سرخ یاقوت کی۔

......في كل دار سبعون بيتا من زمردة خضراء......پھر ہر حویلی میں

کمرے ہیں سبز زمرد کے.....

......في كل بيت سبعون سريرا......پھر ہر کمرے میں ستر چارپائیاں ہیں۔

......على كل سرير سبعون فراشا......ہر چارپائی اتنی لمبی ہے کہ اس پر ستر بستر لگے ہوئے ہیں۔

......على كل فراش جارية......ہر بستر پر ایک جنت کی حور بیٹھی ہوئی ہے۔
وہ ایسی خوبصورت ہے کہ سورج کو انگلی دکھا دے تو سورج نظر نہ آئے.....
سمندر میں تھوک ڈالے تو سمندر میٹھے ہو جائیں......
مردے سے بات کرے تو مردہ زندہ ہو جائے......
ستر جوڑوں میں اسکا جسم نظر آتا ہے......
بیمار نہ ہو...بڑھاپا نہ ہو....غم نہ ہو....پریشانی نہ آئے......
پیشاب نہیں....پاخانہ نہیں....حیض نہیں......
اور اس کو اللہ تعالیٰ نے گارے مٹی سے نہیں بنایا......
مشک.....عنبر.....زعفران سے بنایا ہے......
پھر ہر کمرے میں ستر دسترخوان ہیں ہر دسترخوان پر ستر قسم کے کھانے ہیں۔
ہر کمرے میں ستر نوکرانیاں ہیں اتنا لمبا چوڑا ایک گھر ہے
اور پھر اللہ تعالیٰ کیا طاقت دے گا ایمان والے کو دین کی محبت کرنے والے کو۔

جنت میں حافظ قرآن کے لئے بے مثال شہر کا انعام

......﴿ان في الجنة نهرا﴾......﴿اسمه ريان﴾......﴿عليه مدينة من مرجان﴾.....

......﴿له سبعون الف باب من ذهب وفضة لحامل القرآن﴾......

جنت میں ایک نہر ہے ..... جسکا نام ریان ہے ..... جس پر ایک مرجان کا شہر ہے ..... جس کے ستر ہزار سونے چاندی کے دروازے ہیں ..... جو حافظ قرآن کو دیا جائے گا ..... لوگ کہتے ہیں ..... ملا بنائیں گے تو ہمارے بیٹے کو کیا ملے گا؟ اور آدمی تاجر بنے تو پتہ نہیں یا کچھ کمائے گا اگر نبی کے قرآن کو سینے میں لے گا تو اتنا بڑا محل ملے گا۔

... ﴿إن في الجنة نهرا ... حافتاه طول الجنة﴾ ... جنت میں ایک نہر ہے ...

جو جنت الفردوس چلتے چلتے آخری جنت تک آ جاتی ہے ...

اسکے کنارے پر خوبصورت جنت کی لڑکیاں کھڑی ہیں ...

جن کے ہاتھوں میں جنت کے ساز ہیں ...

اور وہ کوئی کام نہیں کرتیں صرف جنت والوں کیلئے نغمے گاتی رہتی ہیں ...

مدہم موسیقی جنت میں چلتی رہتی ہے ....

یہاں حرام سے بچ جاو وہاں تجھے اللہ ایسی سنائے گا کہ کبھی سنی نہیں ہوگی۔

جنت کو کس کا شوق ہے؟

جہنم میں لپک اور بھڑک ہے ... اور جنت کی خوشبو اور مہک ہے ..... جنت کہہ رہی ہے ..

یا اللہ ...... نعبت اثماری ...... واتردت انهاری ......

...... واشتقت الی اولیائی ...... فعجل الی باهلی ......

اللہ میرے پھل پک گئے ..... میری نہروں کا پانی چھلک پڑا ....

میرے جام ..... میری شراب ...... میرا دودھ ....

میری نہریں ..... میرا شہد ..... میرا لباس ..... میرا زیور ....

میرا سونا ... میری چاندی ... میری مسہریاں ... میرے محل ...

انتظار میں ہیں مولا! اپنے نیک بندے اور بندیوں کو جلدی بھیج دے۔

اور ادھر جہنم پکار رہی ہے ...... اللهم بعد قعري ...... وعظم جمري ......

واشتد حري ......

اے اللہ میرے انگارے بڑے موٹے ہوگئے ..... میری غاریں بڑی گہری ہوگئیں ......

میری آگ بڑی تیز ہوگئی .... ہائے ہائے! ہم بڑا دھوکہ کھا گئے بھائی ..... بہت دھوکہ کھا گئے۔

دنیا کے دھوکے سے نکل جاؤ

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں! اس سے بھی بڑا کوئی ہوگا لوٹا ہوا مسافر جو جنت دے اور دنیا خرید لے۔ اس سے بھی ہوگا کوئی مظلوم .....

انہوں نے تو لفظ اور بولا میں نے اس کو تبدیل کر دیا ... تاکہ آپ ناراض نہ ہوجائیں کیونکہ ہم سارے ہی ایسے ہیں ..... جنہوں نے جنت بیچ دی اور دنیا خرید لی۔

تو اس سے بھی کوئی بڑا ہوگا محروم ...... کہ جو جنت کی حوروں کا سودا کر دے ..... اور یہاں کی بے وفا عورتوں کو خرید لے ..... ان پاکیزہ عورتوں کو چھوڑ کر ...... یہاں کی عورتوں کے پیچھے بھاگتا پھرے۔

اور کتنا نادان ہے وہ شخص ..... جو جنت کے عالیشان گھروں کے پیچھے ...... جنت کے عالی شان گھروں کو چھوڑ کر .... اس دنیا کے چند گھروں کے سودے کر لے ..... اور جنت کی سلطنتوں کو دھکا دے کر یہاں کی چند دنوں کی حکومتوں کو خرید لے ..... اس سے بڑا لوٹا ہوا مسافر ..... کوئی نہیں ہے۔

جنت کی حوروں کے حسن کا منظر

ہم بڑا دھوکہ کھا گئے ..... تو اللہ تعالیٰ ایک لڑکی بھیجے گا لڑکی ...... یہ اس طرح بیٹھا ہوگا ... تو اس کے کندھے پر ہاتھ مارے گی ...... تو اس کو ایسے مڑ کے دیکھے گا

......جب اس کو یوں دیکھے گا اس کا ایسا حسن ہوگا کہ وہ پورا ہی مڑ جائے گا......اس کی طرف اور اسے اپنا چہرہ اس کے چہرے میں نظر آئے گا......نظر آئے گا......وہ کہے گی ......یا ولی اللہ امالك فينا من رغبة......آپ کو میرا شوق کوئی نہیں.........؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں......؟ لیکن تو ہے کون......؟

یہ سوال اس بات کی علامت ہے کہ یہ جو اللہ نے اسے پہلے ہی جنت کی بیویاں دے کر دی ہیں اس پر زائد ہے اور آ گیا ہے تحفہ......تو کون ہے.........؟ میری جنت میں تو نہیں تھی......تو وہ جواب دے گی! میں ان میں سے ہوں جن کے بارے میں رب نے کہا ہے:...... ولدينا مزيد......میرے بندے تجھے ملتا ہی رہے گا آ تو سہی۔

یہ حضور ﷺ کی حدیثیں بتا رہا ہوں......بای بنان تعاطيه......تمہیں خبر ہے تمہیں کون ہاتھوں سے گلے لگائے گی......؟ جنت کی عورت کی انگلی کا ایک پورہ سورج کے سامنے آ جائے تو سورج ایسے غروب ہو جائے جیسے سورج کے سامنے ستارے غروب ہوتے ہیں......اگر جنت کی عورت...... سبقت بسقة فى سبعة ابحر......سات سمندر میں تھوک ڈال دے......لكانت اعلى من العسل......تو وہ شہد سے زیادہ میٹھے ہو جائیں۔ایک جنت سے نغمہ نکلے گا......اور جنت کی عورتیں......دروازے پر کھڑی ہو کر استقبال کریں گی......اور مل کر ایک گیت گائیں گی۔

الا ونحن الخالدات فلانموت ابدا　　ونحن الراضيات فلانسخط ابدا

ونحن ...ت فلانبئس ابدا　　ونحن المقيمات فلانرحل ابدا

طوبى لمن كان لنا وكناله

ہم ہمیشہ زندہ اب موت نہیں　　ہم پر ہمیشہ کی جوانی اب بڑھاپا نہیں

ہم ہمیشہ صحت مند اب بیماری نہیں　　ہمارا ہمیشہ کا ملاپ اب جدائی نہیں

ہماری ہمیشہ کی صلح اب کبھی لڑائی نہیں

ان کو سینے سے لگائیں گی اور جانو! آپ ﷺ نے فرمایا! تمہیں کن ہاتھوں سے گلے سے لگائیں گی؟

جو مشک سے بنی　　عنبر سے بنی

زعفران سے بنی　　کافور سے بنی

ایک لاکھ انداز سے چلنے والی حور

جسکی انگلی کا ایک پورہ سورج کو دکھائیں.........تو سورج بے نور ہو جائے......

سمندر میں تھوک ڈالیں......تو ساتوں سمندر شہد سے زیادہ میٹھے ہو جائیں...

مردوں سے بات کریں.........تو وہ زندہ ہو جائیں..........

اور زندوں سے بات کریں.........تو کلیجے پھٹ جائیں..........

دوپٹے کو ہوا میں لہرائیں.......تو ساری کائنات میں خوشبو پھیل جائے........

ایک بال توڑ کے زمین پر ڈال دے....تو سارا جہاں اس سے روشن ہو جائے...

اور جب وہ بات کرے.........تو پوری جنت میں گھنٹیاں بجنے لگ جائیں.....

اور جب وہ چلتی ہے........اور ایک قدم اٹھاتی ہے........

تو اسکے پورے وجود میں سے ایک لاکھ قسم کے ناز و انداز ظاہر ہوتے ہیں...نمایاں ہوتے ہیں۔

اس کا نخرہ ایسا..............اس کا ناز ایسا.............اس کا انداز ایسا........

کہ ایک قدم پر ایک لاکھ قسم کے ناز و نخرے دکھاتی ہے..........

جب وہ سامنے آتی ہے تو چہرہ سامنے ہوتا ہے..........

جب وہ پیٹھ پھیرتی ہے تو بھی چہرہ سامنے رہتا ہے..........

اس کا چہرہ نظروں سے غائب نہیں ہوتا...... چاہے سامنے ہو......چاہے پیٹھ

اور ستر جوڑے ... ستر جوڑوں میں چمکتا جسم چاندی کی طرح نظر آتا ہے۔

اللہ نے کہا [illegible] ... اگر کوئی پابندی لگائی ہے تو اس پابندی کے عوض چاہتا ہے [illegible] اب میں تیری ان لڑکیوں سے شامل ہوں ...... [illegible] دیکھنے میں تیرے چالیس سال گزر جائیں گے ......

چالیس سال تک اس کے حسن کو دیکھتا رہے گا

میرے [illegible] نظر پڑے گی ...... اور چالیس سال دیکھتا رہے گا اسکی پلک جھپک نہیں سکتی ... نظر لوٹ نہیں سکتی ...... دائیں بائیں [illegible] سکتی ...... [illegible] سال دیکھنے میں گم ہو جائے گا ...... ایسے حسن کے نقشے [illegible] یاقوت و مرجان کی طرح [illegible] نہ انسان نے چھوا ... نہ جن نے چھوا، پھر اللہ تعالیٰ کہتا [illegible] تکذبان ... اب بھی میری نعمتوں کو جھٹلاتے ہو ...... [illegible] کیا علاج کرے ...

[illegible] کی طاقت دے دے گا کہ [illegible] ہو جائے گی ...... آنکھیں [illegible] دنیا میں حرام [illegible] مردوں سے کہا نظریں نیچی رکھو ... عورتوں [illegible] فیہن [illegible] الطرف [illegible] اے میری [illegible]

[illegible] مومنات یغضضن من ابصارھن ...... اے میری بندی! [illegible] جن کو کے چاکرو اس کے بدلے کیا ملے گا؟ کہا اس کے بدلے تجھے جنت کے [illegible] دوں گی۔

70 برس جنت کو دیکھتے گزر جائیں گے

حدیث میں آتا ہے ایک جنتی جنت میں بیٹھا ہوگا ... اور ہاتھ کو ٹھوڑی کے نیچے [illegible] ہوگا ...

اللہ تعالیٰ اس کے سامنے جنت کا ایک منظر کھولے گا ... ستر برس گزر جائیں گے ... اور اس کو اپنا پہلو بدلنا بھی بھول جائے گا ... ستر سال میں یہاں کیا کیا انقلاب آ جاتے ہیں ... اور جنت کا ایک دن ہزار سال کے برابر ہوگا ... ایک ہفتہ سات ہزار سال میں پورا ہوگا ... لیکن وہاں وقت کا گزرنا محسوس نہیں ہوگا ... چونکہ ٹائم آف ہوگا ... لیکن اللہ کے حساب میں ہزار برس کا دن ہوگا ... اور ہمیں لگے گا جیسے ایک منٹ گزر گیا ... میاں بیوی ایک دوسرے کو دیکھیں گے ... خاوند کا ایسا حسن ہوگا ... کہ بیوی خاوند کو دیکھے گی ... چالیس سال تک دیکھتی رہے گی ... اس کے دیکھنے کا شوق پورا نہیں ہوگا ... مرد اپنی بیوی کو دیکھے گا ... چالیس سال تک دیکھتا رہے گا ... اس کے دیکھنے کا شوق پورا نہیں ہوگا ... کہا ! یہ تو سارے چھوٹے شوق تھے ...... پھر اللہ اپنے چہرے سے پردہ ہٹائے گا ... دیدار کرائے گا۔

وہ حور جس کے حسن پر جنت کی حوریں عاشق ہیں

یہ فردوس کا تل ہے اور اس کی حور ہے ...... اسمها لاعبه ...... جسکا نام [illegible] ہے ...... ﴿خلقت من اربعة اشياء﴾ ...... چار چیزوں سے پیدا کیا مشک ... عنبر ... زعفران ... کافور ...

اس میں آب حیات ڈالا ... آب حیات ڈال کر کہا اکھڑی ہو جا ... وہ کھڑی ہو گئی ... اور اس کا جمال ایسا ... اور اس کا حسن ایسا ... کہ جنت والا جب اسے دیکھے گا ... اگر موت نہ مٹ گئی ہوتی ... تو اس کے حسن کو دیکھ کر مر جاتا ...

......﴿لولا ان الله قضى لاهل الجنة ان لايموتو الماتت من حسنها وجمالها﴾......

ایسا جمال کہ دیکھ کر مرجاتا لیکن موت اب ختم ہو چکی ہے اور تو اور جنت کی حوریں اس پر عاشق ہیں۔

......﴿جميع الحور العين عشاق لها﴾...... (یہ میں آپ کو اپنی طرف سے عربی نہیں بتا رہا یہ میں آپ کو حدیث کے الفاظ بتا رہا ہوں)......

......﴿جميع الحور العين عشاق لها﴾......ساری جنت کی حوریں بھی اس کی عاشق ہیں اسکے کندھے پہ ہاتھ مارتی ہیں......

......﴿يا لاعبه لو يعلم الطالبون...... لو جدوا فيك﴾......اے لاعبہ اگر تیرے حسن جمال کا لوگوں کو پتہ چل جائے تو تجھے حاصل کرنے کیلئے سب کچھ لٹا دیں......

......﴿ومكتوب في نحرها﴾......یہ ایک روایت ہے کہ اس کی گردن پہ لکھا ہوا ہے۔

......﴿مكتوب هن عينيه﴾......یہ دوسری روایت ہے کہ اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے۔

......﴿من كان يريد ان يكون له مثلي﴾......جو یہ چاہتا ہے کہ مجھے حاصل کرے۔

......﴿فليعمل برضاء ربي﴾......میرے رب کو راضی کر کے آئے.....میرے رب کے حکم کو پورا کر کے آئے۔ایک وقت آنے والا ہے کہ پاکدامن جنت کی خوبصورت حوروں کے ساتھ ہوگا۔

اور اپنی جوانی کو گندا کرنے والا.....زنا کی غلاظت سے داغدار کرنے والا......جہنم کے کڑوے پانیوں میں غوطے لگا رہا ہوگا۔

آنکھ سے آنکھ نہ ملانے کا انعام

ایک وقت آئے گا کہ آج کا شراب پینے والا......جہنمیوں کی گندگی کو پی رہا ہوگا......

اور آج کا ہونٹ بند کرنے والا..........ان کا رب انہیں خود پلا رہا ہوگا...

......﴿وسقهم ربهم شرابا طهورا﴾......ایک وقت آئے گا اپنی نظروں کو آوارہ کرنے والا.....اپنی آنکھ میں لوہے کی گرتی ہوتی میخیں دیکھیں گا.....اور ایک وقت آئے گا اپنے نظروں کو جھکانے والا......اپنے اللہ کے دیدار میں مشغول ہوگا

......جو آنکھ بے حیا ہو اسے کیوں اللہ کا دیدار نصیب ہو۔

حور کا دیکھنا کونسی بڑی بات ہے....حور کیا چیز ہے....میں اس سے آگے کی سنا رہا ہوں....حور کے بنانے والے کو بھی آنکھ دیکھے گی....کیا انداز سے دیکھے گی۔

دعوت و تبلیغ کرنے والوں کے لئے خاص الخاص حور

......﴿وان في الجنة حور﴾......اور جنت میں ایک حور ہے..اسمها عيناء......

اسکا نام عینا ہے

......﴿عن يمينها سبعون الف خادم...... وعن يسارها سبعون الف خادم﴾......

اسکے دائیں طرف ستر ہزار خادم....اور اسکے بائیں طرف ستر ہزار خادم....ایک لاکھ چالیس ہزار خدام میں پکار کے کہتی ہے......﴿اين الامرون بالمعروف والناهون عن المنكر﴾......

کہاں ہیں بھلائیوں کو پھیلانے والے......برائیوں کو مٹانے والے.........؟

ایسی ایسی بیویاں اللہ تعالیٰ نے تیار کر کے رکھی ہیں......﴿يا ای بنان

تعاطیہ ﴾......کن ہاتھوں سے تمہیں گلے لگائیں گی وہ عورتیں ایسے ہاتھوں سے تمہیں گلے لگائیں گی کہ

ان کی انگلی کا ایک پورہ سورج کو غائب کرسکتا ہے.........

سات سمندر میں تھوک ڈالے تو ساتوں سمندر شہد سے زیادہ میٹھے ہوجائیں.

سورج کو انگلی دکھائے تو سورج نظر نہ آئے........

مردوں سے بات کرے تو زندہ ہوجائیں............

زندوں کو جھلک دکھا دیں تو کلیجے پھٹ جائیں............

ایک قدم رکھے تو ایک لاکھ قسم کے ناز و انداز دکھائے........

جب بولے تو پوری جنت میں گھنٹیاں بجنے لگ جائیں........

جب باہر نکلے تو یوں لگے کہ سورج کمرے سے نکل کر پوری جنت میں آ گیا...... اور چھا گیا......اور چمکا گیا۔

......﴿خیرات حسان..... حور مقصورات فی الخیام﴾......

........﴿لم یطمثهن....... انس قبلهم ولا جان﴾.......

......﴿فبای الاء ربکما تکذبان﴾......

یہ وہ تمہاری بیویاں ہیں......جنہیں انسان نے چھوا نہیں........

جن نے چھوا نہیں.....دیکھا نہیں.....قریب نہیں آیا...... پھٹکنے نہیں پایا.......

کنواری ہیں......اور تیرے قریب آنے کے بعد بھی ہمیشہ کنواری رہیں گی.

ایک نظر چالیس برس کی........اور ایک معانقہ ستر برس کا ہوگا........

اور جنتی زندگی اس کے قریب جائے گا.....﴿انا انشاناهن انشاء...... فجعلنهن ابکارا﴾...

وہ ہمیشہ کنواریاں رہیں گی انکا کنوارا پن بھی ٹوٹنے گا نہیں۔

تین مہینے بے ہوش رہنے کی وجہ

مری میں ہمارے ایک دوست نے خواب میں ایک حور دیکھی تو تین مہینہ تک بے ہوش رہا سارے ڈاکٹروں نے پوچھا کہ کیا ہوا تو کہا کہ حور دیکھی ہے اور کچھ نہیں.... سچی بات ہے جب خواب میں نشہ طاری ہوگیا تو ویسے دیکھ لیں تو کیا ہوگا؟ اسی لئے ادھار رکھنا پڑا.....جس حور کی انگلی کو سورج نہیں دیکھ سکتا اس حور کے چہرے کو ہم کیسے دیکھ سکتے ہیں...

حور کے حسن کو دیکھ کر جبرائیلؑ بھی دھوکے میں آگئے

جبرائیل علیہ السلام سے اللہ نے کہا! جا کے میری جنت کو دیکھ لو... جب وہ آئے جنت کو دیکھنے کے لئے...تو نور کی تجلی پڑی...تو کہا...سبحان اللہ...آج تو اللہ کا دیدار ہوگیا...سجدے میں چلا گیا سدرۃ المنتہی تک جبرائیل علیہ السلام کی رسائی ہے...اس سے آگے اللہ کے علاوہ کسی کو نہیں پتہ...وہاں ہر وقت اللہ کی تجلی پڑتی ہے....لیکن جنت کی تجلی دیکھی...تو کہا....سبحان اللہ...آج تو اللہ کا دیدار ہوگیا اور سجدے میں گر گیا...آواز آئی اے روح الامین! کہاں گر گیا سر اٹھا کے تو دیکھ.... جب سر اٹھایا تو جنت کی حور مسکرا رہی ہے...اور اس کے دانتوں سے جو چمک.....پھوٹ پھوٹ کے نکل رہی تھی...

اسے جبرائیل نے سمجھا کہ اللہ کا دیدار ہوگیا......

تو اب بتائیں دنیا میں جنت کیسے ملے گی۔

کہنے لگے......﴿سبحان الذی خلقك﴾.....قربان جایئے اس پر جس نے تجھے پیدا کیا۔

کہنے لگی پتہ بھی ہے کہ میں کس کی ہوں؟ کہا نہیں......﴿لمن الرمرضاة الله ولی هو﴾......

میں اس کی ہوں جو اپنی مرضی کو چھوڑ کر اللہ کی مرضی میں لگ جائے۔

دنیا کی عورت افضل یا جنت کی حور

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! دنیا کی عورت اچھی ہے یا جنت کی حور؟ آپ ﷺ نے فرمایا...... بل نساء الدنیا یا ام سلمه...... اے ام سلمہ جنت کی عورت سے دنیا کی عورت بہت اعلیٰ وارفع ہے.... انہوں نے پوچھا یارسول اللہ...... ہم...... کس وجہ سے؟

یہ سوال کیوں کیا کہ جنت کی حور تو مشک... عنبر... زعفران اور کافور سے بنی ہم کس سے بنے؟ آگ... پانی... مٹی... ہوا... ہمارا مادہ ادنیٰ ہے۔ ان کا مادہ اعلیٰ ہے۔ تو کہا رسول اللہ وہ اچھی کہ ہم اچھی؟

فرمایا...... بل نساء الدنیا...... بلکہ دنیا کی عورت......

کہا...... ہم...... کیوں یارسول اللہ ﷺ؟

آپ نے فرمایا:...... بصلاتھن...... ان کی نماز کی وجہ سے۔

...... وعبادتھن...... اوران کی فرمانبرادی کی وجہ سے۔

...... وصیامھن...... اوران کے روزے کی وجہ سے۔

نماز... روزہ اور عبادت.. عبادت ایک بڑا جامع لفظ ہے، جس کا مطلب چوبیس گھنٹے اللہ اوراس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری میں رہنا......

...... البس اللہ وجوھھن النور...... اللہ ان کے چہروں کو نورانی بنائے گا......

...... اجسادھن الحریر...... ان کے جسم کو ریشم پہنائے گا......

...... سورج کی طرح چمکتے چہرے دے گا......

...... صفر الحلی...... خالص سونے کے زیور پہنائے گا......

...... خضر الحلل...... خالص ریشم کے جوڑے پہنائے گا......

...... مجامرھن العود...... اوران کی انگیٹھی میں عود کو خوشبو کیلئے جلایا جائے گا......

...... امشاتھن الذھب...... اوران کے بالوں میں سونے کی کنگھی ہوگی......

اور جنت کی حور پر دنیا کی عورت کو اللہ ستر ہزار گنا زیادہ حسن و جمال عطا فرمائے گا اور وہ کہیں گی!

......﴿نحن بنات الذل والشکل والبھاء...... ومسکننا فی الفردوس المخلد﴾......

جنت کی حور فخر کر رہی ہے کہ ہم حسن والی... جمال والی... جلال والی... اور جنت میں رہنے والی... ہم نے موت کوئی نہیں دیکھی...... انت التی انشئت...... اور تو کیا ہے جو مٹی سے بنی...... وماواك مرقد...... اور تو کیا جو قبر کی مٹی میں مٹی ہو کر ہم تک پہنچی......

جنت کی حوروں کا یہ فخر ہے کہ...!

ہم نے زندگی دیکھی ...موت نہیں دیکھی ......جوانی دیکھی........ بڑھاپا نہیں دیکھا... حسن دیکھا... بدصورتی نہیں دیکھی.......اور تم مٹی میں بنی...... مٹی میں گئیں... مٹی سے نکل کر آئیں...

تو وہ اس کے جواب میں کہیں گی۔

......﴿نحن المصلیات فما صلیتن﴾......

ہم نے نمازیں پڑھیں تم نے نمازیں نہیں پڑھیں۔

......﴿ونحن الصائمات فما صمتن﴾......

ہم نے روزے رکھے تم نے روزے نہیں رکھے۔

......﴿ونحن المتصدقات فما تصدقتن﴾......

ہم نے اللہ کے نام پر خرچ کیا تم نے خرچ نہیں کیا۔

......﴿ونحن المتوضئات فما توضئتن﴾......

ہم نے اللہ کیلئے وضو کیا تم نے وضو نہیں کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں...... فغلبھن ...... ایمان والی عورتیں جنت کی عورتوں پر اس بنا پر غالب آ جائے گی۔

حور عینا کے عاشق نوجوان کا واقعہ

ایک دفعہ ایک جماعت اللہ کے راستے میں جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی ملک شام میں ایک بزرگ اللہ کے راستے میں نکلنے کے لئے ترغیب دے رہے تھے اور ان کو تیار کر رہے تھے کہ اللہ نے جنت دے دی اور جان و مال لے لیا..... بولو کون تیار ہے......؟

ایک نوجوان کھڑا ہو گیا۔ اس نے کہا: اس محبت کے بدلے مجھے جنت ملے گی......؟ کہا بالکل ملے گی...... پھر میں تیار ہوں آپ کے ساتھ چلوں گا۔

وہ بڑا خوبصورت سولہ سترہ سال کا جوان ان کے ساتھ نکل گیا۔ اس زمانے میں بھی ایک بول سنتے تھے کھڑے ہو جاتے تھے۔ اب تو تین تین گھنٹے کے بیان کے بعد چلہ بھی مشکل سے دیتے ہیں۔ اس وقت تو دس منٹ کی بات ہوئی وہ گئے جان بھی قربان کر دی۔

اب چلتے چلتے.... اللہ کے راستے میں چلتے پھرتے.... وطن سے ہزاروں کلومیٹر نکل گئے.... وہاں کافروں کے ساتھ جہاد ہو گیا.. تو وہ گھوڑے پر سوار تھا اس کو نیند آ گئی اس کی آنکھ کھلی تو اس نے نعرہ لگایا۔

...... واشوقاہ للعینا مرضیہ ...... کہ میں تو عینا مرضیہ کے پاس جانا چاہتا ہوں

لوگوں نے کہا! یہ تو پاگل ہو گیا.. لڑکے کا دماغ خراب ہو گیا... وہ گھوڑا دوڑاتا ہوا [illegible] بڑے بزرگ تھے... شیخ عبدالواحد... ان کے پاس آ گیا کہ مجھے تو عینا کا شوق لگ گیا [illegible] میں نہیں دنیا میں رہنا چاہتا... تھوڑی سے جھلک اللہ نے دکھا دی... اس نے کہا بیٹا مجھے بھی تو بتا یہ کیا ہے...؟

اس نے کہا میں گھوڑے پر سوار تھا تو مجھے نیند آ گئی... نیند میں میں نے خواب میں دیکھا... کہ ایک آدمی کہہ رہا ہے کہ چلو تمہیں عینا کے پاس لے چلوں... میں نے کہا لے چلو... اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور ایک باغ میں لے گیا... دیکھا تو جنت ہے... پانی کی نہر ہے... اسکے کنارے پر خوبصورت لڑکیاں ہیں... وہ ایسی لڑکیاں ہیں... کہ جن کے حسن و جمال کو دیکھ کر کوئی تعریف نہیں کر سکتا... انہوں نے مجھے دیکھا تو انہوں نے مجھ سے کہا۔

تم میں عینا کون ہے؟

...... مرحبا بزوج العیناء...... یہ لو بھی عینا کا خاوند آ گیا......

تو میں نے انکو سلام کیا میں نے ان سے پوچھا۔ ...... ایتکن العیناء...... تم میں عیناء ہے کون...؟

تو انہوں نے کہا...... نحن خدم لھا...... ہم تو اس کی نوکرانیاں ہیں... ہم میں کوئی عیناء نہیں... آپ آگے جائیں......

میں آگے گیا دیکھا.. تو وہاں دودھ کی نہر چل رہی تھی... اور اس نہر پر ایسی لڑکیاں کھڑی تھیں جو پہلے والیوں سے زیادہ خوبصورت تھیں... جن کو دیکھ کر آدمی فتنے میں پڑ جائے... ایسا حسن تھا کہ پچھلوں کو بھی میں نے بھلا دیا... انہوں نے مجھے دیکھا تو پھر مجھے کہا۔

...... مرحبا بزوج العیناء...... یہ تو عیناء کے گھر والا آ گیا میں نے انکو سلام کر کے پوچھا۔

...... ایتکن العیناء...... تم میں عیناء ہے کون...؟ تو انہوں نے کہا ہم کہاں عیناء... ہم تو اس کی نوکرانیاں ہیں آپ آگے چلے جائیں۔

آگے گیا تو دیکھا کہ شراب کی نہر چل رہی ہے اس پر ایسی لڑکیاں تھیں...... انسینی من خلفت ...... کہ انہیں دیکھ کر پچھلی ساری ہی بھول گئیں.... ایسا خوبصورت

اللہ نے انہیں چہرہ عطا فرمایا کہ انکو دیکھ کر سب کچھ بھول گیا انہوں نے مجھے کہا:

...... مرحبا بزوج العیناء...... یہ تو عیناء کا گھر والا آ گیا میں نے ان سے پوچھا۔

...... اینکن العیناء...... تم میں عیناء ہے کون تو انہوں نے کہا۔

...... نحن خدم لہا...... ہم تو نوکرانیاں ہیں۔ آپ آگے چلے جائیں۔

آگے گئے تو...... شہد کی نہر چل رہی ہے اس کے کنارے پر بڑی خوبصورت لڑکیاں کھڑی ہوئی تھیں وہ ایسی لڑکیاں تھیں کہ جن کے حسن و جمال کو کوئی بیان نہیں کر سکتا۔ یہ چار نہروں پر نوکرانیاں کھڑی ہوئی تھیں۔ یہ تو قصہ ہے اب ایک اور حدیث اسکے ضمن میں سنادوں حدیث پاک میں آتا ہے:

...... ﴿ان فی الجنۃ الحور یقال لہا العیناء﴾ —— جنت میں ایک حور ہے

...... ﴿یقال لہا العیناء﴾...... جسکا نام عینا ہے جب وہ چلتی ہے

...... ﴿عن یمینہا سبعون الف خادم﴾...... اس کی دائیں طرف ستر ہزار خادم

...... ﴿عن یسار ہامثل ذلک﴾...... اس کے بائیں طرف ستر ہزار۔

ایک لاکھ چالیس ہزار خدام اندر کھڑے ہوتے ہیں... درمیان میں ستر ہزار... ادھر ستر ہزار... اُدھر ستر ہزار... اور وہ کہتی ہے!...... ﴿این الامرون بالمعروف والناہون عن المنکر﴾......

بھلائیوں کو پھیلانے والے اور برائیوں کو مٹانے والے کہاں ہیں؟

...... ﴿انی لکل من امر بالمعروف ونہی عن المنکر﴾......

اللہ نے میرا اس کے ساتھ نکاح کر دیا جو دنیا میں بھلائی پھیلائے گا...... اور برائی مٹائے گا...... تبلیغ کا کام کریگا اس کی بیوی ہوں۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ ایک ہی عینا ہے جتنے تبلیغ کا کام کرنے والے پیدا ہو[تے] جائیں گے اتنی ہی اللہ عینا پیدا کرتا چلا جائے گا۔ تو کہا جب میں چوتھی نہر بھی کرا[س]

کر گیا... تو انہوں نے بھی کہا ہم نوکرانیاں ہیں.... میں آگے چلا گیا... آگے دیکھا تو سفید موتی...... کا خوبصورت خیمہ... جو جگمگا رہا تھا... روشن چمکدار... اس کے دروازے پر ایک لڑکی کھڑی ہے... سبز لباس پہن کر... اس نے جب مجھے دیکھا تو... اس نے منہ اندر کیا اور اندر کر کے کہا۔

...... ﴿عینا تجھے خوشخبری ہو تیرا خاوند آ گیا...... عینا تیرا خاوند آ گیا...... تیرا گھر والا آ گیا﴾......

تو میں اندر گیا۔ سارا خیمہ نور سے روشن....

اور خیمے کے اندر...... درمیان میں تخت پڑا ہوا تھا....

تخت پر گاؤ تکیے لگے ہوئے.... قالین بچھے ہوئے...... اور اسکے اوپر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی....

ایسا حسن جمال جس کو دیکھ کر آدمی کا کلیجہ ہی پھٹ جائے....

نہ برداشت کی طاقت نہ دیکھنے کی طاقت....

جب میں نے اسے دیکھا تو میں نے کہا اچھا یہ ہے عینا تو اس نے مجھے کہا...!

...... ﴿مرحبا مرحبا قد دنا لک القدوم علی یا ولی الرحمن﴾......

﴿اے اللہ کے ولی تیرا میرا ملاپ اب قریب ہے.... تیرے ملنے کا وقت اب قریب آ گیا ہے﴾

کہا! میں تو اسکو دیکھ کر آگے بڑھا کہ اس کے پاس بیٹھوں اس کو گلے لگاؤں تو اس نے مجھے کہا۔

...... ﴿مہلا مہلا ...... صبر کرو صبر کرو﴾ ﴿فان فیک روح الحیوۃ...... ابھی تو زندہ ہے﴾......

لیکن آج تیرا روزہ میرے پاس افطار ہوگا۔ کہا اب تو میری آنکھ کھل گئی اب میں

واپس نہیں جانا چاہتا۔ اگر آپ بھی ایک جھلک عینا کی دیکھ لیں تو سارے ہی واپس رائے ونڈ چلے جاؤ۔ تو انہوں نے کہا اب تو میں بس جان دینا چاہتا ہوں فکر ہوئی...... سب سے پہلے یہ بچہ شہید ہوا۔

اللہ نے عینا سے مجھے ملا دیا

وہ عبدالواحد بن زید کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ وہ ہنس رہا تھا.... اور مر رہا تھا..... مر کر بھی ہنس رہا تھا۔ جب واپس آئے تو اس بچے کی ماں آئی اس نے کہا عبدالواحد میرے ہدیے کا کیا بنا؟ وہ اپنے بیٹے کو کہہ رہی تھی ...... ہدیہ...... اللہ کو ہدیہ دیا تھا۔ اللہ کے راستے میں اس وقت مائیں ایسی تھیں کہا میرے ہدیے کا کیا بنا قبول ہو گیا..... یعنی مرگیا تو قبول ہو گیا..... واپس آ گیا تو مردود ہو گیا..... کہا بھئی: ......﴿مقبولة ام مردودة﴾...... قبول ہے کہ مردود ہے تو انہوں نے کہا:

......﴿بل مقبول﴾...... بلکہ مقبول ہے رات کو ماں نے خواب میں دیکھا تو اس کا بیٹا جنت میں تخت پر بیٹھا ہے..... عینا اسکے پاس بیٹھی ہے..... وہ کہہ رہا ہے.... اے ماں اللہ نے تیرا ہدیہ قبول کیا ہے اور عینا سے میرا نکاح کر دیا ہے اسے میری بیوی بنا دیا ہے مجھے اس کے گھر والا بنا دیا ہے۔ تو جو دعوت کی محنت میں اپنی جان مال کو کھپائے گا ایسے اونچے درجات پر چڑھتا جائے گا۔

جہنم سے نکلنے والے جنتی کا انوکھا واقعہ

قیامت کے دن اللہ پاک انبیاء سے... صدیقین سے... شہداء سے... کہے گا جاؤ! جتنے انسان جہنم سے نکال کر لا سکتے ہو تو نکالو.....! اس طرح حضور اکرم ﷺ کی شفاعت پر بے شمار مخلوق نکلے گی.. اب اللہ پاک فرمائیں گے کہ اب میری باری ہے.....! تم سب فارغ ہو گئے

......﴿کم یقبض الارحم الرحمین﴾...... اب اللہ پاک اپنے دونوں ہاتھوں سے جہنم کے اندر ایمان والوں کو نکالے گا اسی طرح تین دفعہ نکالیں گے اور جس کے دل میں ایٹم کے کروڑواں حصہ کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ پھر بھی رہ جائے گا۔

اس کے بعد جہنم سے جبرائیل کو...... منان یا منان ...... کی آواز آئے گی کہیں گے ایک ابھی باقی ہے..... اس کی باری نہیں آئی۔ تو اللہ پاک کہیں گے جاؤ اسکو نکال کے لے آؤ...... تو وہ آئیں گے اور داروغہ جہنم سے کہیں گے۔ ارے بھائی ایک انکا ہوا آخری قیدی ہے اس کو نکال دو تو وہ جہنم کے اندر جا کر واپس آئیں گے اور کہیں گے کہ دوزخ نے اب کروٹ بدل دی ہے اور ہر چیز پلٹ دی ہے پتہ نہیں وہ کہاں ہے؟

دوزخ کا ایک پتھر ساتوں براعظم کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو سارے پہاڑ پگھل کر سیاہ پانی میں تبدیل ہو جائیں گے اور دوزخ میں اگر سوئی کے برابر بھی سوراخ ہو جائے تو اس کی آگ سارے جہاں کو جلا کر راکھ کر دے گی دوزخ میں ایک لاکھ آدمیوں کو بٹھایا جائے اور وہ ایک سانس بھی لے تو اس کی ایک سانس کی وجہ سے ایک لاکھ آدمی مر کے ختم ہو جائیں گے۔

یہ قید خانہ ہے کوئی معمولی چیز نہیں ہے کہ دو چار تھپڑ لگیں گے پھر اٹھا کر جنت میں لے آئیں گے..... آسان مسئلہ نہیں ہے...... اگر دھلائی ہوگی تو بڑی زبردست ہوگی ...... تو جبرائیل آئیں گے اللہ سے عرض کریں گے کہ پتہ نہیں چل رہا وہ کہاں ہے..... اللہ تعالیٰ بتا دے گا کہ جہنم کی فلاں چٹان کے نیچے پڑا ہے..... تو وہ آئیں گے چٹان کا سانپ ڈنگ مارے تو چالیس سال تک تڑپتا رہے گا..... اس کو جھٹکا دیکر نکالیں گے پھر صاف ہو جائے گا...... اس کو نہر حیات میں ڈالا جائے گا اور پل صراط فقط مسلمانوں کے لئے ہے کافروں کے لئے نہیں ان کو تو سیدھا جہنم کے گیٹ سے داخل کیا جائے گا۔

......﴿وسیق الذین کفروا الی جہنم زمرا...... حتی اذا جاؤھا وفتحت ابوابھا﴾......

یہ کافر کے لئے ضابطہ ہے کہ اندھے.... گونگے.... بنا کر ان کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا..... پل صراط مسلمانوں کے لئے ہے اس پر ان کو گزارا جائے گا تا کہ ان کے ایمان کا پتہ چل جائے بعض ایسے گزریں گے کہ جہنم کی آگ نیچے سے پکارے گی...... جز جز..... ارے اللہ کے واسطے چل جلدی!

..... اطفا نورك لهبى..... تیرے ایمان نے مجھے ٹھنڈا کر دیا اور بعض ایسے گزریں گے مخدوش کہ ان کے دونوں طرف آریاں لگ جائیں گی اس کے کانٹے اس کے اندر پھنسیں گے اس کو کہا جائے گا کہ چل وہ کبھی گرے گا کبھی چلے گا۔

وہ پکارے گا کہ یا اللہ! پار لگا دے.... یا اللہ! پار لگا دے..... اللہ تعالیٰ فرمائے گا !ایک وعدہ کرے تو پار لگا دوں گا.... وہ کہے گا کیا....؟ تو باہر جا کر اپنے سارے گناہ مان لے تو پار لگا دوں گا.... تو وہ کہے گا پار لگا دے.... میں سارے گناہ مان جاؤں گا..... اب اللہ تعالیٰ پار لگا دیں گے.... تو سامنے جنت نظر آ رہی ہوگی.... اور پیچھے دوزخ نظر آ رہی ہوگی... اللہ تعالیٰ فرمائیں گے! اب بتا کیا کیا تھا دنیا میں؟ تو اب وہ ڈرے گا کہ مان گیا تو دوبارہ نہ پھینک دیں تو وہ کہے گا میں نے کچھ کیا ہی نہیں ..... یعنی آخر وقت تک دغا بازی....... اللہ تعالیٰ کہے گا! گواہ لاؤں....؟ تو وہ تسلی کے لئے ادھر ادھر دیکھے گا تو کوئی نہیں نظر آئے گا.... جنت والے جنت میں ہیں ... اور دوزخ والے دوزخ میں ہیں .... وہاں کوئی بھی نہیں ہوگا۔

پھر اللہ پاک اس کی زبان کو بند کر دیں گے.... اور اس کے جسم سے کہے گا.... کہ بول! پھر اس کے ہاتھوں سے.... اس کی رانوں سے آوازیں آئیں گی... تو وہ کہے گا کہ میرا وجود ہی میرا دشمن ہو گیا.... وہ کہے گا یا اللہ بڑے بڑے گناہ کئے تو صاف کر دے .... دوبارہ نہ بھیج تو اس سے کہا جائے گا... کہ جا جنت میں چلا جا! جب جائے گا تو اللہ پاک اس کو ایسی جنت دکھائے گا جیسے کہ وہ ساری کی ساری جنتیوں سے بھری ہوئی ہے.... تو وہ دیکھ کر واپس آ جائے گا.... تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے! ارے تو جاتا کیوں نہیں.....؟ تو وہ

جنت دیکھ کر واپس آ جائے گا...... ! پھر کہا جائے گا تو جاتا کیوں نہیں ہے....؟ کہے گا آپ نے کوئی جگہ خالی نہیں چھوڑی میں کہاں جاؤں......؟

ادنیٰ جنتی کی جنت کا منظر

اب اللہ تعالیٰ اس کی قیمت دے گا.... اچھا تو راضی ہے کہ..... میں نے جب سے دنیا بنائی تھی... اور جس وقت وہ ختم ہوئی..... اس کا دس گنا کر کے تمہیں دوں گا... تو راضی ہے....؟ تو اس کا منہ کھل جائے گا..... اتستهزا بی وانت رب العالمین..... آپ میرے ساتھ مذاق کرتے ہیں....! حالانکہ آپ تمام جہان کے رب ہیں.... تو اس کو یقین نہیں آئے گا اللہ فرمائے گا..... بلى انا على ذالك قدير..... مجھے اس پر قدرت ہے جا میں نے تجھے دنیا اور اس کا دس گنا دے دیا۔

کتنی بڑی دولت ہے ایمان کی جو اللہ نے ہمیں عطا فرمائی..... فرض نماز کا ایک سجدہ زمین... آسمان سے زیادہ قیمتی ہے۔

یہ ادنیٰ درجہ کا جنتی جنت میں جائے گا... تو اس کے لئے جنت کا دروازہ جنت کا خادم کھولے گا.... تو اس کے حسن و جمال کو دیکھ کر یہ سر جھکائے گا.... اور وہ کہے گا... تم کیا کر رہے ہو...؟ تو یہ کہے گا تم فرشتے ہو....؟ تو وہ کہے گا...! میں آپ کا خادم ہوں اور نوکر ہوں...

اور اس کے لئے جنت میں قالین ہوں گے اس پر یہ چالیس سال تک چل سکتا ہے.... اور اس کے دونوں طرف اسی ہزار خادم ہوں گے..... اور وہ کہیں گے اے ہمارے آقا! آپ اتنی دیر سے آئے تو وہ کہے گا! کہ شکر کرو میں آ گیا تمہیں کیا خبر کہ میں کہاں پھنسا ہوا تھا......! ایسی دھلائی ہو رہی تھی کہ مت پوچھو! اسی ہزار نوکر کوئی تنخواہ ان کو نہیں دینی پڑے گی.... ان کا سارا خرچہ اللہ کے ذمہ ہے.......

80ہزار قسم کے کھانے

پھر آگے جائے گا تو بڑا چوڑا میدان ہے جس کے وسط میں ایک تخت بچھا ہوا ہے

اس پر اس کو بٹھایا جائے گا..... ہر نوکر ایک کھانے کی قسم پیش کرے گا........

اور ایک مشروب کی قسم پیش کرے گا..........

اسی ہزار قسم کے کھانے..... اسی ہزار قسم کے مشروبات........

نہ پیٹ تھکے..... نہ آنت تھکے..... نہ دانت تھکے..... نہ جبڑا تھکے...........

نہ زبان دانتوں کے اندر اٹکے..... یہ سارا نظام اس کے لئے چل رہا ہے...

اور ہر لقمہ کی لذت اس کے لئے بڑھتی جائے گی........

ہر مشروب کی لذت بھی بڑھتی جائے گی.........

جیسے دنیا کا پہلا نوالہ زیادہ مزیدار ہوتا ہے...... پھر اس سے کم ..... پھر اس سے کم...

پھر نہ پینے کو جی چاہتا ہے........ نہ کھانے کو.........

لیکن جنت میں اس کے برعکس ہوگا اللہ تعالیٰ ایسی قوت دے گا کہ کھاتا اور پیتا رہے گا۔

پیشاب کوئی نہیں....... پاخانہ کوئی نہیں......

40سال تک گم سم پری چہرہ کا نظارہ

پھر خادم کہیں گے اب اس کو اسکے گھر والوں سے ملا دو...... وہ سب واپس چلے جائیں گے پھر سامنے سے پردہ ہٹے گا..... فاذا یملک الآخرة..... ایک اور پورا جہاں نظر آئے گا..... پوری جنت..... جیسے یہ تخت ایسا ہی آگے ایک تخت...... اس پر ایک لڑکی جنت کی حور بیٹھی ہوگی۔

اس کے جسم پر ستر جوڑے ہوں گے...........

ہر جوڑے کا رنگ الگ ہوگا خوشبو الگ ہوگی........

ستر جوڑوں میں اس کا جسم نظر آئے گا.........

جب چہرے پر دیکھے گا تو اس میں اپنا چہرہ نظر آئے گا.........

اس کے سینے پر نظر پڑے گی تو اس پر بھی اپنا چہرہ نظر آئے گا........

ایسا شفاف جسم اس کا ہوگا چالیس سال اسکو دیکھنے میں گم صم رہے گا

ابھی ابھی جہنم کے کالے کالے فرشتے دیکھ کر آیا تھا.......

ابھی ایک حور دیکھ کر اپنے آپ کو بھی بھول جائے گا.........

چالیس سال دیکھنے میں لگا ہوا ہے...... پھر وہ حور اس کی بیہوشی توڑے گی۔

......اما لك منى رغبة..... ارے ولی! کیا آپ کو میری ضرورت نہیں......؟

پھر اس کو ہوش آئے گا کہ کہاں بیٹھا ہے..........؟ پوچھے گا تو کون ہے..........؟

وہ کہے گی کہ........ مجھے اللہ نے تیری آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے بنایا ہے..... تو بھائی یہ تو اس سینٹی میٹر کے کروڑواں ایمان کا حصہ ہے جو اس کے اندر اٹکا ہوا ہے یہ جنت اس کی قیمت۔

اللہ کے دیدار کی لذت

ایک حدیث میں آتا ہے جب اللہ جنت میں جنتیوں کو ہفتہ میں ایک مرتبہ جمع کرے گا۔

اللہ جنتیوں سے کہے گا.... اپنے رب کی ملاقات کو آجاؤ..... یہ الف بھی لے لیا اب اپنے مولا کا بھی دیدار کر کے دیکھو کہ تمہارا رب کیسے جمال والا..... کمال والا..... کیا اس میں کشش ہے۔

ادھر دربار میں پہنچے.... ادھر کھانے سجے.... ادھر پانی پلائے گئے...

لباس پہنائے گئے....سجایا گیا.... پہنایا گیا.. کھلایا گیا....مہکایا گیا....

پھر اللہ تعالیٰ کہے گا جنت کی حوروں سے! آؤ ذرا یہ میرے وہ بندے ہیں....جو دنیا میں موسیقی نہیں سنتے تھے....ان کو جنت کی موسیقی سناؤ....ساری جنت ساز میں بدل جائیگی....اور حور کا سر اور جنت کا ساز اور حور کی آواز......

وہ آواز جو میرے بھائیو! سارے انسانوں کے دلوں کو اپنی ذات سے بھی غافل کردے گی....وہ آواز ہوگی....وہ مل کر گائیں گی....اور یہ گانا اللہ کی تعریف کا ہوگا....اس کی تحمید وتحلیل کا ہوگا....اللہ تعالیٰ فرمائیں گے....بولو کبھی ایسا سنا؟ نہیں سنا! کیا دیکھا؟

میں نے دنیا میں رنڈی کا گانا حرام کیا تھا....کیونکہ تمہیں یہ سنانا چاہتا تھا....فرمایا اس سے اچھا سناؤں؟ کہا اس سے اچھا کیا ہے؟ فرمایا: اے داؤد آجا منبر پہ بیٹھ! تو میرے بندوں کو سنا....داؤد کی آواز اور جنت کا ساز....کیا کہنے اس منظر کے....بولو کبھی ایسا سنا؟

کہیں گے نہیں! اس سے اچھا سناؤں؟ وہ کیا ہے؟ اس سے اچھا کون سا ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ داؤد علیہ السلام کو بلائے گا کہ اے داؤد تو آجا داؤد علیہ السلام کو اللہ نے ایسی آواز دی تھی....!

جب وہ زبور پڑھتے تھے تو جنگلوں سے پرندے نکل کر پاس آکے بیٹھ جاتے تھے...

ایسی پرکشش آواز اللہ نے دی تھی...... یا جبال اوبی معه...... جب زبور پڑھتے تھے تو پہاڑ بھی ان کے ساتھ تسبیح پڑھتے تھے...... جنت میں ان کی آواز اور عالی شان ہوجائے گی.....ان کی زبور سنیں گے تو اور بھی لذت آئے گی.....پھر اللہ فرمائے گا! کہ اس سے بھی اچھا سناؤں؟ تو جنت والے کہیں گے اس سے اچھا کون سا ہے؟

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس سے بھی اچھا ہے فرمائے گا یا حبیب محمد ﷺ آپ آجائیں منبر پر بیٹھ کر میری تعریف ان کو سنائیے! جب آپ ﷺ اللہ کی تعریف کا

سنائیں گے....تو جنت پر بھی وجد آجائے گا.... پھر اللہ فرمائے گا! اس سے بھی اچھا سناؤں؟ وہ کہیں گے اس سے بھی اچھا؟ بادشاہوں کے بادشاہ کا کلام۔

تمہارا رب تم سے مسکراتا ہوا ملے گا

اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

......﴿یا رضوان ارفع الحجاب بینی وبین عبادی وزواری﴾......

اے رضوان میرے اور میرے بندوں کے درمیان سے پردہ اٹھادو.....یہ مجھے دیکھیں......ایک تو اللہ کو دیکھنا ہی بہت بڑی دولت ہے، دنیا اور آخرت کی سب سے بڑی دولت اللہ کا دیدار ہے.....

جب سارے پردے ہٹیں گے اللہ تعالیٰ مسکراتے ہوئے سامنے آئیں گے .....﴿سلام قولا من رب رحیم﴾.....تمہارا رب تمہیں سلام کرتا ہے....پھر اللہ تعالیٰ ہر ایک کا نام لیکر حال پوچھے گا

......﴿ما منکم احد الیحاور ربہ محاذرۃ﴾......نام لیکر حال پوچھنے کی لذت کا ہم یوں اندازہ لگائیں کہ ایوب علیہ السلام جیسی بیماری کی حالت کسی پر نہیں آئی....آزمائش تھی....امتحان تھا.....اٹھارہ سال تک......جب صحت یاب ہونے کے بعد کسی نے پوچھا......کہ بیماری کے دن یاد آتے ہیں؟

تو فرمانے لگے کہ آج کے دنوں سے وہ دن زیادہ مزیدار تھے پوچھا وہ کیسے؟ کہنے لگے کہ جب بیمار تھا تو اللہ روز پوچھتے تھے کہ ایوب کیا حال ہے؟ اس ایک بول کی لذت میں میرے ۲۴ گھنٹے ایسے نشے میں گزرتے تھے...کہ تم اس کا اندازہ نہیں لگا سکتے....ابھی وہ نشہ نہیں اترتا تھا...کہ اس نشہ میں پھر اگلے دن دوسری صدا آتی تھی...کہ ایوب! کیا حال ہے؟

جب ہم جنت میں اللہ تعالیٰ کو سامنے دیکھ رہے ہوں....اور نگاہیں اللہ تعالیٰ کے

چہرے پر پڑ رہی ہوں ... اور پھر ..... اللہ تعالیٰ پوچھ لیں کہ کیا حال ہے؟ تو اس کا اندازہ کون لگا سکتا ہے؟

آج عبادت ختم ہوگئی اب تمہارے مزے کے دن ہیں

پھر اللہ تعالیٰ اپنا کلام قرآن مجید سنائیں گے ... سورۃ انعام سنائیں گے ......

یہ آنکھیں دیدار سے لذت پا رہی ہونگی ....

کان اس کریم آقا کی آواز سے لذت پا رہے ہونگے ......

روح اس کے قرب سے سرشار ہوگی ....

ایسے مست ہونگے کہ جنت بھول جائیگی ....

نعمتیں بھول جائیں گے ...... حوریں بھول جائیں گے ......

محل بھول جائیں گے ...... کھانا پینا بھول جائیں گے ....

اور بے خود ہو کر کہیں گے اے مولا! تو ایسے جمال والا، ہمیں اجازت دے ہم تمہیں ایک سجدہ کرنا چاہتے ہیں! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے بس! جو دنیا میں نمازیں پڑھی تھیں وہی کافی ہیں ..... یہاں سجدہ معاف ہے ..... یہ نماز ایسی نہیں ہے کہ چھوڑ دی جائے۔

پھر اللہ تعالیٰ ایک ایک کا نام لیکر کہے گا ...... ﴿ مامنکم من احد الا سیحاورہ محاذرۃ ﴾ ..

اللہ ایک ایک سے پوچھے گا تیرا کیا حال ہے .....؟ تیرا کیا حال ہے .....؟ تیرا کیا حال ہے .....؟

ٹھیک ہو ......؟ خوش ہو ......؟ راضی ہو ....؟

اللہ کا جنتیوں سے مذاق

اور بعضوں سے اللہ تعالیٰ مذاق فرمائے گا ...... ﴿ اتذکر یوم کذا ...... فعلت کذا ﴾ ......

اے میرے بندے یاد ہے وہ دن ...... اشارہ کرے گا ... ایسے نہیں کہ تو نے یہ کیا تھا .... خالی وہ دن ...... وہ کیا تھا ... جس نے کیا تھا اس کو تو سمجھ میں آ گیا .... کہ میں نے کیا تھا ... باقیوں کو تو کوئی نہیں پتا ..... تو آگے اس کو بھی پتا تھا ..... اب معافی تو ہو چکی ہے ...... لہٰذا الٹی سیدھی بھی چل جائے گی ....

تو وہ کہے گا! پھر معاف کر کے دوبارہ قصہ کیوں چھیڑ بیٹھے ہو .... ﴿ اولم تغفرلی ﴾ .....

یا اللہ! یہ معاف کر کے پھر فائل کھول لی ...... جانے دو ...... یہ دوبارہ فائل کیسے کھول لی ...

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا .... بے شک .... بے شک .... بے شک .... معاف کیا تو یہاں پہنچایا ....

آج جو مانگنا ہے مانگو

ایک روایت میں آیا ہے پھر اللہ تعالیٰ کہے گا کہ آج تم میرے مہمان ہو کچھ مانگو تو سہی! آج تمہیں دینا چاہتا ہوں ...... تمہارے عملوں کی وجہ سے نہیں اپنی شان کے مطابق دینا چاہتا ہوں ...... ﴿ رحمتی کرامتی رفعتی شانی علیہ مکانی ﴾ ...... میری جو شان ہے میں ایسا ہی دینا چاہتا ہوں مانگو کیا مانگتے ہو ....؟ جنتی کہیں گے کیا مانگیں ....؟ سب کچھ مل گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے! کچھ تو مانگو ... کچھ تو مانگو ... جنتی کہیں گے کہ آپ راضی ہو جائیے .... تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے! راضی ہو گیا ہوں .... اس لئے یہاں بٹھا رکھا ہے .... اگر ناراض ہوتا تو جہنم میں ڈال دیتا ... راضی نہ ہوتے تو تم یہاں نہ بیٹھتے اللہ کہے گا کچھ اور مانگو تو ...... مانگنا شروع کریں گے۔ جنت میں آدمی کی عقل

کروڑوں گنا زیادہ ہو جائے گی۔ مانگ مانگ کر جنتی تھک جائیں گے اور کہیں گے یا اللہ بہت کچھ مانگ لیا..... کچھ سمجھ میں نہیں آتا..... اب اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا کہ اپنے ذہنوں پر زور دو سوچ سمجھ کر مانگو..... وہ پھر مانگنا شروع کریں گے.... یہ دنیا اللہ کی شان کے مطابق دینے کی جگہ نہیں ہے......

دنیا کا برتن چھوٹا ہے یہاں لذتیں کہاں ہیں؟

ایک آدمی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر کہنے لگا کہ اللہ سے کہہ دو کہ میں فاقوں سے مرتا ہوں میرا ابھی ہاتھ کھلا کر دیں..... موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر جا کے بات کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا! کہ میں اپنی شان کا دوں یا اسکی شان کا دوں؟

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ دینا ہے تو اپنی شان کا دیں....! واپس آئے تو دیکھا کہ وہ مرا پڑا ہے..... موسیٰ علیہ السلام نے کہا یا اللہ! یہ کیا؟ دیتے دیتے جان ہی لے لی. اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم نے ہی تو کہا تھا کہ اپنی شان کا دو.... میری شان دنیا میں آ ہی نہیں سکتی.... دنیا کا برتن ہی چھوٹا ہے.... اس میں آئے کیسے؟ میری تو شان کا جنت ہی میں ملے گا......

بہر حال جنتی پھر مانگنا شروع کریں گے...... آخر طلب ختم ہو جائے گی..... اللہ تعالیٰ پھر فرمائیں گے! مانگو...... کچھ تو مانگو...... تم نے کچھ بھی نہیں مانگا ہے......

پھر آپس میں صلح و مشورے ہوں گے ...کوئی مفسرین سے ...کوئی محدثین سے کوئی شہداء سے ...کوئی انبیاء سے ...کوئی علماء سے.... مشورہ کرے گا.. مشورہ کے بعد مانگنا شروع کریں گے.... پھر ان کی مانگ ختم ہو جائے گی.... ہر خواہش ختم ہو گی پھر کہیں گے یا اللہ! بس اور کچھ نہیں مانگ سکتے۔

دنیا سے بغاوت پر اللہ کا انعام

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ......﴿ فرضتم بدون مایحق لکم ﴾... کہ تم تو اپنی شان کے مطابق نہیں مانگ سکتے میری شان کے مطابق کیا مانگو گے؟ اس میں جو سب سے تھوڑا مانگے گا اس تھوڑے سوال سے بڑے کا اندازہ کر لو جو سب سے تھوڑا مانگے گا وہ کھڑے ہو کر کہے گا جس کو حدیث میں بتایا ہے۔ یا اللہ تو نے کہا تھا کہ دنیا کو سر پہ نہ رکھو ...اس کو پاؤں کے نیچے رکھو..........

اس کو آگے نہ رکھو.... پیچھے رکھو.... اور اس کو ذلیل بنا کے رکھو.... عزیز بنا کے نہ رکھو..

میں نے دنیا کو عزیز نہیں رکھا..... ذلیل بنا کے رکھا.....

پاؤں کے نیچے رکھا.............. پیچھے رکھا..............

اس لئے آج آپ سے سوال کرتا ہوں کہ:

﴿ جس دن آپ نے دنیا بنائی تھی..... اس دن سے لیکر...... جس دن آپ نے اس کو ختم کیا...... اس سب کے برابر مجھے عطا فرما ﴾....!

اس امت کے لئے ثواب کی حد۔ یہ سب سے چھوٹا اور تھوڑا سوال ہے اس کو اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ تم نے تو کچھ مانگا ہی نہیں۔

میرے بھائیو! دنیا عیاشی کی جگہ نہیں ہے... یہ امتحان گاہ ہے... لہٰذا آج سے جنت کے طالب بن جاؤ اور سچی توبہ کرو!

﴿......وآخر الدعوانا ان الحمدلله رب العالمين......﴾

تقوی کیا ہے

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ .. وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا .. مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ .. وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ..

اَمَّا بَعْدُ..! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ... بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ... قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ... عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ... وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ...وَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم... يَا اَبَا سُفْيَان جِئْتُكُمْ بِكَرَامَةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة

میرے محترم بھائیو......دوستو...... بزرگو!

اللہ نے اس انسان کو بہت بڑی آزمائش میں ڈالا ہے۔ یہ وہ بوجھ ہے جس اٹھانے سے پہاڑوں نے انکار کردیا۔

زمین نے انکار کردیا۔

﴿انا عرضنا الامانت علی السموات والاض والجبال فابین ان یحملنها واشفقن منها و حملها الانسان...... انه کان ضلوماً جهولا﴾

اللہ نے اس امانت کو زمین و آسمان پر پیش کیا تو انہوں نے اللہ کے

معذرت کی...... ہاتھ جوڑ دیئے...... اے اللہ یہ کام ہماری طاقت سے باہر ہے۔

پھر کیا ہوا:

﴿وحملها الانسان﴾ اس بوجھ کو انسان نے اٹھالیا۔

انه کان ظلوماً جهولا...... یہ نادانی میں یہ بوجھ اٹھا بیٹھا۔

اب بہت بڑا امتحان ہمارے سر پر ہے۔ ایک ابدی زندگی ہے۔ جہاں دو بڑے امتحان ہمارے سر پر ہیں۔ فریق فی الجنه و فریق فی السعیر ایک طبقہ کو ہمیشہ کی آگ میں جلنا ہے اور ایک طبقہ کو ہمیشہ کی نعمتوں میں زندگی گزارنی ہے۔

یہ جو چند دن زندگی کے ہیں اس پر آخرت کی زندگی کا دارومدار ہے۔

یہ زندگی کیسے گزرتی ہے۔ یہ سانس۔ یہ وقت۔ یہ گھڑیاں۔ یہ گھنٹے۔ ہم کیسے گزارتے ہیں...... اس پر اس زندگی کا فیصلہ ہوگا۔ کامیابی کا...... یا ناکامیابی کا امتحان اب یوں شکل اختیار کر گیا کہ اللہ نے اصلی زندگی چھپادی اور دنیا کی ظاہری کامیابی کو واضح کر کے دکھادیا۔

شیطان نے ہمیں عزت دنیا کی دکھائی۔...... مال دنیا کا دکھایا...... کامیابی دنیا کی دکھائی....

مگر اللہ نے آخرت کو کامیابی بتلایا۔

اللہ کا علم کامل ہے...... ہمارا علم ناقص اور تھوڑا ہے اللہ کہہ رہا ہے۔

﴿قل هل عندکم من علم فتخرجوه لنا ان تتبعون الا الظن و ان انتم الا تخرصون﴾......

اللہ تعالیٰ یوں فرماتے رہے ہیں تمہارے پاس علم ہے ہی کوئی نہیں جس پر تم دعویٰ کرو۔ تمہارا علم تو اندھیرے کا تیر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے کلام اللہ میں 7 قسمیں کھا کر ہمیں کامیابی اور ناکامی کا بتلایا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں سچا ہے اسے کسی قسم کی کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔

لیکن اس نے اس مضمون کو سمجھانے کے لئے اتنی قسمیں اٹھائی ہیں کہ پورے قرآن میں کسی بات کو سمجھانے کے لئے اتنی قسمیں نہیں کھائیں ہیں۔ مضمون کیا ہے؟ کہ اس زندگی کے پرچے میں کامیاب کون ہوگا ناکام کون ہوگا۔ یہ وہ مضمون ہے جس میں انسانیت فیل ہوتی چلی جارہی ہے۔ چونکہ اس مضمون میں بہت سے لوگ دھوکا کھا چکے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اس پر 7 قسمیں اٹھائی ہیں...... نمبر1...... نمبر2...... نمبر3...... نمبر4 اکٹھی سات قسمیں کھائیں اور سارے قرآن میں کسی جگہ بھی سات قسمیں کوئی نہیں ہے....

قسم کا اٹھانا اگلے کے شک کو دور کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ ساری دنیا کو شک پڑا ہوا ہے کہ کامیاب کون ہے...... ناکام کون ہے۔ یہ قسمیں سورۃ الشمس میں کھائی گئی ہیں اور یہ سورت اتنی مبارک سورت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس کی تلاوت کرلے وہ ایسا ہے جیسا کہ اس نے پوری دنیا اللہ کے نام پر صدقہ کردی۔

ساری دنیا صدقہ کرنے کا ثواب ساری دنیا میں کیا کچھ ہے...... ہم تو جیب سے ایک روپیہ نہیں دیتے۔

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ☆ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلٰهَا☆ وَالنَّهَارِ إِذَا جَلّٰهَا☆ وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰهَا ☆ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا☆ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ☆ وَنَفْسٍ وَّ مَا سَوّٰهَا☆ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰهَا☆ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا☆ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا☆ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَا☆ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰهَا☆ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَ سُقْيٰهَا☆ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوّٰهَا☆ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا☆

یہ چھوٹی سی سورت جو اس کو پڑھ لے گا آپ کے فرمان کے مطابق اسے ساری دنیا صدقہ کرنے کا ثواب مل گیا۔ میں کروں گا مجھے مل جائے گا آپ کریں گے آپ کو مل جائے گا....

اور اس سورت جیسا مضمون سارے قرآن میں کہیں نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ یوں فرماتے ہیں...... مجھے قسم ہے سورج کی۔ مجھے قسم ہے چاند کی...... مجھے قسم ہے دن کی...... مجھے قسم ہے رات کی...... مجھے قسم ہے آسمان کی...... مجھے قسم ہے زمین کی...... مجھے قسم ہے تمہاری جان کی...... سات قسمیں کھائیں۔

ایک آدمی قسموں پر قسمیں کھائے اور اگلی بات نہ بتلائے تو سننے والا پریشان نہیں ہوجاتا ہے کہ یہ کیوں قسمیں کھاتا جارہا ہے۔ اس کو کیا ہوا...... اللہ کی قسم اللہ کی قسم رب کی قسم...... جبار کی قسم...... رحمان کی قسم۔ اللہ کے بندے بتا تو صحیح یہ قسمیں کس بات پر کھارہا ہے۔ تو اگلا بندہ پریشان ہوجاتا کہ بتا تو سہی تو قسمیں کیوں کھارہا ہے۔ تو یہی اللہ کہہ رہا ہے۔ اب اتنی قسمیں کھا کر اللہ نے کیا بتلایا اس کو غور سے سنئے گا۔ اللہ کہہ رہا ہے

......﴿قد افلح من زکھا۔ وقد خاب من دساھا﴾......

سن لو میرے بندو! سن لو میرے بندو! مجھے سات مرتبہ قسم ہے کہ کامیاب وہ ہے جس نے اپنے آپ کو پاک کرلیا (گناہوں سے) اور ناکام وہ ہے جس نے اپنے آپ کو گندا کرلیا۔

پاک کرنے کا کیا مطلب؟ اللہ کے نبی کی دعا سنو:

......﴿اللھم ات نفسی تقوٰھا و زکھا﴾......

یا اللہ مجھے تقویٰ نصیب فرما...... میرا تزکیہ فرما...... مجھے پاک فرما۔

. اللہ نے ہمارے نبی کے بارے میں فرمایا...... یتلو علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمہ یہ وہ نبی ہے جو اللہ کے کلام کی آیات ان کو پڑھ پڑھ کر سناتا ہے۔ ان کو پاک کرتا ہے ان کو تعلیم دیتا ہے ان کو حکمت سکھاتا ہے ان کو کتاب سکھاتا ہے۔ اس آیت میں بھی بتلایا کہ اللہ کے نبی ان کو پاک کرتے ہیں۔

اوپر اللہ سات قسمیں کھا کر پاکیزگی کی دعوت دے رہے ہیں۔

پاک کرنا کیا ہے؟ اپنے نفس کو پاک کرو اللہ کی اطاعت کے ساتھ ..... تقویٰ کے ساتھ جسم صاف ہوتا ہے صابن سے پانی سے اور نفس پاک ہوتا ہے اللہ کی اطاعت اور تقویٰ سے۔

اللہ کا ارشاد ہے: فالھما فجورھا و تقوھا:

مجھے قسم ہے کہ میں نے تیرے نفس میں نیکی کو بھی رکھا ہے..... تقویٰ کو بھی رکھا ہے۔ اس آیت میں برائی کو پہلے ذکر کیا ہے اور تقویٰ اور نیکی کو بعد میں ذکر کیا ہے۔

وقد خاب من دسھا: جو گندگی میں ڈوب گیا وہ ناکام ہو گیا مراد جس نے اپنے آپ کو گناہوں میں ڈبو دیا وہ ناکام ہے۔ عربی زبان میں بڑی فصاحت ہے صرف سوار کے ۵۰۰ نام ہیں گھوڑے کے ۱۰۰۰ کے قریب نام ہیں۔

مذکورہ سورت میں اللہ تعالیٰ سات قسمیں کھائیں پھر گواہ دیئے کہ اگر تمہیں میری قسموں پر اعتبار نہیں تو میں گواہ دیتا ہوں میری قسموں کا اعتبار نہیں تو گواہ تو دیکھ لو۔

ایک قوم آئی تھی ..... ثمود ان کو میں نے یہی بات سمجھائی تھی دیکھو اپنے آپ کو پاک کرلو..... تو قوم ثمود نے صالح سے کہا:

کذبت ثمود بطغواھا۔ قوم ثمود نے سرکشی کی ..... اذ انبعث اشقاھا ان کا بدبخت کھڑا ہوا..... اس بدبخت کا تذکرہ اللہ نے قرآن میں کیا جن کی کہانی یہ ہے۔ قوم ثمود نے کہا اے صالح تم اس پہاڑ سے اونٹنی نکال دو اور وہ ہمارے سامنے بچہ جنے ..... کثرت سے دودھ بھی دے..... تو صالح نے دعا کی۔

تو اونٹنی نے بچہ جنا..... صالح نے کہا اس اونٹنی کو اگر تم نے کچھ نقصان پہنچایا تو تم سب برباد ہو جاؤ گے ایک آدمی نے جس کا نام کیدار تھا اس نے عورت کے لالچ میں اسے قتل کر دیا۔

عورت ایسی چیز ہے کہ بڑوں کی آنکھوں میں پٹی پڑ جاتی ہے۔ ایک عورت نے کہا جو اس اونٹنی کو قتل کرے گا اپنی بیٹی کا نکاح میں دوں گی اور بکریاں بھی دوں گی۔ اس قاتل

کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ نے کہا:

اذ انبعث اشقاھا ...... فقال لھم رسول اللہ ناقت اللہ و سقیاھا

انہوں نے صالح کی بات کو جھٹلایا۔ فکذبوہ فعقروھا۔ انہوں نے اونٹنی کو کاٹ کر رکھ دیا۔

فدمدم علیھم الخ۔ یہ دم دم کا لفظ اتنا طاقتور لفظ ہے کہ یہ پورے قرآن میں صرف ایک جگہ آیا ہے۔ ہم نے ان کو بیخ کر دے مارا اور شدید عذاب میں ان کو مبتلا کیا اور تیرے رب کو کسی کی پرواہ نہیں ہے۔ یہ پورے قرآن کا خلاصہ ہے۔ یہ چند آیات کہ یہ دنیا امتحان ہے ہم امانت کو اٹھا چکے ہیں۔ اب یہ بوجھ موت تک اٹھانا پڑے گا اگر ہم نے اٹھا لیا تو وہ کچھ ملنے والا ہے۔ جس کا ہم تصور نہیں کر سکتے۔

اللہ والوں کی صفت

اللہ والوں کی ایک صفت یہ ہے کہ یہ اللہ کے نام پر لٹاتے ہیں چاہے تنگی ہو یا خوشحالی ہو۔ ایک صحابی آئے سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس تو کچھ نہیں پھر فرمایا اچھا! تو ایسا کر کہ فلاں دکاندار سے میرے نام پر کچھ لے لو۔ جب میرے پاس آئے گا تو میں دے دوں گا حضرت عمرؓ کہنے لگے اگر اللہ نے آپ کو دیا ہے تو ضرور دیں اگر نہیں دیا تو اوروں کے لئے قرضہ اٹھانا اتنا ٹھیک نہیں۔ پیچھے سے انصاری کہنے لگے عمر کی نہ سننا آپ خرچ کرتے رہیں اور عرش والے سے تنگی کا ڈر نہ کریں۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے اور وبذالک امرت فرمایا کہ مجھے بھی اسی کا حکم دیا گیا ہے۔

ایک مرتبہ لگاؤ تو سہی اللہ کے نام پر پھر دیکھو اللہ کیسے دیتا ہے۔

آج اللہ ناراض ہے

میرے محترم بھائیو...... بزرگو...... دوستو!

اللہ تعالیٰ ہم سے ایک سوال کرتا ہے۔"ام خلقوا من غیر شیء" میرے بندو! بتاؤ تو سہی؟ تم خود بخود اتفاقاً پیدا ہو گئے ہو یا "ام اھم الخالقون" دوسرا سوال: یا تم خود ہی پیدا ہو گئے؟ تیسرا سوال "ام خلق السموات والارض" کیا یہ زمین یہ آسمان تم نے بنایا ہے۔ یہ فرش تم نے بچھایا ہے...... ہواؤں کو تم نے چلایا۔

چاند تاروں کو گردش تم نے دی۔ یہ سوال کیا کئے ہیں؟ اس سوال کا مقصد یہ تھا کہ اگر تم خود ہی پیدا ہو گئے۔ یہ زمین کا نظام خود ہی چل گیا تو جاؤ تمہارے خالق کی طرف سے تمہاری چھٹی ہے۔ اب جیسے مرضی زندگی گزارو جو چاہو کرو...... پھر بے شرم بے حیا برابر پھر عابد اور فاسق برابر...... جاؤ مزے کرو۔

لیکن ان مزوں سے پہلے تمہیں ثابت کرنا پڑے گا کہ تم خود بخود پیدا ہو گئے۔

آنکھ اور کان کے گناہ

میرے بھائیو! ☆ زمین آسمان کی لگام ایک طاقت کے ہاتھ میں ہے دو میں نہیں...... اسکا ملک اس کی طاقت اس کی بادشاہت لامحدود ہے...... وہ زمین آسمان تن تنہا مالک ہے۔

☆ ایک خاں صاحب کو ڈاکٹر نے کہا آپ صبح صبح ہوا خوری کیا کرو (پٹھان اردو تھوڑی سمجھتا ہے وہ ایک دن صبح پارک میں گیا اور منہ کھول کھول کر ہوا کھانے لگا کبھی ادھر منہ مارے کبھی ادھر منہ مارے کسی نے دیکھا تو کہنے لگا خان صاحب کیا ہوا...... کہا ڈاکٹر بولا تھا: صبح صبح ہوا کھاؤ...... ہم ہوا کھاتا ہے۔

☆ میرے بھائیو! اللہ کو منالو اللہ سے چمٹ جاؤ جیسے روٹھا ہوا بچہ ماں سے لپٹتا ہے تو اسے سکون ملتا ہے وہ اپنے آپ کو حفاظت میں محسوس کرتا ہے۔ اپنے آپ کو سایہ

تلے محفوظ کرتا ہے جب سے ہم نے اللہ کو چھوڑا ہم سے حفاظت کا سایہ رحمت کا سایہ اٹھ گیا...... عزتیں روٹھ گئیں۔ بلندیاں الوداع کہہ گئیں۔ ذلتیں لباس بن گئیں...... مسکنت ہمارا اوڑھنا بچھونا بن گیا ہم در در کی ٹھوکریں کھانے والے بن گئے۔

اللہ کو چھوڑ کر ہم بھٹکے ہوئے راہی بن گئے...... جیسے کٹی پتنگ کی کوئی منزل نہیں آج اس امت کی کوئی منزل نہیں ہے کیونکہ اللہ کو چھوڑ دیا۔

میرے بھائیو! کسی زمیندار کی فصل اجڑ جائے تو وہ ہائے ہائے کرتا ہے...... کوئی ڈاکٹر بے روزگار ہو جائے تو خون کے آنسو روتا ہے...... کسی تاجر کا سرمایہ لٹ جائے تو وہ سر پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے...... ہمیں تو خون کے آنسو رونا چاہئے...... ہمارا کتنا بڑا سرمایہ ڈوب گیا۔ ۴۰...... ۴۵ سال ہو گئے ایک سجدہ بھی اللہ کی محبت کا نہ کر سکے کتنے سانس غفلت میں ڈوب گئے۔ کتنا نقصان ہو گیا کہ اللہ کو اپنا نہ بنایا...... اللہ سے دوستی نہ کی۔ ماں سے پہلے اسکا حق تھا باپ سے پہلے اس کا حق تھا۔ دنیا کے ایک ایک محسن سے پہلے اس کا حق تھا۔ زمین کا بادشاہ ہم سے کہہ رہا ہے۔

"ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئاً مذکورا"

میرے بندے کچھ یاد بھی ہے کہ تم کچھ تھے۔ (نہیں یا اللہ ہم کچھ نہ تھے) کبھی تنہائیوں میں سوچتے تو سہی...... تیری آنکھوں کو دیکھنا کس نے دیا...... تیری زبان کو بولنا کس نے دیا...... دیکھو تو سہی یہ چھوٹی سی آنکھ ہے۔ اس میں تیرہ کروڑ بلب لگے ہوئے ہیں...... کہاں سے خرید کر لائے؟ کتنے کروڑ میں خریدے؟

کس نے دیئے؟ بل کا کیا مانگا۔ اس مسجد کا بھی بل آپ ادا نہ کرو تو واپڈا آ کر بجلی کاٹ دے گی۔ ۲۶ کروڑ بلب کا بل کیا منگائے؟

یابن آدم جعلت لکم عینین...... جعلت لکم غطا فنظر بعینین ما احللته لک فان عضلک ما حرمته علیک الخ"

اے میرے بندے تجھے دو آنکھیں دی ان پر دو پردہ لگائے جب تیری نظر اٹھنے لگے کسی کی بہن بیٹی کی طرف تو اس پردہ کو نیچے جھکا لینا (یہ ۲۶ کروڑ بلب کا بل ہے) کراچی شہر میں کتنے ہیں جو یہ بل دے رہے ہیں اور اللہ نے کتنوں کی بجلی کاٹی۔ صبح سے شام تک ہم ان آنکھوں سے حرام دیکھتے ہیں...... مگر اللہ آنکھوں کی بجلی بند نہیں کرتا بلکہ توبہ کا انتظار کرتا ہے کبھی میرا بندہ میرا بنے گا۔

ان کانوں میں دو لاکھ ٹیلیفون لگائے...... ایک لاکھ پردہ اس کان میں ایک لاکھ اس کان میں دو لاکھ ٹیلیفون کی تاریں لگائیں اس کا بل کیا مانگا کہ میرا بندہ اس سے گانا نہ سننا...... موسیقی نہ سننا اس سے کسی کی غیبت نہ سننا کسی برائی نہ سننا اس سے گندہ بول نہ سننا جب تیرے سامنے ایسا کوئی بول آئے تو اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر بند کر لینا...... کتنے انسان کراچی میں ان کانوں کا بل دینے والے ہیں۔

پھر اللہ نے کہا میں نے تجھے زبان دی...... زبان پر دو تالے لگائے...... ایک دانتوں کا تالا ایک ہونٹوں کا تالا۔ ان دو تالوں کا مقصد کیا ہے کہ سوچ سمجھ کر بولنا تو بولنے میں آزاد نہیں ہے۔ اگر تیری زبان پر جھوٹ یا گالی آنے لگے...... تکبر کا بول آنے لگے تو اپنا دروازہ بند کر لے...... یہ زبان اس لئے نہیں ہے کہ تو اوروں کو دکھ دیتا رہے۔

میرے بھائیو! محسن کے آگے تو کتا بھی سر جھکا دیتا ہے ہمارا سب سے بڑا محسن اللہ ہم اس کے احسانات کے سایہ میں ہیں...... ہمارا ایک لمحہ اس کریم آقا کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتا ہے پھر بھی ہم اس کی نافرمانی کریں۔

اللہ کی قدرت

اللہ تعالیٰ کروڑ ماؤں کے پیٹوں میں چند قطروں سے ایک گوشت کے انسان کو بنا دیتا ہے۔ ان کے پورے الگ انگلیوں کے نشانات الگ الگ کر دیے...... بچوں کے چہرہ کی بناوٹ اور طرح کی ہونا خن اور طرح کے...... انگلیاں اور طرح کی...... پاؤں کی ساخت اور طرح کی...... جسم کی بناوٹ اور طرح کی...... پھر یہ تو باہر کی بناوٹ ہے...... اندر دیکھیں ہر آدمی کے جسم کی ساخت بناوٹ اور طرح کی ہے۔

ہر آدمی کا اندر کا نظام دوسرے سے جدا ہے۔ ایک دوسرے سے نہیں ملتا۔

ماں باپ کی عظمت

میرے بھائیو! اللہ کے بعد بندے پر سب سے زیادہ حق ماں باپ کا رکھا ہے۔ کیونکہ وہ اپنی اولاد کے لئے اپنا پیٹ کاٹتے ہے ان کی پرورش اور تعلیم میں اپنا سرمایہ لٹا دیتے ہیں۔ اپنے دن کو دن نہیں دیکھتے اپنی رات کو رات نہیں دیکھتے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: واخفض لهما جناح الذل"

اپنے ماں باپ کے سامنے ایسے ہو جاؤ جیسے پرندہ اپنے پر پھیلا کر بے بسی کا اظہار کرتا ہے جسے پرندہ کو چھرا لگ جائے تو وہ گرتا ہے اور گردن ٹیڑھی کر کے بے بسی کی حالت میں پڑا ہوتا ہے۔

اسی طرح اللہ یہ تشبیہ ماں باپ کے لئے پیش کر کے کہہ رہا ہے کہ ماں باپ کے سامنے ایسے گر جاؤ اور ان کے سامنے ایسے بے جان ہو جاؤ جیسے کہ پرندہ شکاری کے سامنے بے جان ہو جاتا ہے کہ چھری چلا لے تیرے ہی ہاتھ میں ہوں اب تو جو مرضی ہے کر۔

میرے بھائیو! بادل اللہ کی نشانی

اللہ نے ہمیں پیدا کر کے ایسے ہی نہیں چھوڑا ہمارے لئے زمین کو فرش بنایا۔

آسمان کو چھت بنایا۔ پھر تیرے لئے پانی نکالا۔ "اخرج منها ماءها ومرعاها والجبال ارسها"

پھر زمین کو ڈولنے سے بچانے کے لئے پہاڑوں کو کیلوں کے طرح پر گاڑ دیا......

پھر اس زمین کو سرسبز کرنے کے لئے بادلوں کا نظام چلایا۔

ایک سیکنڈ میں ایک کروڑ ساٹھ لاکھ ٹن پانی بخارات بن کر ہوا میں اڑ جاتا ہے پھر اللہ ان کو بادل بناتا ہے۔

"الم تر ان اللّٰہ یزجی سحابا"...... "پھر میں ان کو ہانکتا ہوں انہیں چلاتا ہوں"۔

"انا صببنا الماء صبا"...... "میں پانی کو انوکھے انداز سے اتارتا ہوں"۔

1200 میٹر کی بلندی سے بارش ہوتی ہے۔ 1200 میٹر کی بلندی سے کسی چیز کو گرایا جائے تو بادل کے قطرے کے برابر ہو تو اس کے زمین پر آنے کی رفتار ہونی چاہئے 598 کلومیٹر فی گھنٹہ..... گولی کی رفتار ہے 1700 کلومیٹر فی گھنٹہ۔

میرا اللہ اس پانی کے قطرہ کے نیچے آنے سے پہلے اتنی رکاوٹیں کھڑی کرتا ہے کہ پانی ان سے ٹکراتے ٹکراتے جب آپ کے سر پر یا زمین پر گرتا ہے تو اس کی رفتار ٹوٹل 8 کلومیٹر فی گھنٹہ رہ جاتی ہے۔

550 کلومیٹر کو اللہ بیچ میں ہی ختم کر دیتا ہے اگر اسی رفتار سے پانی آتا تو گنجے گنجے بال والوں کی بھی خیر نہ ہوتی پھر ہر وقت سڑکیں بناتے رہتے۔ جب بارش آتی سب گھروں میں دبک کر بیٹھ جاتے۔ قربان جاؤں اس رب پر جس نے یہ کائنات ایک منظم نظام کے تحت بنائی جس میں خاص طور پر بنی آدم کا قدم قدم پر خیال رکھا گیا۔ ثم شققنا الارض شقا

"پھر میں نے زمین کو پھاڑا تیرے لئے۔ ضرورت کا پانی اس میں رکھا بقیہ دریاؤں میں ڈال دیا"

زمین کا نظام بھی ایک عجیب انداز سے اللہ نے بنایا۔

اوپر کی زمین کو نرم پانی تا کہ پانی کنویں کی شکل میں جمع ہو سکے اور نیچے کی زمین کو سخت بنا دیا تا کہ یہ پانی مزید نیچے نہ جا سکے۔ پھر پانی میں بھی ایک نظام بنایا یہ میٹھے پانی کی رگ جاری ہے یہ کڑوے پانی کی رگ جاری ہے ان دونوں کے درمیان پردہ ڈال دیا

کہ کہیں یہ دونوں مکس نہ ہو جائیں۔ اگر اللہ اپنی قدرت اور نظام کو ختم کر دے اس پردے کو ختم کر دے تو ساری زمین میں ایک قطرہ بھی میٹھے پانی کا نہ ملتا۔

پانی اللہ کی نشانی

جب انسان کو پانی کی ضرورت پڑتی ہے تو اللہ بادلوں کو بارش برسانے کے حکم دیتے ہیں پھر یہی پانی پہاڑوں میں بڑے بڑے گلیشئر کی صورت میں اسٹاک ہو جاتا ہے پھر جب اللہ کا امر ہوتا ہے تو یہی برف پگھل کر جھیلوں میں اور دریاؤں کی طرف بہہ جاتی ہے۔

پھر دریا بھی اللہ کی عجیب قدرت ہیں اگر زمین کا جھکاؤ جنوب کی طرف نہ ہوتا تو ایک دریا بھی نہ چل سکتا۔ اللہ نے کلام میں اپنی نعمتوں کو پے در پے بتلایا میں نے تجھ پر یہ یہ نعمتیں برسائیں مگر تو نے میرے ساتھ کیا کیا؟

"قتل الانسان ما اکفرہ" "اے میرے بندے، میں تجھے کیا کہوں (جب آدمی کسی سے تنگ آ جاتا ہے..... سمجھا سمجھا کر تو اس سے کہتا ہے کہ میں تجھے کیا کہوں) ما اکفرہ۔ تو تو بڑا ہی ناشکرا نکلا۔ "من ای شیء خلقہ" "تجھے یاد نہیں میں نے تجھے کہاں سے بنایا تھا۔

نہیں یاد۔ اچھا! میں تمہیں بتاتا ہوں۔

"من نطفۃ" "میں نے تجھے نطفہ سے بنایا تھا۔ میں نے تمہیں گندے پانی سے پیدا کیا۔ یہ بادشاہ کہاں سے بنا من نطفہ..... پھر بھی تو زمین پر اکڑ کر چلتا ہے۔

سکون کی تلاش

اللہ کی قسم جو گناہ کرتا ہے اس کی دل کی دنیا اجڑ گئی۔

جنید جمشید نے 1996ء میں کہا ایک پاکستانی نوجوان جن لڑکوں کا جن خوبصورتیوں کا خواب دیکھتا ہے وہ مجھے حقیقت میں اس دنیا میں حاصل ہے لیکن اس کے

باوجود میرے سینے میں اندھیرا ہے...... میرے اندر خلا ہے...... بے چینی ہے۔ مجھے لگتا ہے...... میں وہ کشتی ہوں جس کا کوئی ساحل نہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ یہی بات مجھ سے سعید انور نے بھی مجھ سے کہنے لگا۔

میں یہ سمجھتا تھا کہ عزت اور دولت میری زندگی کا مقصد...... مجھے صرف 22 سال کی عمر میں سب کچھ مل گیا مگر اندر کی خوشی نہ ملی اندر کی ویرانی اور اداسی باقی رہی...... دنیا کی رونق...... مگر دل کی تنہائی...... ان سب کے باوجود بے قراری کیوں ہے بہار کیوں نہیں؟

پھر اس نیک صحبت کی برکت سے میرے دل میں بات اتر گئی کہ میری زندگی کا مقصد کوئی اور ہے...... یہ نہیں جس کو میں سامنے رکھ کر چلا رہا تھا۔

میرے بھائیو! اللہ اعلان کرتا ہے ساری دنیا کی محفلوں میں جاؤ ہر گھاٹ کا پانی پیو...... ہر دھن...... ہر ساز...... ہر آواز سے دل کو بہلانے کی کوشش کرو...... حسین سے حسین پری چہرے سے دوستی کرلو...... سونے چاندی کا ڈھیر لگا دے...... دنیا بھر میں اپنا نام چمکا لو...... اگر ان چیزوں میں تمہیں چین مل جائے تو مجھے اپنا رب ہی نہ سمجھنا۔

الا: سنو...... الا: سنو! "الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب"

جب تک مجھے یاد نہیں کرو گے اس وقت تک چین کبھی نہ پاؤ گے۔

ایک بات سنو بہت سے لوگ کہتے ہیں ہم اللہ کا ذکر کرتے ہیں مگر ہمیں سکون نہیں تو بذکر اللہ کا مطلب سمجھو۔ ذکر عربی زبان میں یاد کو کہتے ہیں...... یاد آ رہی ہے یاد آرہا ہے۔ یاد زبان کا لفظ نہیں ہے یاد دل کا فعل ہے۔ سکون کا وعدہ کس کے لئے ہے بذکر اللہ۔

عشق الٰہی کی آگ

جب دل میں اللہ کی یاد و محبت سما جائے جب یہ دل اللہ کا عرش بنتا ہے تو اللہ کی محبت

آتی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام سے ان کی قوم نے پوچھا تیرے رب کا کوئی گھر ہے تو اللہ نے فرمایا...... تیرا رب کسی مکان میں نہیں اترتا۔ "لا ینتقل و علی الا زمان" نہ تیرا رب کسی زمانے میں اترتا ہے۔ ایک جگہ ہے جہاں تیرا رب آ جاتا ہے اور وہ میرے بندے کا پاک دل ہے پھر میں اس میں آ جاتا ہوں۔ اللہ کی قسم جس دل میں اللہ آ جاتا ہے اس سے بڑا بادشاہ کوئی نہیں ہے۔

ہر تمنا دل سے رخصت ہوگئی　　اب تو آ جا اب تو خلوت ہوگئی
ایک تجھ سے کیا محبت ہوگئی　　ساری دنیا ہی سے نفرت ہوگئی

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو ملک سنجر نے کہا تھا...... نیلم روز (افغانستان کا صوبہ) کا سارا صوبہ آپ کی خدمت میں ہدیہ اس کی ساری آمدنی آپ اٹھائیں اور اپنے مریدوں پر خرچ کریں تو انہوں نے ارشاد فرمایا:

جس دن سے میرے اللہ نے مجھے راتوں کو اٹھنے کی بادشاہی عطا کی ہے میں تیری ساری سلطنت کو ایک جو کے بدلے میں بھی لینے کو تیار نہیں ہوں۔

اس دل کو اللہ کا عرش بناؤ پھر اس دل کی کیفیت دیکھنا پھر تمہیں صدارت والوں پر افسوس آئے گا کیسے بدنصیب لوگ ہیں...... جنہیں اللہ کی یاد کی لذت ہی نصیب نہیں۔ اس دل میں اس کے علاوہ کسی اور کو مت آنے دو اگر یہاں کوئی اور آ گیا تو یہ سب سے بڑا ظلم ہے......

ہمارے ایک جاننے والے کہنے لگے کہ میں ہر سال گاڑی بدلتا ہوں اور سیر و تفریح کے لئے بھی خوب جاتا ہوں مگر دل کی بے چینی دور نہیں ہوتی میں نے کہا یہ بے سکونی اللہ کی یاد سے دور ہوگی اس سے دل لگانے سے دور ہوگی...... اس کو دل میں بسانے سے دور ہوگی۔

ساری رات روتے روتے گزر گئی

امام زین العابدین ساری رات روتے تھے زندگی اس میں گزار دی ان کے خادم نے کہا آپ ساری رات روتے کیوں ہیں۔ انہوں نے فرمایا یعقوب کا یوسف جدا ہوا تھا وہ بھی اللہ نے ملا دیا تھا تو انکو روتے روتے چالیس سال گزر گئے۔ ارے میاں میں نے تو اپنے سارے گھر کو اپنی آنکھوں کے سامنے کٹتے دیکھا مجھے نیند کہاں سے آئے گی۔

ابن زیاد کے سامنے امام حسین کا کٹا ہوا سر لایا گیا تو وہ کہنے لگا میں نے اس سے حسین چہرہ آج تک نہیں دیکھا۔ پھر وہ حسد کے مارے اپنی چھڑی کو آپ کے منہ پر لگا رہا تھا اور اس چہرہ کو ہلا رہا تھا تو ایک صحابی کھڑے ہوئے کہنے لگے بدبخت یہ تو کیا کر رہا ہے میں نے ان ہونٹوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ لیتے ہوئے دیکھا ہے۔

ایس پی کی غربت کا حال

میرے بھائیو! اللہ غفور رحیم ہے مگر ایسا تو وہ نہیں کہ وہ رات کے رونے والے اور رات کو ناچنے والے کو برابر کر دے رات کے تہجد پڑھنے والے اور رات کو زنا کرنے والے کو وہ برابر کر دے۔

اللہ غفور الرحیم ہے پھر اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے ایک اپنے قلم کو بیچ کر فیصلہ لکھ رہا ہے ایک اپنے پیٹ پر پتھر باندھ کر فیصلہ لکھ رہا ہے۔ اور اللہ ان دونوں کو ایک ترازو میں تول دے

میرا ایک ایس پی دوست کہنے لگا...... 15 دن بعد مجھ پر زکوۃ لگتی ہے...... 15 دن بعد میرے گھر میں ایک پیسہ نہیں ہوتا کہ میں بچوں کو روٹی کھلا سکوں تو سپاہی کیا کرے؟

ایک آدمی کی ساری زندگی اللہ کی نافرمانی میں گزر گئی وہ جب اللہ کو پکارتا ہے...... اللہ کہتا ہے لبیک لبیک ...... اے میرے بندے میں تو تیرے انتظار میں تھا تو کبھی تو مجھے یاد کرے گا...... 70 سال کا بوجھ نافرمان گناہوں کا ذمہ

گر اٹھتا ہے کوئی پوچھنے والا پوچھتا ہے بابا کہاں جا رہے ہو......؟ ...... کہا کہ اللہ کو منانے جا رہا ہوں۔ ایسے بوڑھے کے بارے میں جو گناہوں سے لدا ہوا ہو میرا اللہ کیا کہتا ہے...... وہ کہتا ہے: من تقرب الی تلقیته من بعید...

جو میری طرف توبہ کر کے آتا تو میں آگے بڑھ کر اسکا استقبال کرتا ہوں۔ زمین و آسمان کا بادشاہ کہہ رہا ہے۔ "یا ایتھا النفس المطمئنة" "میرے بندے آ جا! آ جا یہ آیت یہ تصویر پیش کرتی ہے کہ اللہ محبت کی بانہیں پھیلا کر کہتا ہے میرے نافرمان بندے تو مجھ سے ڈر نہیں تو آ جا تو آ تو سہی۔

میرے بھائیو! اللہ سے صلح کرو...... اللہ کو اپنا بناؤ...... اللہ ہمارا مقصد زندگی ہے...... آج تک جو دامن آلودہ کیا ہے...... آج توبہ کرو...... کتے بھی اپنے مالک سے بے وفائی نہیں کرتے...... کتے سے نیچے نہ کرو......

پروفیسر کے کتے کی کہانی

ایک پروفیسر اپنے کتے کے ساتھ یونیورسٹی جاتا...... اس کا کتا اس کو چھوڑنے جاتا جب آنے کا وقت ہوتا تو کتا اس کو اسٹیشن لینے جاتا...... دونوں ساتھ واپس آتے۔ ایک دن مالک کو یونیورسٹی میں ہارٹ اٹیک ہوا اور وہ مر گیا۔ کتے کو تو پتہ نہیں ہے کہ میرا مالک مر گیا وہ اپنے وقت پر آیا اور اپنی بانہیں پھیلا کر بیٹھا رہا شام تک مالک کا انتظار کرتا رہا...... پھر بڑے اداس بوجھل قدموں سے واپس چل دیا...... اگلے دن وہ پھر آیا...... اگلے دن وہ پھر آیا نو برس وہ کتا روزانہ آتا رہا اور ہمیں چڑا کر اس دنیا سے چلا گیا...... وہیں اپنی قبر بنالی...... اور ہمیں سمجھا گیا کہ:

"تم تو مجھ کتے سے بھی گئے گزرے ہو" "نو برس صرف روٹی کھلانے والے مالک سے وفا نبھا گیا۔ میں تو نطفہ تھا میرے رب نے انسان بنایا۔ ہم جاہل تھے...... ہندو تھے ہمیں اللہ نے مسلمان بنایا۔

آپ ﷺ اور نکرامت

عبداللہ بن ابی کھلا منافق تھا وہ مرگیا اسکا کے بیٹا جو کہ پکا مسلمان تھے وہ کہ
اے اللہ کے نبی مجھے معلوم ہے کہ میرے باپ نے آپ کو بڑی تکلیفیں دی ہیں میں
ہوں کہ آپ مجھے حکم دیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں۔ آپ کسی اور کو نہ کہیں آپ
منع فرمادیا۔ جب مرگیا تو بیٹا کہنے لگا آپ. میرے باپ کا جنازہ پڑھادیں فرمایا
جنازہ تو کیا کفن بھی دوں گا تو آپ نے اپنا کرتہ اتار کر دیدیا کہ اس کو کفن پہنا دو کہ
بخشا جائے! جب جنازہ پڑھنے لگے تو عمرؓ سامنے آ گئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کس کا جنازہ پڑھارہے ہیں آپ کو پتہ نہیں کہ یہ پکا منافق ہے آپ نے فرمایا کہ
ہٹ جاؤ ابھی میرے اللہ نے مجھے روکا نہیں اگر روکے گا تو پھر نہیں پڑھاؤں گا کہ شاید
جائے جب قبر میں رکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ نکلوایا اور کہا کہ اسے باہر
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے منہ میں اپنا لعاب ڈالا کہ شاید بخشا جائے پھر اللہ
کہا...... نہیں میرے محبوب آج کے بعد آپ نہیں پڑھ سکتے...... ۷۰ مرتبہ بھی
پڑھیں تو معاف نہیں کروں گا...... تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے اے اللہ اگر آپ
مرتبہ جنازہ پڑھنے پر معاف کردیں گے تو میں ۷۰ مرتبہ بھی اسکا جنازہ پڑھوں گا......

ایسا نبی جو امت سے اتنی محبت کرتا ہو آج ہم اسی کی سنتوں کے جنازہ نکالتے
ہم اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی بات کرتے ہیں ایک آدمی اپنے گھر بار
بچوں کو چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول کی بات کو گھر گھر پہنچانے کے لئے نکلتا ہے
اسے مسجد سے دھکے دے کر نکالتے ہو............ ان کے بستر اٹھا کر پھینکتے ہو
ڈنڈے اور کلہاڑوں سے انہیں دھتکارتے ہو............ مارو یہ وہابی ہے کافر ہے
کیا عاشق رسول ایسے ہوتے ہیں......؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو ابوجہل کو
اپنے گھر بلا کر روٹی کھلاتے تھے۔ جس نبی کے ہم امتی ہیں اس نے ابولہب کی

کہیں جس کے کفر اور خباثت کو اللہ بیان کر رہا ہو قرآن میں میرے نبی نے تو اس کی بھی منتیں کیں...... ہم تو مسلمان ہیں ہمیں کافرسے بھی گیا نہ سمجھو۔

نہ کالی کو دیکھیں نہ گوری کو دیکھیں — پیا جس کو چاہے سہاگن وہی ہے

کربلا کا قصہ گا گا کرمت سناؤ

کربلا ایک قصہ نہیں پیغام ہے۔ اللہ ہمارے خطیبوں اور ذاکروں کو ہدایت دے وہ کربلا کا قصہ گا گا کر سناتے ہیں ارے کوئی غم بھی گا گا کر سناتا ہے۔

میرا باپ مرا تھا تو مجھے ہنسنے والا بھی برا لگتا تھا چہ جائے کہ کوئی گانے والا آل رسول پر قیامت ٹوٹی اور ہم اس قیامت کو مزے لے لے کر شہرت اور پیسے کیلئے گا گا کر سنائیں...... درد سے ہائے نکلتی ہے کہ راگ نکلتا ہے۔

مغربی تہذیب

میرے محترم بھائیو...... دوستو! اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کر لیتا ہے وہ کیسے انسانی تدبیروں کو توڑ دیتا ہے...... ہم جو چاہتے ہیں...... اللہ کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ حضرت علیؓ نے ارشاد فرمایا:

”عرفت ربی لفصل عزائم“ ارادوں کے ٹوٹ جانے سے میں نے اللہ کو پہچانا۔

اللہ جو فیصلہ جس کے لئے کردیتا ہے دنیا کی کوئی بھی طاقت اس فیصلے کو روک نہیں سکتی۔

وما یمسک اگر بند کردے۔

فلا مرسل لہ من بعدی...... کوئی اس سے وہ در کھلوا نہیں سکتا۔

”ان یمسسک اللّٰہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو“

تمہیں مصیبت میں پکڑلوں...... تو کوئی ہے جو اللہ کے سوا اسے دور کرے

دکھادے۔

وان یردک بخیر اور اگر میں بھلائی کا ارادہ کرلوں فلا راد لفضلہ ..... تو کوئی نہیں میرے فضل کو روکنے والا۔ زمین سے لے کر آسمان تک چاہت اللہ کی پوری ہوتی ہے.....

☆ وہ محبتیں تقسیم کرنے آئے تو بھیڑ اور بکری ایک گھاٹ میں پانی پینے لگتے ہیں..... وہ نفرتیں تقسیم کرنے آئے تو سگے بھائی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہوجاتے ہیں..... وہ حفاظت کرنے پر آئے تو مکڑی کے جالے سے حفاظت کرکے دکھائی.....

یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں ڈال کر .... بچا کے دکھایا.....

ابراہیم کو آگ کے ڈھیر میں .... بچا کر دکھایا.....

اسماعیل کو چھری کی تیز دھار کے نیچے .... بچا کر دکھایا.....

وہ دینے پر آتا ہے تو صحراء میں بھی کھانے کے .... ڈھیر لگا سکتا ہے۔

بنی اسرائیل کو 40 سال صحراء کی جگہ میں میٹھا اور نمکین کھلایا۔ کالے پہاڑ میں معصوم اسماعیل رو رہے ہیں ان کے لئے چشمہ کا ایسا پانی جاری کیا جو آج تک رواں دواں ہے۔ یہ پانی کہاں سے آتا ہے..... یہ آج تک معلوم نہیں ہوسکا۔

قوم عاد اور اللہ کا عذاب

قوم عاد نے اللہ کی نافرمانی کی اور نعرہ لگایا "من اشد منا قوۃ" "ہم سے بھی کوئی طاقتور ہے۔ ابھی کچھ عرصہ پہلے قوم عاد کے ڈھانچہ عرب کے صحراء میں دریافت ہوئے ہیں.....

ایک دوست نے قوم عاد کے ڈھانچوں کی تصویر بھیجی۔

جن کے بارے میں اللہ کہتا ہے "التی لم یخلق مثلها فی البلاد" "ہم نے کوئی ان جیسا بنایا ہی نہیں۔ 40 ہاتھ لمبا ان کا قد تھا..... بڑے بڑے سر ہوتے تھے نہ بیماری نہ

ضعف ایک نوجوان درخت کو دو انگلیوں میں اکھاڑ کر پھینک دیتا تھا ایسی طاقتور قوم تھی 300 سال کی عمر تک ان کی جوانی چلتی رہتی تھی۔ اور جب اللہ کی نافرمانی کی تو اللہ نے ان کو پٹخ پٹخ کر ماردیا۔ پچھلے چند ہفتوں پہلے کھدائی میں ان کے ڈھانچے ملے میرے دوست نے ان کی تصویر بھیجی وہ ڈھانچہ پڑا ہوا ہے ایک آدمی اس کے سر کے قریب کھدائی کررہا ہے تو اس کا سر اس کے کان تک پہنچا ہوا ہے۔ ایک آدمی کے قد جتنا لمبا صرف سر ہے۔

میرے بھائیو! مغرب میں سورج غروب ہوتا ہے..... مغربی تہذیب کے پیچھے چلنا اندھیروں میں گم ہوجانا ہے۔ یہ لوگ تو ہلاکت میں پڑے ہوئے ہیں۔ یہ اگر اس حالت میں مرگئے تو کبھی جہنم سے نہیں نکل سکیں گے۔

میرے بھائیو! گالی گلوچ سے بچو..... آج چار پیسے کسی کے پاس آتے ہیں تو وہ ملازموں کے لئے ایسی گالیاں نکالتا ہے کہ زمین آسمان تھرتھرا جاتے ہیں..... کپکپا جاتے ہیں سن لو میری بات..... بیت اللہ کو توڑ دینا چھوٹا گناہ اور کسی مسلمان کو ماں بہن کی گالی دینا بڑا گناہ ہے..... بیت اللہ کو آگ لگا دینا..... چھوٹا گناہ..... کسی مسلمان کو ذلیل کرنا بڑا گناہ ہے..... یاد رکھو زبان کی کمائی ایک دن ضرور بھگتو گے۔ اگر کسی کی اچھائی نہیں بیان کرسکتے تھے اس کے عیب بھی نہ اچھالو۔

عبداللہ بن ابی جیسا منافق ظالم..... فاسق..... جس نے عائشہ پر گندی تہمت لگائی ایک مہینہ تک دن رات ایسی مصیبت رہی کہ ہر آنکھ اشکبار تھی .... اور اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پریشان .... آخر اتنا دکھ اٹھا کر بھی آپ نے کہا اے لوگوں کیا ہوا کچھ لوگ مجھے..... میرے گھر والوں کے بارے میں تنگ کررہے ہیں۔ یہاں پر بھی آپ نے عبداللہ بن ابی جیسے منافق کا نام نہ لیا۔

وہ نبی جو عبداللہ بن ابی پر بھی پردہ ڈالنا چاہتا ہو اس کی امت بھائی کو گالی دے۔ سر بازار رسوا کردیں اخباروں میں نام دیدیں۔ جن کے بارے میں اللہ حکم دے رہا ہے ان

کو کوڑے لگاؤ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قلف المومن يحمل عمل ماة سنة"

کسی نیک مسلمان عورت پر تہمت لگانا ۱۰۰ سال کے نیک اعمال کو برباد کر دیتا ہے......

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی پی رہے تھے عبداللہ بن ابی کا بیٹا عبداللہ جو کہ مسلمان تھا آپ کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول تھوڑا پانی بچادیں!...... کیا کرو گے......؟ باپ کو پلادوں گا شاید ایمان لے آئے۔ آپ نے پانی بچا کر دے دیا وہ جا کر کہنے لگا ابا! یہ پیو وہ کہنے لگا کیا ہے؟ تو عبداللہ نے کہا اللہ کے نبی کا جھوٹا ہے باپ کہنے لگا کہ اس سے اچھا تو یہ تھا کہ تو اپنی ماں کا پیشاب لے آتا۔ (استغفر اللہ) بیٹا ہو کر اسے اتنا غصہ آیا کہ واپس جا کر کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت ہے میں اس منافق کی گردن اڑادوں اسے قتل کر دوں۔ آپ نے کہا "انه اباك احسن اليك" وہ تیرا باپ ہے اس کی خدمت کر اس کے ساتھ حسن سلوک کر۔

اگر اس امت پر اللہ کے نبی کی دعا کی وجہ سے عذاب سے حفاظت نہ ہوتی تو یہ جو ناچنے والی کی جھنکار ہے اس کی نحوست اگر یہ دنیا جزا و سزا کا جہان ہوتا تو ایک عورت کے ناچنے پر اس کے گھنگرو کی جو جھنکار ہے وہ ہمالیہ پہاڑ میں بھی سوراخ کر دیتی۔

میرے بھائیو! جس کو دیکھو حکومت کو گالیاں دیتا ہے۔

ارے کبھی اپنے آپ کو بھی تو دیکھو ان آنکھوں نے کتنا حرام دیکھا۔

ان کانوں نے کتنا حرام سنا...... اس ہاتھ نے کتنا غلط تولا......

اس زبان نے کتنی گالیاں دیں...... یہ قدم کتنی غلط محفلوں کو اٹھے۔

سود کون لے رہا ہے...... بے پردہ کس کی بیٹی ہے...... انشورنس کون کروا رہا ہے...... رشوت کون دے رہا ہے...... یہ بازار میں ناپ تول کی کمی کرنے والے کون ہیں...... اذان کی آواز سن کر نہ اٹھنے والے کون ہیں۔ دکان دار گاہک کو دھوکہ دے رہا ہے......

امام حسن و حسین سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے امام حسین کو مسجد کے دروازے پر دیکھا تو خطبہ کو چھوڑ کر منبر سے اٹھے اور مجمع کو چیر کر امام حسین تک پہنچے ان کو اٹھایا پھر ان کو اپنے ساتھ لے کر خطبہ دیا۔

ایک مرتبہ امام حسین کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی گلیوں میں دیکھا تو کہنے لگے...... پکڑو...... اس کو پکڑو...... اس کو پھر امام حسین کو پکڑ کر ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر فرمایا اے اللہ میں اس سے پیار کرتا ہوں تو بھی اس سے پیار کر۔

ایک مرتبہ امام حسن اور حسین بچپن میں کھیلتے کھیلتے پہاڑوں میں گم ہو گئے...... پہاڑوں میں حضرت فاطمہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیغام بھجوایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں سے بڑی محبت تھی...... فرمایا کہ حسن اور حسین میری ٹہنیاں ہیں۔

حسن حسین کے گم ہونے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو ادھر ادھر بھگایا کہ ان کو تلاش کرو خود بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تلاش میں نکلے اور بیچ پہاڑ پر پہنچے تو دیکھا کہ دونوں بھائی ایک پہاڑ کے درمیان چمٹ کر بیٹھے ہوئے تھے۔ اوپر ایک اژدھے نے سایہ کیا ہوا ہے جونہی اس اژدھے نے اللہ کے نبی کو دیکھا تو سر جھکا کر (سلام کر کے) چپکے سے واپس چلا گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پوچھا اللہ نے میرے بارے میں کہا کہ میں رحمۃ للعالمین ہوں تو عالم میں تو آسمان بھی آ گیا۔ تجھے میری رحمت میں سے کیا ملا...... تو کہنے لگے مجھے ڈر لگا رہتا تھا کہ کہیں اللہ مجھے دوزخ میں نہ ڈال دے لیکن آپ کے طفیل اللہ نے میری تعریف آپ کے قرآن میں کی اب مجھے بھی تسلی ہو گئی کہ اللہ مجھے پکڑ سے بچا لے گا۔ جس کی رحمت جبرائیل تک پہنچ جائے جو سدرۃ المنتہیٰ پر ہیں پھر ہم کیوں محروم رہیں......

منبر نبوی کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں رونا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ دیتے ہوئے ایک درخت کے تنے پر ٹیک لگایا کرتے تھے......... پھر مجمع کی زیادتی کی وجہ سے لوگوں نے کہا اس تنے کی وجہ سے آپ ہمیں نظر نہیں آتے لہٰذا آپ منبر بنائیں تاکہ آپ بلندی سے نظر آ سکیں...... آپ جمعہ کا خطبہ دینے کے لئے کھجور کے تنے کے آگے سے گزرے...... اور پھر منبر کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو کھجور کے بے جان تنے نے چیخ ماری کہ ساری مسجد گونج اٹھی......

حنا حنین الاعشار ۔ وہ ایسا چیخا جیسے حاملہ اونٹنی چیختی ہے تو آپ نے اس کو پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ ہچکیاں لے رہا تھا آپ نیچے اترے اور اسکو سیدھے ہاتھ سے سینے سے لگایا اور کہا کہ تو میرے ساتھ ایک سودا کر میں تجھ سے جدا ہو جاتا ہوں اور اس کے بدلے میں جنت میں تجھے اللہ سے کہہ کر درخت بنواتا ہوں کیا تو اس پر راضی ہے؟ پھر وہ کھجور کا تنا چپ ہوا پھر آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میں اسے سینے سے نہ لگاتا تو قیامت تک میری جدائی پر یہ روتا رہتا۔ جس کی جدائی پر بے جان درخت روئے ہم نے خود اس کے طریقوں کو جدا کر دیا۔ میرے بھائیو! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کو اپناؤ اگر یہ نہیں کر سکتے تو اتنا تو کرو کہ حرام سے بچو۔

بہنوں کو وراثت ضرور ادا کرو

میرے بھائیو! آج ہماری قوم ایک بہت بڑے گناہ میں ملوث ہو چکی ہے۔ وہ بہنوں کا حصہ ادا کرنا ہے اور افسوس تو اس بات کا ہے کہ اس گناہ کو گناہ نہیں سمجھتی اللہ نے یہ بہت بڑا حصہ رکھا ہے اور اس حصہ کو خاص طور پر قرآن میں بیان کیا ہے۔ اگر ہم نے اپنی بہنوں کا حق نہیں دیا تو ساری زندگی حرام ہمارے پیٹ میں پڑا رہے گا جس کی وجہ سے ساری عبادات منہ پر ماردی جائیں گی اور ہم کبھی جنت کی ہوا بھی نہ پا سکیں گے۔ اس بات کو رواج دو باپ مر گیا تو ماں کو بہن کو اس کا حصہ ادا کرو چاہے چار آنے ہیں یا

لاکھ...... ان کا حق ادا کرو یہ مت کہو کہ انہوں نے ہمیں معاف کر دیا ہے...... حلال کا لقمہ ہمیشہ بہار لاتا ہے۔ حرام کا لقمہ ہمیشہ مصیبتیں اور بے سکونی لاتا ہے۔

باہر بڑے نیک نمازی اندر سے بدتمیز

میرے بھائیو! اپنے اخلاق اچھے کرو۔ آپ کا فرمان "خیرکم خیرکم لاھلہ" تم میں سے سب سے بہترین مسلمان وہ ہے جو بیوی سے اچھا سلوک کرے۔

اور یہاں سب سے زیادہ بدتمیزی بیوی کے ساتھ کی جاتی ہے۔ باہر بڑے خوش ہو کر ملیں گے بڑے اخلاق دکھائیں گے......... چائے کا بھی پوچھیں گے...... پانی کا بھی پوچھیں گے...... گھر میں جا کر بیوی کو کبھی گالی دیں گے...... کبھی تھپڑ ماریں گے...... کبھی دوستی کریں گے......... کبھی ذلیل کریں گے...... کتنے لوگ ہیں جو ماں باپ سے بیویوں کو ملنے نہیں دیتے...... کیا ظلم و ستم کی حد ہے۔ جن ماؤں نے جنا ان سے ملنے نہیں دینا یہ کیسے اللہ کے نبی کو منہ دکھائیں گے۔؟

خاتم الانبیاء اور دوڑ کا مقابلہ

آپ نے فرمایا "وانا خیرکم لاھلی" "میں اپنی بیوی سے تم میں سے سب سے اچھا سلوک کرتا ہوں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں ایک مرتبہ آپ سفر سے واپس آرہے تھے...... آپ نے صحابہ سے کہا تم آگے چلے جاؤ جب وہ دور چلے گئے تو آپ نے عائشہ سے کہا مجھ سے دوڑ لگاؤ گی؟ کہا لگاؤں گی...... کائنات کا سردار دوڑ لگا رہا ہے...... کائنات جس کو جھک جھک کر سلام کرے...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس پتھر سے گزرتے وہ کہتا السلام علیکم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...... ایسی بلند شان والا اپنی بیوی کے ساتھ دوڑ لگا رہا ہے...... حضرت عائشہ کہنے لگیں میں آگے نکل گئی...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے رہ گئے......... میں آگے دوڑ [illegible]

پھر کچھ عرصہ کے بعد ایک سفر سے آپ واپس آرہے تھے آپ نے پھر کہا لوگوں تم

آگے چلے جاؤ۔ پھر آپ نے کہا عائشہ دوڑ لگاؤ گی..... کہا لگاؤں گی..... اس دوسری دوڑ میں آپ آگے نکل گئے میں پیچھے رہ گئی۔ پھر آپ نے کہا یہ پچھلی دوڑ کا بدلہ ہوگا۔ یہ تھے اللہ کے نبی کے اخلاق..... ہمارا کیا حال ہے۔ ہمارا نبی تو خود لقمہ بنا کر اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہیں اور ارشاد فرمایا بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالنا صدقہ کا ثواب ہے۔

حضرت عائشہ جہاں سے پانی پیتی اور جہاں ان کے ہونٹ گلاس کو لگتے تھے ہمارے نبی خود پوچھتے عائشہ تم نے کہاں سے پیا تھا پھر اس نشان زدہ جگہ پر ہونٹ رکھ کر پانی پیتے تھے یہ تھے ہمارے نبی کے اخلاق۔

حضرت میمونہ کے گھر میں آپ سوئے ہوئے تھے آپ حاجت سے فراغت کے لئے گھر سے نکلے..... میمونہ کی آنکھ کھلی تو ان کے نفس نے ان کو دھوکہ دیا وہ دل میں کہنے لگیں مجھے چھوڑ کر کسی اور بیوی کے پاس چلے گئے۔ ان کو آیا غصہ انہوں نے اندر سے کنڈی لگا دی اتنے میں آپ واپس تشریف لے آئے کہا دروازہ کھولو..... میمونہ کائنات کے سردار سے کہنے لگیں نہیں کھولتی آپ کیوں مجھے چھوڑ کر دوسری بیوی کے پاس جاتے ہیں.....؟ کہنے لگے اللہ کی بندی "انی حاقن" مجھے پیشاب آیا ہوا تھا میں اس لئے باہر نکلا..... کہنے لگیں نہیں نہیں مجھے پتہ ہے آپ مجھے چھوڑ کر دوسری بیوی کے پاس گئے تھے.....؟ آپ نے فرمایا اللہ کی بندی کبھی نبی بھی خیانت کر سکتا ہے۔ میمونہ کو احساس ندامت ہوا تو انہوں نے دروازہ کھول دیا آپ مسکراتے ہوئے واپس آئے اور چول چراں بھی نہیں کی اف بھی نہیں کیا اتنا تو کہہ دیتے یہ تو نے کیا بدتمیزی کی۔ ہمارے جیسا کوئی ہوتا تو ڈنڈا اٹھا کر اس کے سر میں دے مارتا۔ میرے بھائیو آج ہمارے گھروں میں زندگی کیوں برباد ہے۔ کیوں ہم اخلاق کو دین کا حصہ نہیں سمجھتے۔

محبوب کی انوکھی سنت

ایک مرتبہ آپ نے حسن کو کمر پر بٹھایا آپ کے دونوں ہاتھ اور گھٹنے زمین سے لگے ہوئے ہیں سواری بن گئے..... پورے کمرے کا چکر لگایا..... حسن حسین کو اوپر بٹھا کر۔ ایک مرتبہ میں نے بھی اپنے چھوٹے بچے کو اسی طرح کمر پر بٹھا کر چکر لگایا کہ چلو بچہ بھی خوش محبوب کی سنت بھی زندہ ہو جاتی۔

حضرت زینب کی بیٹی تھی امامہ ان کو آپ نے اٹھایا ہوا ہے اور نفلی نماز بھی پڑھی جا رہی ہے۔ جب آپ رکوع میں جاتے تو ان کو اتار دیتے سجدہ سے اٹھتے تو پھر امامہ کو اٹھا کر پھر نماز شروع کر دیتے۔ ایسا بچوں سے پیار کر کے دکھایا۔

آپ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے حسن حسین آئے ایک اوپر چڑھ گیا اور ایک سینے کے نیچے چلا گیا تو آپ نے اپنا سینہ اوپر کر کے ہاتھ کھول دیئے..... تاکہ وہ اندر آرام سے بیٹھ سکیں..... صحابہ دوڑے اتارنے کے لئے آپ نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا کہ مت کچھ کرو..... آپ لوگ ساری دنیا سے فس کر لیتے ہو..... بیوی کو دبا کر رکھتے ہو کہ ہم مرد ہیں..... ہم چھوٹے کیوں بنیں۔

محبت سے دل فتح کرو

آپ کے اخلاق اتنے اعلیٰ کہ گھر کا کام خود کرتے تاکہ بیوی خوش ہو..... کبھی کبھی آٹا خود گوندتے تھے..... کپڑے خود دھوتے تھے..... جوتا ٹوٹ گیا خود گانٹھ رہے ہیں..... گھر میں جھاڑو دے رہے ہیں..... کبھی میرے بھائیو! آپ نے آٹا گوندا کبھی گھر میں جھاڑو دی (اس بات سے اندازہ لگائیں ہم کتنے متکبر ہیں۔) اپنے اونٹ کو خود پانی پلا رہے ہیں اس کا چارہ خود سر پر لے کر جا رہے ہیں۔

پتھر دل انسان

میرے بھائیو! کافروں کی وردی اتارو جو نبی ہمارے لئے اتار دیا اتنا تڑپا آج ہمیں اس کا لباس اچھا نہیں لگتا..... اسکا چہرہ اچھا نہیں لگتا..... میرے بھائیو! میں آپ کو اس کے رونے کا واسطہ دیتا ہوں اس کے تڑپنے کا واسطہ دیتا ہوں..... کہیں ایسا نہ ہو کہ

قیامت کے دن اس کا سامنا کرتے ہوئے شرم آئے۔

میں آپ سے ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوں اللہ کے نبی کے طریقوں کو اپنا لو اسی میں کامیابی ہے...... اس کی وردی میں آ جاؤ چھوڑ دو اس کے دشمنوں کا لباس جو تمہاری جان کے دشمن ہیں تمہارے ایمان کے دشمن ہیں تم انہی ظالموں کو بڑا بنا کر چلتے ہو...... تلمبے جیسے چھوٹے سے قصبہ میں بھی چار سال کے بچے کو پتلون اور ٹائی پہنا کر اسکول بھیجتے ہو...... تمہیں کیا ہو گیا...... تم سوچتے کیوں نہیں...... تم کس کے پیچھے جا رہے ہو...... جو تمہارے لئے لٹ گیا...... تمہارے لئے پٹ گیا...... تمہارے لئے روتا روتا بے جان ہو کر نڈھال ہوا...... فرشتے روئے اس کو روتا دیکھ کر...... پہاڑ روئے اس کے دکھوں کو دیکھ کر...... پتھر روئے اس کے دکھوں کو دیکھ کر...... چشم تصور میں غور کرو جب آپ خون میں نہا کر...... پتھر کھا کر بے ہوش ہوئے...... سوچو! سوچو! یہ کون...... یہ وہ ہے جس کی انگلی کا اشارہ سارے طائف کو زمین میں دھنسا سکتا ہے۔ (مگر وہ امت کو اللہ کے قریب کرنے کے لئے پتھر بھی کھا رہا ہے) دعائیں بھی دے رہا۔

سنت کی اہمیت

ٹائر سے ہوا نکل جائے گاڑی کھڑی ہو جاتی ہے۔ نبی کی سنت کا جنازہ نکال دو تو کچھ بھی نہیں ہوتا؟ دوائی کی ایک گولی کم کر دو دوائی کا اثر کم ہو جاتا ہے۔

اس محبوب کے طریقوں پر آؤ جو آپ کے لئے زندگی فنا کر گیا۔

ہم اگر دو وقت کھانا نہ کھائیں بھوک سے برا حال ہو جاتا ہے نیند تک نہیں آئیگی...... وہ اللہ کا نبی بھوک کی شدت سے چارپائی پر تڑپ رہا ہے ایک دن گزرا دو دن گزرے ۳ دن گزر گئے...... ایک لقمہ بھی منہ میں نہیں گیا۔ (کیا آپ کما نہیں سکتے تھے وجہ کیا تھی؟ کمائی کا وقت بھی میں امت کی تربیت اور تعلق مع اللہ پر اور تبلیغ پر خرچ کروں) عائشہؓ رونے لگیں۔ اللہ کے نبی کپڑے میں چمڑے کا پیوند بھی لگا ہوا ہے۔ سنت کی قدر کرو کبھی میرا نبی بازار میں ننگے سر نہیں گیا پھر تم ننگے سر عید پڑھنے آئے ہو۔

آپ نہیں سمجھ سکتے ایک سنت میں اللہ نے کیا کیا طاقت رکھی ہے۔

عید کا دن ایسی مبارک گھڑی ہے جس میں اللہ کی رحمت برستی ہے توبہ قبول ہوتی ہے......

مگر شراب پینے والے کی بخشش نہیں ہوتی...... ماں باپ کے نافرمان کی بخشش نہیں ہوتی......

رشتہ داروں سے توڑ پیدا کرنے والے کی بخشش کوئی نہیں ہے......

دل میں کینہ اور بغض رکھنے والے کی بخشش کوئی نہیں ہے......

بخشش کوئی نہیں کا مطلب یہ ہے جب تک اس گناہ میں مبتلا ہے اللہ معاف نہیں کرے گا۔

اللہ کا سننا اور دیکھنا

میرے بھائیو! توبہ کرو...... اللہ کا سننا کامل ہے...... دیکھنا بھی کامل ہے...... اللہ کی نظر ساری...... کائنات کو دیکھ رہی ہے مثال پڑھیئے! "یری ربیبا نملة سوداء صخرة السماء فی اللیله الظلمات"

ایک کالا پتھر ہے...... پھر اوپر رات کالی ہے پھر اوپر جنگل چھا چکا ہے...... نیچے ایک کالی چیونٹی جا رہی ہے...... اللہ عرش پر بیٹھا اس چیونٹی کے چلنے کی لکیر کو بھی دیکھتا ہے...... اللہ یہ نہیں کہہ رہا کہ میں چیونٹی کو دیکھتا ہوں وہ تو عرش پر بیٹھا کہہ رہا ہے کہ میں اس کی لکیر کو بھی دیکھتا ہوں رات کا اندھیرا...... پہاڑ کا اندھیرا...... کالے پتھر کا اندھیرا...... جنگل کا اندھیرا...... کالی چیونٹی کا اپنا اندھیرا بھی مجھ سے یہ لکیر نہیں چھپا سکتا۔

دین میں پابندی ہے سختی نہیں

میرے بھائیو! اللہ کی مانو...... اللہ کی چاہت پر زندگی گزارو...... اللہ بڑا ہی مہربان

ہے۔دین میں پابندی ہے...... سختی کوئی نہیں...... کوئی کام پابندی کے بغیر ہوا ہے کوئی بچہ پابندی کے بغیر ڈاکٹر بنا...... کسی نے عزت پائی ہو پابندی کے بغیر...... کبھی پالنے والا بھی سختی کرتا ہے۔ تربیت کے لئے تو ماں بھی ڈنڈا اٹھا لیتی ہے۔ بچے کو ماں اسکول بھیجتی ہے...... بچہ کہہ رہا ہے سختی ہو رہی ہے ماں کہہ رہی ہے پابندی ہو رہی ہے۔

عزت حاصل کرنے کا راستہ

حضرت علی کا قول ہے" من اراد عزا بلا عیشرہ "...... جو عزت چاہتا ہو خاندانی بھی نہ ہو...... "غنی بلا مال "بغیر مال کے دولت چاہتا ہے...... "ھیبۃ بلا سلطان" بادشاہ نہیں ہے مگر بادشاہوں جیسے شان چاہتا ہے...... "وجاھۃ بلا احوان "قوت چاہتا ہے بغیر لوگوں کے...... یہ سب کیسے حاصل ہے...... فلیخرج من المعصیۃ

اللہ کی نافرمانی چھوڑ دے اور فرمانبرداری اختیار کرے عزتیں اس کی غلام بن جائیں گی...... ہیبت اور سرداری اس کی باندی ہوں گی...... دنیا اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہوگی...... ہم بھی آپ سے یہی کہہ رہے ہیں اللہ سے ملنے اور جڑنے کا راستہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی میں ہے۔

چیونٹی! اللہ کی نشانی

چیونٹی انڈے سے نکلتے ہی اپنا کام جانتی ہے...... نہ وہ سنتی ہے...... نہ وہ بولتی ہے...... نہ اسے کوئی پڑھاتا ہے...... نہ اسے کوئی سکھاتا ہے...... نہ وہ دیکھتی ہے...... اندر گھپ اندھیرا ہے...... اور ۳۰ ہزار انڈے ہیں...... ان میں سے بچے نکلے ہیں...... اس میں سے کچھ پہرے دار ہیں...... کچھ غلہ لانے والے ہیں...... کچھ غلہ کی حفاظت کرنے والے ہیں...... کچھ دروازے کی حفاظت کرنے والے ہیں...... کچھ انڈوں پہ پہرہ دینے والے ہیں...... کچھ ملکہ کے ساتھ رہنے والے ہیں...... کچھ نئے گھروں کی تلاش اور تعمیر کے لئے ہیں۔

یہ اتنے مشکل کام ہیں اور چیونٹی کی اوقات کیا ہے۔

جو پہرے دار چیونٹیاں ہوتی ہیں ان کے سر قدرتی بڑے ہوتے ہیں ان کو نہ کسی نے بتایا کہ تمہارے ذمہ پہرہ ہے چونکہ تمہارے سر بڑے ہیں...... وہ اللہ کی دی ہوئی تعلیمات جس نے انہیں باندھ دیا ہے وہ خود بخود ان کے اندر موجود ہے وہ اپنے آپ جب تھوڑی طاقت پکڑتے ہیں تو دروازے پر پہرہ دینے لگ جاتے ہیں۔ان کا پہرہ کیا ہوتا ہے۔سر سے سر جوڑ کر کھڑے ہو جاتے ہیں...... اندر سے چیونٹی باہر جا رہی ہو تو پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔

چیونٹی کے ماتھے پر دو انٹینا ہوتے ہیں وہ آ کر اپنے دونوں انٹینا کے ذریعے سر دروازے پر دستک دیتی ہے۔کراچی میں اگر ایک ارب خاندان چیونٹیوں کے آباد ہیں تو ہر چیونٹی کے دستک دینے کی آواز دوسری سے مختلف ہے ایک جیسی نہیں یہ اللہ کا نظام ہے۔پہرے دار دستک کا انداز سمجھتے ہیں کہ یہ گھر کی چیونٹی ہے۔

پھر وہ اپنا سر پیچھے ہٹا لیتے ہیں اگر کوئی غلطی سے آ جائے تو انہیں فوراً پتہ چل جاتا ہے کہ یہ میرے گھر کا فرد نہیں ایک دم پیچھے ہٹ جاتے ہیں...... پھر وہ پیچھے پیچھے سائرن بجاتے ہیں حملہ کرو...... شکار ہاتھ میں آ گیا...... تو پیچھے سے پیادہ فوج آگے آتی ہے...... اگر وہ تھوڑے ہوں تو ایسے ہی کام بن جاتا ہے...... اگر زیادہ ہیں تو پیچھے سے توپ خانہ بلایا جاتا ہے توپ خانہ کیا کرتا ہے وہ الٹا لیٹ کر اپنی دم سے فائر کرتا ہے...... بم برساتا ہے...... زہر کا اسپرے کرتا ہے...... ایسے ہی اللہ نے قرآن میں (نمل) چیونٹی کا ذکر نہیں کیا۔اگر ان پر قابو پا لیا جاتا ہے تو وہ غذا بن جاتے ہیں۔

آج کل یہ نعرہ خوب لگ رہا ہے کہ عورتوں کو آزادی دی جائے ظاہری بات ہے کہ جب عورت آزاد ہوگی تو مردوں کی خوب نظر خراب ہوگی۔

ادھر 1972ء میں ایک آدمی مر رہا ہے...... ایڈمس متھ اس نے معاشیات کی آزادی پر کتاب لکھی کہ انسان کمانے میں آزاد ہے...... چاہے عورت نچا کر کمائے......

شراب بیچ کر کمائے...... جوا کھیل کر کمائے...... جس طرح کمانا ہو کمائے...... اب یہ دو آزادیاں بازار میں آگئیں عورت آزاد ہے...... مال کے کمانے میں ہم آزاد ہیں۔ (یہ انگریزوں کا نعرہ ہے)

اس آزادی کا آخری روپ کیا بنا کہ جو عورت صرف چار بچوں کو سنبھالنے پر تیار نہیں تھی وہ 400 آدمیوں کی غلامی کر رہی ہے اور ہر ایک کو مسکرا مسکرا کر کہہ رہی ہے Water (پانی) Tea (چائے) یہ آزادی ہے یا وہ آزادی۔

اب 400 انسانوں کی ہوسناک نظریں اس پر پڑ رہی ہیں...... اور وہ کبھی ادھر بھاگ رہی ہے...... کبھی ادھر بھاگ رہی ہے...... کبھی کھانا لا رہی ہے...... کبھی چائے لا رہی ہے...... دوسری ایئر لائنوں میں شراب بھی دیتے ہیں پھر جن کو چڑھ جاتی ہے وہ خوب غل غپاڑہ مچاتے ہیں۔

انگلستان میں یہ سروے کیا گیا 1792ء کا نظریہ ان کے ہاتھوں دم توڑ گیا 2000ء میں انگلستان میں سروے ہوا کہ آپ گھر لوٹنا چاہتی ہیں یا آزادی چاہتی ہیں تو 98 فیصد عورتوں نے کہا کہ وہ گھر لوٹنا چاہتی ہیں لیکن ہم کیا کریں نہ ہمیں خاوند میسر ہیں...... نہ ماں باپ میسر ہیں۔

ہالینڈ میں ایک لڑکی گھر کی سیڑھی پر بیٹھی رو رہی تھی کسی نے پوچھا تم کیوں رو رہی ہو کہنے لگی میرے باپ نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے وہ کہتا ہے پہلے کرایہ جمع کراؤ پھر گھر میں رہنا تو وہاں اس آزادی کا نتیجہ یہ نکلا کہ عورت کو خاوند نہیں ملتا اور خاوند کو بیوی نہیں ملتی...... وہاں سارے روپ ختم ہیں۔ صرف ایک شکل باقی ہے محبوب اور محبوبہ۔

جب تک محبوب کا دل نہیں بھرا اس کا نافع باقی ہے اور جب دل بھر جاتا ہے تو اسے استعمال شدہ اوراق کی طرح پھینک دیا جاتا ہے۔

واقعہ

ہماری ایک جماعت ایڈمرا گئی تو نماز پڑھانے والے نوجوان امام نے سلام پھیرا تو چند لڑکیاں قریب آگئیں لڑکی نے پوچھا تم انگریزی جانتے ہو...... کہا جانتا ہوں...... کہا یہ کیا کیا ہے...... یہ واقعہ مجھے اشفاق احمد نے سنایا جو کہ ڈرامہ نویس ہیں۔ اس نے کہا میں اور میری بیوی بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے میں نے کہا آؤ ہم دیکھتے ہیں یہ لڑکیاں اس سے کیا کہتی ہیں۔ وہ انگریزی امام سے کہنے لگیں یہ تم نے کیا کیا ہے...... نوجوان کہنے لگا ہم نے عبادت کی ہے...... وہ کہنے لگیں آج تو اتوار نہیں ہے لڑکے نے کہا یہ ہم دن میں پانچ مرتبہ کرتے ہیں...... لڑکی کہنے لگی یہ تو بہت زیادہ ہے

لڑکے نے اس پر واضح کیا اللہ کے احسانات کو سامنے رکھا جائے تو یہ بہت تھوڑا ہے...... اور یہی وہ عمل ہے جو سکون کی بہار لاتا ہے...... یہ تو مشقت نہیں یہ تو راحت ہے...... پھر لڑکی نے ہاتھ بڑھایا جانے کے لئے تو اس نوجوان نے کہا میں معافی چاہتا ہوں کہ میں یہ ہاتھ آپ کو نہیں لگا سکتا...... اس نے کہا کیوں؟ اس نے کہا یہ میری بیوی کی امانت ہے...... تو وہ لڑکی کھڑی کھڑی زمین پر گر گئی۔

اس کی چیخ نکلی اور وہ رونے لگی اور کہنے لگی کہ کتنی خوش قسمت ہے وہ بیوی جس کو ایسا خاوند ملا۔ کاش یورپ کے مرد بھی ایسے ہوتے اور وہ سسکیاں لیتی ہوئی وہاں سے چل دی...

اشفاق احمد اپنی بیوی سے کہنے لگا ہاں تو آج وہ تبلیغ ہوئی ہے جو لاکھوں کتابوں سے بھی نہیں ہو سکتی...... آج اس نے ایک عمل سے کر کے دکھا دی۔

آپ ﷺ کے حسن کا منظر

ایک مرتبہ اماں عائشہ چرخہ کات رہی تھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جوتے سی رہے تھے...... پسینہ کے قطرے آپ کی پیشانی پر جمع ہو گئے اماں عائشہ نے جب آپ کے حسین چہرے کی طرف دیکھا تو بس دیکھتی ہی رہ گئیں جیسے مبہوت ہو گئیں ہوں ہاتھ

جیسا تھا ویسا ہی رہ گیا۔ آپ نے کہا اے عائشہ کیا دیکھ رہی ہو...... کہنے لگیں آپ کے ماتھے پر پسینہ کو چمکتا دیکھ کر ایک شاعر کا شعر یاد آ گیا ہے...... ﴿و اذا نظرت الی اسرت وجهه﴾......

جب میں اس کے ماتھے پر نظر ڈالتا ہوں تو یوں چمکتا نظر آتا ہے جیسے آسمان پر بجلیاں نظر آتی ہیں۔

اخلاق کا جنازہ مت نکالو

پیٹ پر پتھر باندھ کر بھی خوشیاں منائی جا سکتی ہیں اگر اخلاق ہیں...... سونے چاندی میں تول کر بھی آپ مسکراہٹیں نہیں دے سکتے...... کسی کو بد اخلاقی کے ساتھ۔ زبان کا وار ایسا ہے کہ سارے گھر کو آگ لگا دیتا ہے۔ اس لئے بھائیو! اخلاق سیکھو...... اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ پورے دین میں سب سے مشکل سبق اخلاق ہے۔ آپ کا فرمان ہے ترازو میں سب سے وزنی چیز اچھے اخلاق ہیں تو نفس پر بھی سب سے وزنی یہ ہوں گے......

شکلوں سے گھر نہیں آباد ہوتے

عمران ابن خطان ایک خارجی گزرا ہے...... ایسا خطیب تھا کہ سارے عرب پر چھا گیا...... ۱۵ منٹ میں آگ لگا دیتا تھا...... مگر یہ بیچارہ بڑا ہی بدصورت تھا اس کی بیوی بڑی ہی خوبصورت۔ ایک دن اس کی بیوی نے کہا ان شاء اللہ ہم دونوں جنتی ہیں اس نے کہا وہ کیسے؟ بیوی کہنے لگی میں تمہیں دیکھ دیکھ کر صبر کرتی رہتی ہوں تو مجھے دیکھ دیکھ کر شکر کرتا رہتا ہے۔ صبر پر بھی جنت شکر پر بھی جنت۔ شکلوں سے گھر آباد نہیں ہوتے اچھے اخلاق سے گھر آباد ہوتے ہیں۔

میرے بھائیو! اپنے گھروں میں راحت چین اور سکون لانا چاہتے ہو تو اس زبان کو میٹھا کرلو...... میٹھے بول میں جادو ہے...... یہ وہ جادو ہے جو سر چڑھ کر بولتا ہے......

3 طرح کے ولیمے

آپ نے ہر طرح کے ولیمے کئے غریبی والا ولیمہ بھی کیا مسافری والا ولیمہ بھی کیا۔

عائشہ ؓ کے ولیمہ میں صرف دودھ پلا دیا گیا تھا۔

حضرت صفیہ ؓ کا ولیمہ اس سے بھی آسان کیا گیا تھا کہ اپنی اپنی روٹی لے کر میرے پاس آ جاؤ۔

ہر کوئی اپنی اپنی روٹی لے کر آ گیا...... ولیمہ حضور کا روٹی دوسرے لے کر آ رہے ہیں......

حضرت زینب کا ولیمہ وسعت والا ولیمہ تھا تاکہ مالداروں کے لئے اجازت نکل آئے...... سارے مدینہ کو روٹیاں کھلائی گئیں......

کیونکہ حضرت زینب کا نکاح اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پڑھا نہ ایجاب نہ قبول......

واقعہ: میں ایک دفعہ مولانا جمشید صاحب کی خدمت میں شہد لے کر گیا۔ یہ میرے استاد ہیں میں ان کے پاس رائیونڈ میں پڑھتا تھا...... مجھ سے کہنے لگے کہاں سے لائے ہو میں نے کہا میرے اپنے باغ کا ہے مجھ سے کہنے لگے تمہارے باپ نے زمین میں سے اپنی بہنوں کو حصہ دیا ہے بات شہد کی ہے اور مجھ سے باپ کی وراثت کا پوچھ رہے ہیں۔ میں نے کہا وہ صرف دو ہی بھائی تھے بہنیں ہی کوئی نہ تھیں۔ پھر کہنے لگے تمہارے دادا نے اپنی بہنوں کو حصہ دیا تھا میں نے کہا جیسا کہ اللہ نے مجھے مکلف بنایا ہے آپ بھی مجھے اتنا ہی مکلف سمجھیں...... کہنے لگے اچھا اچھا ٹھیک ہے ٹھیک ہے پھر کہنے لگے یہ بوتل بھی ہدیہ ہے یا صرف شہد ہدیہ ہے...... جن کو آخرت کا خوف ہوتا ہے وہ ایسے تحقیق کرتے ہیں۔

خشک وادیوں کی طرح ہو گئے ہمارے علمی حلقے

علامہ زومیریؒ نے کہا تھا کہ اپنے اخلاق ایسے بناؤ کہ مشک کے ٹیلے کی طرح مہکنے لگ جاؤ...... اگر تیرے اخلاق بن گئے تو تو ایسے مہکے گا جیسے مشک کا ڈھیر مہکتا ہے پھر کہا ''وصدق صديقة ان صدقت صداقة'' دوستوں سے دوستی کا حق ادا کرو۔

''فدفع عدوك بلتی فاذالتی فاذ الذی بينك و بينه عداوة كانه ولی حميم'' جو تجھ سے برا سلوک کرے عداوت پر آجائے اس کے ساتھ بہترین سلوک کر...... پھر وہ تیرا دوست بن جائے گا۔

اخلاق سیکھنے کا پڑھنے کا آج رواج ہی ختم ہو گیا...... آج ہماری مجلسیں خشک وادیاں ہیں اس میں بہار کے جھونکے نہیں اس میں صبا اور نسیم کی مہک نہیں ہے۔

پھول برساؤ پتھر نہ برساؤ

ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں جھگڑا ہوا حضرت عائشہؓ مان ہی نہیں رہی تھیں تو آپؐ نے حضرت ابوبکر کو بلایا کہ ہماری صلح کر دو ابوبکر تشریف لائے...... صلح کروانے...... دونوں کی بات سنی حضرت عائشہ کی آواز بلند ہو گئی تو ابوبکر نے رکھ کر تھپڑ مارا عائشہؓ تمہیں تو ابوبکر کی بیٹی مگر بھاگ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پناہ لے لی تو آپؐ نے کہا اے ابوبکر میں نے تمہیں صلح کے لئے بلایا ہے یا لڑنے کے لئے۔ تمہیں کس نے کہا تھا اس کو مارنے کا۔

گھر اخلاق سے آباد ہوتے ہیں...... فتووں سے گھر نہیں آباد ہوتے...... اللہ کا نبی گھر میں جھاڑو دے رہا اپنے کپڑے خود دھو رہا ہے...... آٹا خود گوندر ہے ہیں۔

لطیفہ

ہمارے علاقے کا ایک زمیندار کا نکاح ہوا سیدھا سادھا دیہاتی...... مولوی

صاحب نے کہا فلاں بنت فلاں کو تیرے نکاح میں دیا تجھے قبول ہے...... اس نے کہا آوڈ دے (آنے دو) اس کے بھائی نے اس کو پیچھے سے کہنی ماری تو کہنے لگا (جاوڈ دے جانے دو) پھر بھائی نے کہنی ماری کیا کہہ رہا ہے تو کہنے لگا...... جیسے سب کی صلاح ہووے...... مولوی صاحب نے کہا سب کی صلاح سے کام نہیں بنتا تیری صلاح سے کام بنے گا......

اچھے اخلاق سب سے بڑا سرمایہ ہے اچھے اخلاق سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں ہے۔ اخلاق ہی گھر بناتے...... زبان کا ایک لفظ بعض اوقات گھر بگاڑ دیتا ہے...... اخلاق کو اپناؤ گے تو بیویاں فدا ہو جائیں گی قربان ہو جائیں گی اور اگر اپنا مولوی پنا دکھاؤ گے تو ساری زندگی سلگتی آگ میں سلگتے رہو گے یہ آگ تمہیں بھی سلگاتی رہے گی اور تمہارے در و دیوار میں بھی آگ لگا دے گی۔ مولانا جمشید صاحب فرمایا کرتے ہیں ایک چپ سو گر ہیں۔

جالینوس کی بیوی بڑی غصہ والی تھی وہ کپڑے دھو رہی تھی اور یہ نواب صاحب کتابیں پڑھ رہے تھے بیوی کو یہی غصہ تھا کہ یہ کتابیں ہی پڑھتا رہتا ہے...... (وہ کتابوں کو اپنی سوکن سمجھتی تھی کہ یہ مجھ سے زیادہ کتابوں کو وقت کیوں دیتا ہے) بیوی اس کو کوستی رہی کوستی رہی...... اور یہ چپ کر کے سنتا رہا...... بیوی نے دیکھا کہ اس پر کوئی اثر ہی نہیں ہو رہا تو وہ جس ٹب میں کپڑے دھو رہی تھی وہ سارا اٹھا کر اس کے اوپر پھینک دیا۔ جالینوس ہنس کر کہنے لگا آج تو بادل گرجنے کے بعد برس بھی گیا۔ اتنی بات میں بات ختم کر دی۔ آپ بھی اپنے اخلاق ایسے کرو دونوں جہاں میں نفع اٹھاؤ گے۔

خاندانی منصوبہ بندی حقیقت یا فسانہ

آج یہ نعرہ خوب لگتا ہے کہ آبادی بڑھ رہی ہے مت آبادی بڑھاؤ میں مدرسہ چلاتا ہوں...... مجھے پتہ ہے کہ میرے مدرسہ میں 300 لڑکوں کی گنجائش ہے اس کے بعد ہم کہتے ہیں ہمارے یہاں داخلہ بند ہے ہم انسان ہو کر گنجائش کو بھی جانتے ہیں اور تنگی کو بھی جانتے ہیں۔ کیا اللہ رب ہو کر نہیں جانتا کہ مجھے پاکستان میں کتنے پیدا کرنے ہیں...... اس کا

غم اتنا گھٹ گیا؟ کیا اس کے خزانے کم ہو گئے اگر دو بچے ہیں اگر ایک مر گیا تو کیا کرو گے۔

میرا ایک دوست میرے ساتھ گورنمنٹ کالج میں پڑھا کرتا تھا...... گرنگو گرنگو ہم اس کو کہا کرتے ہیں۔ ایک زبردست آدمی تھا مری سے دوڑتا تھا تو اسلام آباد تک پیدل چلا آتا تھا۔ مری سے اسلام آباد 45 کلومیٹر کا سفر ہے بریگیڈیئر کا بیٹا تھا اس کی ماں بھی بڑے اونچے خاندان کی تھی...... وہ شراب میں آوارگی میں پڑ گیا گوروں سے اس کی دوستیاں ہو گئیں۔ اسلام آباد میں رہتا تھا۔ بڑے بڑے عجیب کام شروع کر دیئے۔

ہماری جماعت اسلام آباد گئی تو ایک آدمی مجھ سے کہنے لگا کہ آپ کا کوئی دوست ہے۔ اس نے یہاں بڑا گند پھیلایا ہوا ہے...... آپ سے اس کو ملانا ہے...... مجھے اس کا نام بھی بھول گیا تھا...... ملاقات کا وقت طے ہوا...... اللہ کے حکم سے اجتماع میں بارش ہو گئی...... ملاقات نہ ہو سکی۔

اجتماع میں خشک جگہ تلاش کرتے کرتے میں ایک جگہ سنتیں پڑھنے لگ گیا جب میں نے سلام پھیرا تو اسے ایک جگہ بیٹھے دیکھا ایک دم مجھے خیال آیا کہ یہی مصطفیٰ ہے...... اس نے مجھے غور سے دیکھا میں نے اسے غور سے دیکھا۔ لیکن نہ اس نے پہچانا نہ میں نے پہچانا۔ میں شرم کے مارے اس سے پوچھ نہ سکا اس کا حلیہ بھی کافی حد تک بدلا ہوا تھا۔ سونے کے بندے اس نے کانوں میں پہنے ہوئے تھے۔ عجیب سا لباس پہنا ہوا تھا...... جب نماز ختم ہو گئی تو میں نے ایک ساتھی سے کہا یہ جو نوجوان بیٹھا ہوا ہے اس سے پوچھو تمہارا نام مصطفیٰ ہے؟ اگر یہ کہے کہ میرا نام مصطفیٰ ہے! تو اس سے کہنا کہ تمہیں طارق جمیل بلا رہا ہے۔ تو وہ اس کے پاس گیا پھر مصطفیٰ بھاگ کر میرے پاس آیا پھر مجھ سے کہنے لگا کہ میں نے سنا ہے کہ تو تبلیغ کا بڑا ٹاپ شاٹ بن گیا ہے۔ میں نے کہا میں تو کچھ نہیں ہوں تو کہنے لگا میں نے تو تیرے بارے میں بہت کچھ سنا ہے۔ یہ ہماری پہلی ملاقات تھی پھر ہم اس سے ملتے رہے ملتے رہے......

آخر اس نے چلہ لگایا چلہ لگانے کے بعد سارے گناہ چھوڑ دیئے...... آوارگی

بدکاری...... شراب بھی چھوڑ دی پھر دوبارہ گوروں سے دوستی ہوئی تو شراب شروع کر دی مگر زنا کے قریب نہ گیا جوئے کے قریب نہ گیا۔

ایک دن میری اس سے ملاقات ہوئی میں نے کہا احمد مصطفیٰ یہ بھی چھوڑ دو کہنے لگا کہو 2000ء میں 3 چلے لگاؤں گا پھر پکی توبہ کر لوں گا...... حج بھی کروں گا...... اماں کو بھی کراؤں گا...... یہ 96ء کی بات ہے۔ میں نے کہا تیرے پاس کیا گارنٹی ہے کہ تو 2000ء تک جیئے گا؟

کہنے لگا نہیں مرتا ہوں۔ پھر ۹۶ء کے ستمبر میں اس سے بات ہوئی تھی اور اکتوبر ۹۶ء کو پتہ چلا کہ احمد کا انتقال ہو گیا...... مگر ایک بات وہ پانچ وقت کا پکا نمازی تھا وہ اس حال میں بھی نماز نہیں چھوڑتا تھا۔

میں اس کے جنازہ میں گیا پھر اس کے گھر گیا تعزیت کے لئے اس کی والدہ کو پتہ چلا کہ میں باہر بیٹھا ہوں انہوں نے مجھے اندر بلوایا میں اندر چلا گیا پھر اس کی ماں بچوں کی طرح رونے لگی اور کہنے لگی: احمد تجھے بڑا یاد کرتا تھا اور کہتا تھا میرا ایک ہی دوست ہے جس نے مجھے سچا راستہ دکھلایا۔ پھر کہنے لگی میں نے اس بریگیڈیئر کو بہت سمجھایا دو بچے ٹھیک نہیں اولاد مانگنی چاہئے۔ مگر وہ یہی کہتا کہ بچے دو ہی اچھے۔

پھر دونوں میاں بیوی کو ایسا صدمہ ہوا دونوں میاں بیوی ایک ہی رات میں سوئے ہوئے سو گئے...... آج ان کا چار کینال کا خوبصورت محل ویران پڑا ہے۔

میرے بھائیو! یہ بڑی گہری چالیں ہیں ہماری نسل کو برباد کرنے کے لئے۔ آج اگر کسی عورت کے بچے زیادہ ہوں تو اس کو طعنہ ملتے ہیں کیسی بے وقوف عورت ہے آج آپ یورپ جائیں ۱۰۰ گاڑیاں گزرتے دیکھیں مگر بچہ شاید ہی کسی گاڑی میں بیٹھا نظر آئے گا۔ اللہ کا شکر ہے ہماری تو ڈکیوں میں بھی بچے نظر آتے ہیں۔

سچی توبہ کر لو

آج سچی توبہ کرو! آج اللہ روٹھا ہوا ہے اسے منانے کا کوئی راستہ نہیں...... سوائے توبہ

کے اللہ سے دوستی کئے بغیر ہمارے لئے کوئی راستہ نہیں۔ اللہ کو ہم سے بے انتہا پیار ہے...

اللہ نے ہمیں بنایا ہے...... بنانے والے بنائی ہوئی چیز سے پیار کرتا ہے...... یونس مچھلی کے پیٹ سے باہر آئے تو ایک کمہار گڑھے بنا رہا تھا...... اللہ تعالیٰ نے فرمایا کمہار سے کہو ایک گڑھا توڑ دے...... تو یونس نے اس سے کہا ایک گڑھا توڑ دے...... وہ کہنے لگا کیوں میں کیا توڑنے کے لئے بنا رہا ہوں اپنے ہاتھ سے بناؤ اور پھر توڑ دو...... تو یونس نے گڑھے بنائے اپھر اللہ نے کہا توڑ دو یونس نے توڑ دیئے...... تو اللہ تعالیٰ نے کہا اے یونس تجھے دکھ ہو رہا ہے اپنی محنت کے ضائع ہونے پر اس طرح مجھے بھی اپنے بندوں کی ہلاکت پر دکھ ہوتا ہے۔

اللہ کو تو اپنے بندے سے ماؤں سے زیادہ پیار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے 70 ماؤں سے زیادہ کا لفظ استعمال کیا ہے کہ اللہ کو 70 ماؤں سے زیادہ بندوں سے محبت ہے تو 70 سے مراد 70 نہیں ہے 70 سے مراد لامحدود پر پیار ہے اپنے بندوں سے...... ماں سے کہو اماں وہ کہے گی جی...... پھر کہو اماں وہ کہے گی جی...... پھر کہو اماں وہ کہے گی ہوں پھر کہو اماں وہ کہے گی بکواس نہ کر میرا سر نہ کھا......

اور اپنے اللہ کو کہو یا اللہ تو جواب میں 70 مرتبہ کہے گا...... لبیک لبیک یا عبدی...... پھر کہو یا اللہ وہ کہے گا...... لبیک لبیک یا عبدی...... پھر کہو یا اللہ وہ کہے گا...... لبیک لبیک یا عبدی...... ساری رات یا اللہ کہتے رہو وہ جواب دیتے ہوئے نہیں تھکے گا ہم پکار پکار کر تھک جائیں گے۔

اللہ کو پتہ ہے کہ میرے سارے بندے تو نیک ہوں گے نہیں...... اسے پتہ ہے "وقلیل من عبادی الشکور" میرے تھوڑے ہی بندے ہیں جو جیا کر کے چلیں گے....

اپنے نفس کے غلام طبیعت کے غلام...... خواہش کے غلام...... نظروں کے غلام...... کانوں کے غلام...... شہوت کے غلام......

......﴿و آخر الدعوٰنا عن الحمد اللہ رب العالمین﴾......

عید اس کی جس نے اللہ کو راضی کیا

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُوْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ .. وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا .. مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ .. وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ..

اَمَّا بَعْدُ... فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ... بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ... قُلْ ھٰذِہٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ ... عَلٰی بَصِیْرَۃٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ... وَسُبْحٰنَ اللّٰہِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ... وَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم... یا ابا سُفْیَان جِئْتُکُمْ بِکَرَامَۃِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃ

زندگی کی قدر کرو

میرے محترم بھائیو...... دوستو!

سال میں ایک دفعہ اکٹھے ہونے کا اللہ تعالیٰ موقع فراہم کرتا ہے...... لیکن زندہ رہنے کے لئے اسکی توفیق وتائید بھی شامل حال رہے تو ہی یہ موقع نصیب ہوتا ہے۔

بہت سے لوگ پچھلی عید پر تھے...... آج نہیں...... وقت اپنی رفتار سے بہت تیز ہے اور عمر اپنے گھٹنے میں بہت تیز ہے اور موت کے پنجوں میں رحم کوئی نہیں اور گردش ایام میں تغیر نہیں......

وہ اللہ ہے جو ہر تغیر وتبدل سے پاک ذات ہے ...... اللہ ہے جس پر کوئی حالات کا اثر

نہیں ہوتا۔

...... لاتغیر بالحوادث ولا یخشی الدوائر ......

...... اللہ ہے جو ماضی اور حال و مستقبل کے بندھن سے آزاد ہے ......

لا یشتمل علیہ زمان اللہ ہے ...... جو مکان کی قید سے آزاد ہے ...... اللہ ماضی ...... حال ...... مستقبل سے پاک ہے ...... ہم ماضی ...... حال ...... مستقبل میں بندھے ہوئے ہیں ...... ماضی کی یاد میں حال کے دلدل میں پھنس کر مستقبل کے سنہرے خواب دیکھتے دیکھتے انسان کی زندگی بیت جاتی ہے اور بہت سے ایسے ہیں جو اپنی خالی خواہشات کو اپنے سینوں میں دبائے مر جاتے ہیں ...... اللہ نے موقع دیا ...... زندگی دی ...... آج پھر اکٹھے ہو گئے ......

اللہ سے دوری کی ویرانیاں

میرے محترم بھائیو! بات بڑے فکر کی ہے ...... لمحہ فکریہ یہ ہے ...... آخرت کو سامنے رکھ کے چلنا تھا ...... اللہ کو راضی کرنا ...... اپنا مطلب و مقصود بنانا تھا ...... اس کے محبوب ﷺ کے پیارے طریقوں میں ڈھل کر چلنا ...... یہ ہم سے مطالبہ تھا ...... ہم پٹری سے اترے ...... راہ سے بھٹکے ...... دنیا کی اندھی گلیوں میں گم ہو گئے ...... شہوتوں کے غلام بنے ...... لذتوں کے تابع ہوئے ......

اس وقت ہم اس مسافر کی طرح ہیں جو بیچ صحرا میں گم ہو چکا ہے ...... دور دور تک جسے منزل کا نشان نہ ملے ...... رہبر نہ ملے ...... راہی نہ ملے اور ہر نشان کو صحرا کی بے رحم ہوا پل پل میں مٹا رہی ہو ...... پل پل میں بدل رہی ہو ...... وہ کسی راستے کو منزل سمجھ کر چلتا ہے ...... ہوا کا جھونکا وہاں سے ہٹا کر اس راستے کو دوسری طرف دکھا دیتا ہے چار قدم ادھر چلتا ہے ...... اک بگولہ سا اٹھتا ہے ...... اس راہ کو دوسری طرف دکھا دیتا ہے ...... کبھی یوں چلتا ہے ...... کبھی یوں چلتا ہے ......

﴿او کظلمت فی بحر لجی یغشہ موج من فوقہ موج من

فوقہ سحاب ظلمت بعضھا فوق بعض اذا اخرج یدہ لم یکد یراھا﴾

پوری دنیا اس وقت اس آیت کے مطابق نظر آ رہی ہے ...... گھپ اندھیرے میں ہے اوپر رات کی تاریکی کا اندھیرا ہے ...... نیچے سمندر کی کالی موجوں کا اندھیرا ہے اور اس کے اوپر پھر بادلوں کا اندھیرا ہے ...... تین اندھیرے ہیں ...... جس کے اندر انسانی زندگی کا قافلہ گامزن ہے اور وہ عازم سفر ہے ...... تین اندھیروں میں ...... اذا اخرج یدہ لم یکد یراھا ...... وہ گھپ اندھیرے میں اپنا آپ دیکھنا چاہتا ہے تو اپنا آپ بھی نظر نہیں آتا تو راستہ کہاں سے نظر آئے گا ......

سود لینا ماں سے زنا سے زیادہ بڑا گناہ ہے

دنیا بھٹک چکی ہے بھائیو! ہم مسلمان وہموں کو جان کر بھی بھٹکے ہوئے ہیں ...... ہمیں پتہ ہے سچ میں نجات ہے ...... جھوٹ میں ہلاکت ہے ...... دنیا کے بازار سچ پہ نہیں چلتے ...... ہمیں پتہ ہے سود اللہ سے اعلان جنگ ہے اور حلال کمانے والا ہی اللہ کا دوست اور سچا فرمانبردار ہے ...... لیکن ہماری تجارت سود کے آہنی شکنجہ میں پھنسی ہوئی ہے ...... ہم اس سے نکلنے کو تیار نہیں ......

پہلے تو بینک سود دیا کرتے تھے ...... سود لیا کرتے تھے ...... اب لوگوں نے بھی یہ کام شروع کر دیا ہے ...... جن کے پاس چار پیسے ہیں وہ آگے سود پر پیسے دیتے ہیں ...... یہ وبا عام ہو چکی ہے۔

یہ اللہ کا کرم ہے کہ وہ توبہ کا انتظار کرتا ہے ...... بندوں کو مہلت اور ڈھیل دیتا ہے کہ وہ توبہ کر کے رجوع کر لیں ...... اگر اللہ کا رحیم ہونا اس کے قاہر ہونے پر غالب نہ ہوتا تو اس وقت ہم سب زمین کے نیچے جا چکے ہوتے ......

ہم تو آگ اور پتھروں کی بارش کے مستحق ہیں مگر!!!

مسجد و مندر کیا...... کارخانہ و بازار کیا...... مرد اور عورت کیا...... دیہات اور شہر کیا...... زمین ان سب کو نگل چکی ہوتی...... بجلیاں ان پر ٹوٹ چکی ہوتیں...... بادل ان پر برس چکے ہوتے یا آگ کے ساتھ...... پتھروں کے ساتھ یا طوفانی بارشوں کے ساتھ یا سمندروں کی موجیں ان پر چڑھ چکی ہوتیں...... یہ تو اللہ ہے:

﴿افامن الذین مکروا السیات ان یخسف اللہ بھم الارض او یاتیھم العذاب من حیث لا یشعرون او یاخذھم فی تقلبھم فما ھم بمعجزین او یاخذھم علی تخوف فان ربکم لرؤوف الرحیم﴾

کیا خوبصورت بات ہے...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... میرے نافرمانو! تمہیں پتہ نہیں کہ میں تمہیں زمین میں دھنسا سکتا ہوں......

میرے نافرمانو!...... تمہیں پتہ نہیں کہ میں ایسی جگہ سے عذاب دے کر تمہیں مار سکتا ہوں کہ تمہیں ہوش بھی نہ رہے...... وہم و گمان بھی نہ رہے...... میں تمہیں اس طرح عذاب دوں کہ تم اپنے کام کاج کھیتوں...... بازاروں اور دکانوں میں کھڑے کھڑے ہلاک ہوجاؤ...... میں تمہیں اس طرح عذاب دوں کہ تمہیں پتہ بھی نہ چلے...... میں تمہیں اس طرح عذاب دوں کہ تمہیں پہلے سے بتادیا جائے...... میرا عذاب آرہا ہے...... تیار ہوجاؤ......

﴿اویاخذھم علی تخوف﴾

پھر بتاؤ تمہیں ڈرا ڈرا کے ماروں تو میں یہ سب کچھ کیوں نہیں کرتا ہوں...... حالانکہ زمین پوچھ رہی ہے...... یا اللہ اجازت دے کہ میں انہیں نگل جاؤں...... آسمان کے فرشتے پوچھ رہے ہیں...... یا اللہ اجازت دے...... ہم اتر جائیں...... سمندروں کا پانی پوچھ رہا ہے...... یا اللہ اجازت دے ہم چڑھ جائیں...... ہوائیں بے تاب ہیں طوفان

بننے کو...... بادل بے تاب ہیں طوفان بننے کو...... زمین بے تاب ہے زلزلے لانے کو...... پہاڑ بے قرار ہیں پھٹ جانے کو...... لاوا بن جانے کو...... تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے...... پھر یہ سب کچھ میں کرتا کیوں نہیں؟

﴿ان ربکم لرؤوف الرحیم﴾

میرا مہربان ہونا...... میرا رحیم و کریم ہونا مجھے روک لیتا ہے...... اور میں پھر ان کو مہلت دے دیتا ہوں کہ شاید توبہ کرلیں...... شاید توبہ کرلیں......

ہمارا رب ہم سے ناراض ہے اس کو منا لو

میرے بھائیو! مسئلہ بڑا بگڑا ہوا ہے...... ہم اللہ کو ناراض کر چکے ہیں......

اللہ کی کائنات کا تیور ہمارے حق میں بگڑ چکا ہے......

زمین بھی تیور بدل رہی ہے...... فلک بھی آنکھیں دکھا رہا ہے......

ساری کائناتی نظام کا ہمارے خلاف ہوجانا یہ اللہ کے ناراض ہونے کی بڑی واضح.. صاف اور روشن دلیل ہے...... اس وقت ہمیں انفرادی طور پر...... اجتماعی طور پر توبہ کی ضرورت ہے کہ ہم اپنے اللہ کو راضی کریں......

دنیا بھی بگڑ گئی...... آخرت کے بگڑنے کے سارے اسباب پورے ہوچکے ہیں......

دنیا کا بگڑ جانا کوئی مسئلہ نہیں...... میری آپ کی ذات کے لئے تو یہ بھی بہت بڑا مسئلہ ہے

ہم تو دنیا کی بھوک بھی نہیں سہہ سکتے...... ہلکا سا درد دو دن سے میرے جسم میں ہے......

اس نے میری نیند حرام کی ہوئی ہے...... یہ ہلکا سا درد ہے اور اگر پورے وجود کو اللہ تعالیٰ درد مند کردے......

قیامت کا زلزلہ

پورے وجود میں اللہ تکلیف ڈال دے تو ہم کون سے تمیں مار خان ہیں کہ ہم اللہ کی پکڑ کا مقابلہ کر سکیں...... ہم تو دنیا کا غم بھی نہیں سہہ سکتے...... چہ جائیکہ آخرت کا خوفناک آنے والا مرحلہ...... جبکہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں:

...... یوم یجعل الولدان شیبا ...... جس دن بچہ بھی بوڑھا ہو جائے گا......

......اسماء منفطربه ...... آسمان بھی پھٹ جائے گا......

...... و کان وعده مفعولا ......اور اللہ اپنے وعدے کو کر کے دکھا دے گا......

......اذا دکت الارض دکاً دکاً ...... جس دن زمین ٹوٹ جائے گی......

......وجاء ربك والملك صفا صفا......اور اللہ خود اپنے فرشتوں کے ساتھ آ جائے گا

...... ویحمل عرش ربك فوقهم یومئذ ثمانیه...... جس دن اللہ کا عرش سروں پر آ چکا ہوگا اٹھانے والے آٹھ فرشتے ہوں گے......

...... یومئذ تعرضون ...... اور تمہیں بھی پیش کیا جائے گا......

......ویوم نسیر الجبال ...... پہاڑ کو ہٹا دے گا اللہ تعالیٰ

...... وترالارض بارزه ...... زمین ننگی کر دے گا اللہ تعالیٰ......

......وحشرناهم ...... سارے کلمہ والے اکٹھے کرے گا...... سارے پاکستانی...... ہندوستانی

......عرب وعجم اکٹھے کرے گا...... فلم نغادر منهم احداً ...... کوئی ایک بھی پیچھے نہیں رہے گا

...... وعدهم عداً ...... ایک ایک کو گنا ہوا ہوگا......

......ما کان ربك نسیا ...... اللہ گنتی کرتے ہوئے بھولتا نہیں......

......کائنات کو سنبھالتے ہوئے بھولتا نہیں...... لا یضل ربی...... نہ اس سے کوئی

بھٹک سکتا ہے نہ وہ بھٹک سکتا ہے...... لا یعزب عن ربك من مثقال ذرة...... نہ اللہ سے کوئی چیز بھٹکی ہے...... نہ وہ کسی چیز سے غافل ہے...... لاتحسبن الله غافلا عما یعمل الظالمون ...... نہ اس سے کوئی چیز چھپ سکتی ہے...... ﴿سواء منکم من اسر القول ومن جهر به ومن هو مستخف باللیل وسارب بالنهار﴾

وہ ایسا دن ہے جو تمہارے سارے کرتوتوں کو کھول دے گا

اندھیرا اجالا...... خلوت جلوت...... سراً وجہراً اعلانیہ اور خفیہ بول کو قول کو فعل کو دن کو...... حرکت کو...... سکون کو...... یہاں تک کہ دل کے جذبات کو...... دل کی دھڑکنوں میں پیدا ہونے والی آوازوں کو بھی اللہ سنتا ہے...... دیکھتا بھی ہے...... کائنات کو سنتا بھی ہے......سب کچھ اللہ کے سامنے کائنات سامنے اول وآخر سامنے عرب وعجم سامنے......

...... وازلفت الجنة للمتقین ...... جنت کو بلایا جا رہا ہے......

......وبرزت الجحیم للغاوین ...... پھر جہنم کو بلایا جا رہا ہے اور

...... ونضع الموازین القسط ...... پھر اللہ تعالیٰ ترازو کو قائم فرما رہا ہے......

﴿وان منکم الا واردها واذا الصحف نشرت﴾ پھر اللہ تعالیٰ ایک ایک کی کتاب کھول کر اسے دکھا رہا ہے...... ایک ایک کا ورق رول ہوا ہے...... اللہ یوں کھولے گا......

...... واذا الصحف نشرت ...... آج ان کے اعمال کھولو......

......یوم تبلی السرائر ...... آج ان کے پردے اٹھاؤ...... آج ان کے پردے کھولو......

دنیا میں چھپاؤ...... آخرت میں کھولو...... دنیا میں ستاری کا معاملہ...... آخرت میں حساب کتاب کا معاملہ...... اذا زلزلت الارض زلزالها......

وہ دن جب زمین میں زلزلے آئیں گے...... وہ دن جب جہنم موجود اور جنت

موجود...... انسان کی کیا کیفیت ہوگی...... کالفراش المبثوث پروانوں اور پتنگوں کی طرح جمع ہونے کے دن کی کیا کیفیت ہوگی۔

دوستیوں کو دشمنی میں بدلنے والا دن

یوم یفر المرأ من اخیه وامه وابیه وصاحبته وبنیه لکل امرء منهم یومئذ شان یغنیه

بھائی بھائی سے بھاگے گا...... ماں بیٹی سے بھاگے گی...... باپ بیٹے سے بھاگے گا...... بیوی خاوند سے بھاگے گی...... والدین اولاد سے بھاگیں گے...... اولاد والدین سے بھاگے گی......

...... الاخلاء یومئذ بعضهم لبعض عدو ...... آج دوستیاں دشمنیوں میں بدل جائیں گی...... الا المتقین ...... صرف تقویٰ والے ہیں......

جن کو نجات ملنے کی امید ہے...... باقی تو سارے گرفتار بحساب ہیں......

تو میرے بھائیو! ایک خوفناک گھاٹی ...... ایک خوفناک مرحلہ آنے والا ہے جب بچہ بوڑھا ہو جائے گا...... انسان موت کی تمنا کرے...... یا لیتنی کنت ترابا ...... موت کی تمنا کرے گا...... لیکن موت خود مر گئی...... آگے ایک چیز نے مرنا ہے باقی سب نے اٹھنا ہے...... آج موت مرے گی اور سب کو زندگی ملے گی...... انسان تین طبقوں میں تقسیم ہوں گے......

...... وکنتم ازواجا ثلاثه ...... تین طبقوں میں تقسیم ہوں گے......

...... واصحاب المیمنه مااصحاب المیمنه ...... عام درجے کے جنتی

...... واصحاب المشئمه مااصحاب المشئمه ...... جہنم کے لوگ

...... السابقون السابقون اولئك المقربون ...... اونچی اعلیٰ شان والے جنت میں اوپر کے طبقے کے لوگ۔ درمیانے لوگ...... پھر جہنم والے لوگ...... یہ تین طبقوں میں

ساری انسانیت تقسیم ہو رہی ہے۔ ﴿وامتازوا الیوم ایها المجرمون﴾

ایک پکار آرہی ہے...... اے مجرموں کی جماعت ...... تم ایک طرف ہو جاؤ اور

﴿فیومئذ لایعذب عذابه احد ولا یوثق وثاقه احد﴾

آج اللہ جیسی پکڑ کوئی پکڑ نہ سکے گا...... اللہ جیسی مار کوئی مار نہ سکے گا...... اللہ جیسا عذاب کوئی دے نہ سکے گا......

موت کا پنجہ

میرے محترم بھائیو!

اس خوفناک گھاٹی...... اس خوفناک دن سے انسانیت غافل ہوئی پڑی ہے...... ان کو جھنجھوڑ کے بتانے کی ضرورت ہے...... ان کو نہیں...... اپنے آپ کو جھنجھوڑنے کی ضرورت ہے......

تو کہاں جا رہا ہے...... تجھے خبر نہیں کہ موت تیرے پیچھے ہے......

حالات کا آہنی پنجہ تجھے لینے کو ہے اور موت تیرے سر پر سوار ہے......

تو کن چیزوں میں لگا ہوا ہے...... اس آنے والے خوفناک دن کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا ہے یہ ہمارا سب سے بڑا مسئلہ ہے...... اللہ کو راضی کرنا ہے...... یہ ہمارا سب سے بڑا مسئلہ تھا

ماؤں سے زیادہ مہربان اللہ

میرے بھائیو! ہم نے اللہ کو ہی ناراض کر دیا جو ماؤں سے زیادہ شفیق...... باپ سے زیادہ مہربان...... ماؤں سے زیادہ پیار کرنے والا...... ہماری ایک پکار پر ستر دفعہ لبیک کہنے والا...... ہمارے اندھیرے کی سننے والا...... تنہائیوں کا سننے والا...... بیماری میں سننے والا...... اجالے میں سننے والا...... سب کی سننے والا...... فرمانبردار کہے یا اللہ تو کہتا ہے لبیک...... نافرمان کہے یا اللہ تو کہتا ہے...... لبیک...... ساری زندگی کا روٹھا ہوا

ایک دفعہ کہہ دے یا اللہ تو وہ انتظار میں ہوتا ہے کہ کبھی تو مجھے پکارے یا اللہ...... وہ کبھی نہ پکارنے والے کو بھی اتنی ہی خوشی سے جواب دیتا ہے...... لبیک...... لبیک...... لبیک یا عبدی...... میرے بندے میں تو کتنے سالوں سے انتظار میں تھا...... کہ کبھی تو میرا نام بھی تیری زبان پہ آئے گا...... میں تو کب سے منتظر تھا...... کہ کبھی تو تو مجھے پکارے گا...... میرا نام لے گا...... لبیک...... بول بول میں حاضر ہوں...... تجھے کیا چاہیے؟

ایسے مہربان اور ایسے کریم اللہ سے ٹکر لے کر ہم نے زندگیاں خراب کر دیں......

عید اس کی ہے جس نے اللہ کو راضی کیا

میرے بھائیو! میں سارے بھائیوں کی خدمت میں گزارش کروں گا...... عید اس کی ہے جس نے اپنے رب کو راضی کر لیا...... عید اس کی نہیں ہے جس نے اپنے رب کو ناراض کر دیا...... عید اس کی ہے جس نے اللہ پاک کو راضی کر لیا...... آج اپنی بخشش کا اللہ سے اعلان کروالیا...... عید کیا عید ہے کہ اللہ بھی ناراض ہو...... شریعت بھی ٹوٹ چکی ہو...... احکام بھی ٹوٹ چکے ہوں...... آخرت بھی بگڑ چکی ہو......

یہ کیسا نافرمان شخص ہے؟

میرے بھائیو! عید خوشی کا دن ہے...... اللہ نے یہ خوشی کا دن بنایا ہے...... روزوں کی جزا کا دن بنایا ہے...... لیکن میں کس بات پر خوش ہوں......

ایسے ٹھنڈے روزے بھی ستر فیصد مسلمانوں نے نہیں رکھے......

مجھے کس بات کی خوشی ہو کہ ایسے چھوٹے رمضان کی تراویح بھی لوگوں نے نہیں پڑھی اور نمازیں نہیں پڑھیں...... میں کیسے اس بدگمانی کو اپنے اندر سے نکالوں؟

میں اپنی آنکھوں کو کیسے جھٹلاؤں کہ رمضان گزر گیا...... مگر انہیں سجدے کی توفیق نصیب نہ ہوئی رمضان گزر گیا...... انہیں روزے کی توفیق نصیب نہ ہوئی

ایسے ٹھنڈے روزے نصیب نہ ہوئے...... جمعہ جیسی نماز بھی نصیب نہ ہوئی

...... رمضان کا جمعہ...... جمعۃ الوداع بھی نصیب نہ ہوا......

میں اپنے ان بھائیوں کو کیسے سمجھاؤں...... میں کس طرح ان کے دل میں اتر کے اپنی آواز داخل کروں اور میں کس طرح اس سارے مجمع کے رخ کو اللہ کی طرف پھیروں...... میں تو اپنے دل کے اللہ کی طرف پھرنے میں اللہ کا محتاج ہوں...... ہم سب اللہ کے محتاج ہیں......

لٹا ہوا مسافر

میرے بھائیو! اپنے اس ہونے والے نقصان پہ آنکھیں کھولو...... اپنی آخرت کی بربادی پر اپنے آپ کو سنبھالو...... اللہ کے واسطے سنبھالو اور کوئی گرتے کو سہارا دے تو کہتا ہے...... جزاک اللہ...... تیری بڑی مہربانی...... کوئی چوری ہوتے ہوئے پہنچ جائے اور چوری سے بچالے...... تو کہتا ہے...... جزاک اللہ...... تیری بڑی مہربانی۔

ہائے ہم لٹ گئے...... میرے بھائیو لٹ گئے...... لٹ گئے...... ایمان کے جنازے اٹھ گئے......

☆...... نظریں غلط ہوئیں .... ایمان لٹا......
☆...... کانوں نے گانے سنے ... ایمان لٹا......
☆...... زبان نے جھوٹ بولا ...... ایمان لٹا......
☆...... ہاتھوں نے غلط تولا .... ایمان لٹا......
☆...... قلم نے غلط لکھا......... ایمان لٹا......
☆...... پاؤں رقص گاہوں کو چلے .. ایمان لٹا......
☆...... موسیقی کی محفل میں بیٹھے .. ایمان لٹا......

حیاء کی چادر پہن لو

حیا کی چادر میں لپٹی ہوئی مسلمان بیٹی سے کہ جب فرشتے بھی ان سے حیا کرتے

تھے......

فرشتوں کو بھی حیا آتی تھی......

اسی امت کی بیٹی مسلمان ماں کی مسلمان بیٹی وہ پاؤں میں گھنگھرو ڈال کر وہ رونق محفل بنی ہے

اگر اللہ پاک کی ستاری نہ ہوتی اور اس کی مہلت نہ ہوتی تو اس کے گھنگھروؤں کی چھن چھن

ہمالیہ پہاڑ کو بھی چھلنی کر کے رکھ دیتی اور اسکے پاؤں کی تھاپ جو زمین پر پڑتی ہے

رقص کرتے ہوئے......... وہ تحت السریٰ تک زمین کو آگ لگا دیتی

اور جو بیٹھے ہوئے ہیں ہماری محبت کی کمی کی وجہ سے ہمارے غافل بھائی

جو اللہ کی اتنی بڑے نافرمانی کو...... تفریح کا نام دے کر نظارہ کر رہے ہیں۔

میں مجرم ہوں...... میں نے انہیں نہیں سمجھایا...... اگر اللہ کی رحمت کا دروازہ کھلا ہوا نہ ہوتا تو ان دیکھنے والوں پر بھی عذاب کی بجلیاں کڑک کڑک کے گرتیں اور اللہ کا کوڑا برستا اور ان ناچنے والیوں سے ہمالیہ پہاڑ بھی پرزے پرزے ہوتا...... تحت السریٰ تک زمین جل کے راکھ ہوتی اور اللہ اس زمین پر ہی اپنی قدرت قاہرہ کے نظارے کرواتا...... لیکن اس اللہ پر قربان جاؤ...... وہ ستار بھی ہے...... وہ غفار بھی ہے...... وہ مہلت بھی دیتا ہے...... پردے بھی ڈالتا ہے۔

کس بات پر مسکراتے ہو!

میرے بھائیو! اس وقت ہم ایمان لٹا کے آئے بیٹھے ہیں...... جس آدمی کی کل چوری ہوگئی ہو...... اس کو آج عید مبارک کہنا بھی اچھا نہیں لگے گا...... جس کا کل ڈاکہ پڑ جائے...... جس کے رات ڈاکہ پڑ جائے...... ساری محنت پونجی نہ جائے...... لاکھ دو لاکھ...... ہزار دو ہزار چلا جائے...... اس کو آج عید مبارک اچھی نہیں لگے گی...... ا

لوگوں کا ملنا اچھا نہیں لگے گا...... اسے لوگوں کا مسکرانا اچھا نہیں لگے گا۔ بھائیو! ہم کس بات پہ مسکرائیں......

کس بات پر خوش ہوں کہ ہم تو ایمان پر ایک ڈاکہ نہیں لاکھوں ڈاکے ڈلوا کے آئے بیٹھے ہیں

متاع ایمان لٹا کے آئے بیٹھے ہیں...... پیٹ میں شراب گئی...... ایمان لٹا......

پیٹ میں رشوت کا روپیہ گیا......... ایمان لٹا

جھوٹ بول کے سودا بیچا...... اس کی روٹی پیٹ میں گئی...... ایمان لٹا

اور زبان نے غیبت کا بول بولا......... ایمان لٹا

زبان پہ گالی آئی......... ایمان لٹا

زبان پہ چغلی آئی......... ایمان لٹا

طبیعت میں تکبر آیا......... ایمان لٹا

طبیعت میں دنیا کی رغبتیں پیدا ہوئیں......... ایمان لٹا

سرِعام ایک دوسرے کو گالیاں دیں تو......... ایمان لٹا

جھوٹ بولا تو ایمان لٹا...... کس کس بات پہ میں روؤں اور کس کس بات کی طرف میں اپنے کو اور اپنے بھائیوں کو متوجہ کروں کہ ہم پر ایک ڈاکہ نہیں ہم پر ڈاکوں کے ڈاکے پڑتے چلے گئے...... ایمان لٹا کے آئے بیٹھے ہیں۔

میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ نے یہ خوشی کا دن بنایا ہے...... یہ روزوں کا شکرانہ ہے کہ...... اللہ تو نے توفیق دی...... ہم نے روزے رکھے...... اس کے شکر میں ہم دو نفل پڑھ رہے ہیں...... تیرے دربار میں حاضر ہیں...... لیکن میرے محترم بھائیو دوستو!

جو غفلت سے نکل گیا عید اس کی ہے

عید...... عید ہوگی جب یہ سارا مجمع توبہ کرے گا...... اگر یہ اسی طرح غفلت میں

آ کر......غفلت میں اٹھ کر چلا جائے اور اگر یہ توبہ نہ کرے تو یہ ہماری عید کیا...... عید ہے......؟ ہمارا جمع ہونا کیا جمع ہونا ہے......؟ ہمارا مبارک دینا یا لینا یہ کیا مبارک ہے...... ؟ جب کہ سب سے بڑا سرمایہ ہم اپنے ہاتھوں سے لٹا بیٹھے ہیں۔

اللہ کے واسطے گناہ چھوڑ دو

تو میرے بھائیو! پتہ نہیں کون کہاں بازی ہار جائے...... زندگی کا پتہ نہیں...... کون کہاں...... کس جگہ زندگی گنوا بیٹھے۔

میرے بھائیو! میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں......

اس اللہ کے نام پر............ جس نے ہمیں جمع کیا......

اس اللہ کے نام پر............ جس نے ہمیں انسان بنایا......

اس اللہ کے نام پر............ جس نے ہمیں مسلمان بنایا......

اس اللہ کے نام پر............ جس نے ہمیں روزوں کی توفیق بخشی......

وہ اللہ جو اس وقت روزہ رکھنے والوں کو محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا ہے......

اور فرشتوں کو اتار چکا ہے...... میں اس اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں......

یہاں سے توبہ کر کے اٹھو............ یہاں سے اللہ کو منا کے اٹھو......

کب تک اپنی مانو گے...... کب تک اپنی آنکھوں کو اپنے من چاہا دکھاؤ گے......

ان کانوں کو کب تک اپنا من چاہا سناؤ گے...... اس زبان کو کب تک من چاہا چلاؤ گے......

ان ظالم قدموں سے کب تک غفلت کی محفلوں کو جاؤ گے...... کب تک غلط تولو گے......

کب تک سود سے کھیلو گے...... کب تک جھوٹ کے بازار گرماؤ گے......

کب تک ناچ گانے کی محفل سے لذت اٹھاؤ گے...... کیا موت نہیں آئے گی......

کیا......وقت تھم گیا ہے......

کیا......زمانہ رک گیا ہے......

کیا......زندگی کا پہیہ چلتے چلتے رک گیا ہے......

کیا......موت کو اللہ نے دھکیل دیا ہے......

کیا......اللہ پاک کے فرشتے مجھ سے غافل ہو گئے ہیں......

کیا......عزرائیل مجھے دیکھتا نہیں......

کیا......میری موت سے میرا چراغ بجھے گا نہیں؟

اپنے اوپر رحم کرو

یہ بولتی بلبل خاموش نہ ہوگی! یہ آنکھوں کی شمعیں بجھیں گی نہیں! یہ کانوں کی فون کی لائنیں کٹیں گی نہیں! کیا یہ چلتا ہوا وجود کیا خاک میں نہیں ملے گا؟ دیکھو میں ہاتھ جوڑتا ہوں اپنے اوپر رحم کرو...... اپنے اوپر رحم کرو...... یہ آپ کا اپنے اوپر رحم ہے۔

﴿ان اعدا عدوك نفسك التي بين جنبيه﴾

یہ اللہ تعالیٰ کے نبی کا فرمان ہے...... میرا سب سے بڑا دشمن یہاں بیٹھا ہوا ہے...... تیرے سینے میں چھپا ہوا ہے...... تیرے دل میں چھپا ہوا ہے۔ اللہ کا واسطہ دیتا ہوں...... اس کو دشمن بناؤ...... شیطان دشمن ہے...... اس کو دشمن بناؤ......

اللہ بھی راضی ہوگا...... اللہ کا رسول بھی راضی ہوگا...... فرشتے بھی قربان ہوں گے...... فدا ہوں گے...... واری جائیں گے......

اگر اپنے آپ سے دوستیاں لگالیں...... یہ اندر کا نفس پلید ہے............

یہ اندر کا نفس نافرمان ہے............ یہ کھینچ کر لے جا رہا ہے جہنم کی طرف......

شیطان نے لگام پکڑی ہوئی ہے...... وہ کھینچ کر لے جا رہا ہے جہنم کی طرف......

میرے بھائیو...... انگارہ ہاتھ میں نہ رکھو......

جلتی ہوئی آگ کے اوپر تھوڑی دیر کے لئے اپنے اپنے ہاتھ کو رکھو آگ نہیں اٹھنے والی......

بھاپ کے اوپر تھوڑی دیر کے لئے اپنے ہاتھ کو رکھو......
کوئی ہے...... بھاپ کی تپش برداشت کرلے...... صرف بھاپ کی تپش......
جون کی دھوپ میں باہر کھڑے ہو جاؤ...... آپ کو اس مقدس جگہ......
جو مسجد ہے اس کا فرش بھی جلا دے گا...... اور آپ کھڑے نہیں ہو سکتے......
بے قرار ہو کر اندر بھاگو گے...... وہ دن کیا دن ہوگا......

قیامت کی گرمی سے حفاظت کا بندوبست آج کرلو

یہ سورج اس وقت نو کروڑ تیس لاکھ میل کے فاصلے پر ہے...... اس میں سے آنے والی آگ کا بیس کروڑواں حصہ زمین پر گر رہا ہے...... یہ سورج اگر ساڑھے چار کروڑ میل کے فاصلے پر آجائے تو ساری زمین بخارات بن کر ہوا میں اڑ جائے گی...... وہ کیا دن ہوگا جب تن پہ کپڑا نہیں ہوگا...... اس دن عورت بھی ننگی ہوگی...... آج مرد بھی ننگا ہوگا...... سر پر ٹوپی نہیں...... پاؤں میں جوتا نہیں...... تن پہ کپڑا نہیں اور یہ سورج نو کروڑ میل نہیں...... ساڑھے چار کروڑ میل نہیں...... دو کروڑ میل نہیں...... ایک کروڑ میل نہیں...... پچاس لاکھ میل نہیں...... پچاس ہزار...... پانچ ہزار...... پانچ سو...... ایک سو...... پچاس میل نہیں...... یہ سورج ایک میل کے فاصلے پر ہوگا۔

اور میری سنو تو سہی...... میں کیا کہہ رہا ہوں...... میری سمجھو تو سہی...... میں کیا کہہ رہا ہوں....

میرے بھائیو!......﴿انی لکم ناصح امین﴾
میری سمجھو میں کیا کہہ رہا ہوں...... میں ایک سوالی ہوں...... میں ایک فقیر ہوں...... میں بھکاری ہوں...... میں آپ سے بھیک مانگ رہا ہوں...... میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑ رہا ہوں...... اپنے آپ کے دشمن نہ ہو...... توبہ کی طرف آؤ...... اس سورج کی آگ جب گرمی میں تھوڑی تیز ہوتی ہے تو ہمیں تڑپا دیتی ہے...... پنکھے چلاتے ہیں...... غریب آدمی پیپل کی چھاؤں کی طرف بھاگتا ہے...... مالدار آدمی ایئر کنڈیشن چلاتا ہے...... متوسط آدمی کولر چلاتا ہے...... برف کے کارخانے کھلتے ہیں...... وہ کیا دن ہوگا...... وہ کیا دن ہوگا جب زمین تانبا بن جائے گی...... اور تن سے لباس اتار لیا جائے گا...... اور سورج ایک میل کے فاصلے پر کر دیا جائے گا...... اور اس کے اندر کی حرارت ہے دو کروڑ ستر لاکھ فارن ہائٹ...... ۱۳۰۰ سینٹی گریڈ پر لوہا پگھل جاتا ہے...... ۱۵۳۰ سینٹی گریڈ پر جا کر ریت شیشہ بن جاتی ہے...... ۱۳۰۰ سینٹی گریڈ پر لوہا پگھل جاتا ہے...... پانی بن جاتا ہے...... دو کروڑ ستر لاکھ درجہ جس کے اندر آگ ہو اور وہ سر کے اوپر ایک میل کے فاصلے پر ہو اور اللہ کے عرش کے سوا سایہ نہ ہو...... تو سوچو کہ اس دن کیا حال ہوگا...

مرنے والوں سے عبرت لو

میرے بھائیو! ہم کیوں نادان بن گئے...... یہ ہمیں کیا ہو گیا...... ہمیں سنائی کیوں نہیں دیتا
ہمیں لوگوں کا مرنا دکھائی کیوں نہیں دیتا...... ہمیں قبروں میں گم ہو جانا کیوں نہیں دکھائی دیتا
مٹی میں رل جانا...... داستان بھی مٹ جانا...... بھول بھلیاں ہو جانا......
یہ ہمیں کیوں نہیں دکھائی دیتا...... ہمیں رونے والیوں کے نوحے سنائی کیوں نہیں دیتے؟
ہمیں حالات کا بدلنا...... کیوں دکھائی نہیں دیتا؟...... اس دنیا کا فریب...
اس غدار...... اس مکار...... اس بے وفا...... اور اس دھوکے باز دنیا...... کا فریب......

اس ڈائن اور جادوگرنی کا...... دن بدن نئے نئے عاشق بنانا...... پرانوں سے جفا......

نئے سے وفا...... ان سے جفا اور ان سے وفا...... اس کو پھنسایا اور اس کو چھوڑا......

یہ دنیا مچھر کا پر ہے

ایسی دنیا اور ایسی مٹ جانے والی دنیا...... دھوکے کا گھر...... اور مچھر کا پر...... اور مکڑی کا جالا...... اوردارالغرور...... ہمیں کیوں سمجھ نہیں آتا۔

﴿بقیعة یحسبه الخ...... وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال والاولاد...... کمثل غیث اعجب الکفار نباته ثم یهیج فتراهٗ مصفراً ثم یکون حطاما وفی الآخرة عذاب شدید ومغفرة من اللّٰه ورضوان وما الحیوٰة الدنیا الامتاع الغرور﴾

......﴿یہ دھوکے کا گھر ہے...... یہ مچھر کا پر ہے...... یہ مکڑی کا جالا ہے﴾......

مکان پر لڑنے والے بھائی! مکان بھی باقی رہے گا...... اور تو اٹھا کے قبر میں ڈال دیا جائے گا...... دکان پر آنے والے گاہک کو دھوکا دینے والے بھائی!

تیری دکان کھڑی رہے گی............ اور تو جا کر قبروں میں سو جائے گا......

کیڑا تجھے کھا جائے گا............ اولاد تجھے بھلا دے گی......

جس اولاد کی خاطر تو نے............ جھوٹ بولا...... غلط تولا......

رشوت لی...... ظلم کئے............ ڈاکے ڈالے............

وہی اولاد تجھے قبر میں ڈال کر پھر کبھی تجھے پوچھے گی بھی نہیں...... کوئی باپ تھا......

وہ مائیں جو اپنی اولاد کو کھلانے کے لئے اب ظلم کی حد تک آگے بڑھ جاتی ہیں......

اوروں کا حق چھینو............ بچوں کو کھلاؤ......

اوروں سے لے کر آؤ میرے...... بچوں کو کھلاؤ......

ان ماؤں کا آج مرنا ہوگا............ کل بھولنا ہوگا......

کوئی یاد نہیں رکھتا............ کون کب مرا......

کہاں دفن ہوا............ کس حال میں ہے؟

کوئی نہیں...... کوئی نہیں...... کوئی نہیں...... یہ دھوکے کا جہان ہے:

ٹک حرص و ہوس کو چھوڑ میاں
مت دیس بدیس پھرے مارا
قذاق اجل کا لوٹے ہے
دن رات بجا کے نقارا
کیا بھیا کیا بھینسا بیل شتر
کیا گونی بلا سر بھارا
کیا گیہوں چاول موٹھ مٹر
کیا آگ دھواں اور انگارا
سب ٹھاٹ پڑا رہ جائے گا
جب لاد چلے گا...... بنجارا

﴿وما الحیوٰة الدنیا الامتاع الغرور﴾

اس دھوکے کے گھر میں بڑوں بڑوں نے دھوکا کھایا...... سکندر بھی گیا...... دارا بھی گیا...... جمشید بھی گیا...... انگریز بھی گیا...... بنوامیہ بھی گئے...... بنوعباس بھی گئے...... عثمانی ترک بھی گئے...... یہاں مغل بھی گئے...... امریکہ بھی چلا جائے گا...... روس بھی چلا جائے گا...... کوئی نہیں رہا...... کوئی نہیں رہا۔

ملے خاک میں اہل شاں کیسے کیسے
مٹے نامیوں کے نام کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے

زمین کھا گئی آسماں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے
یہی تجھ کو دھن ہے رہوں سب سے اعلیٰ
ہو زینت نرالی .... ہو فیشن نرالا
جیا کرتا ہے کیا...... یونہی مرنے والا
تجھے حسن ظاہر نے دھوکے میں ڈالا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے
تجھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا
جوانی نے پھر تجھ کو مجنوں بنایا
بڑھاپے نے پھر آکے کیا کیا ستایا
اجل تیرا کردے گی بالکل صفایا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

میرے بندے تو مجھے چھوڑ کر کہاں جا رہا ہے

میرے بھائیو! یہ مٹ جانے والا سامان...... یہ چھوٹ جانے والی متاع...... یہ دھوکے کا گھر...... اس سے لوٹ آؤ...... لوٹ آؤ...... ادھر آجاؤ...... ادھر آجاؤ...... اللہ پکار رہا ہے......

﴿یاایھا الانسان ماغرک بربک الکریم﴾

ارے میرے بندے...... مجھے چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو؟ اللہ کی پکار سنو...... اللہ کی پکار سنو...... میں کس طرح سمجھاؤں...... جیسے ماں نادان بچے کو سمجھاتے سمجھاتے جب عاجز آجاتی ہے...... جب تھک جاتی ہے تو پھر کہتی ہے کہ:

ہائے بیٹا تو کیسے سمجھے گا؟
ارے بچے تو کیسے سمجھے گا؟
تو کہاں...... جا رہا ہے؟
وہ دیوانہ ہوتا ہے...... پاگل ہوتا ہے......
اسے جوانی نے انسانیت کے دائرے سے نکال کر جانوروں کے روپ میں بدلا ہوا ہوتا ہے...... اس کی سمجھ ختم ہو چکی ہوتی......
اس کی آنکھوں کا غلط دیکھنا............ اسے اندھا کر چکا ہوتا ہے......
موسیقی کو سن سن کر اس کے دل پر پتھروں سے زیادہ سختی آچکی ہوتی ہے......
غلط محفلوں نے اس کو برباد کر دیا ہوتا ہے...... کبھی مال کا نشہ...... کبھی آنکھ کا نشہ......
کبھی کان کا نشہ...... کبھی جوانی کا نشہ...... کبھی حکومت کا نشہ...... کبھی سیاست کا نشہ......
وہ بھول جاتا ہے کہ...... وہ............ مجھے دیکھ رہا ہے......
جس نے آنکھ دی تھی.............. جس نے کان دیئے تھے......
اس نے آنکھ اس لئے نہیں دی تھی کہ...... اوروں کی بیٹیاں دیکھو......
آنکھ اس لئے نہیں دی تھی کہ.............. اوروں کی عزت کو دیکھو......
کان اس لئے نہیں دیئے تھے کہ تم.............. اس سے گانے سنو......
یہ منہ اس لئے نہیں دیا تھا کہ.............. اس سے گالیاں بکو......
پیٹ اس لئے نہیں دیا تھا کہ اس میں حرام لقمے ڈالو اور اس میں شراب ڈالو......
اور اللہ نے شہوت اس لئے نہیں دی تھی کہ...... تم زنا کے اڈے چلا دو
اور زنا کے بازار گرم کرو.............. نہیں...... نہیں...... نہیں......
جیسے ماں آج رو کر کہتی ہے کہ اے بیٹا میں تجھے کیسے سمجھاؤں...... تو کیسے سمجھے گا؟

وہ دیوانہ سمجھتا ہی نہیں...... اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے:

﴿یاایہا الانسان...... یاایہا الانسان﴾ ...... قرآن میں صرف دو جگہ آیا ہے......

﴿یاایہا الانسان﴾ اور ﴿یاایہا الانسان﴾ مطلب کیا ہے کہ اللہ مجھے پکڑ رہا ہے اللہ تعالیٰ مجھے پکڑ رہا ہے...... طارق جمیل...... اللہ مجھے جھنجھوڑ رہا ہے کہ تجھے کیا ہو گیا ہے

...... یہ جتنا مجمع بیٹھا ہے ان میں سے ایک ایک کو اور جو آ گئے ان کو اور جو آج عید بھی نہیں پڑھیں گے ان کو اور جو ساری دنیا کا قاتل ہے ان کو بھی......

﴿یاایہا الناس﴾ نہیں ﴿یاایہا المسلم﴾ نہیں ﴿یا ایہا المومن﴾ نہیں ﴿یاایہا الموحد﴾ نہیں ﴿یا ایہا المتقی﴾ نہیں ﴿یا ایہا المحسن﴾ نہیں

﴿یاایہا الانسان.................. یاایہا الانسان﴾

جیسے اللہ ایک ایک کے دروازے پر چل کے آ چکا ہو اور ایک ایک کا کندھا پکڑ کر اس کو ہلا رہا ہو...... ان سے کہہ رہا ہو...... میرے بندے...... میرے بندے......

﴿یاایہا الانسان﴾ ...... میرے بندے...... ﴿ماغرك بربك الكريم﴾......

میں نے تمہیں بنایا تھا...... میں نے تمہیں پالا تھا...... میں کبھی تیرا بدخواہ نہیں ہوں..

تجھے دھوکا کس نے دیا......؟ تجھے مجھ سے دور کس نے کر دیا......؟

جب بیٹا ہی ماں کے بارے میں بدگمان ہو جائے تو وہ ماں زندہ مر جاتی ہے...... والدین کے بارے میں اولاد بدگمان ہو جائے...... تو وہ ماں باپ زندگی میں زندہ رہ کر بھی موت کا ذائقہ چکھ لیتے ہیں...... میرے بھائیو! میرے بھائیو! اللہ بلند و بالا ہے تمام تاثرات سے...... لیکن اللہ نے اس آیت میں اسی قسم کا درد بتایا ہے..........

.... میرے بندہ میں تیرا رب ہوں۔

...... بربك الكريم.......................... میں تجھ پر کرم کرنے والا......

...... الذی خلقك .... میں تجھے بنانے والا......

...... فسواك فعدلك .... تجھے برابر اعتدال سے بنانے والا......

...... فی ای صورة ماشاء رکبك ...... پھر تجھے یہ سب کچھ دے کر...... شکل دے کر...... آنکھیں دے کر...... زبان دے کر...... ہونٹ دے کر......

...... الم نجعل له عینین ...... آنکھیں لگائیں......

...... ولساناً...... زبان دی .... وشفتین ...... ہونٹ دیئے......

...... جعل لكم السمع .... کان دیئے......

...... والابصار ...... آنکھیں دی.......... والافئدہ ...... دل دیئے......

وہ کون سی چیز ہے جو مجھ سے دوری کا سبب بنی

اب مجھے بتا میں کبھی تیرا بدخواہ ہو سکتا ہوں...... میرے بندے تو مجھے کیوں چھوڑ گیا......

ماغرك بربك الكريم...... میرے بندے تو مجھے کیوں چھوڑ گیا...... کوئی جواب تو دے...... تو مجھے کیوں چھوڑ گیا؟ کس وجہ سے تو نے مجھے چھوڑا؟!

کیا میں نے سورج کو چمکنے سے روک دیا......

کیا میں نے زمین کو غلہ اگلنے سے روک دیا......

کیا میں نے تیری نیند کو تجھ سے دور کر دیا......

تو نے میرے سامنے میری دی ہوئی آنکھوں سے غلط دیکھا......

کیا میں نے تیری آنکھوں میں .... تیر برسا دیئے......

تو نے میرے سامنے میرے دیئے ہوئے کانوں سے موسیقی کی محفلوں میں جا جا کے سنا

کیا میں نے تیرے کانوں کے پردے پھاڑ دیئے......

تو نے غلط تولا........کیا میں نے تیرے ہاتھ توڑ دیئے......

تیرے ہاتھ ظلم کو بڑھے........تیرے قلم کے غلط فیصلے ہوئے......

تو نے ہاتھوں سے رشوت کو لیا........کیا میں نے تیرے ہاتھ کاٹ دیئے......

تو غلط محفلوں کو چل کر گیا........کیا میں نے تیرے پاؤں توڑ دیئے......

تیرے پیٹ میں حرام کے لقمے گئے...... کیا میں نے تیرے معدے کو چیر کے رکھ دیا

تو اکڑ کے چلا...... کیا میں نے تجھے زمین میں دھنسایا......

مجھے بول تو سہی......میں نے کیا چیز روکی تجھ سے......

کیا میرے سورج نے........چمکنا چھوڑا......

کیا میرے سورج نے تیری کھیتیوں کو......پکانا چھوڑا......

کیا پانی نے برسنا چھوڑا......کیا دریاؤں نے...... بہنا چھوڑا......

کیا زمین نے خزانوں کو......اگلنا چھوڑا......

کیا رات نے آنا اور......ڈھلنا چھوڑا......

کیا صبح اور شام نے آنا اور......جانا چھوڑا......

کیا موسم میں نے بدلے......کیا موسموں کو روکا......

یا پھلوں کی مٹھاس کو چھین لیا......یا زمین کی رگوں کو......بند کر دیا......

یا غلوں کو نکالنا بند کر دیا......تو کونسی نعمت اور رحمت تھی جس کا در میں نے تیرے لئے نہ کھولا ہو

اللہ کی غلامی اختیار کر لو

﴿یاایھا الانسان ماغرک بربک الکریم﴾

''تو کیوں دھوکہ میں آ گیا......تو کیوں مجھے چھوڑ گیا؟''

میرے بھائیو! اللہ کا نام دے کر سوال کرتا ہوں...... اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں...... یہاں سے توبہ کر کے اٹھو......

کب تک اللہ سے لڑائی لڑنی ہے......کب تک اس سے جنگ کرنی ہے......

کب تک اس کے حکموں سے باغی بن کے چلنا ہے......اس کی مان لو......

میرے بھائیو! اس کے حکموں میں ڈھل جاؤ......یہی کامیابی کا راستہ ہے......

ہم اولاد کے غلام نہیں ہیں........بیوی بچوں کے غلام نہیں ہیں......

حکومت کے غلام نہیں ہیں........ملک وقوم کے غلام نہیں ہیں......

زمین......دکان........جائیداد کے غلام نہیں ہیں......

نوکری کے غلام نہیں ہیں........ ہم اللہ کے غلام ہیں......

ہم اللہ کو منائیں گے...... وہ راضی ہو گیا تو ہم کامیاب...... وہ ناراض ہو گیا تو ہم ناکام...... ہم اللہ کو راضی کر کے نہ جائیں...... چاہے بادشاہ بھی بن جائیں تو بھی کامیابی نہیں ہے...... اللہ کو ناراض کر کے ہم ساری کائنات کے مالک بن جائیں تو ناکام ہیں...... اللہ راضی میں کامیاب......اللہ ناراض...... میں ناکام۔

اللہ مجھ سے خوش ہو گیا........مجھے تخت پر بٹھا دیا........میرا کام بن گیا......

مجھے منبر پر بٹھا دیا........میرا کام بن گیا......

مجھے جھونپڑے میں بٹھا دیا........میرا کام بن گیا......

مجھے گاڑی میں بٹھا دیا........میرا کام بن گیا......

مجھے ریڑھی پر بٹھا دیا........میرا کام بن گیا......

مجھے ذلتوں میں گم کر دیا........میرا کام بن گیا......

مجھے گمنام کر دیا........میرا کام بن گیا......

اللہ ہی اللہ

چونکہ نہ میں گمنامی سے ڈرنے والا نہ شہرت کا غلام...... نہ پیسے کا غلام...... نہ زندگی کا غلام...... نہ سیم وزر کا غلام...... میرا مطلوب اللہ...... میرا معبود اللہ......

میرا مقصود اللہ...... میرا مسجود اللہ...... میرا مالک اللہ......

میرا خالق اللہ...... میرا رازق اللہ...... میرا مولیٰ اللہ......

میرا عزیز اللہ...... میرا جبار اللہ...... میرا متکبر اللہ......

میرا خالق اللہ...... میرا باری اللہ...... میرا مصور اللہ......

میرا غفار اللہ...... میرا قہار اللہ...... میرا وہاب اللہ......

میرا رزاق اللہ...... میرا فتاح اللہ...... میرا قابض اللہ......

میرا باسط اللہ...... میرا حافظ اللہ...... میرا رافع اللہ......

میرا معز اللہ...... میرا معدل اللہ...... میرا اللہ سمیع وبصیر......

میرا اللہ لطیف وخبیر...... میرا اللہ حکیم وغفور وشکور......

میرا اللہ کریم ورقیب...... میرا اللہ مجیب واسع......

میرا اللہ مجید وباعث...... میرا اللہ متین وولی......

میرا اللہ حمید ومحصی...... میرا اللہ محی وممیت......

میرا اللہ حی القیوم...... میرا اللہ واجد وماجد......

میرا اللہ صمد وقادر...... میرا اللہ مقدم ومؤخر......

میرا اللہ اول وآخر...... میرا اللہ ظاہر وباطن......

میرا اللہ والی متعال...... میرا اللہ منتقم......

میرا اللہ غفور ورؤف...... میرا اللہ مالک الملک......

میرا اللہ ذوالجلال والاکرام...... میرا اللہ مقسط وجامع......

میرا اللہ غنی ومحی...... میرا اللہ رافع ونور

میرا اللہ حنان ومنان...... میرا اللہ رشید وصبور......

میرا اللہ ہی سب کچھ ہے......

اللہ کا ہم سے مطالبہ

میرا اللہ ہی سب کچھ ہے...... وہ راضی تو میں کامیاب ہوں...... وہ ناراض ہے تو میں ہلاک ہوں۔ غافل بن کے نہ سنو...... میں فریاد کررہا ہوں...... میں خطابت نہیں کررہا...... میں فریاد کررہا ہوں...... میں سوالی ہوں...... میں سوالی ہوں...... میری جھولی ہے آپ سے توبہ کا سوال ہے...... یہ میرا سوال نہیں...... میرے اللہ کا سوال ہے

﴿توبوا الی اللہ جمیعا ایها المؤمنون﴾

اے ایمان والو...... توبہ کرو...... میرے اللہ کا مطالبہ ہے میں تو درمیان میں واسطہ ہوں...... اپنے اللہ کی بات پہنچا رہا ہوں...... میں بھی توبہ کرتا ہوں...... آپ کو بھی اللہ کا واسطہ ہے...... توبہ کرو۔

ہائے ہائے! اس سے وفا کرو...... جو وفاؤں کا حقدار ہے......

اس کے طریقوں پر آؤ...... جس کی برکت سے آج مسلمان ہو......

اس کے طریقوں پر آؤ...... جس کے طفیل آج عیدگاہ میں آئے بیٹھے ہو......

اس کے طریقوں پر آؤ...... جس کے طفیل آج انسان ہو......

اگر وہ ﷺ رویا نہ ہوتا...... اگر وہ تڑپا نہ ہوتا...... اگر وہ مچلا نہ ہوتا......

اگر اس نے اللہ کو منا نہ لیا ہوتا تو آج زمین میں انسان نظر نہ آتا......

آج پاکستان میں انسان نظر نہ آتا...... آج دھرتی میں کوئی مسلمان انسان نظر نہ آتا...... یا بندر ہوتا یا خنزیر ہوتا یا زیر زمین ہوتا......

آپ ﷺ کا احسان

دعائیں دو...... اس محمد عربی ﷺ...... کو جو یتیم پیدا ہوا...... جو مسکین بن کے زندہ رہا...... مسکنت کی موت مر گیا......

جس کے لئے خزانوں کے ڈھیر ہو سکتے تھے...... جس کے لئے قیصر و کسریٰ کیا چیز ہے......

جس کے لئے جنت کو اتارا جا سکتا تھا...... جس کے لئے دنیا کیا چیز ہے......

جس کے لئے جنت الفردوس کو...... زمین پر رکھا جا سکتا تھا......

جس کے لئے براق کی سواری اس کے در دولت پر باندھی جا سکتی تھی......

جس کے لئے سونے چاندی کے گھر کھڑے کئے جا سکتے تھے......

جو صبح شام نہیں صبح دوپہر شام ہر قسم کے اعلیٰ قسم کے کھانے کھا سکتا تھا...... کھلا سکتا تھا......

زرق برق لباس پہن سکتا تھا...... پہنا سکتا تھا......

تخت سلیمانی کا وہ سلیمان سے زیادہ...... حقدار تھا......

ذوالقرنین کے لشکروں سے زیادہ وہ لشکروں کا...... حقدار تھا......

وہ وہ ہستی جو دنیا میں رہتے ہوئے...... سب کچھ اللہ سے کروا سکتا تھا......

اور سب کچھ اللہ اس کا کر بھی دیتا تو بھی...... اس نبی کی رسالت میں کمی نہ آتی......

اور اس کی محبوبیت میں کمی نہ آتی...... حبیب ہونے میں بال برابر بھی فرق نہ پڑتا......

اگر وہ جنت زمین پہ اتر واتا...... سونے چاندی کے محل بناتا......

حسن حسین رضی اللہ عنہم کے محل ہوتے......

فاطمۃ الزہرا...... زینب...... رقیہ...... ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے محل ہوتے......

عائشہ...... جویریہ...... خدیجہ...... ام سلمیٰ...... حفصہ...... میمونہ...... زینب بنت خذیمہ...... زینب بن جحش رضی اللہ عنہا ان سب کے محل کھڑے ہوتے...... علی رضی اللہ عنہ کا محل ہوتا...... جعفر کا محل ہوتا...... عقیل کا محل ہوتا...... عباس کا محل ہوتا...... ہو اہم کے محل ہوتے...... رسول اللہ ﷺ کے محل ہوتے...... زرق برق لباس ہوتے۔

آپ ﷺ کا زہد

یہ سب کچھ اگر وہ مانگتا...... اللہ کر دیتا تو بھی اللہ کے خزانوں میں اس کے مقام میں حسن اور حسین کی جنت کی شہزادگی و سرداری کے مرتبہ میں کمی نہ ہوتی......

فاطمہ کے سر سے جنت کی سرداری کا تاج اتارا نہ جاتا......

حسن حسین کے سر سے جنت کی سرداری کا تاج اتارا نہ جاتا......

وہ سب کچھ پا لیتے...... یہاں بھی وہاں بھی......

لیکن اس کے باوجود اس نے پیٹ پہ پتھر باندھے......

لوگوں نے ایک باندھا...... اس نے دو باندھے......

لوگوں نے ٹاٹ میں ٹاٹ کے پیوند لگائے......

اس نے ٹاٹ میں چمڑے کے پیوند لگائے......

لوگوں نے صبح کھایا...... شام کھایا......

اس نے ساری زندگی صبح کھایا تو شام نہ کھایا...... شام کھایا تو صبح نہ کھایا......

ایک دن کھایا...... دو دن نہیں کھایا...... تین تین دن گزر گئے اور اس کے منہ میں ایک لقمہ نہیں گیا

حضرت عائشہؓ کی فاقہ کشی

آپ کی محبوب بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوئیں...... حال پوچھنے گئے...... اندر جانے کی اجازت مانگی...... میری بیٹی میں اندر آ ؤں...... میرے ساتھ ایک اور صحابی بھی ہے......

بیٹی فاطمہ جنت کی سردار کہتی ہیں...... یا رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تو اتنا بھی رومال نہیں کہ میں چہرہ چھپا کے پردہ کر سکوں...... اگر اجنبی میرے گھر میں آتا ہے تو پردہ کرنے کی چیز کوئی نہیں

یہ ادھر عید گاہ والوں نے ادھر منبر پر بھی ایک پردہ ڈالا ہوا ہے...... یہ منبر پر بھی کپڑا ڈالا ہوا ہے...... اور دو جہاں کے سردار کی بیٹی کے گھر میں اتنا بھی نہیں ہے کہ وہ سر چھپا لے......

آپ ﷺ نے اپنے کندھے سے چادر اتار کر اندر کر دی...... کہا اس سے پردہ کر لو...... ابا کی چادر سے بچی نے پردہ کیا...... اندر آئے صحابی کو بھی لے کر...... بیٹی کیا ہوا؟......

کہا...... یا رسول اللہ ﷺ پہلے بھوک تھی تو روٹی نہ ملی...... اب بیماری ہے تو دوا کوئی نہیں ہے اور رونے لگیں...... اس سے صابر بیٹی کسی ماں نے جنی نہیں...... اس سے مقدس بیٹی زمین آسمان نے دیکھی نہیں اور اس سے مقدس باپ کہاں سے کوئی لائے گا اور کون لائے گا اور کیسے لائے گا اور کیونکر لائے گا؟

باپ بیٹی کا رونا

مقدس ترین باپ مقدس بیٹی کے گلے لگ کر رو رہے ہیں...... اللہ کا نبی بھی رو پڑا...... طائف کے پتھر کھا کے...... احد کے پتھر کھا کے آنسو نہ بہا...... بیٹی کے آنسوؤں نے پگھلا دیا...... گھلا دیا...... رلا دیا...... دونوں باپ بیٹی مل کر رو رہے ہیں اور آپ ﷺ کہہ رہے ہیں...... میری بیٹی غم نہ کر...... والذی بعثک بالحق مادمت من ثلثة ایام ذواقه...... تین دن گزر چکے ہیں...... تیرے باپ نے روٹی کا ایک لقمہ بھی نہیں کھایا......

دعائیں دو اس کملی والے کو...... دعائیں دو اس محمد...... عربی...... ہاشمی قریشی کو...... دعائیں دو اس...... مکی...... مدنی...... مہاجر...... کو...... دعائیں دو اس طٰہٰ...... ویٰسین...... ابو القاسم...... فاتح...... خاتم...... شاہد...... مبشر...... نذیر کو جو خود اپنی اولاد کو تڑپا گیا...... نیزوں پر چڑھوا گیا اور امت کے لئے در کھلوا گیا...... اور امت کا مسئلہ حل کروا کے گیا اور میرے بھائیو تمہیں کیا ہو گیا...... کس کے طریقوں کو قربان کر کے زندگی گزارتے ہو جو تمہارے لئے قربان ہو گیا...... تم صبح صبح

اسی کے طریقے قربان کر کے آئے بیٹھے ہو...... کہاں جا رہے ہو؟ شیو کرنے جا رہا ہوں...... کیوں؟ عید کی نماز پڑھنے جانا ہے......

تمہیں شرم نہیں آتی! نبی کی سنت کو ذبح کرتے ہوئے؟

میں تمہیں کیسے سمجھاؤں...... کہ تم کس کی سنت ذبح کر کے آئے بیٹھے ہو......

جو تمہارے لئے ذبح ہو گیا...... خود ذبح ہو گیا...... اس نے کیوں پوشاکیں چھوڑ دیں......

اس نے کیوں ٹاٹ میں چمڑے کے...... پیوند لگائے......

اس نے کیوں کھجور کی شاخوں کے گھر میں زندگی گزار دی......

اس کے گھر کیوں نہ بستروں پر بستر بنے...... اس کے گھر کیوں نہ چراغ جلے......

وہ تو جس دن دنیا سے جا رہا تھا اور بڑھاپے میں کچھ نہ کچھ آدمی اکٹھا کر لیتا ہے......

آج اس کی آخری رات ہے...... کل اللہ کی ملاقات ہے اور عائشہ اماں کے گھر میں تیل نہیں تھا چراغ جلانے کے لئے......

جس کے لئے سورج گھر میں اتر سکتا ہو...... جس کے لئے جنت کے گھر زمین پہ بنائے جا سکتے ہوں...... وہ کیوں کھجور کی شاخوں کے گھر میں جان دے رہا ہے...... ایک پرانی میلی سی چادر تھی جس میں اللہ کے نبی ﷺ نے جان دی...... ایک پرانی سی رضائی تھی جس میں اللہ پاک کا نبی رات کو سوتا تھا......

آپ ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک انصاری عورت ملنے آئی...... اس نے دیکھا کہ پرانی رضائی ہے میرے نبی کی...... عورت نے کہا یہ پرانی ہے...... میں ابھی نئی بھیجتی ہوں...... وہ گھر گئی اور ایک نئی رضائی لے کر آئی...... اتنے میں ہمارے نبی ﷺ آئے...... دیکھا پھول دار رضائی...... کہا عائشہ یہ کہاں سے آئی؟

کہا یارسول اللہ ﷺ انصاری عورت آئی تھی...... اس نے آپ کی پرانی رضائی دیکھی تو اس نے کہا میں نئی بھیجتی ہوں...... یہ اس نے بھیجی ہے...... آپ ﷺ نے کہا عائشہ...... میں اس سے بہت زیادہ لے سکتا ہوں اپنے اللہ سے...... جاؤ یہ اس کو واپس کردو...... یہ رضائی اور محمد ایک چھت میں نہیں جمع ہو سکتے...... وہ لاڈلی بیوی تھیں...... کہنے لگیں...... یارسول اللہ ﷺ یہ بڑی اچھی لگ رہی ہے مجھے...... میں نہیں واپس کروں گی...... آپ نے کہا...... عائشہ یہ چھت مجھے اور اس رضائی کو اکٹھے نہیں دیکھے گی...... مجھے یہاں بٹھاتا ہے تو رضائی کو باہر کردو...... میں اس سے زیادہ اللہ سے لے سکتا ہوں...... لیکن میں نے ٹھکرا دیا...... وہی پرانی رضائی لی اور وہ نئی رضائی واپس کردی......

میرے بھائیو! ایک جوڑے میں زندگی گزاری...... نماز کا وقت ہوتا...... کپڑے خود دھوتے...... سکھانے رکھتے پھر بیٹھ کے انتظار کرتے اتنے میں بلال آتے...... یارسول اللہ ﷺ نماز کا وقت ہو چکا ہے...... آپ ﷺ فرماتے میرے پاس تو اور کپڑے کوئی نہیں ہیں...... میں کہاں سے نماز پڑھاؤں...... انتظار کراؤ مجمع کو...... میرے کپڑے سوکھیں گے...... پہن کر آؤں گا...... پھر نماز پڑھاؤں گا...... نماز میں تاخیر ہوجاتی تھی کہ دوسرا جوڑا ان کے پاس کوئی نہیں ہوتا تھا

کائنات کا نبی اور ٹاٹ کی چادر

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ٹاٹ تھا اس کو رات کو دوہرا کرتیں...... صبح پھیلا دیتیں...... ایک رات چار تہہ لگا دیں...... دوہرے کے بجائے چار تہیں کر دیں......

آپ ﷺ نے صبح فرمایا...... حفصہ میرا بستر کیوں بدل دیا؟

کہا...... جی بدلا تو نہیں...... وہی ہے...... میں نے چار تہیں کر دیں......

کیوں؟ کہا...... ذرا نرم ہوجائے گا...... کہا اٹھو...... اسے ویسا ہی کردو......

آج رات مجھے اٹھنے میں تکلیف ہوئی...... اس کی نرماہٹ نے مجھے اٹھنے سے

روکے رکھا...... میں اللہ سے بات کرتا ہوں...... میرا بستر ویسے ہی بنا دو جیسے پہلے تھا۔

تم اس کی سنت کا مذاق اڑاتے ہو جو ۲۳ سال تمہارے لئے روتا رہا

میرے بھائیو! محسن کو تو دیکھو...... یہ جنہوں نے ووٹ لئے ہیں پھر جو جیت گئے ہیں ان کا شکریہ ادا کرنے آئے ہیں۔ حالانکہ ان کو کرسی چاہئے...... ان کو ٹیلیفون کے تار چاہئے...... یہ اپنے غرض میں...... وہ اپنے غرض میں...... لیکن افطار پارٹی ہو رہی ہے اور بلا کر شکریہ ادا کیا جارہا ہے

ارے اس کا شکریہ کیوں نہیں ادا کرتے ہو جو تمہارے لئے ۲۳ برس روتا ہی گیا...... اور اتنا رویا کہ خود اللہ کو کہنا پڑا...... میرے نبی اتنا تو نہ رویا کر...... وہ آپ کے لئے اتنا تڑپا کہ خود بھی تڑپا...... سارے گھر کو تڑپا دیا...... جاؤ طائف کی وادی میں پوچھو...... اس پہاڑ سے پوچھو...... یہاں کیسے پتھر پڑے تھے...... اس کو ذرا چشم تصور میں غور تو کرو کہ...... جس کیلئے کائنات ہاتھ باندھ کے کھڑی ہوتی ہے۔

درخت کی آپ ﷺ سے محبت کا ایک منظر

ایک جگہ سوئے ہوئے ہیں...... ایک درخت کونے سے دوڑا ہوا آیا...... اور آپ ﷺ کے سر پر ایسے کھڑا ہوا...... تھوڑی دیر کھڑا ہوا...... پھر واپس چلا گیا...... جب آپ ﷺ کی آنکھ کھلی تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بولے یارسول اللہ ﷺ وہ درخت یوں آیا...... یوں کھڑا ہوا...... یوں چلا گیا تو آپ ﷺ نے اس کو ایک نظر دیکھا پھر ارشاد فرمایا...... یہ مجھ سے دور تھا...... مجھے دیکھ نہیں پارہا تھا تو اس نے اپنے اللہ سے عرض کی یا اللہ تیرے حبیب کا دیدار کرنا چاہتا ہوں...... مجھے زیارت کی اجازت چاہئے...... تو اللہ نے اسے اجازت دی...... وہ مجھے دیکھنے آیا تھا اور دیکھ کر واپس چلا گیا۔

......﴿و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین﴾......

نماز اور نوکر

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُه وَنَسْتَعِيْنُه وَنَسْتَغْفِرُه وَنُؤمِنُ بِه وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْه .. وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا .. مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَه وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَه .. وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَه لَا شَرِيْكَ لَه وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُه وَرَسُوْلُه ..

اَمَّا بَعْد... فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم... بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ... قُلْ هٰذِه سَبِيْلِيْ اَدْعُوْا اِلَى اللّٰه ... عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ... وَسُبْحٰنَ اللّٰه وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْن...وَقَالَ النَّبِيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم... يَا اَبَا سُفْيَان جِئْتُكُمْ بِكَرَامَةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَة

دنیا کا مالدار بھی سب سے بڑا فقیر! کیوں؟

میرے محترم بھائیو اور دوستو! دنیا میں سب سے زیادہ محتاج انسان ہے...... اس سے زیادہ محتاج کوئی مخلوق نہیں اور جو جتنا زیادہ امیر ہوتا ہے وہ اتنا زیادہ محتاج ہوجاتا ہے...... غریب آدمی تو شیشم کے تلے بھی سوجاتا ہے...... کیکر کے تلے بھی سوجاتا ہے...... مالدار ہو تو کولر کے بغیر نیند نہیں آئے گی...... ایئر کنڈیشن کے بغیر نیند نہیں آئے گی...... غریب آدمی روکھی روٹی بھی کھالے گا...... مالدار کو تو آئس کریم بھی نہ ملے تو پریشان بیٹھا ہوتا ہے...... کوئی آدمی دنیا میں ایسا نہیں جو خودکفیل ہوسکتا ہو...... پیسہ کمانے والے کو لوگ کہتے ہیں کہ خودکفیل ہوگیا......

حالانکہ جب وہ بیمار ہوتا ہے تو ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے تو خودکفیل تو نہیں ہے......

گھر بنانا ہو تو مزدور مستری بلاتا ہے...... خودکفیل نہیں ہے...... خودکفیل اسے کہتے ہیں جس کو اپنی ضرورتوں میں کسی کی ضرورت نہ پڑے...... باقی ساری مخلوق خودکفیل ہے......

پرندے اڑنا خود سیکھ لیتے ہیں...... گھونسلہ بنانا خود سیکھ لیتے ہیں...... چڑیا بچے پالنا خود سیکھ لیتی ہے...... سانپ رینگنا...... بل بنانا...... پھنکارنا خود سیکھ لیتا ہے...... عقاب بلندیوں پہ اڑنا...... جھپٹنا خود سیکھ لیتا ہے...... انسان کبھی خودکفیل نہیں بن سکتا...... جتنا دنیا میں کوئی زیادہ ترقی کرتا ہے اتنا اس کی محتاجی بڑھ جاتی ہے......

اور اللہ اس کائنات میں...... اس جہاں میں...... بحر و بر میں...... زمین اور آسمان میں...... شرق و غرب میں...... شمال و جنوب میں...... بے مثل غنی...... غیر محتاج ذات ہے...... جو ایک لمحے کے لئے بھی کسی کا محتاج نہیں اور انسان ہر لمحے اس کا محتاج ہے......

جس سے ضرورتیں پڑتی ہیں اس کے آگے وہ جھک کر چلتے ہیں...... جس سے واسطہ نہ پڑتا ہو اس کی پرواہ نہیں کرتے...... اس جہاں میں سب سے زیادہ میں اور آپ محتاج ہیں اور اس جہاں میں اللہ سب سے زیادہ غنی ہے......

پھر میں نے جیسے کہا کہ جو جتنا مالدار ہوگا...... وہ اتنا زیادہ محتاج ہے...... جانوروں کو کپڑوں کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی...... ہم کپڑوں کے بغیر رہ نہیں سکتے...... جانوروں کو چھت نہیں چاہئے...... ہم چھت کے بغیر نہیں رہ سکتے...... پرند چرند کو کھانے کو باسی کچا پکا سب ہضم...... ہم پکائے بغیر کھا نہیں سکتے......

تمہارا مالک تمہیں بلاتا ہے اور تم بیٹھے رہتے ہو

تو ہماری ضرورتیں سب سے زیادہ ہیں...... اللہ سب سے زیادہ غنی ذات ہے...... تو ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ہم اس سے دوستی لگا کے رکھتے...... لیکن اسی سے دشمنی لئے ہوئے ہیں اسی کو للکارا ہوا ہے...... نافرمانی کے ساتھ......

تو اللہ کہتا ہے:

میرا بندہ بڑے بڑے گناہ کر کے مجھ کو للکارنے لگتا ہے......

مؤذن کہتا ہے:

آؤ اللہ پکار رہا ہے "حی علی الصلوٰۃ"

100 میں سے 5 بھی اٹھ کے نہیں جاتے......

آپ کا نوکر کتنی تنخواہ لیتا ہے 1000 روپے...... 2000 روپے...... 3000 روپے...... اس سے زیادہ کوئی بڑی ملوں والے 4000 روپے دیتے ہیں...... اس سے زیادہ کوئی کیا تنخواہ دے گا

اگر آپ کا ملازم سامنے بیٹھا ہے...... آپ کہتے ہیں ذرا بات سننا...... وہ آپ کو سامنے بیٹھا ایسے دیکھتا رہتا ہے...... نہ ہاں نہ نا...... پھر آپ نے کہا بات سننا...... وہ بیٹھا دیکھتا رہتا ہے...... پھر آپ تیسری دفعہ بلاتے ہیں کہ بھئی تمہیں بلا رہا ہوں...... سنتے کیوں نہیں؟ پھر وہ یوں ایسے بیٹھے سن رہا ہے...... پھر چوتھی مرتبہ...... پھر پانچویں دفعہ آپ اس کو بلاتے ہیں...... تب بھی نہیں سنتا...... پھر دوسرے دن آپ نے بلایا...... وہ ایسے ہی بیٹھا رہا...... پھر دوسری دفعہ بلایا ایسے ہی بیٹھا رہا...... پھر سنا نہیں......

اگلے دن پھر ایسا ہوا...... پھر ایسا ہوا...... کوئی ایسا ظرف والا آپ کو نہیں ملے گا جو ایسے نوکر کو بحال رکھے...... دو دن بعد کہے گا کہ جاؤ بھئی اپنا راستہ لو...... تیرے جیسا متکبر اور گستاخ مجھے نہیں چاہئے...... کتنے برس گزر گئے...... 50 گزر گئے...... 60 گزر گئے...... 80 گزر گئے...... 40 گزر گئے...... 35 گزر گئے...... اللہ دن میں 5 دفعہ کہتا ہے...... آ جاؤ آ جاؤ...... پھر کہتا ہے...... حی علی الصلوٰۃ...... آ جاؤ نماز کی طرف......

دن بھر میں [illegible] دفعہ بلاتا ہے...... ہر اذان میں 2 مرتبہ کہتا ہے حی علی الصلوٰۃ...... آؤ نماز کے لئے...... پھر کہتا ہے...... آؤ نماز کے لئے...... پھر ظہر...... عصر مغرب...... عشاء...... بندہ پچھلے [illegible] برس سے اٹھ کر نہیں گیا نماز پڑھنے کو تو کبھی:

اللہ نے اس کو برخاست کیا اور کیا اس کی آنکھیں لے لیں......

اس کی ٹانگوں سے جان نکال لی......

اس کے ہاتھوں کو مروڑ دیا......

اس کی زبان پہ تالا لگا دیا......

اسکے کانوں میں سیسہ ڈال دیا......

آنکھوں سے اندھا کر دیا یا پاؤں سے معذور کر دیا کہ میں تجھے بلاتا ہوں تو آتا نہیں...... میں تجھے پکارتا ہوں تو سنتا نہیں...... تو میرا کیا نافرمان نوکر ہے جو میری پکار پہ تو اٹھتا نہیں...... لہٰذا اسے نکال دیا جائے...... اسے مردود کر دیا جائے۔

کتنا بڑا ظرف ہے میرے اللہ کا کہ مسلسل ہمارا انکار دیکھ کر بھی ہمیں روٹی بھی کھلاتا ہے...... پانی بھی پلاتا ہے...... نیند بھی دیتا ہے...... کپڑے بھی دیتا ہے......

محبت کرنے والے بھی دیتا ہے...... چھت بھی دیتا ہے...... سایہ بھی دیتا ہے......

پھل بھی دیتا ہے...... پھول بھی دیتا ہے...... صبا بھی دیتا ہے......

بادنسیم بھی دیتا ہے...... گرمی کو بھی لاتا ہے...... سردی کو بھی لاتا ہے......

ہواؤں کو بھی چلاتا ہے...... ساری نافرمانیاں دیکھ کر بھی کتنے بڑے ظرف کا مالک ہے...... دنیا میں ماں اور باپ جیسا رشتہ کوئی نہیں ہوتا...... ماں بھی دن میں پانچ دفعہ بلائے اور تو انکار کرے...... اگلے دن بلائے...... پھر انکار کرے...... اگلے دن بلائے پھر انکار...... پھر بلائے پھر انکار...... ہفتے کے بعد اخبار میں آ جائے گا کہ ہم نے اپنی جائیداد سے عاق کیا...... ماں باپ سے کوئی لین دین نہیں...... آئے دن اخبار میں پڑھتے نہیں ہو عاق نامہ۔

40 سال میں ایک نماز بھی نہیں پڑھی

مجھے ایک آدمی ملا...... وہ مجھ سے کہنے لگا...... میں سال میں دو نمازیں پڑھتا ہوں...... ایک عید الفطر اور ایک عید الاضحیٰ کی...... میں یہ دو نمازیں پڑھتا ہوں......

مجھے دو آدمی ملے۔ عمر ۳۰ یا ۴۰ سال ہوگی...... مجھ سے کہنے لگے...... ہم نے اپنی زندگی میں ایک بھی نماز نہیں پڑھی...... نہ جمعہ...... نہ عید...... نہ بقرعید...... نہ فرض نماز ...... زندگی بھر ایسے ہی رہے...... وہ تو ہم گشت کر رہے تھے تو مسجد میں لے آئے...... تو میں نے بات شروع کی...... وہ تو ایک دم پتہ نہیں کیا اثر ہوا...... ایک دم کھڑے ہوئے...... کہنے لگے...... مولوی صاحب آج ہم پہلی دفعہ مسجد میں آئے ہیں...... تو میں سمجھا کہ یہ مسجد جس میں ہماری جماعت ٹھہری ہے...... میں نے کہا کہ آپ اس مسجد میں پہلی دفعہ آئے ہو؟

تو کہا نہیں...... نہیں...... ویسے ہی مسجد میں پہلی دفعہ آئے ہیں......

میں نے کہا...... آپ نے کبھی نماز نہیں پڑھی؟

تو کہنے لگے...... آج تک نہیں پڑھی......

کوئی جمعہ؟ کہا آج تک نہیں پڑھا......

کوئی عید کی نماز؟ کہا آج تک نہیں پڑھی......

اللہ کی کرم نوازی تو دیکھو

اللہ ان پر بھی سورج چمکاتا ہے...... اسے بھی سلاتا ہے...... نیند سے اٹھاتا ہے......

دھرتی کو ان کے لئے مسخر کرتا ہے اور رزق کو باندھ کر ان کے گھر تک لاتا ہے......

کیسا کریم اللہ...... کیسا مہربان اللہ...... جو اتنی نافرمانی دیکھ کر بھی صبر کرے......

حالانکہ اس سے زیادہ متکبر کون ہے...... دو ٹکے کا آدمی اور وہ اللہ کو کہے "نماز نہیں پڑھنی"

تو جو نماز نہ پڑھے اس سے زیادہ متکبر کون ہوگا؟

تو صرف گردن اکڑا کے چلنے والا متکبر نہیں ہوتا......

تڑی مار کے چلنے والا نہیں متکبر ہوتا...... بازو لہرا کے چلنے والا متکبر نہیں ہوتا......

اذان سن کر اس طرف نہ جانے والا اس سے بڑا متکبر کوئی ہے نہیں اور جس کے دل میں رائی کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت کی ہوا بھی نہ پاسکے گا......

تو میرے بھائیو! ہم تو سو فیصد اللہ کے محتاج ہیں...... اور ہر وقت محتاج ہیں اور بے شمار لامحدود ہماری ضرورتیں ہیں...... ہمارا جسم کھڑا ہوا ہے اور اللہ ہمارا تھوڑا سا نظام اوپر نیچے کر دے تو ہم کیا کر سکتے ہیں اس مالک کے سامنے ہم بالکل اس کے رحم کرم پر ہیں۔

اللہ کو راضی کرنے کا غم

یہ فکر دل میں پیدا ہو جائے کہ مجھے اللہ کو راضی کرنا ہے...... ہر حال میں راضی کرنا ہے...... چاہے تن من دھن میرا لٹ جائے...... تو صرف پیسے ہی سے تو کام نہیں بنتے...... ساری کائنات جو اللہ کی گرفت میں ہے...... اور اللہ کی طاقت اور قبضے میں ہے...... ہمارے اوپر ہوا کا پانچ سو میل لمبا غلاف ہے...... اللہ تعالیٰ اس ہوا کو واپس لے لے...... ایک سیکنڈ میں ہم مر جائیں...... اگر اللہ ہم سے زمین کی کشش نکال لے......

آئن اسٹائن ایک سائنسدان گزرا ہے...... اس نے زندگی کے آخری دس سال زور لگایا اس بات کی تحقیق میں کہ زمین میں کشش کیوں ہے...... کوئی تو جواب ہونا چاہئے کہ کیوں ہے؟

زمین اپنی طرف کیوں کھینچتی ہے......؟

چیز اوپر پھینکتے ہیں واپس آجاتی ہے......؟

ہم زمین پہ بیٹھے ہیں...... زمین پہ اچھل نہیں رہے تو زمین اپنی طرف کیوں کھینچ رہی ہے...... دس برس وہ محنت کرتا رہا اس بات کو معلوم کرنے کی کوشش میں کہ کیوں ہے؟ وہ معلوم نہ کر سکا...... فزکس...... کیمسٹری...... بائیولوجی...... کسی بھی قانون سے وہ ثابت نہ کر سکا کہ اس وجہ سے اس میں کشش ہے...... اس نے کہا اس پر مزید تحقیق نہ کرو...... اس کا کوئی جواب نہیں ہے...... لیکن ہمارے پاس ایک جواب موجود ہے۔ اللہ فرماتا ہے ...... امن جعل الارض قرارا...... میں ہوں جس نے زمین کو قرار کی جگہ بنا دی۔

زمین! اللہ کی نشانی

اللہ نے ہی کشش رکھی ہے...... اللہ کے حکم سے زمین اپنی طرف کھینچتی ہے اور اگر

طریقے سے کھینچتی ہے...... یوں نہیں کہ...... کس پکڑا ہے...... مگر اتنا پکڑا ہے کہ جم جائیں اور نہ اتنا چھوڑا ہوا ہے کہ پاؤں اٹھے تو اٹھا رہ جائے...... توازن کے ساتھ ...... اگر اس زمین کو اللہ دگنا کر دیتا تو پھر ہم کو زمین پر چلتے ہوئے یوں لگتا جیسے ہمارا پاؤں کیچڑ میں پھنسا ہے...... ایسے نکالتے...... پھر پھنستے...... پھر یوں نکالتے تو اگر زمین دگنی ہوجاتی 24 کے بجائے اڑتالیس ہزار میل ہوتی تو زمین کی کشش بھی دگنی ہوجاتی تو ہمارے لئے چلنا مشکل ہوجاتا...... اگر یہ زمین چار گنا ہوجاتی تو پھر کیا ہوتا؟

درخت! اللہ کا عجوبہ

درختوں کی نشوونما ختم ہوجاتی...... یہ اوپر اٹھ نہ سکتے تھے اور ہم چل نہ سکتے تھے...... چلتے تو زمین ہمیں ایسے جکڑ لیتی کہ چلتے تو اگلا قدم چلنا محال ہوتا...... اگر چھ گنا ہوجاتی تو پھر کیا ہوتا...... یہ جو آج کل کا چھ فٹ کا انسان ہے...... اس کا قد صرف ایک چوہے کے برابر ہوجاتا تو پھر 4 فٹ والا تو پھر چیونٹی بن جاتا...... کیسا اللہ نے اندازے کے ساتھ ...... یہ سسٹم بنایا ہے کہ کوئی سائنس دان...... پھر اللہ کہتا ہے کہ اے زمین...... میری کشش واپس کردے...... تو اب کیا ہوگا کہ یہ زمین فوراً ایکسیلیٹر پر پاؤں رکھے گی کہ اللہ نے کشش کو نکالنے کا حکم دے دیا ہے...... اور چھ ہزار کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے سورج کی طرف مڑنا شروع ہوجائے گی......

سورج! اللہ کی قدرت کا شاہکار

سورج ہم سے 9 کروڑ 30 لاکھ میل کے فاصلے پر ہے...... ہماری زمین ابھی تو سورج کے گرد گھومتی ہے تو یہ جو 365 دن میں جو چکر لگاتی ہے...... جو یہ ساڑھے 19 کروڑ میل کے دائرے میں گھوم رہی ہے اور اس کی رفتار ہے 66 ہزار کلومیٹر فی گھنٹہ اور اس کی گھومنے کی رفتار ہے 1000 کلومیٹر فی گھنٹہ...... اس دوڑنے میں اور یوں گھومنے میں یہ یوں تھرتھراتی ہے...... کبھی یوں جاتی ہے...... کبھی یوں جاتی

ہے...... کبھی دائیں...... کبھی بائیں...... جب سیدھے ہاتھ کی طرف مڑتی ہے تو پونے 23 ڈگری کا دائرہ بناتی ہے...... پھر جیسے جیسے واپس آتی ہے الٹے ہاتھ پر تو 23 ڈگری کا زاویہ بناتی ہے...... اگر اللہ اس کی یہ حرکت ختم کردے تو فوراً ہوا چلنا بند ہوجائے گی۔

ہوا! اللہ کی خالقیت کا نمونہ

ہوا ہر روز چلتی رہتی ہے...... ہوا ہر روز حرکت میں ہے...... وہ زیادہ ہوتی ہے تو ہمیں محسوس ہوتی ہے...... اگر وہ یوں گھومنا...... یوں کپکپانا...... رقص کرنا چھوڑ دے تو کیا ہوگا؟ ہوا تھم جائے گی...... پھر کیا ہوگا...... یہاں دس ہزار لاؤڈ اسپیکر بھی ہوں تو بھی آپ میری آواز نہیں سن سکیں گے......

دوسرا کیا ہوگا کہ میرے منہ سے جو کاربن ڈائی آکسائیڈ نکل رہی ہے...... یہ میری گرد ہالہ بنانا شروع کردے گی اور مجھے ہلاک کردے گی۔

جیسے ریشم کے کیڑے کو ریشم ہلاک کردیتا ہے...... وہ اپنے گرد گھومتا جاتا ہے...... گھومتا جاتا ہے...... گھومتا جاتا ہے...... جب اندر دم گھٹتا ہے تو اندر مرجاتا ہے۔

ہر انسان ڈاکٹر صاحب...... انجینئر صاحب...... سردار صاحب...... نواب صاحب...... جرنیل صاحب...... ایٹمی طاقتیں راکٹ کی طاقتیں...... انسانی طاقتیں...... ساری طاقتوں کے نمونے...... اپنی کاربن ڈائی آکسائیڈ میں دم گھٹ کے راکھ ہوجائیں گے...... دوسری طرف کیا ہوگا...... یہ جو آکسیجن نکل رہی ہے...... ان سبز پتوں سے یہ درختوں کے گرد ہالہ بناتی جائے گی...... بناتی جائے گی...... بناتی جائے گی اور ذرا سی دیا سلائی دکھانے کی ضرورت ہے...... ساری کائنات پھٹ سے اڑ جائے گی...... اللہ تعالیٰ نے آکسیجن ہوا میں 21 فیصد رکھی ہوئی ہے...... اور نائٹروجن کو 71 فیصد رکھا ہوا ہے...... کیا آپ نے ہوا میں کوئی گیس یا سلنڈر فٹ دیکھا ہے کہ اس پر کوئی فرشتہ بیٹھا ہوا ہو اور وہ گیس کو ہوا میں چھوڑ رہا ہو اور آکسیجن 21 فیصد پر پہنچ جائے تو

روک لیتا ہے اور نائٹروجن کو 71 فیصد پہ رکھ کے وہ روکتا ہو...... کہیں تو کوئی نظر آتا ......

ہوا تو زمین پہ بھاگ رہی ہے...... اس کے اوپر ہوا کا غلاف ہے...... چھیاسٹھ ہزار پانچ سو میل...... اس کے ساتھ ساتھ بھاگ رہا ہے...... اس پر آکسیجن کو 21 فیصد پر فکس کر دینا...... نائٹروجن کو 71 فیصد پر باندھ دینا...... یہ صرف وحدہ لاشریک اللہ کا کام ہے......

اگر یہ 21 سے 42 ہو جائے تو ہمارے پاس ہے کوئی اختیار کہ اسے روک دیں......

یہ سارا نظام اس چیز کو بتا رہا ہے کہ ہم اللہ کے کتنے محتاج ہیں......

ہمارے ماں باپ نے ہمارا کتنا غلط ذہن بنایا ہے......

خود نہیں کمائے گا تو بھوکا مر جائے گا...... کوئی تو کہتا کہ بیٹا اللہ کو راضی کر لو......

تیری دنیا بھی بن جائے گی...... آخرت بھی بن جائے گی......

اپنے اللہ کو منا لے...... تیرا یہ جہاں بھی بن گیا...... تیرا وہ جہاں بھی بن گیا......

یہ ذہن بنانا ختم کر دیا ہے ماں باپ نے...... کالج نے...... یونیورسٹی نے...... جدھر دیکھو عزت...... دولت...... شہرت...... اس کے گرد زمین کی گردش کی طرح ہم بھی چکی کی طرح بھاگ رہے ہیں......

کل خوبصورتی کا نمونہ تھے آج بدصورتی کا!!!

ارے بھائیو! مٹ جانے والی کی عزت...... دولت...... شہرت کیا...... مٹ جانے والی کی شہرت اور گمنامی کیا...... مٹ جانے والے کا عناد اور فخر کیا......

چند دن کے بعد تو وجود ہی مٹ جائیں گے...... قبروں کے نشان مٹ جائیں گے......

یہ حسین چمکتے چہرے ان کو کیڑے کھا لیں گے تو نیچے خوفناک کھوپڑیاں نکل آئیں گی......

چمکتی آنکھوں کی جگہ بدصورت سوراخ......

اور بولتی بلبل کی زبان کی جگہ خوفناک قسم کے جبڑے......

ویران قسم کے دانت اور یہ حسین سراپا جسم سوائے ڈھانچے کے کچھ نہ ہوگا

زمین کی تپش سے کیڑے بھی مرجائیں گے......

پھر زمین اور تپے گی تو ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی......

پھر وہ اور تپے گی تو وہ چورا بن جائیں گی......

پھر زمین کو کروٹ لینے کا خیال آئے گا تو وہ کروٹ بدلے گی

تو وہ نیچے کا اوپر کر دے گی اور اوپر کا نیچے کر دے گی......

میری اور آپ کی ہڈیوں کا چورا زمین کی سطح پر آئے گا......

پھر ہوائیں چلیں گی...... مست ہوائیں چلیں گی اور پھر کچھ حصہ یوں اڑا دیں گی..

کچھ حصہ یوں اڑا دیں گی...... کچھ حصہ مشرق کو اڑے گا...... کچھ مغرب کو......

کچھ حصہ شمال میں اڑے گا، کچھ جنوب کو...... کچھ اوپر کو...... کچھ دائیں کو...... کچھ بائیں کو

پھر وہ چورا چورا ہواؤں میں بکھر کر یوں بے نشان ہو جائیں گے جیسے کبھی بے نشان تھے...... یوں مٹ جائیں گے جیسے کبھی آئے نہ تھے......

ایسا ہو جائے گا کہ...... جن ماؤں نے جنا...... وہ مائیں بھول جائیں گی۔

جس باپ نے گود میں لے کر کھلایا...... سارا سارا دن...... ساری ساری رات۔

وہ پھر اپنے بچوں کو رزق دینے کے لئے...... کھلانے کے لئے...... پالنے کے لئے۔

وہ بچے بھول جائیں گے......

ہمارا کوئی باپ تھا جو رات کو دن کو تھکتا تھا...... روٹی کھلانے کو......

کوئی ماں تھی جو ہمارے پوتڑے دھوتی تھی...... ہمارا پیشاب دھوتی تھی۔

ہمارے لئے راتوں کو جاگتی تھی......

سگی اولادیں ہی سب بھول جائیں گی تو پرائے کیا یاد رکھیں گے

جس اللہ کو زوال نہیں اس سے دل لگاؤ

یہ مٹ جانے والا فانی...... ٹوٹ جانے والا......

فنا ہو جانے والا جہاں ہے...... جہاں ہر دم تغیر ہے......

ایک اللہ ہے جس کو باقی رہنا ہے............ باقی سب فنا کی زد میں ہے......

ایک اللہ ہے جو موت سے پاک ہے...... باقی سب کو اس وادی میں گرنا ہے...... اس گھاٹ میں اترنا ہے......

ایک اللہ ہے جو ہر زور سے پاک ہے...... باقی ہر طاقت زور سے بدل جاتی ہے......

ایک اللہ ہے جو ہر حال سے پاک ہے...... باقی ہر انسان کو مختلف حالات سے گزرنا پڑتا ہے

ایک اللہ ہے جو لازوال ہے...... ہر ابتداء اور انتہاء سے پاک ہے......

باقی ہر انسان کہیں سے شروع ہوتا ہے...... کہیں پر مٹ جاتا ہے......

کبھی عروج ہے...... کبھی زوال ہے......

کبھی جوانی ہے...... کبھی بڑھاپا ہے......

کبھی صحت ہے...... کبھی مرض ہے......

کبھی موت ہے...... کبھی موت کے بعد اٹھنا ہے...... کبھی قبر کا کیڑا ہے......

اللہ سے بغاوت کرتے ہوئے شرم نہیں آتی!

میرے بھائیو! ہم سو فیصد اللہ کے محتاج ہیں...... پھر اللہ سے بغاوت کوئی اچھی بات تو نہیں...... اللہ ہی سے باغی ہو گئے......

جھوٹ نہ بولیں تو کہتے ہیں...... تجارت نہیں چلتی......

ناپ تول میں کمی نہ کریں تو............ نفع نہیں ہوتا......

سود پہ کام نہ کریں تو............ گزارا نہیں ہوتا......

گانا نہ سنیں تو............ گزارا نہیں ہوتا......

گالی نہ دیں تو کوئی نوکر ہماری بات...... نہیں مانتا......

کتنے عذر ہم نے گھڑے ہوئے ہیں...... یہ صرف گالیوں سے سیدھے ہوتے ہیں

میں کہتا ہوں سات زمین و آسمان کو آگ لگا دو...... یہ تھوڑا نقصان ہے......

کسی مسلمان کو ماں بہن کی گالی دینا اس سے بڑا نقصان ہے......

زمین و آسمان تو چلو چھوٹی چیزیں ہیں...... بیت اللہ کو توڑ دو......

بیت اللہ کا چورا چورا بنا دو...... اس کے پتھروں کو کوٹ کوٹ کے بجری بنا دو......

یہ چھوٹا گناہ ہے...... مگر کسی مسلمان کو ماں بہن کی گالی دینا اس سے بڑا گناہ ہے۔

سوچو تو سہی! کس کو ناراض کر رہے ہو؟

کتنی آسانی سے اللہ کا حکم توڑ دیتے ہیں...... کوئی کتنا ہی بڑا نقصان کر دے...... تو نقصان کی تلافی کا کوئی اور سبب تلاش کرو...... اس کو ماں بہن کی گالی نہ دو...... ہاں گالی دینے کی اجازت ہے جب اگلا گالی دے تو اگر کوئی مجھے ماں کی گالی دے تو مجھے اجازت ہے کہ میں اسے ایک دفعہ ماں کی گالی دوں...... اگر میں نے دو دفعہ دے دی تو میں خود ظالم ہو جاؤں گا...... بدلہ لینے کی اجازت ہے...... مگر معاف کرنے کی فضیلت ہے...... معاف کرنے کی فضیلت ہے...... معاف کر دو...... بدلہ نہ لو...... کیونکہ بدلہ لیتے ہوئے آدمی ہمیشہ ظالم ہو جاتا ہے...... وہ حد سے تجاوز کر جاتا ہے۔

زمین! اللہ کی نشانی

اب اگر زمین کی کشش کو اللہ واپس لے لے تو کیا ہوگا...... تو کیا ہوگا؟

یہ زمین 6 ہزار کلومیٹر کی رفتار سے بھاگنا شروع کرے گی...... سورج کی طرف چلنا شروع کرے گی...... تو 9 کروڑ 30 لاکھ میل کا فاصلہ ہے اور چھ ہزار کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار ہے...... تو ہفتوں میں زمین سورج کی آگ میں جا گرے گی اور سورج کے گرد جو شعلے ہیں تو وہ ایک لاکھ کلومیٹر کے تو شعلے ہیں۔

1944ء میں سورج سے ایک شعلہ نکلا...... اور اس نے کمان کی شکل بنائی اور وہ سورج کی دوسری طرف پر اتر گیا تو اس کو نیچے زمین میں بیٹھنے والوں نے ناپا...... تو پتہ

والوں نے کہا کہ اس آگ کے شعلے میں کتنی طاقت ہے؟ تو نیچے بیٹھ کر مشینوں سے دیکھا کہ اگر اس شعلے کی طاقت کو دنیا والے قابو کرلیں تو ۶ براعظم کے لوگوں کو ۱۰ کروڑ سال کے لئے بجلی کافی ہوجائے...... کوئی پاور پلانٹ نہیں لگانا پڑے گا...... یہ ایسی آگ ہے...... تو پھر کیا ہوگا...... یہ زمین تنکے کی طرح جل کر راکھ ہوجائے گی تو میں تو صرف زمین کا بتا رہا ہوں...... یہ زمین کتنا بڑا تحفہ ہے ہمارے لئے......

سمندر! اللہ کی نشانی

اللہ کہتا ہے کہ کبھی زمین پہ چل کے تو دیکھو...... میں نظر آؤں گا...... اس کے ذرے ذرے میں تمہارا رب نظر آئے گا...... یہ اللہ نے کیا شاہکار بنایا ہے...... جس کے اوپر زندگی گزارنا تمہارے لئے آسان کردیا ہے...... دن رات کا اس میں نظام چلایا...... ہواؤں کا نظام چلایا...... اوپر ہوا کا غلاف ٹھہرایا اور اوپر سورج کو ہم سے مناسب فاصلے پر رکھا تاکہ ہماری فصلیں پکیں...... چاند کو ایک مناسب فاصلہ دیا تاکہ ہمارے پھل میٹھے ہوجائیں...... اس کی کرنوں سے اس کی چاندنی سے پھل میٹھے ہوتے ہیں...... اس کی چاندنی سے سمندر میں لہریں اٹھتی ہیں...... وہ لہریں اس میں اٹھنے والی کسی بھی گندگی کو ختم کردیتی ہیں...... سمندر کا پانی ایک سیکنڈ میں بخارات بن کر ہوا میں اڑتا ہے...... اوپر جاکر چھتری بناتا ہے...... پھر رات کی ٹھنڈک آئے تو یہ گرمائش کا کام دیتا ہے...... دن کی دھوپ آئے تو یہ ٹھنڈک کا کام دیتا ہے......

کیا کائنات خود بخود بن گئی؟

یہ پوری زمین کو اللہ نے بخارات کے ذریعے ڈھانپا ہوا ہے...... پھر اس پانی کے ذریعے وہ بارش برساتا ہے:

...... أنا صببنا الماء صبا...... پھر اس نے بارش برسائی......

...... ثم شققنا الارض شقا...... آگے وہ اس میں سے غلے نکالتا ہے......

﴿وانبتنا فیھا حبا و عنبا و قضبا و زیتونا و نخلا و حدائق غلبا و فاکھة و ابا متاع لکم و لانعامکم﴾

اوپر جاکر اسے ٹھنڈک دیتا ہے...... اسے بادل کی شکل دیتا ہے...... ایک کالا بادل ۳ ٹن پانی لے کر چل رہا ہوتا ہے...... یونان کے فلاسفروں نے نظریہ پیش کیا کہ یہ کائنات ابدی ہے...... ہمیشہ سے ہے ہمیشہ سے چلی آرہی ہے...... یہاں سے مادہ پرستی کا آغاز ہوا...... تو مادہ پرستی کا مطلب کیا ہے کہ انسان صرف پیسے کا پجاری نہیں ہے بلکہ مادہ پرستی کے پیچھے یہ نظریہ ہے کہ یہ کائنات ایک مادہ ہے جو شروع سے چلا آرہا ہے اور ہمیشہ رہے گا اور یہ اتفاقاً وجود میں آگیا...... یہ آپ ہی آپ وجود میں آگیا...... اس کا خالق کوئی نہیں تو انیسویں صدی میں اس نظریے کو بڑا زور ملا...... بڑا عروج ملا کہ کائنات خود بخود ہی وجود میں آگئی۔

انگریز اپنے آپ کو بندر کی اولاد سمجھتے ہیں شائد

لندن میں ہماری جماعت گئی...... جماعت واپس آگئی...... میں بیمار ہوگیا...... مجھے وہاں رہنا پڑا تو انہوں نے مجھے وہاں کی بہت سی چیزیں دکھائیں وہاں ڈارون کی تھیوری پر ایک بہت بڑا امیوزیم ہے...... مجھے اس میں لے گئے تو وہاں ایک لمبی دیوار ہے اسے تصویروں سے بنایا تھا کہ انسان کہاں سے شروع ہوا تھا...... پھر وہ چلتے چلتے بن مانس بنا...... پھر بندر بنا...... پھر دم مختصر ہوئی...... پھر اور چھوٹی ہوئی...... پھر دم غائب ہوگئی...... پھر بال غائب ہوئے...... پھر وہاں یہ جاکر انسان بن گیا...... لہٰذا اس کائنات کا کوئی خالق نہیں ہے......

کائنات کا وجود سائنسدانوں کی نظر میں

اس جہاں کا کوئی خالق نہیں ہے...... یہ اتفاقاً وجود میں آگیا......

لیکن جب آج کی سائنس نے ترقی کی تو خود سائنس پکار اٹھی کہ اتنا خوبصورت

نظام اتفاقاً وجود میں نہیں آ سکتا...... کتنے فیصد امکان ہے کہ یہ اتفاقاً وجود میں
آ جائے...... امکان کی حد تک جب اعشاریہ کے بعد صفر لگاؤ...... صفر...... اعشاریہ صفر
ایک تو یہ امکانی چیز ہے...... جب یہ صفر 5 تک پہنچ جائے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ ناممکن
ہے...... اعشاریہ کے بعد اگر ایک سو23 صفر لگائے جائیں اور اس کے بعد ایک لگایا
جائے تو تب یہ امکانات کے حساب میں آتا ہے کہ ایک اعشاریہ 123 صفر کے بعد تو یہ
ممکن ہے کہ کائنات اس نسبت کے ساتھ وجود میں آئی ہو...... تو سائنس کہتی ہے
کہ ناممکن ہے کہ اتنا بڑا نظام اتفاقاً وجود میں آ گیا ہو...... کوئی نہ کوئی اس کا خالق ضرور
ہے...... اور 1926ء میں امریکہ میں ایک سائنس دان نے دیکھا کہ یہ کائنات پھیل رہی
ہے...... اپنے مرکز سے دور ہو رہی ہے اور آپس میں بھی دور ہو رہی ہے...... بڑی تیز
رفتار جا رہی ہے...... جب اس نظریے پر غور کیا گیا تو یہ بات ثابت ہوئی کہ یہ چل رہی
ہے...... ایک زمانہ تھا تو یہ اکٹھی تھی...... آپس میں ملی ہوئی تھی...... آپس میں مجتمع تھی اور
پھر آپس میں کوئی دھماکا ہوا اور پھر یہ پھیلنا شروع ہو گئی اور اس پر سو فیصد اتفاق
ہو گیا...... دھماکہ کوئی کر سکتا ہے...... خود بخود نہیں ہو سکتا...... لہٰذا دھریہ بھی ماننے پر مجبور
ہو گیا...... کوئی خالق ضرور ہے......

طارق جمیل صاحب سے یہودی کا بلواسطہ سوال

ہم ساہیوال میں تھے کہ ایک بچہ آ گیا...... سر پر ہیڈ فون لگا ہوا تھا...... کہا جی یہ
میرے کمپیوٹر سے جڑا ہوا ہے...... اس وقت سات سو لڑکے میری بات سنیں گے جو میں
آپ سے کروں گا اور آپ مجھے جواب دیں گے...... اس وقت ایک یہودی ہے جو ہم
سے یہ سوال کر رہا ہے کہ یہ جو آج سائنس نے یہ ثابت کیا ہے کہ دنیا ایک دھماکے سے بنی
اور وجود میں آئی اس کی تمہارے مذہب میں کوئی دلیل ہے...... اگر تم مجھے دلیل دے دو تو
میں مسلمان ہو جاؤں...... ہم مسجد میں بیٹھے تھے۔ میں نے کہا دیکھو قرآن سائنس کی

تائید کے لئے نہیں آیا...... ہدایت کے لئے آیا ہے...... کل کو سائنس کا نظریہ غلط ہو جائے
تو کیا ہمارا قرآن غلط ہو جائے گا؟ سائنس کے نظریے تو بدلتے رہتے ہیں

﴿و لیطمئن قلبی﴾

یہ ابراہیم علیہ السلام نے کہا...... مجھے پتہ تو ہے کہ تو مردوں کو زندہ کرے گا مگر ایسے
ہی ذرا دیکھنا چاہتا ہوں، تو یہ کوئی دلیل نہیں ہے کہ کوئی اس کو دلیل سمجھے...... میں یہ کوئی
دلیل نہیں دے رہا ہوں۔

تو اس نے کہا کہ کوئی ایسی آیت ہے کہ جس سے یہ پتہ چلتا ہو کہ دھماکے سے
کائنات بنی ہو۔ تو ایک دم میری زبان پر یہ آیت آ گئی:

﴿اولم یر الذین کفروا أن السموات والارض کانتا......
رتقا ففتقنا هما وجعلنا من الماء کل شیء حی افلا
یومنون﴾

کہ یہ منکرین اور نہ ماننے والے دیکھتے نہیں کہ زمین و آسمان ایک مادہ
تھا...... ملا ہوا...... پھر ہم نے اسے پھاڑ دیا......

تو میں نے کہا کہ اس آیت سے اشارہ ہوتا ہے...... یہ آیت تفصیل نہیں ہے...... یہ
اس کا ترجمہ نہیں...... اس کی تعبیر نہیں...... پر یہ آیت اس کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ تو
شام کو وہ بچہ میرے پاس آیا کہ جی وہ یہودی مسلمان ہو گیا......

خالق کائنات کون؟

تو میرے بھائیو! اس کائنات کا ایک خالق ہے...... مالک ہے...... بڑا زبردست
خالق ہے:

﴿و الارض فرشناها فنعم الماهدون قورنا فنعمل
القادرون﴾

ایسے دعوے اللہ ہی کرسکتا ہے...... کوئی میرے جیسا بچھانے والا فرش کو ہے...... کوئی میرے جیسا نظام بنانے والا ہے کوئی تمہارے رب کے علاوہ...... جو یہ سب کر کے تمہیں دکھا دے...... تو میرے بھائیو! اللہ ہمارا خالق...... ہمارا مالک...... ہمارا رازق...... ہمارا کفیل...... ہمارا وکیل...... ہمارا رقیب...... ہمارا سب کچھ ہے...... تو لہٰذا بھائیوں...... اللہ سے جوڑ بٹھاؤ...... اللہ کو ساتھی بناؤ...... اس کائنات کے فیصلے اللہ کرتا ہے...... اس کائنات میں عزت اور ذلت کے نظام آسمان سے اترتے ہیں......

﴿وتعز من تشاء وتذل من تشاء﴾

تختوں پہ بٹھانا اور تختوں سے اتارنا یہ فیصلہ آسمانوں پہ ہوتا ہے

﴿تؤتی الملك من تشاء وتنزع الملك ممن تشاء﴾

اس لئے میں کہتا ہوں کہ حکومت کو گالیاں نہ دو...... الٹا اپنا جرم ہے...... اور گالی دینا تو ویسے ہی ناجائز ہے...... چاہے کوئی کتنا ہی نافرمان ہو......

کسی کو سمجھائے بغیر...... بتائے بغیر اس کے لئے بددعائیں کرنا اور اس کو گالیاں دینا اور اس کی برائی کرنا...... یہ اپنی آخرت کو خراب کرنا ہے...... فیصلے آسمان سے آتے ہیں......

جب اللہ کسی کو تخت پہ بٹھاتا ہے تو زمین پر اس کے حکم کے مطابق وہ نظام چلاتا ہے......

جب کسی کو اتارتا ہے تو نیچے اسکے حکم کے مطابق نظام چلاتا ہے......

وہ جب راضی ہوتا ہے تو...... اس کا اور نظام ہوتا ہے......

ناراض ہوتا ہے تو...... اس کا اور نظام ہوتا ہے......

ہم اللہ کو راضی کرلیں تو ان حالات کے بننے بگڑنے میں نہ کسی ایٹمی طاقت کا زور ہے...... نہ کسی مادی طاقت کا زور ہے...... فیصلہ تو آسمان سے آتا ہے اور کیا کائنات اس کو روک لے گی؟ فیصلے تو آسمان والا کرتا ہے......

اللہ نے فیصلہ کیا کہ مجھے فرعون کی چھری سے موسیٰ کو بچانا ہے......

اللہ نے فیصلہ کیا کہ مجھے خلیل کی چھری سے اسماعیل کو بچانا ہے......

ایک چھری دشمن کے ہاتھ میں ہے...... ایک چھری دوست کے ہاتھ میں ہے......

ایک چھری فرعون کے پاس...... ایک ابراہیم کے پاس ہے......

ہر مصیبت اس کے حکم سے ہٹتی ہے! مثالیں

وہ محبوب ترین ہے...... وہ مردود ترین ہے...... لیکن اوپر سے فیصلہ آیا......

مجھے موسیٰ کو کٹنے سے بچانا ہے...... مجھے ابراہیم کو جلنے سے بچانا ہے......

اللہ نے دونوں کو بچا کے دکھایا......

نہ خلیل کی چھری ذبیح پر چل سکی...... نہ موسیٰ پر فرعون کی چھری چل سکی......

موسیٰ تو گود میں ہی نہ آئے...... بلکہ اللہ نے تو اٹھا کے گود میں بٹھا دیا

ایسا پردہ ڈال دیا اور اسماعیل پر سیدھی چھری چل رہی ہے...... اور یہاں کوئی لوہے کا ٹکرا نہیں آیا اور چھری کوئی نرم نہ ہوئی...... چھری لوہا گردن نرم لیکن اللہ نے چھری سے کاٹنے کی طاقت کو واپس لے کے ساری دنیا کو بتایا...... کہ جو اللہ چاہتا ہے وہ کر دیتا ہے......

جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا...... ساری طاقتوں کا مالک...... ساری کائنات کا مالک تو وہ ہے۔

ابراہیم علیہ السلام کہنے لگے یا اللہ تو مردے کو کیسے زندہ کرے گا؟

تو کہا کہ تجھے یقین ہے......

کہا...... یقین تو ہے...... مگر ویسے ہی دیکھنا چاہتا ہوں......

تو کہا:...... فخذ اربعة من الطير...... ۴ پرندے لو......

فصرهن اليه...... انہیں مانوس کرو...... پھر انہیں ذبح کرو...... پھر انہیں قیمہ قیمہ کرو۔

ثم اجعل على كل جبل منهم جزء...... پھر ۴ پہاڑوں پر ان کی قیمہ قیمہ کی ہوئی بوٹیاں رکھ دو...... ثم ادعوهن...... پھر انہیں بلاؤ

ياتينك سعيا...... پھر دیکھنا وہ تیرے پاس کیسے آئیں گے...... چل کے آئیں گے۔ اڑ کے نہیں آئیں گے کہ کہیں تجھے دیکھنے میں دھوکہ نہ ہو جائے اور تو کہے یا اللہ

مجھے تو پتہ ہی نہ لگا کہ کیسے زندہ ہو گئے...... تو دیکھے گا کہ وہ تیری طرف چل کے آئیں گے ......اپنے رب کی قدرت کو تو دیکھے گا...... کہ وہ تیری طرف آئیں گے چلتے ہوئے۔

یہ ایک قول ہے......کوئی پکی بات نہیں ہے...... 4 پرندے تھے......

کہتے ہیں وہ مور تھا...... عقاب تھا......کوا اور مرغ تھا......کوئی بھی تھے......

مگر چار عدد لکھا ہے...... پھر وہ پرندے لئے اور پھر انہیں مانوس کیا...... پھر ان کو ذبح کیا......ان کی سریاں اپنے پاس رکھ لیں اور ان کو قیمہ قیمہ کر کے چار پہاڑوں پر رکھا......

پھر یوں مور کی سری کو اٹھایا...... پھر کہا کہ مور آ جائے...... پھر ایک پہاڑ سے اس کا قیمہ نکلا...... دوسرے سے...... تیسرے سے...... چوتھے سے...... چاروں جگہوں سے اس کی بوٹیاں نکل کے باہر آئیں اور پھر یوں اڑتی ہوئی آ کر آپس میں ملیں......

وہ جو پر انہوں نے پہاڑ کے الگ کئے تھے وہ اڑ کر آئے اور آپس میں آ کر یوں ملنا شروع ہوئے...... پر بنے اور مور سارا وجود بن گیا......اب مور اڑ کے آنے کے بجائے پہاڑ سے اتر کر یوں آ رہا ہے...... یوں آ رہا ہے...... ابراہیم مجھے اچھی طرح دیکھ لو...... میں اڑ کے نہیں آ رہا......چل کے آ رہا ہوں...... ﴿یأتینك سعیا واعلم أن الله عزیز حکیم﴾

جان لو کہ تیرے رب جیسا نہ کوئی عزت والا ہے اور نہ کوئی حکمت والا ہے...... جب وہ قریب آیا تو ابراہیم علیہ السلام نے کوے کی سری آگے کر دی...... تو مور بغیر سری کے کھڑا تھا تو بجائے مور کے کوے کی سری دی تو مور نے وہ سری دور کر دی اور کبوتر کی دی تو دور کر دی...... عقاب کی دی تو دور کر دی...... مور کی دی تو ٹھک کر کے لگالی اور ٹھک کر کے یوں لگایا اور زندہ ہو گیا پورا...... آواز آئی...... ابراہیم پتہ چل گیا...... ہماری قدرت کا......

تو بھائیو! ہمارا رب بڑی قدرتوں والا ہے۔ اس ایک کو راضی کر لو وہ آپ کے سارے کام بنا دے گا۔ اور اس کو راضی کرنے کا راستہ حضرت محمد ﷺ کی مبارک زندگی میں ہے۔

......﴿واخر الدعونا ان الحمد الله رب العالمین﴾......

تمت